⇐ عیسائی مذہب کا تعارف ⇐ انجیل اور اناجیل کی حقیقت ⇐ بائبل میں انبیاء کرام اور
اُن کے مقدس خاندانوں کی شان میں گستاخیاں ⇐ بائبل میں اعمالِ حسنہ کی تاکید کا بیان
⇐ بائبل میں جہاد کا تصور ⇐ عیسائیوں کے اعتراضات کے جوابات

مذہبِ عیسائیت

مؤلف :
مولانا محمد شہزاد قادری ترابی

زاویہ پبلشرز
8-C دربار مارکیٹ - لاہور
Ph: 042-37248657- 37112954
Mob: 0300-9467047- 0321-9467047- 03004505466
Email:zaviapublishers@gmail.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں
2013ء

بار اول..........................600

ہدیہ..............................300

زیرِ اہتمام...............نجابت علی تارڑ

﴿لیگل ایڈوائزرز﴾

محمد کامران حسن بھٹہ ایڈووکیٹ ہائی کورٹ (لاہور) 0300-8800339

رائے صلاح الدین کھرل ایڈووکیٹ ہائی کورٹ (لاہور) 0300-7842176

﴿ملنے کے پتے﴾

راولپنڈی کے سول ڈسٹری بیوٹر

اسلامک بُک کارپوریشن

فضل دَاد پلازہ ۔ اِقبال روڈ ۔ کمیٹی چوک ۔ راولپنڈی 051-5536111

مکتبہ برکات المدینہ، کراچی	021-34219324
مکتبہ رضویہ آرام باغ، کراچی	021-32216464
بیت القرآن، اردو بازار، کراچی	0300-2176120
مکتبہ رحیمیہ، اردو بازار، کراچی	021-32744994
مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، حیدر آباد	022-2780547
مکتبہ سخی سلطان حیدر آباد	0321-3025510
نورانی ورانٹی ہاؤس، بلاک نمبر 4، ڈیرہ غازی خان	0321-7387299
کتب خانہ حاجی نیاز احمد، بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان	0313-8461000
مکتبہ بابا فرید چوک چٹی قبر پاکپتن شریف	0301-7241723
مکتبہ غوثیہ عطاریہ اوکاڑہ	0321-7083119
مکتبہ اسلامیہ فیصل آباد	041-2631204
مکتبہ العطاریہ لنک روڈ صادق آباد	0333-7413467
مکتبہ فیضان سنت، اندرون بوہڑ گیٹ، ملتان	0306-7305026

فہرست مضامین

1......عیسائیت کا مختصر تعارف	04
2......انجیل اور اناجیل کی حقیقت	05
3......تین خداؤں کا عقیدہ کیسے رائج ہوا؟	13
4......بائبل میں انبیاء کرام علیہم السلام اور ان کے مقدس خاندان کی شان میں گستاخیاں	30
5......بائبل میں اعمال حسنہ کی تاکید کا بیان	117
6......بائبل میں جہاد کا تصور	137
7......موجودہ انجیل پر ایک نظر ایک آئینہ......مجموعۂ تضادات	152
8......عیسائیوں کے گیارہ اعتراضات کے جوابات	154
9......سیرت حضرت عیسٰی علیہ السلام، قرآن اور بائبل کی روشنی میں	185
10......حیات عیسٰی بائبل اور عیسائی روایات کی روشنی میں	192
11......دین مسیح رسومات کے تناظر میں	205
12......قانون توہین رسالت 295-C کی حقیقت	208
13......پاکستان میں عیسائی اسٹیٹ	218
14......اعجاز قرآن اور غیر مسلم فضلاء	222

عیسائیت کا مختصر تعارف

حضرت محمد ﷺ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام دونوں برحق اور برگزیدہ رسول ہیں۔ دونوں کی تعلیمات برحق ہیں، صداقت پر مبنی ہیں اور عقل اور فطرت کے عین مطابق ہیں لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد پولوس نے عیسائیت کا حلیہ بگاڑ دیا اور نئے عقائد اور باطل نظریات عیسائیت میں شامل کر دیئے، جس کی وجہ سے عیسائی مذہب مشرکانہ دین بن گیا اور موجودہ مسیحی دین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اصل پیش کردہ دین سے بالکل مختلف ہے۔

پولوس کا مختصر تعارف اور تعلیمات

نام، اہمیت اور مختصر تعارف:

پال یا شاؤل نامی آدمی عیسائیت کی تاریخ میں پیٹر (پطرس) سے بھی زیادہ اہم شخصیت کا مالک ہے۔ وہ ایشیا کوچک کے مقام طرطوس کا ایک یہودی تھا۔ اس کا اصلی نام سال (Saul) ہے۔ اس نے توریت اور دیگر مذاہب کی کتابوں کا عمیق مطالعہ کیا تھا۔

اجنبیت اور تعذیب:

پولوس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کبھی ملاقات نہیں کی۔ اگرچہ تصلیب کے وقت وہ یروشلم ہی میں مقیم تھا۔ پولوس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیروؤں اور معتقدوں کی تعذیب میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے کے بعد پہلا شخص جو قتل ہوا، وہ سینٹ اسٹیفن تھا اس کے قتل میں پولوس (Saul) کا ہاتھ تھا۔

پولوس کی دینِ مسیح میں تبدیلیاں:

پولوس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اصل تعلیمات میں مندرجہ ذیل اہم تبدیلیاں کیں:

1۔ شریعت کو لعنت ٹھہرایا اور عیسائیوں کے لئے تورات اور موسوی قانون کی تمام پابندیاں ختم کر دیں۔

2۔ ختنہ کا حکم منسوخ کر دیا، کیونکہ وہ غیر یہودی لوگوں کو ناپسند تھا۔

3۔ رومی اور یونانی تہواروں کی مشرکانہ رسوم و عبادات کو مسیحیت کا جزو بنا دیا گیا جس کے نتیجے میں عیسائیت ایک مشرکانہ مذہب بن گیا۔

4۔کئی باطل عقائد الوہیت مسیح، ابنیت مسیح اور عقیدہ کفارہ اختراع کیے اور جدید عیسائیت کی بنیاد ان عقائد پر رکھی۔

انجیل اور اناجیل کی حقیقت

دور قدیم اور دور حاضر کے تمام عیسائی اس بات پر متفق ہیں کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام پر جو آسمانی کتاب انجیل نازل ہوئی، اسے حضرت عیسٰی علیہ السلام کی موجودگی تک (یعنی آسمان پر اٹھائے جانے تک اور عیسائی عقیدے کے مطابق سولی دیئے جانے تک) کسی بھی شکل میں لکھنے کا اہتمام نہیں ہوا۔ بلکہ آپ کے آسمان پر اٹھائے جانے کے ستر سال بعد چار انجیلیں، چار مصنفین نے اپنے اپنے ناموں سے تصنیف کیں۔ مرقس کی انجیل، لوقا کی انجیل، یوحنا کی انجیل، متی کی انجیل، ان چاروں اناجیل کو اصل انجیل کہنا درست نہیں۔ ان میں کوئی انجیل بھی ایسی نہیں جو 70ء سے پہلے لکھی گئی ہو۔ عیسائی فاضل اپنی کتاب میں اس حقیقت کا انکشاف ان الفاظوں میں کرتے ہیں۔

ایسا لگتا ہے کہ اس کا تعلق پہلی صدی کے آخری سالوں سے ہے...... ہمارے پاس کوئی یقینی علم نہیں ہے کہ یہ چار انجیلیں کیسے اور کہاں معرض وجود میں آئیں۔ (ملاحظہ کیجئے: انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا، جلد 3، ص 52)

معلوم ہوا کہ چاروں انجیلیں پہلی صدی عیسوی کے آخری سالوں میں ترتیب دی گئیں اور یہ بھی حقیقت ہے کہ جن لوگوں نے ان چار انجیلوں کو ترتیب دیا، یہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کے حواریوں میں سے نہ تھے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر و فکر ہے کہ ستر سال تک جو کتاب مرتب نہ ہوئی ہو پھر یہ طویل عرصہ گزر جانے کے بعد جن لوگوں نے اسے مرتب کیا انہوں نے یہ تک بتانا گوارہ نہ کیا کہ کن لوگوں سے انہوں نے یہ اناجیل حاصل کیں تاکہ حقیقت سامنے آتی۔ کیا اناجیل کے ایسے مجموعے کو قابل اعتماد کہا جا سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

مرقس کی انجیل:

ان چار اناجیل میں مرقس کی انجیل قدیم سمجھی جاتی ہے۔ ان کا مصنف ایک یونان کا رہنے والا یہودی ہے۔ جس کا نام مارک (MARK) تھا۔ جو حواری برجاس کے ساتھ رہنے لگا۔ پھر یہ مارک حواری پطرس کے ہمراہ رہنے لگا۔ حواری پطرس کے قتل کے بعد مارک نے یہ انجیل ترتیب دی۔ مرقس کی انجیل اگرچہ قدیم انجیل شمار کی جاتی ہے لیکن یہ بات تحقیق کو پہنچ چکی ہے کہ مارک کبھی بھی حضرت عیسٰی علیہ السلام سے نہیں ملا۔ جب حضرتِ عیسٰی علیہ السلام سے ملاقات ہی نہیں ہوئی تو وہ ان کا حواری کہاں سے ہوا۔ البتہ یہ ضرور پتہ چلا کہ وہ حواری پطرس کے ساتھ رہا کرتا تھا اور جو کچھ ان سے سنتا، اسے عبرانی زبان میں لکھ لیتا تھا۔ مرقس (MARK) کو پطرس کا ترجمان بھی کہا جاتا ہے۔ انجیل مرقس کا زمانہ 63ء سے 70ء کے درمیان بتایا جاتا ہے۔

متی کی انجیل:

محققین کا یہ خیال ہے کہ متی کی انجیل کا مصنف متی (MATTEW) ہے۔لیکن متی کا لکھا ہوا زیادہ تر حصہ ضائع ہو چکا، پھر کسی گمنام شخص نے متی کے نام سے یہ نسخہ مکمل کیا۔محققین کا کہنا ہے کہ اس انجیل کی 1068 آیات میں سے 470 آیات مرقس کی انجیل سے لی گئی ہیں۔اگر متی حواری ہوتا تو وہ اپنی انجیل میں کسی ایسے شخص کی انجیل کا حوالہ نہ دیتا جو خود حواری نہ تھا اور نہ ہی جس نے حضرت عیسٰی علیہ السلام کو کبھی دیکھا تھا۔پروفیسر ہارنک کی تحقیق کے مطابق متی کی انجیل 80ء سے 100ء کے درمیان لکھی گئی ہے۔

لوقا کی انجیل:

لوقا کی انجیل کا مصنف لوقا (LUKE) یونان کا رہنے والا تھا۔اس نے کبھی بھی حضرت عیسٰی علیہ السلام کو نہیں دیکھا تھا۔ وہ سینٹ پال (St. Paul) کا عقیدت مند تھا اور انہی کی صحبت میں رہا کرتا تھا۔جبکہ سینٹ پال کو بھی حضرت عیسٰی علیہ السلام کی کبھی صحبت نہیں ملی۔لہذا لوقا اور حضرت عیسٰی علیہ السلام کے درمیان روایت کی ایک کڑی بھی ایسی نہیں جو ملتی ہو۔ پروفیسر ہارنک اور پلومر کی تحقیق کے مطابق لوقا کی انجیل 80ء کے بعد لکھی گئی۔

یوحنا کی انجیل:

یہ انجیل اگرچہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کے حواری یوحنا سے منسوب ہے، لیکن تحقیق سے یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ یہ انجیل مشہور حواری یوحنا کی لکھی ہوئی نہیں ہے۔بلکہ یہ ایک اور شخص یوحنا کی تصنیف ہے جو ایشائے کوچک کا رہنا والا تھا۔اس انجیل کا زمانہ تحریر پروفیسر ہارنک کی تحقیق کے مطابق 110ء ہے۔ایک تحقیق یہ بھی ہے کہ یوحنا ایک غریب خاندان سے تعلق رکھنے والا ان پڑھ حواری تھا۔جس کا اندازہ حسب ذیل عبادت سے لگایا جاسکتا ہے۔

جب انہوں نے پطرس اور یوحنا کی دلیری دیکھی اور معلوم کیا کہ یہ ان پڑھ اور ناواقف آدمی ہیں تو تعجب کیا (ملاحظہ کیجئے: یوحنا کی انجیل، اعمال باب 4، آیت 13)

انجیل کی اس عبارت سے یوحنا کا ان پڑھ ہونا ثابت ہوا۔قابل غور بات ہے کہ جب یوحنا ان پڑھ تھے تو کسی علمی کتاب کے مصنف کیسے ہوسکتے ہیں البتہ اہل علم حضرات کا یہ کہنا ہے کہ یوحنا کی انجیل کا مطالعہ کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کا مصنف یہودی خیالات اور تصورات کا واقف اور عالم و فاضل شخص ہے۔اسٹارولن پادری اپنی کتاب میں اس حقیقت کا انکشاف اس طرح کرتا ہے۔

بلا شک وشبہ یوحنا کی پوری انجیل اسکندریہ کے ایک طالب علم کی تصنیف ہے۔

(ملاحظہ کیجئے: کیتھولک ہیرلڈ، مطبوعہ 1644ء ص 205، جلد 7)

اندازہ لگایئے جس کتاب انجیل کا مصنف اس قدر مشکوک ہو جائے تو اس کی کتاب کی اپنی حقیقت کیا رہ جائے گی۔ اور ایسی کتاب پر جس مذہب کا دار و مدار ہی ہو تو پھر اس مذہب کا کیا حال ہوگا۔

چاروں اناجیل، مصنفین کے خیال کے مطابق حضرت عیسٰی علیہ السلام کے زمانے میں پیش آنے والے واقعات اور حالات پر مشتمل کتابیں ہیں۔ ان اناجیل کو اصل انجیل یا اس کا ترجمہ کہنا غلط ہے۔ مثلاً لوقا اپنی انجیل میں لکھتا ہے۔

اے معزز میں نے بھی مناسب جانا کہ سب باتوں کا سلسلہ شروع سے ٹھیک ٹھیک دریافت کر کے تیرے لئے ترتیب سے لکھوں۔ (ملاحظہ کیجئے، لوقا کی انجیل، باب اول، آیت 1 تا 31)

لوقا کی مذکورہ بالا عبارت سے یہ واضح ہو رہا ہے کہ اس نے یہ دعویٰ کیا کہ میں سب باتوں کا سلسلہ جو حضرت عیسٰی علیہ السلام سے متعلق ہیں، ٹھیک ٹھیک دریافت کروں گا اور پھر ان کو ترتیب سے لکھوں گا۔ لیکن یہ ظاہر نہ کیا کہ یہ تمام باتیں لوقا تک کس کس ذریعے پہنچیں اور کن کن راویوں سے دریافت کیا۔ یہ حال صرف لوقا ہی کا نہیں بلکہ یوحنا انجیل کے مصنف کا بھی ہے، وہ اپنی انجیل یوحنا میں آخری آیت میں لکھتا ہے۔

اور بھی بہت سے کام ہیں جو یسوع نے کئے اگر وہ جدا جدا لکھے جاتے تو میں سمجھتا ہوں کہ جو کتابیں لکھی جاتیں، ان کے لئے دنیا میں گنجائش نہ ہوتی (ملاحظہ کیجئے: یوحنا کی انجیل، باب 21 تا 25)

معلوم ہوا کہ اناجیل، انسانوں کی لکھی ہوئی کتابیں ہیں اور وہ بھی غیر مکمل لہٰذا ان اناجیل کو آسمانی کتابیں ہرگز نہیں کہا جاسکتا۔

اس لئے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام پر نازل ہونے والی انجیل کسی انسان کی تصنیف نہیں بلکہ وہ آسمانی کتاب ہے جو اللہ تعالٰی نے حضرت عیسٰی علیہ السلام پر عبرانی زبان میں نازل فرمائی جسے کتابی شکل میں لکھا نہیں جاسکا۔ جبکہ چاروں اناجیل چار انسانوں کی تحریر کردہ کتابیں ہیں اگر ان چاروں انجیلوں کو کلام الٰہی اور حضرت عیسٰی علیہ السلام کے ارشادات وخیالات کا لب لباب یا مفہوم بھی قرار دیا جائے تو بھی یہ ضروری ہے کہ اس قول کی کوئی دلیل اور سند ہو۔ عیسائی مفسر ہورن نے 1822ء میں بائبل کی تفسیر لکھی۔ اس تفسیر کے دوسرے باب میں ان اناجیل کی حقیقت پر روشنی ڈالتے ہوئے اس نے یہ اعتراف کرتے ہوئے لکھا۔

ہمیں کنیسہ کی معرفت اناجیل کی تالیف کے زمانے کے جو حالات پہنچے، وہ ناقص اور غیر معین ہیں جن سے کسی معین چیز

تک رسائی نہیں ہوسکتی اور مشائخ متقدمین نے واہیات روایات کی تصدیق کی اور ان کو قلم بند کر ڈالا۔ بعد میں آنے والے لوگوں نے ان کی لکھی ہوئی چیزوں کو ان کی تعظیم کی وجہ سے قبول کرلیا۔ اور یہ سچی جھوٹی باتیں ایک کاتب سے دوسرے تک پہنچتی رہیں۔ مدت گزر جانے کی وجہ سے اب ان کی تنقید اور کھرا کھوٹا معلوم کرنا بھی دشوار ہوگیا (ملاحظہ کیجئے: بائبل تفسیر، جلد 4، باب 2 مطبوعہ 1822ء)

ایک کٹر عیسائی مفسر کا مذکورہ بالا تجزیہ ایک حق کے متلاشی کے لئے کافی ہے جس پر مزید کسی تبصرے کی ضرورت نہیں ہونی چاہئے۔ اس مفسر نے جہاں اس حقیقت کا بھانڈا پھوڑا ہے کہ مسیحی مشائخ واہیات اور جھوٹی روایات کی نہ صرف تصدیق کرتے تھے بلکہ اسے قلم بند بھی کرتے تھے، وہاں یہ بھی بھانڈا پھوڑا کہ بعد میں آنے والے عیسائی ان جھوٹی واہیات روایات کو قبول بھی کر لیتے تھے۔ اسی مفسر نے ان چاروں انجیلوں کا سن تالیف بھی تحریر کیا ہے، وہ لکھتے ہیں:

پہلی انجیل کی تالیف کے سن: 37ء یا 38ء یا 43ء یا 61ء یا 62ء یا 63ء یا 64ء

دوسری انجیل کی تالیف کے سن: 56ء یا اس کے بعد 65ء تک غالب خیال 60ء یا 63ء

تیسری انجیل کی تالیف کے سن: 52ء یا 63ء یا 64ء

چوتھی انجیل کی تالیف کے سن: 68ء یا 69ء یا 70ء یا 89ء یا 98ء

عیسائی مفسر مذکورہ بالا حقائق میں یہ ثابت نہ کر سکے کہ انا جیل کی تالیف کا حتمی سن کون سا ہے بلکہ اندازے سے بتایا کہ فلاں سن میں فلاں انجیل تالیف کی گئی ہوگی اور کئی کئی سالوں کا اختلاف ہے۔ اسی طرح عبارات میں بھی اختلاف ہے مثلاً عیسائی حضرت عیسٰی علیہ السلام کو کبھی خدا تو کبھی خدا کا بیٹا کہتے ہیں اور ان کا یہ عقیدہ اس بناء پر ہے کہ وہ بن باپ کے پیدا ہوئے، لیکن متی کی انجیل میں ان کا نسب ملاحظہ کیجئے۔

ابراہیم سے اسحٰق پیدا ہوئے۔ اسحٰق سے یعقوب، اس سے یہوداس سے فارض آگے لکھا ہے کہ داؤد سے سلیمان...... آگے لکھا ہے متان سے یعقوب اس سے یوسف پیدا ہوا۔ یہ اس مریم کا شوہر تھا جس سے یسوع پیدا ہوا جو مسیح کہلاتا ہے (متی کی انجیل باب آیات 1 تا 16)

لوقا کی انجیل میں نسب نامہ کچھ اس طرح ہے۔ جب یسوع خود تعلیم دینے لگا تقریباً 30 برس کا تھا اور یوسف کا بیٹا تھا۔ وہ عیلی کا اور وہ متات کا......

دونوں انجیلوں میں اختلاف واضح ہے۔ ایک انجیل میں یوسف کو یعقوب کا بیٹا کہا گیا ہے اور دوسری انجیل میں یوسف کو عیلی کا بیٹا کہا گیا ہے۔ یہاں قابل غور بات یہ ہے کہ جب عیسائی حضرت عیسٰی علیہ السلام کو خدا کا بیٹا مانتے ہیں تو دونوں

انجیلوں کے مطابق یوسف کا عیسٰی مسیح سے کون سا رشتہ ہوگا۔ جب حضرت عیسٰی علیہ السلام بن باپ کے پیدا ہوئے تو یوسف کو حضرت عیسٰی علیہ السلام کا باپ ثابت کیوں کیا گیا۔ کیا حضرت عیسٰی علیہ السلام کو یوسف کا بیٹا ثابت کرنا ایک یہودی سازش نہیں؟ یقیناً ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہودی حضرت مریم پر تہمت لگاتے اور حضرت عیسٰی علیہ السلام کو یوسف کا بغیر نکاح کا بیٹا کہتے ہیں۔ نعوذ باللہ

اس واضح اختلاف کے علاوہ بھی اور بہت سے اختلاف ان اناجیل میں نظر آئیں گے۔

متی کی انجیل میں ہے کہ:

حضرت عیسٰی علیہ السلام سلیمان بن داؤد کی اولاد میں سے ہے۔

جبکہ لوقا کی انجیل میں ہے کہ:

حضرت مسیح علیہ السلام ناتن بن داؤد کی اولاد میں سے ہیں۔

متی کی انجیل کا دعویٰ ہے کہ:

زربابل کے بیٹے کا نام ابیہود تھا۔

جبکہ لوقا کی انجیل کا دعویٰ ہے:

زربابل کے بیٹے کا نام ریسا تھا۔ اس طرح نسب میں اختلاف چلا۔

انجیل لوقا میں ہے:

جیسا اس نے پاک نبیوں کی زبانی کہا تھا جو دنیا کے شروع سے ہوتے آئے ہیں (بائبل نیا عہد نامہ، انجیل لوقا باب 1 آیت 70)

لوقا کی مذکورہ عبارت میں نبیوں کو پاک تسلیم کیا گیا ہے جبکہ

یوحنا کی انجیل میں ہے:

پس یسوع نے ان سے پھر کہا...... جتنے مجھ سے پہلے آئے ہیں سب چور اور ڈاکو ہیں (یوحنا کی انجیل، باب 10 آیت 8)

ان چند عبارات سے آپ اناجیل میں پائے جانے والے اختلافات کا بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ اس قسم کے اختلافات بہت سی جگہوں پر نظر آئیں گے۔ ان کمزوریوں کو دیکھ کر کوئی دانشور انسان ایسے متضاد کلام کو خدائے بزرگ و برتر کا کلام کہہ سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ جن اناجیل میں اس قدر اختلاف ہو، وہ کلام الٰہی ہرگز نہیں ہو سکتا۔ اناجیل میں پائے جانے والے ان

اختلافات کو دیکھ کر بائبل کے نامور مسیحی مفسر آدم کلارک کو بھی لوقا کی انجیل باب سوئم کی شرح میں یہ اقرار کرنا پڑا۔
''نسب کے اوراق یہودیوں کے پاس بہترین طریقہ پر محفوظ تھے اور ہر سمجھدار شخص جانتا ہے کہ متی اور لوقا نے خدا (حضرت عیسٰی مسیح) کے نسب بیان کرنے میں ایسا شدید اختلاف کیا ہے جس میں متقدمین (دور قدیم) اور متاخرین (دور حاضرہ) سب ہی حیران ہیں اور غلطاں اور پیچاں ہیں'' (ملاحظہ کیجئے: آدم کلارک جلد 5 ص 408)
اناجیل کے یہ اختلاف حضرت عیسٰی علیہ السلام کے نسب تک ہی محدود نہیں تھے بلکہ ان اناجیل میں آپ کے معجزات میں بھی اختلاف پائے جاتے تھے۔ مثلاً

متی کی انجیل میں ہے کہ:

یسوع نے گلیل کے جھیل کے کنارے پہاڑ پر چڑھ کر ایک بہت بڑے مجمع کو جو کہ اندھوں، بہروں، گونگوں اور اپاہجوں پر مشتمل تھا، سب کو شفا دی (ملاحظہ کیجئے: متی کی انجیل باب 15، آیت 30)

مرقس کی انجیل میں ہے کہ:

جھیل کے کنارے صرف ایک شخص جو کہ بہرہ اور ہکلاتا تھا، کو شفا دی (ملاحظہ کیجئے: مرقس کی انجیل، باب 7، آیت 31)
اسی طرح اور بہت سے واقعات ہیں جن میں شدید اختلاف ہے۔ لوقا کی انجیل میں جو واقعہ بیان کیا گیا ہے، وہی واقعہ متی کی انجیل اور میں کچھ اور ہے۔ اور یہ اختلاف اس قدر نا قابل تردید ہے کہ ان اناجیل کو الہامی کتاب کہنا آسمانی کتاب کی توہین ہے۔

عیسائی ڈاکٹر جے پیٹرسن اپنی کتاب (بائبل کا الہام، ص 76) میں لکھتے ہیں:
اناجیل اربعہ میں اتنے اختلاف ہیں کہ ان سے آدمی کا سر گھومنے لگتا ہے۔
انسائیکلو پیڈیا امریکانہ میں بائبل کے بارے میں اس بات کا اعتراف کیا گیا ہے کہ بائبل کے بارے میں اس کے مختلف نسخہ جات میں تیس ہزار غلطیاں ہیں۔
اس قدر تحریف اور اختلاف کے باوجود آیئے موجودہ اناجیل سے اس حقیقت کا اندازہ لگاتے ہیں کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کس عقیدے اور نظریئے کی تبلیغ فرماتے تھے اور آپ اللہ تعالیٰ کے بندے اور نبی تھے یا خدا یا خدا کے بیٹے تھے۔
آیئے موجودہ عیسائیوں کے دوسرے بنیادی نظریئے کا بھی اناجیل کی روشنی میں جائزہ لیتے ہیں کہ مذکورہ عقیدت درست ہے یا یہ بھی من گھڑت اور خودساختہ ہے۔ عیسائیوں کی مستند بائبل کا مطالعہ کرنے سے یہ حقیقت واضح ہوجاتی ہے کہ

اولادِ آدم کے گناہوں کی معافی کے لئے حضرت عیسٰی علیہ السلام کے صلیبی کفارے کا نظریہ خود ساختہ اور من گھڑت ہے جس کی کوئی اصل نہیں۔ یہ عقیدہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کی تعلیمات کے خلاف ہے۔

متی کی انجیل میں ہے:

حضرت عیسٰی علیہ السلام نے فرمایا:

فرشتے بدکاروں کو اس کی بادشاہی میں جمع کریں گے اور ان کو آگ کی بھٹی میں ڈال دیں گے، وہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا، اس وقت راستباز لوگ اپنے باپ کی بادشاہی میں آفتاب کی مانند چمکیں گے (متی کی انجیل، باب 13، آیات 41-43)

مذکورہ بالا انجیل میں یہ دو باتیں واضح کی گئی ہیں کہ قیامت کے دن بدکاروں، گناہ گاروں کو فرشتے چن چن کر جمع کریں گے اور ان سب کو سزا کے طور پر جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ میں جھونک دیں گے وہاں ان کا رونا پیٹنا کام نہ آئے گا۔ دوسری بات یہ واضح کی گئی ہے کہ جو نیکوکار و راستباز سچے ہوں گے، نجات پائیں گے اور ان کے چہرے ہشاش بشاش چمکتے دمکتے ہوں گے۔

بائبل میں ہے کہ:

بیٹوں کے بدلے باپ مارے نہ جائیں، نہ باپ کے بدلے بیٹے مارے جائیں، ہر ایک اپنے ہی گناہ کے سبب مارا جائے (استثناء، باب 24 آیت 16)

معلوم ہوا کہ جو گناہ کرے سزا کے طور پر اسے ہی مارا جائے، اس کی سزا کسی دوسرے کو نہ دی جائے۔

بائبل میں ایک اور مقام پر ہے:

جو جان گناہ کرتی ہے وہی مرے گی۔ بیٹا باپ کے گناہ کا بوجھ نہیں اٹھائے گا اور باپ بیٹے کے گناہ کا بوجھ۔ صادق کی صداقت صادق کے لئے ہوگی اور شریر کی شرارت شریر کے لئے۔ (حزقی ایل، باب 18 آیت 20)

بائبل میں ایک اور جگہ:

نیکی اور بدی کی وضاحت اسی طرح کی گئی ہے۔

صادق آدمی سے کہو تیری خیر ہے کیونکہ وہ اپنے کاموں کا پھل کھائے گا۔ شریر پر افسوس کیونکہ اس پر بدی آئے گی اور اس کے ہاتھوں کا بدلہ اسے دیا جائے گا (یسعیاہ، باب 3 آیت 10)

بائبل کے مذکورہ دونوں حوالوں سے بھی یہ واضح ہوتا ہے کہ ہر کوئی اپنے اپنے جرم میں گرفتار کیا جائے گا، معافی ہرگز نہیں ہوگی۔حتیٰ کہ باپ اپنے بیٹے کے گناہوں کا بوجھ نہیں اٹھائے گا اور نہ ہی بیٹا اپنے باپ کے گناہوں کا بوجھ اٹھائے گا۔ ہر ایک اپنی اپنی سزا پائے گا۔سزا اور جزا دونوں بائبل میں واضح ہیں۔ذرا سوچئے جب باپ بیٹے جیسے خونی رشتے میں گناہ اور سزا کے سبب کوئی رعایت نہیں۔کسی غیر کے ساتھ گناہ کرنے میں کس طرح رعایت ہوگی۔مذکورہ بالا دلائل کی روشنی میں دوسرے انسانوں کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے منسوب کردہ صلیبی کفارہ اور پھر اس پر نجات اور جنت میں داخلہ کیسے مانا جاسکتا ہے۔جب کہ یہ واضح ہو چکا ہے کہ نیکوکار اپنے کاموں کا پھل کھائے گا اور گنہ گار کو اس کے کیئے کا بدلہ دیا جائے گا۔معلوم ہوا کہ موجودہ عیسائیوں کا صلیبی کفارہ خود ساختہ اور من گھڑت ہے جس کا انجیل اور بائبل کی تعلیم سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔گناہوں کے کفارہ کے لئے بائبل کی تعلیمات کیا ہیں، اسے بھی جان لیجیے۔

بائبل میں ہے:

نفرت جھگڑے پیدا کرتی ہے اور محبت سب گناہوں کو ڈھانپ لیتی ہے (امثال، باب 10 آیت 12)

بائبل میں ہے:

سب سے بڑھ کر ایک دوسرے سے بڑی محبت رکھو کیونکہ محبت گناہوں کی کثرت کو ڈھانپ لیتی ہے (1۔پطرس، باب 4 آیت 8)

بائبل میں ایک:

اور جگہ تعلیم دی گئی ہے جو اپنے باپ کی عزت کرتا ہے وہ اپنے گناہوں کا کفارہ دیتا ہے (یشوع بن شراخ، باب 3 آیت 4)

بائبل میں ایک جگہ یہ بھی ہے کہ:

پانی بھڑکتی ہوئی آگ کو بجھا دیتا ہے اور خیرات گناہوں کا کفارہ دیتی ہے (یشوع بن سیراخ، باب 4، آیت 21)

بائبل کی تعلیمات پر غور کرنے سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ کہیں محبت کو "گناہوں کو ڈھانپنا" بتایا جا رہا ہے تو کہیں باپ کی عزت کرنا گناہوں کا کفارہ بتایا جا رہا ہے اور کہیں خیرات کو گناہوں کا کفارہ بتایا جا رہا ہے۔انجیل و بائبل کے ان کھلے ہوئے احکامات کے باوجود کیا اب اس بات کی گنجائش باقی ہے کہ موجودہ عیسائی برادری صلیبی کفارہ کو اپنے گناہوں سے نجات کا ذریعہ سمجھتی رہے اور دنیا بھر میں گناہ کرتی پھرے۔ان تمام حقائق سے معلوم ہوا کہ موجودہ عیسائیوں کا دوسرا بنیادی عقیدہ اناجیل و بائبل کی تعلیمات کے خلاف ہے جو خود انسان کا گھڑا ہوا ہے۔

عیسائی برادری کے نزدیک صلیب ایک مقدس نشان ہے اور یہ نشان اس قدر مقدس اور معزز ہے کہ عیسائی برادری اسے سجدہ تک کرتی ہے۔ قابل غور بات یہ ہے کہ آخر صلیب کو یہ مقام کیوں حاصل ہے تو عیسائی برادری کا جواب یہ ہے کہ صلیب مقدس اس لئے ہے کہ اس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو لٹکایا گیا تھا۔ اگر صلیب کے مقدس ہونے کا سبب یہی ہے تو اس صورت میں یہودی صلیب سے زیادہ مقدس ہونے چاہئیں جنہوں نے بقول عیسائی برادری کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب پر لٹکایا تھا۔ انہیں چاہئے کہ وہ یہودیوں کی تعظیم صلیب سے بھی زیادہ کریں کیونکہ یہودی سولی نہ دیتے تو صلیب قابل تعظیم نہ ہوتا۔ اگر کسی چیز کا معزز اور قابل تعظیم ہونا محض اس لئے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا جسم اس سے مس ہوا ہے تو ایسی صورت میں گدھے اور خچر بھی صلیب کی طرح قابل احترام ہونے چاہئیں کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان جانوروں پر سوار ہوئے اور پھر بات یہیں تک محدود نہیں ہونی چاہئے۔ ادب واحترام اور تعظیم کا یہ سلسلہ مزید طول ہوتا جائے گا۔ پھر پنگھوڑہ سے بڑھ کر قابل تعظیم اور مقدس ہوگا کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بچپن میں اس پر آرام کیا تھا۔ پنگھوڑہ سے بڑھ کر مقدس اور قابل تعظیم وہ صنف نازک عورت ہے جس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پرورش کی۔ وہ سجدہ کے زیادہ لائق ہے۔ پھر ان کانٹوں کا کیا قصور ہے جس کا تاج صلیب پر چڑھاتے وقت سر پر پہنایا گیا تھا۔ کانٹوں کو بھی سجدہ ہونا چاہئے۔ پھر اس سرکنڈہ کے ساتھ بے انصافی کیوں جسے سولی دیتے وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ میں دیا گیا تھا۔

متی کی انجیل میں ہے کہ:

ایک سرکنڈہ اس کے اپنے ہاتھ میں دیا (متی کی انجیل، باب 27، آیت 29)

عیسائی برادری ذرا غور کرے۔ آخر صلیب ہی کو یہ مقام کیوں دیا جارہا ہے۔ کیا معاذ اللہ ثم معاذ اللہ صلیب میں خدا ہے جو اسے سجدہ کرتے ہیں کیا یہ کھلی جہالت، اندھی تقلید اور بت پرستی نہیں؟ اہل کتاب کا دعویٰ کرنے کے باوجود آخر بت پرست مشرکین سے مشابہت کیوں؟ جیسا کہ عیسائیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ خدا باپ ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا کا اکلوتا بیٹا ہے اور روح القدس وہ پاکیزہ روح جن کی پھونک سے حضرت مریم حاملہ ہوئیں۔ خدا کا جز ہے۔ اس طرح تین خداؤں کا عقیدہ موجودہ عیسائیوں میں مانا جاتا ہے۔

تین خداؤں کا عقیدہ کیسے رائج ہوا

تین خداؤں کا یہ عقیدہ اناجیل کی تعلیمات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے فرمان اور ان کے حواریوں کے عقائد سے ثابت نہیں۔ جب ثابت نہیں تو پھر یہ گندہ عقیدہ [illegible]

تو انہیں اپنے ذہنوں کو کھلا رکھنا ہوگا۔ نگاہوں سے تعصب کی عینک اتارنا ہوگی اور قلب وجگر کو بغض وحسد سے دور رکھنا ہوگا۔ مجھے یقین ہے کہ اگر غیر جانبدارانہ طور پر اس حقیقت کا مطالعہ کیا جائے تو حق کو پالینا مشکل نہ ہوگا۔ آیئے اس حقیقت کو جانتے ہیں کہ عیسائیوں میں تین خداؤں کا عقیدہ کیسے رائج ہوا۔

جارج ولیم ناکس اور سڈنی ہربرٹ میلون دونوں عیسائی مذہب کے مستند عالم اور فاضل مانے جاتے ہیں۔ انہوں نے ایک تحقیقاتی مقالہ لکھا جس میں انہوں نے حسب ذیل حقیقت کا اعتراف کیا۔

مسیح نے خود بھی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ ان کی اصل کوئی مافوق الفطرت (یعنی فطرت کے خلاف) چیز ہے بلکہ وہ اس پر مطمئن تھے کہ انہیں مریم کے بیٹے کی حیثیت سے پہچانا جائے۔ وہ مزید لکھتے ہیں۔ باپ، بیٹا اور روح القدس کی اصطلاحات کو یہودی ذرائع نے مہیا کیا۔ تثلیث (تین خدا) کا موجد یہودی ہے جسے یونانی فلسفہ کے اثر ورسوخ نے اس قالب میں ڈھالا ہے (تاریخ ساز حوالہ ملاحظہ کیجئے: انسائیکلو پیڈیا آف بریٹانیکا، ص633، جلد5)

عیسائی مذہب کے مستند فاضلوں کے مذکورہ بالا انکشاف سے یہ حقیقت واضح ہوگئی کہ موجودہ عیسائیوں میں رائج تین خدا کا عقیدہ یہودیوں کا پیدا کردہ ہے۔ تین خدا کا عقیدہ یہودیوں نے کس طرح رائج کیا اور عیسائیوں نے اس عقیدہ کو کب اور کیسے اختیار کیا۔ یہ ایک ایسی تلخ حقیقت ہے کہ جس سے آج عیسائی برادری بے خبر ہے۔ اس حقیقت کو جاننے کے لئے ایک مرتبہ پھر اناجیل کی عبارات پر نظر ڈالتے ہیں۔ تاکہ یہ حقیقت بھی سورج کی طرح واضح ہوجائے۔

جیسا کہ شروع میں بتایا جاچکا ہے کہ یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کے منکر تھے اور آپ کی سخت مخالفت کرتے۔ آپ کی تذلیل وتحقیر کرتے اور اذیت دینے کے تمام ارمان پورے کرتے۔ حتیٰ کے یہودیوں نے اپنے ساتھی کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سمجھ کر گرفتار کرلیا۔ اس کے منہ پر تھوکا اور صلیب پر چڑھادیا۔ عیسائیوں اور یہودیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سولی چڑھادیئے گئے ہیں جبکہ مسلمانوں کے نظریات اس کے برعکس ہیں۔ قرآن مجید کے فرمان کے مطابق اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کے ارمان پر پانی پھیر دیا اور اپنے پیارے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو باعزت طور پر آسمان پر اٹھالیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر لے جانے کے بعد آپ کے حواریوں کے ساتھ کیا معاملہ ہوا اور آپ کی تعلیمات کس طرح اور کس رنگ میں پیش کی گئیں اور عیسائیوں میں تین خدا کا عقیدہ کس طرح رائج ہوا۔ حق کے متلاشی ان حقائق کو توجہ سے سماعت فرمائیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مداحوں کی تعداد اگرچہ بہت زیادہ تھی۔ ان مداحوں میں کثیر تعداد حقیقت سے ناآشنا ایسے افراد کی بھی تھی جو آپ کے معجزات کو دیکھ کر یا آپ کی معجزاتی پیدائش کو دیکھ کر خدا یا خدا کا بیٹا یقین کرنے لگے

تھے۔آپ کے ماننے والوں میں صرف بعض حواری ایسے تھے جو آپ کے منصب نبوت سے آگاہ تھے۔جو حضرت عیسٰی علیہ السلام کے قابل اعتماد حواری تھے جو دوسروں سے زیادہ دانا اور ایماندار تھے۔حضرت عیسٰی علیہ السلام کے یہ حواری مختلف شہروں میں جاتے اور حضرت عیسٰی علیہ السلام کی نبوت اور اللہ تعالٰی کی وحدانیت کی تبلیغ کرتے۔حضرت عیسٰی علیہ السلام کے ان وفادار حواریوں میں سے ایک حواری برنباس بھی تھا۔برنباس قبرص کا ایک باشندہ تھا جو پہلے یہودی تھا۔اس کا یہودی نام جوزز (Joses&0) تھا۔بعد میں یہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کی نبوت پر ایمان لایا اور حضرت عیسٰی علیہ السلام کے ساتھ آخر وقت تک رہا۔اس نے حضرت عیسٰی علیہ السلام کے دین کی خوب اشاعت کی اور اپنی جان کی پرواہ نہ کی۔اس کے اس کردار کو دیکھ کر دوسرے حواری رشک کرتے اور اس کو برنباس کے لقب سے پکارتے جس کا معنی ''نصیحت کا فرزند'' ہے۔

اسی زمانے میں ایک ساؤل نامی یہودی تھا۔جو روم میں پیدا ہوا جو حضرت عیسٰی علیہ السلام کے سچے حواریوں کا دشمن تھا۔ اس کی دشمنی کا اندازہ اس بات سے لگایئے کہ کتاب اعمال میں ہے کہ ''اور ساؤل اس کے قتل پر راضی تھا۔اسی دن کلیسیا (چرچ) پر جو یروشلم میں تھی، بڑا ظلم ہوا......اور ساؤل کلیسیاء کو اس طرح تباہ کرتا رہا کہ گھر گھر گھس کر مردوں اور خواتین کو گھسیٹ کر قید کراتا تھا (ملاحظہ کیجئے: انجیل کی کتاب اعمال باب 8 آیت 1 تا 3)

دین مسیح کا یہ بدترین دشمن یہودی ساؤل کو ایک دن نہ جانے کیا سوجھی کہ یکا یک اس نے عیسائی ہونے کا دعویٰ کر دیا اور کہنے لگا کہ مجھے یسوع مسیح نظر آئے ہیں لہٰذا میں عیسائی ہو گیا ہوں۔اس نے اپنا وضاحتی بیان اگرپا کے بادشاہ کے سامنے اس طرح پیش کیا۔

میں یہ سمجھتا ہوں کہ یسوع ناصری کے نام کی طرح طرح سے مخالفت کرنا مجھ پر فرض ہے۔چنانچہ میں نے یروشلم میں ایسا ہی کیا......اور جب وہ قتل کئے جاتے تھے تو میں یہی رائے دیتا تھا۔انہیں سزا دلا دلا کر زبردستی ان سے کفر کہلواتا تھا اور ان کی مخالفت میں ایسا دیوانہ بنا کر غیر شہروں میں بھی جا کر انہیں ستاتا تھا۔اے بادشاہ اسی حال میں جب میں دمشق جا رہا تھا تو دوپہر کے وقت راستے میں ایک نور آسمان سے میرے اور میرے ساتھیوں کے گرد چمکا تو ہم زمین پر گر پڑے اور میں نے یہ آواز سنی۔اے ساؤل! تو مجھے کیوں ستاتا ہے......میں نے کہا اے خداوند! تو کون ہے؟ خداوند نے فرمایا......میں یسوع ہوں جسے تو ستاتا ہے۔اٹھ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جا۔میں تجھ پر اس لئے ظاہر ہوا ہوں کہ تجھے ان باتوں کا گواہ بناؤں جن کی گواہی کے لئے تو نے مجھے دیکھا ہے......میں تجھے اس امت اور غیر قوموں سے بچاتا رہوں گا......تو ان کی آنکھیں کھول دے تا کہ اندھیرے سے روشنی کی طرف اور شیطان کے اختیار سے خدا (تعالٰی) کی طرف رجوع کریں اور مجھ پر ایمان لانے کے باعث گناہوں کی معافی اور مقدس میں شریک ہو کر میراث پائیں (ملاحظہ کیجئے: انجیل اعمال، باب 26 آیات 9 تا 19)

اس وضاحتی بیان کے بعد ساؤل نے اپنا نام بدل کر پولس رسول رکھ لیا۔عربی زبان میں رسول حضرت عیسٰی علیہ السلام کے حواری کو کہتے ہیں۔

اس نے سب سے پہلے حضرت عیسٰی علیہ السلام کے وفادار حواری برنباس کو اعتماد میں لیا اور اپنے عیسائی ہونے کا مکمل یقین دلایا۔ برنباس اسے دیگر حواریوں میں یروشلم لے گیا اور اس کے عیسائی ہونے کی تصدیق فرمائی اور حواریوں کو یقین دلایا کہ پولس رسول اب حواری ہو گیا ہے۔اس حقیقت کو انجیل کی کتاب اعمال میں اس طرح بیان کیا گیا ہے۔

اس (پولس) نے یروشلم پہنچ کر شاگردوں میں مل جانے کی کوشش کی اور سب اس سے ڈرنے لگے کیونکہ ان کو یقین نہ آتا تھا کہ یہ بھی شاگرد (حواری) ہے مگر برنباس نے اسے اپنے ساتھ رسولوں (حواریوں) کے پاس لے جا کر ان سے بیان کیا کہ اس نے اس طرح راہ خدا کو دیکھا......اس نے دمشق میں کس دلیری کے ساتھ یسوع کے نام کی منادی کی۔(ملاحظہ کیجئے:انجیل کتاب اعمال، باب 9 آیات 26 تا 28)

اعتماد بحال ہونے کے بعد پولس اور برنباس انتہائی گہرے دوست ہو گئے۔کبھی ایک دوسرے سے جدا نہ ہوتے۔ پولس رسول حواریوں اور برنباس سے مل کر عیسائیت کی تبلیغ کرتا رہا اور عیسائیوں میں قابل اعتماد اور عظیم حواری کے طور پر پہچانا جانے لگا۔ پولس اور برنباس ہر معاملے میں خوش اور شیر وشکر نظر آتے۔ایک مرتبہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کے حواریوں نے برنباس اور پولس کو انطاکیہ کی طرف تبلیغ کے لئے بھیجا اور اہل انطاکیہ کو ایک پیغام (خط) بھی بھیجا جس میں ان دونوں کا تعارف اس طرح کرایا گیا۔

یہ دونوں ایسے آدمی ہیں جنہوں نے اپنی جانیں ہمارے یسوع مسیح کے نام نثار کر رکھی ہیں۔اس پیغام سے بھی یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ پولس کی قدر و منزلت حواریوں کے درمیان قابل احترام ہو گئی تھی۔

پولس رسول بلاخوف وخطر عیسائیت کی تبلیغ میں مشغول تھا، وہ اپنے بیانات و پیغامات حضرت عیسٰی علیہ السلام کی تعلیمات کی روشنی میں دیا کرتا۔مثلاً ایک مرتبہ اس نے حضرت عیسٰی علیہ السلام کی تبلیغ کے واقعات کرنتھیوں کے نام خط میں سنائے اور کرنتھیوں کو پیغام بھیجا۔

میں مسیح میں ایک شخص کو جانتا ہوں۔ چودہ برس ہوئے کہ وہ یکا یک تیسرے آسمان تک اٹھا لیا گیا۔ مجھے یہ نہیں معلوم کہ بدن سمیت۔ نہ یہ معلوم کے بغیر بدن، مجھے یہ معلوم نہیں۔ خدا کو معلوم ہے۔ یکا یک فردوس (جنت) میں پہنچ کر ایسی باتیں سنیں جو کہنے کی نہیں اور جن کا کہنا آدمی کو روا نہیں (2، کرنتھیوں، باب 12 آیت 3)

مذکورہ بالا خیالات کسی کمزور عقیدہ مسلمان کے نہیں ہیں بلکہ پولس رسول کے ہیں جس نے حضرت عیسٰی علیہ السلام کے

آسمان پر اٹھائے جانے کے تقریباً چودہ سال بعد کرنتھیوں کو خط لکھ کر پیغام دیا۔ جس میں پولس رسول نے اس حقیقت کو واضح کر دیا کہ مسیح علیہ السلام ایک انسان تھے جنہیں آسمان پر اٹھا لیا گیا۔ اس نے یہ بھی کہا کہ وہ جسم کے ساتھ اٹھائے گئے یا بغیر جسم کے، میں نہیں جانتا۔ صرف خدا جانتا ہے۔ پھر حضرت مسیح علیہ السلام نے جنت میں جا کر اللہ تعالیٰ کے ارشادات سنے۔ اس خط میں بھی حضرت عیسٰی علیہ السلام کے خدا ہونے کی نفی کی گئی ہے۔ جو حضرت عیسٰی علیہ السلام کی تعلیمات کے مطابق ہے۔

کرنتھیوں کے نام ایک اور خط میں پولس رسول نے یہ پیغام دیا۔

ہمارے نزدیک تو خدا ایک ہی ہے یعنی باپ! جس کی طرف سے سب چیزیں ہیں اور ہم اسی کے لئے ہیں ایک ہی خداوند ہے یعنی یسوع مسیح جس کے وسیلے سے سب چیزیں موجود ہوئیں اور ہم بھی اسی کے وسیلے سے ہیں (1 کرنتھیوں 6,5,8)

اس خط میں بھی پولس رسول نے حضرت عیسٰی علیہ السلام کی تعلیمات کی روشنی میں یہ واضح کیا ہے کہ خدا الگ ہے اور خداوند الگ ہے۔ خدا ایک ہے جو باپ ہے۔ جبکہ خداوند یعنی آقا اور استاد حضرت یسوع مسیح ہیں۔

تیمتھس کے نام جو خط پولس رسول نے بھیجا اس میں توحید کا درس دیتے ہوئے یہ پیغام دیا۔

وہ جو مبارک اور واحد حاکم ہے۔ بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خداوند ہے۔ بقاء صرف اسی کو ہے اور وہ نور میں رہتا ہے۔ جس تک کسی کی رسائی نہیں ہو سکتی۔ نہ اسے کسی انسان نے دیکھا اور نہ دیکھ سکتا ہے۔ اس کی عزت اور سلطنت ابد تک ہے (1۔ تمتھس باب 6، آیات 16,15)

مذکورہ بالا بیان بھی کسی مسلمان کا نہیں بلکہ پولس رسول کا ہے جس نے اس حقیقت کو واشگاف الفاظ میں واضح کر دیا کہ بقاء صرف خدائے واحد کے لئے ہی ہے جو تمام بادشاہوں کا بادشاہ ہے جسے آج تک کسی انسان نے نہیں دیکھا۔ وہ ایک نور ہے جس تک کسی کی رسائی نہیں۔ ابدی سلطنت و عزت صرف اسی کے لئے ہے۔

مذکورہ بالا تمام حقائق و دلائل سے یہ واضح ہو گیا ہے کہ باوجود اناجیل میں تحریف ہونے کے وہ حقائق اب بھی موجود ہیں جن میں حضرت عیسٰی علیہ السلام کے نبی ہونے اور خداوند قدوس کے واحد ہونے کے بارے میں ارشادات موجود ہیں۔

حضرت عیسٰی علیہ السلام کی تعلیمات بھی یہی تھی کہ ہم سب کا خدا ایک ہے جس نے مجھے دنیا میں بھیجا اور انہی تعلیمات کو پولس رسول نے اپنے خطوط کے ذریعے عام کیا جو آپ پڑھ چکے ہیں۔ پھر اچانک ایک ایسا واقعہ پیش آیا کہ پولس رسول اور برناس کے درمیان شدید اختلافات ہو گئے اور یہ اختلافات اس شدت سے ہوئے کہ پھر دونوں کبھی ایک نہ ہوئے۔ یہ اختلافات کیوں ہوئے؟ آئیے اس اختلاف کو جاننے کے لئے اس کی اصل تہہ تک پہنچتے ہیں۔

حق کے متلاشی ان حقائق کو جان لینے کے بعد بلا تاخیر اس حقیقت کا باآسانی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ تین خداؤں کا عقیدہ اللہ اور اس کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بتایا ہوا ہرگز نہیں ہے بلکہ صدیاں گزرنے کے بعد پولس یہودی کے بچھائے ہوئے جال کے مطابق 322ء میں منعقد ہونے والی نیقیا کی کونسل، 451ء میں ہونے والی کالسڈان کی کونسل اور 680ء میں ہونے والی قسطنطنیہ کی کونسل میں انسانوں کا گھڑا ہوا عقیدہ ہے اور انسانوں کے اس گھڑے ہوئے عقیدہ پر پوری عیسائی برادری کو ایمان لانا ضروری قرار دیا گیا ہے۔حق کے متلاشی اپنے ضمیر کی آواز پر فیصلہ کریں کہ جس عقیدہ کی بنیاد انسان کی اپنی رکھی ہوئی ہو، کیا ایسے نام نہاد، خودساختہ دین کو دین الٰہی کہا جا سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔

تیسری صدی کے بعد ہونے والے ان کونسلوں کے جاہلانہ فیصلوں اور یہودی سازشوں سے عیسائی فرقوں میں بٹتے گئے۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل کی تعلیمات کو بدل دیا گیا نئے نظریات اور خودساختہ عقائد عیسائی قوم میں رائج کر دیئے گئے۔موجودہ عیسائی حقیقی عیسائی نہیں بلکہ نام نہاد عیسائی ہیں جو یہودی سازشوں کی بھینٹ چڑھ چکے ہیں۔اپنی اصل گنوا چکے ہیں لہٰذا اب ان کے مذہب کی کوئی مضبوط بنیاد نہیں۔آئے دن نئے نئے نظریات اور فرقے جنم لیتے رہے۔یہی وجہ ہے کہ آج عیسائیوں میں جس قدر فرقے بن چکے ہیں کسی اور مذہب میں اتنے فرقے نہیں چند عیسائی فرقوں کے نام اور ان کے عقائد آپ کی معلومات کے لئے درج کئے جاتے ہیں۔

1......پولسی فرقہ

یہ فرقہ پانچویں صدی عیسوی میں نمودار ہوا۔اس فرقے کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا نہیں فرشتہ ہیں۔ اس فرقے کا یہ عقیدہ بھی ہے کہ وہ کنواری مریم کے پیٹ سے انسانی شکل میں پیدا ہوئے۔یہ فرقہ ایشیائے کوچک اور آرمیا کے علاقوں میں پھیلا (ملاحظہ کیجئے: انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا، جلد 17، ص 397)

2......ابیونی فرقہ:

اس فرقے کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے سولی پر چڑھ کر سب کا کفارہ ادا کیا (انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا، جلد 7، ص 818)

3......بربرانیہ فرقہ

یہ فرقہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ حضرت مریم کو خدا مانتا ہے۔

4......مرتیون فرقہ

اس فرقہ کا یہ عقیدہ ہے کہ خدا تین ہیں، نیک، بد اور متوسط (درمیانی)

5......ناصری فرقہ

اس فرقے کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کو سولی نہیں دی گئی بلکہ انہوں نے گارے کے گوشت کے پرندے بنائے اور ان میں اپنی روح پھونکی اور اڑ گئے۔

6......یوئی فرقہ

اس فرقے کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کو نہ سولی ہوئی اور نہ ہی وہ زندہ سلامت آسمان پر گئے۔

7......ہلیوس فرقہ

اس فرقے کا یہ عقیدہ ہے کہ خدا کی ذات کا ایک جز جدا ہو کر عیسٰی علیہ السلام میں شامل ہو گیا اور دوسرا جز الگ ہو کر روح القدس بن گیا۔

8......نسطوری فرقہ

اس فرقے کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسٰی خدا بھی تھے اور انسان بھی ان کی ذات میں دو شخصیات جمع تھیں۔

9......وحدت الارادی فرقہ

اس فرقے کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام خدا کا بیٹا تھا جو اپنی الوہیت اور انسانیت دونوں میں یکساں کامل تھا۔

10......یعقوبی فرقہ

اس فرقہ کے نزدیک حضرت عیسٰی علیہ السلام صرف ایک شخصیت اور ایک حقیقت ہے وہ خدا تھے۔ بس خدا تھے، مگر انسانی لباس میں نظر آتے تھے۔

11......رومن کیتھولک فرقہ

یہ فرقہ حضرت مریم کی پوجا کرتا ہے۔ پادری کو گناہ معاف کرنے کا اختیار ہے۔

ان کے علاوہ بھی اور بہت سے فرقے ہیں۔ مثلاً سورمن فرقہ، موکانسی فرقہ، ارسیوفرقہ، ہالیدی فرقہ، پالی فرقہ، اگستائی فرقہ، افلاطونی فرقہ، ارجن فرقہ، تاتیا فرقہ، ارتمن فرقہ، پروٹسٹنٹ فرقہ، یونانی فرقہ، ماجوجی فرقہ، مارونیہ فرقہ، یعقولی فرقہ،

پلیکوس فرقہ، ریوسی فرقہ، لنگوبروی فرقہ، یونیکس فرقہ۔ یہ سب فرقے عیسائی ہونے کے دعویدار ہیں اور ایک دوسرے فرقے سے مختلف نظریات رکھتے ہیں۔ذرا سوچیں کہ جس نام نہاد عیسائی مذہب میں اس قدر فرقے اور فرسودہ اعتقاد ہوں اور جو اپنے بنیادی عقائد ہی میں ایک دوسرے سے جدا جدا ہوں۔ایسے نام نہاد عیسائیوں کا آج اسلام جیسے مضبوط اور پائیدار مذہب پر اعتراض کرنا جہالت کا منہ بولتا ثبوت نہیں تو پھر اور کیا ہے۔

اب آپ کے سامنے موجودہ بائبل سے اللہ تعالیٰ، انبیاء کرام علیہم السلام اور انبیاء کرام علیہم السلام کے پاک دامن گھرانوں کی شان میں گستاخانہ عبارات کے اصل عکس پیش کر کے اسلام، قرآن اور عہد قدیم و جدید پر مشتمل بائبل کے درمیان موازنہ پیش کریں گے۔اس کا مطالعہ کر کے ناظرین کو دعوتِ فکر دی جاتی ہے کہ وہ خود فیصلہ کریں کہ کون سا مذہب حق ہے اور کس مذہب کی کتاب عظمتِ انبیاء کی امین ہے اور کون سا مذہب باطل ہے۔

قارئین کرام! عیسائیت کی اس چیرہ دستی اور ظلم و زیادتی کو دیکھ کر اسلام کے تقدس کا دل و جان سے اعتراف کریں اور پادریوں کی مغالطہ آفرینیوں کا شکار ہونے سے محفوظ رہیں۔

الغرض کہ تمام دلائل کے بعد یہ واضح ہو گیا کہ موجودہ عیسائی مذہب کے عقائد و نظریات مکڑی کے جال سے بھی زیادہ کمزور ہیں اور ساتھ یہ بات بھی واضح ہو گئی کہ مذہب اسلام جو کہ دین مصطفیٰ ﷺ کہلاتا ہے حق مذہب ہے جس کے تمام قواعد اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب ﷺ کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق ہیں۔

بغض، عداوت و حسد کو دور کر کے ذرا سوچیں کہ کیا اب بھی وہ وقت نہیں آیا کہ سچائی کو تسلیم کر لیا جائے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین اسلام پر زندہ رکھے اور اسی پر ہمیں موت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

فقط والسلام

محمد شہزاد قادری ترابی

موجودہ بائبل کا اصل ٹائٹل عکس

کتابِ مُقدّس

یعنی

پُرانا اور نیا عہد نامہ

بائبل سوسائٹی

انارکلی۔ لاہور

موجودہ بائبل کا اصل ٹائٹل عکس

THE HOLY BIBLE IN URDU
REVISED VERSION
93

PAKISTAN BIBLE SOCIETY
LAHORE

1985 - 16.5M

SBN 564 00266 6

بائبل میں خدا تعالیٰ کی شان میں گستاخی (خدا کا پچھتانا اور غم کرنا)

پیدائش ۵-۳۰ — ۷-۹

۳۰ سے ہے جس پر خُدا نے لعنت کی ہے ہمیں آرام دیگا ۞ اور نُوح کی پیدایش کے بعد لمک پانچ سَو پچانوے برس جیتا رہا
۳۱ اور اُس سے بیٹے اور بیٹیاں پیدا ہوئیں ۞ اور لمک کی کُل عُمر سات سَو ستتّر برس کی ہوئی۔ تب وہ مرا ۞
۳۲ اور نُوح پانچ سَو برس کا تھا جب اُس سے سِم حام اور یافت پیدا ہوئے ۞

ب ۶ — ۱ جب رُویِ زمین پر آدمی بہت بڑھنے لگے اور انکے بیٹیاں پیدا ہوئیں ۞
۲ تو خدا کے بیٹوں نے آدمی کی بیٹیوں کو دیکھا کہ وہ خوبصورت ہیں اور جنکو اُنہوں نے چُنا اُن سے بیاہ کر لیا ۞
۳ تب خُداوند نے کہا کہ میری رُوح اِنسان کے ساتھ ہمیشہ مُزاحمت نہ کرتی رہیگی کیونکہ وہ بھی تو بشر ہے تو بھی
۴ اُسکی عُمر ایک سَو بیس برس کی ہوگی ۞ اُن دنوں میں زمین پر جبّار تھے اور بعد میں جب خُدا کے بیٹے اِنسان کی بیٹیوں کے پاس گئے تو اُنکے لئے اُن سے اولاد ہوئی۔ یہی قدیم
۵ زمانہ کے سُورما ہیں جو بڑے نامور ہوئے ہیں ۞ اور خُداوند نے دیکھا کہ زمین پر اِنسان کی بدی بہت بڑھ گئی اور اُسکے
۶ دل کے تصوُّر اور خیال سدا بُرے ہی ہوتے ہیں ۞ تب خُداوند زمین پر اِنسان کو پیدا کرنے سے مَلُول ہُوا اور دل میں غم کیا ۞
۷ اور خُداوند نے کہا کہ میں اِنسان کو جسے میں نے پیدا کیا رُویِ زمین پر سے مِٹا ڈالونگا۔ اِنسان سے لیکر حیوان اور رینگنے والے جاندار اور ہوا کے پرندوں تک کیونکہ
۸ میں اُنکے بنانے سے مَلُول ہُوں ۞ مگر نُوح خُداوند کی نظر میں مقبول ہُوا ۞
۹ نُوح کا نسب نامہ یہ ہے۔ نُوح مردِ راستباز اور اپنے زمانہ کے لوگوں میں بے عیب تھا اور نُوح خُدا کے ساتھ ساتھ
۱۰ چلتا رہا ۞ اور اُس سے تین بیٹے سِم حام اور یافت پیدا
۱۱ ہوئے ۞ پر زمین خُدا کے آگے ناراست ہو گئی تھی اور وہ ظلم
۱۲ سے بھری تھی ۞ اور خُدا نے زمین پر نظر کی اور دیکھا کہ وہ ناراست ہو گئی ہے کیونکہ ہر بشر نے زمین پر اپنا طریقہ بگاڑ لیا تھا ۞
۱۳ اور خُدا نے نُوح سے کہا کہ تمام بشر کا خاتمہ میرے سامنے آ پہنچا ہے کیونکہ اُنکے سبب سے زمین ظلم سے بھر گئی۔ سو دیکھ
۱۴ میں زمین سمیت اُنکو ہلاک کرونگا ۞ تو گوپھر کی لکڑی کی ایک کشتی اپنے لئے بنا۔ اُس کشتی میں کوٹھریاں تیار کرنا اور

۱۵ اُسکے اندر اور باہر رال لگانا ۞ اور ایسا کرنا کہ کشتی کی لمبائی تین سَو ہاتھ۔ اُسکی چَوڑائی پچاس ہاتھ اور اُسکی اُونچائی تیس
۱۶ ہاتھ ہو ۞ اور اُس کشتی میں ایک روشندان بنانا اور اُوپر سے ہاتھ بھر چھوڑ کر اُسے ختم کر دینا اور اُس کشتی کا دروازہ اُسکے پہلو میں رکھنا اور اُس میں تین درجے بنانا۔ نچلا۔ دُوسرا اور
۱۷ تیسرا ۞ اور دیکھ میں خود زمین پر پانی کا طُوفان لانے والا ہوں تاکہ ہر بشر کو جس میں زندگی کا دم ہے دُنیا سے ہلاک کر ڈالوں
۱۸ اور سب جو زمین پر ہیں مر جائینگے ۞ پر تیرے ساتھ میں اپنا عہد قائم کرونگا اور تُو کشتی میں جانا۔ تُو اور تیرے ساتھ تیرے
۱۹ بیٹے اور تیری بیوی اور تیرے بیٹوں کی بیویاں ۞ اور جانوروں کی ہر قسم میں سے دو دو اپنے ساتھ کشتی میں لے لینا
۲۰ کہ وہ تیرے ساتھ جیتے بچیں۔ وہ نر و مادہ ہوں ۞ اور پرندوں کی ہر قسم میں سے اور چرندوں کی ہر قسم میں سے اور زمین پر رینگنے والوں کی ہر قسم میں سے دو دو تیرے پاس آئیں تاکہ
۲۱ وہ جیتے بچیں ۞ اور تُو ہر طرح کی کھانے کی چیز لیکر اپنے پاس
۲۲ جمع کر لینا کیونکہ یہی تیرے اور اُنکے کھانے کو ہوگا ۞ اور نُوح نے یوں ہی کیا۔ جیسا خُدا نے اُسے حکم دیا تھا ویسا ہی عمل کیا ۞

ب ۷ — ۱ اور خُداوند نے نُوح سے کہا کہ تُو اپنے پُورے خاندان کے ساتھ کشتی میں آ کیونکہ میں نے تجھی کو اپنے سامنے اِس زمانہ میں
۲ راستباز دیکھا ہے ۞ کُل پاک جانوروں میں سے سات سات نر اور اُنکی مادہ اور اُن میں سے جو پاک نہیں ہیں دو دو نر اور
۳ اُنکی مادہ اپنے ساتھ لے لینا ۞ اور ہوا کے پرندوں میں سے بھی سات سات نر اور مادہ لینا تاکہ زمین پر اُنکی نسل باقی
۴ رہے ۞ کیونکہ سات دن کے بعد میں زمین پر چالیس دن اور چالیس رات پانی برساؤنگا اور ہر جاندار شے کو جسے میں
۵ نے بنایا زمین پر سے مِٹا ڈالونگا ۞ اور نُوح نے وہ سب جیسا
۶ خُداوند نے اُسے حکم دیا تھا کیا ۞ اور نُوح چھ سَو برس کا تھا
۷ جب پانی کا طُوفان زمین پر آیا ۞ تب نُوح اور اُسکے بیٹے اور اُسکی بیوی اور اُسکے بیٹوں کی بیویاں اُسکے ساتھ طُوفان کے
۸ پانی سے بچنے کے لئے کشتی میں گئے ۞ اور پاک جانوروں میں سے اور اُن جانوروں میں سے جو پاک نہیں اور پرندوں
۹ میں سے اور زمین پر کے ہر رینگنے والے جاندار میں سے ۞ دو دو نر اور مادہ کشتی میں نُوح کے پاس گئے جیسا خُدا نے نُوح کو

بائبل کی اصل عبارت: ☆ اور خداوند نے دیکھا کہ زمین پر انسان کی بدی بہت بڑھ گئی اور اس کے دل کے تصور اور خیال سدا برے ہی ہوتے ہیں۔ تب خداوند زمین پر انسان کو پیدا کرنے سے ملول ہوا اور دل میں غم کیا (پیدائش باب ۶:۶)

بائبل میں لکھا ہے کہ خدا تعالیٰ کو افسوس ہوا (کتاب سموئیل باب ۱۵:۱۱)

۱۴-۳۹ ۱-سموئیل ۱۵-۱۱

تحقیق کرو اور دیکھو کہ آج کے دن گناہ کیونکر ہوا ہے۔ ۳۹ کیونکہ خداوند کی حیات کی قسم جو اسرائیل کو رہائی دیتا ہے اگر وہ میرے بیٹے یونتن ہی کا گناہ ہو وہ ضرور مارا جائیگا پر اُن سب لوگوں میں سے کسی آدمی نے اُسکو جواب نہ دیا۔ ۴۰ تب اُس نے سب اسرائیلیوں سے کہا تم سب کے سب ایک طرف ہو جاؤ اور میں اور میرا بیٹا یونتن دوسری طرف ہو جائینگے۔ لوگوں نے ساؤل سے کہا جو تُو مناسب جانے سو کر۔ ۴۱ تب ساؤل نے خداوند اسرائیل کے خدا سے کہا حق کو ظاہر کر دے۔ سو چٹھی یونتن اور ساؤل کے نام پر نکلی اور لوگ بچ گئے۔ ۴۲ تب ساؤل نے کہا کہ میرے اور میرے بیٹے یونتن کے نام پر قرعہ ڈالو۔ تب یونتن پکڑا گیا۔ ۴۳ اور ساؤل نے یونتن سے کہا مجھے بتا کہ تُو نے کیا کیا ہے؟ یونتن نے اُسے بتایا کہ میں نے بیشک اپنے ہاتھ کے عصا کے سرے سے ذرا سا شہد چکھا تھا سو دیکھ مجھے مرنا ہوگا۔ ۴۴ ساؤل نے کہا خدا ایسا ہی بلکہ اس سے بھی زیادہ کرے کیونکہ اَے یونتن تُو ضرور مارا جائیگا۔ ۴۵ تب لوگوں نے ساؤل سے کہا کیا یونتن مارا جائے جس نے اسرائیل کو ایسا بڑا چھٹکارا دیا ہے؟ ایسا نہ ہوگا۔ خداوند کی حیات کی قسم ہے کہ اُسکے سر کا ایک بال بھی زمین پر گرنے نہیں پائیگا کیونکہ اُس نے آج خدا کے ساتھ ہو کر کام کیا ہے۔ سو لوگوں نے یونتن کو بچا لیا اور وہ مارا نہ گیا۔ ۴۶ اور ساؤل فلستیوں کا پیچھا چھوڑ کر لوٹ گیا اور فلستی اپنے مقام کو چلے گئے۔

۴۷ جب ساؤل بنی اسرائیل پر سلطنت کرنے لگا تو وہ ہر طرف اپنے دشمنوں یعنی موآب اور بنی عمون اور ادوم اور ضوباہ کے بادشاہوں اور فلستیوں سے لڑا اور وہ جس طرف رجوع ہوتا اُنکا بُرا حال کرتا تھا۔ ۴۸ اور اُس نے بہادری کر کے عمالیقیوں کو مارا اور اسرائیلیوں کو اُنکے ہاتھ سے چھڑایا جو اُنکو لوٹتے تھے۔

۴۹ ساؤل کے بیٹے یونتن اور اِسوی اور ملکیشوع تھے اور اُسکی دونوں بیٹیوں کے نام یہ تھے۔ بڑی کا نام میرب اور چھوٹی کا نام میکل تھا۔ ۵۰ اور ساؤل کی بیوی کا نام اخینوعم تھا جو اخیمعض کی بیٹی تھی اور اُسکی فوج کے سردار کا نام ابنیر تھا جو ساؤل کے چچا نیر کا بیٹا تھا۔ ۵۱ اور ساؤل کے باپ کا نام قیس تھا اور ابنیر کا باپ نیر ابی ایل کا بیٹا تھا۔

۵۲ اور ساؤل کی زندگی بھر فلستیوں سے سخت جنگ رہی۔ سو جب ساؤل کسی زور آور مرد یا سورما کو دیکھتا تھا تو اُسے اپنے پاس رکھ لیتا تھا۔

باب ۱۵

اور سموئیل نے ساؤل سے کہا کہ خداوند نے مجھے بھیجا ہے کہ میں تجھے مسح کروں تاکہ تُو اُسکی قوم اسرائیل کا بادشاہ ہو۔ سو اب تُو خداوند کی باتیں سن۔ ۲ ربُّ الافواج یوں فرماتا ہے کہ مجھے اِسکا خیال ہے کہ عمالیق نے اسرائیل سے کیا کیا اور جب یہ مصر سے نکل آئے تو وہ راہ میں اِنکا مخالف ہو کر آیا۔ ۳ سو اب تُو جا اور عمالیق کو مار اور جو کچھ اُنکا ہے سب کو بالکل نابود کر دے اور اُن پر رحم مت کر بلکہ مرد اور عورت۔ ننھے بچے اور شیرخوار۔ گائے بیل اور بھیڑ بکریاں۔ اونٹ اور گدھے سب کو قتل کر ڈال۔ ۴ چنانچہ ساؤل نے لوگوں کو جمع کیا اور طلائیم میں اُنکو گنا سو وہ دو لاکھ پیادے اور یہوداہ کے دس ہزار مرد تھے۔ ۵ اور ساؤل عمالیق کے شہر کو آیا اور وادی کے بیچ گھات لگا کر بیٹھا۔ ۶ اور ساؤل نے قینیوں سے کہا کہ تم چل دو۔ عمالیقیوں کے بیچ سے نکل جاؤ تا نہ ہو کہ میں تمکو اُنکے ساتھ ہلاک کر ڈالوں اسلئے کہ تم سب اسرائیلیوں سے جب وہ مصر سے نکل آئے مہر کے ساتھ پیش آئے۔ سو قینی عمالیقیوں میں سے نکل گئے۔ ۷ اور ساؤل نے عمالیقیوں کو حویلہ سے شور تک جو مصر کے سامنے ہے مارا۔ ۸ اور عمالیقیوں کے بادشاہ اجاج کو جیتا پکڑا اور سب لوگوں کو تلوار کی دھار سے نیست کر دیا۔ ۹ لیکن ساؤل نے اور اُن لوگوں نے اجاج کو اور اچھی اچھی بھیڑ بکریوں گائے بیلوں اور موٹے موٹے بچوں اور برّوں کو اور جو کچھ اچھا تھا اُسے جیتا رکھا اور اُنکو نیست کرنا نہ چاہا لیکن اُنہوں نے ہر ایک چیز کو جو ناقص اور نکمی تھی نیست کر دیا۔

۱۱ تب خداوند کا کلام سموئیل کو پہنچا کہ مجھے افسوس

بائبل میں لکھا ہے کہ خدا تعالیٰ کو افسوس ہوا......!!!

ہے کہ میں نے ساؤل کو بادشاہ ہونے کے لئے مقرر کیا کیونکہ وہ میری پیروی سے پھر گیا ہے اور اس نے میرے حکم نہیں مانے۔ پس سموئیل کا غصہ بھڑکا اور وہ ساری رات خداوند سے فریاد کرتا رہا۔ ۱۲ اور سموئیل سویرے اٹھا کہ صبح کو ساؤل سے ملاقات کرے اور سموئیل کو خبر ملی کہ ساؤل کرمل کو آیا تھا اور اس نے اپنے لئے یادگار کھڑی کی اور پھر کر گذرتا ہوا جلجال کو چلا گیا ہے۔ ۱۳ پھر سموئیل ساؤل کے پاس گیا اور ساؤل نے اس سے کہا تو خداوند کی طرف سے مبارک ہو! میں نے خداوند کے حکم پر عمل کیا۔ ۱۴ سموئیل نے کہا پھر یہ بھیڑ بکریوں کا ممیانا اور گائے بیلوں کا بنبانا کیسا ہے جو میں سنتا ہوں؟ ۱۵ ساؤل نے کہا کہ یہ لوگ انکو عمالیقیوں کے ہاں سے لے آئے ہیں اس لئے کہ لوگوں نے اچھی اچھی بھیڑ بکریوں اور گائے بیلوں کو جیتا رکھا تاکہ انکو خداوند تیرے خدا کے لئے ذبح کریں اور باقی سب کو تو ہم نے نیست کر دیا۔ ۱۶ تب سموئیل نے ساؤل سے کہا ٹھہر جا اور جو کچھ خداوند نے آج کی رات مجھ سے کہا ہے وہ میں تجھے بتاؤنگا۔ اس نے کہا بتا دیجئے۔ ۱۷ سموئیل نے کہا اگرچہ تو اپنی ہی نظر میں حقیر تھا تو بھی کیا تو بنی اسرائیل کے قبیلوں کا سردار نہ بنایا گیا؟ اور خداوند نے تجھے مسح کیا تاکہ تو بنی اسرائیل کا بادشاہ ہو۔ ۱۸ اور خداوند نے تجھے سفر پر بھیجا اور کہا کہ جا اور گنہگار عمالیقیوں کو نیست کر اور جب تک وہ فنا نہ ہو جائیں ان سے لڑتا رہ۔ ۱۹ پس تو نے خداوند کی بات کیوں نہ مانی بلکہ لوٹ پر ٹوٹ کر وہ کام کر گذرا جو خداوند کی نظر میں برا ہے؟ ۲۰ ساؤل نے سموئیل سے کہا میں نے تو خداوند کا حکم مانا اور جس راہ پر خداوند نے مجھے بھیجا چلا اور عمالیق کے بادشاہ اجاج کو لے آیا ہوں اور عمالیقیوں کو نیست کر دیا۔ ۲۱ پر لوگ لوٹ کے مال میں سے بھیڑ بکریاں اور گائے بیل یعنی اچھی اچھی چیزیں جنکو نیست کرنا تھا لے آئے تاکہ جلجال میں خداوند تیرے خدا کے حضور قربانی کریں۔ ۲۲ سموئیل نے کہا کیا خداوند سوختنی قربانیوں اور ذبیحوں سے اتنا ہی خوش ہوتا ہے جتنا اس بات سے کہ خداوند کا حکم مانا جائے؟ دیکھ فرمانبرداری قربانی سے اور بات ماننا مینڈھوں کی چربی سے بہتر ہے۔ ۲۳ کیونکہ بغاوت اور جادوگری برابر ہیں اور سرکشی ایسی ہی ہے جیسی مورتوں اور بتوں کی پرستش۔ سو چونکہ تو نے خداوند کے حکم کو رد کیا ہے اس لئے اس نے بھی تجھے رد کیا ہے کہ بادشاہ نہ رہے۔ ۲۴ ساؤل نے سموئیل سے کہا میں نے گناہ کیا کہ میں نے خداوند کے فرمان کو اور تیری باتوں کو ٹال دیا ہے کیونکہ میں لوگوں سے ڈرا اور انکی بات سنی۔ ۲۵ سو اب میں تیری منت کرتا ہوں کہ میرا گناہ بخش دے اور میرے ساتھ لوٹ چل تاکہ میں خداوند کو سجدہ کروں۔ ۲۶ سموئیل نے ساؤل سے کہا میں تیرے ساتھ نہیں لوٹونگا کیونکہ تو نے خداوند کے کلام کو رد کیا ہے اور خداوند نے تجھے رد کیا کہ اسرائیل کا بادشاہ نہ رہے۔ ۲۷ اور جیسے ہی سموئیل جانے کو مڑا ساؤل نے اسکے جبہ کا دامن پکڑ لیا اور وہ چاک ہو گیا۔ ۲۸ تب سموئیل نے اس سے کہا خداوند نے اسرائیل کی بادشاہی تجھ سے آج ہی چاک کر کے چھین لی اور تیرے ایک پڑوسی کو جو تجھ سے بہتر ہے دیدی ہے۔ ۲۹ اور جو اسرائیل کی قوت ہے وہ نہ تو جھوٹ بولتا اور نہ پچھتاتا ہے کیونکہ وہ انسان نہیں ہے کہ پچھتائے۔ ۳۰ اس نے کہا میں نے گناہ تو کیا ہے تو بھی میری قوم کے بزرگوں اور اسرائیل کے آگے میری عزت کر اور میرے ساتھ لوٹ چل تاکہ میں خداوند تیرے خدا کو سجدہ کروں۔ ۳۱ پس سموئیل لوٹ کر ساؤل کے پیچھے ہو لیا اور ساؤل نے خداوند کو سجدہ کیا۔

۳۲ تب سموئیل نے کہا کہ عمالیقیوں کے بادشاہ اجاج کو یہاں میرے پاس لاؤ۔ سو اجاج خوشی خوشی اسکے پاس آیا اور اجاج کہنے لگا فی الحقیقت موت کی تلخی گذر گئی۔ ۳۳ سموئیل نے کہا جیسے تیری تلوار نے عورتوں کو بے اولاد کیا ویسے ہی تیری ماں عورتوں میں بے اولاد ہوگی اور سموئیل نے اجاج کو جلجال میں خداوند کے حضور ٹکڑے ٹکڑے کیا۔

۳۴ اور سموئیل رامہ کو چلا گیا اور ساؤل اپنے گھر ساؤل

☆ بائبل کی یہ آیات خدا کا انسان کو پیدا کرنے پر پچھتانے پر دلالت کر رہی ہیں اور ساؤل کو بادشاہ بنانے پر بھی خدا کی پشیمانی اور پچھتانے پر دلالت کرنے کے علاوہ اس کے علم اور غیب دانی کی بھی نفی کر رہی ہیں اور ظاہر کرتی ہیں کہ خدا کو آنے والے حالات و واقعات کا علم نہیں تھا (معاذ اللہ)

۱۷ تب ساؤل نے داؤد سے کہا کہ دیکھ میں اپنی بڑی بیٹی میرب کو تجھ سے بیاہ دونگا۔ تو فقط میرے لئے بہادری کا کام کر اور خداوند کی لڑائیاں لڑ کیونکہ ساؤل نے کہا کہ میرا ہاتھ نہیں بلکہ فلستیوں کا ہاتھ اس پر چلے۔ ۱۸ داؤد نے ساؤل سے کہا میں کیا ہوں اور میری ہستی ہی کیا اور اسرائیل میں میرے باپ کا خاندان کیا ہے کہ میں بادشاہ کا داماد بنوں؟ ۱۹ پر جب وقت آگیا کہ ساؤل کی بیٹی میرب داؤد سے بیاہی جائے تو وہ محولاتی عدری ایل سے بیاہ دی گئی۔ ۲۰ اور ساؤل کی بیٹی میکل داؤد کو چاہتی تھی سو انہوں نے ساؤل کو بتایا اور وہ اس بات سے خوش ہوا۔ ۲۱ تب ساؤل نے کہا میں اسی کو اسے دونگا تاکہ یہ اسکے لئے پھندا ہو اور فلستیوں کا ہاتھ اس پر پڑے۔ سو ساؤل نے داؤد سے کہا کہ اس دوسری دفعہ تو تو آج کے دن میرا داماد ہو جائیگا۔ ۲۲ اور ساؤل نے اپنے خادموں کو حکم کیا کہ داؤد سے چپکے چپکے باتیں کرو اور کہو کہ دیکھ بادشاہ تجھ سے خوش ہے اور اسکے سب خادم تجھے پیار کرتے ہیں سو اب تو بادشاہ کا داماد بن جا۔ ۲۳ چنانچہ ساؤل کے ملازموں نے یہ باتیں داؤد کے کان تک پہنچائیں۔ داؤد نے کہا کیا بادشاہ کا داماد بننا تمکو کوئی ہلکی بات معلوم ہوتی ہے جس حال کہ میں غریب آدمی ہوں اور میری کچھ وقعت نہیں؟ ۲۴ سو ساؤل کے ملازموں نے اسے بتایا کہ داؤد یوں کہتا ہے ۲۵ (تب ساؤل نے کہا تم داؤد سے کہنا کہ بادشاہ مہر نہیں مانگتا وہ فقط فلستیوں کی سو کھلڑیاں چاہتا ہے تاکہ بادشاہ کے دشمنوں سے انتقام لیا جائے۔ ساؤل کا یہ ارادہ تھا کہ داؤد کو فلستیوں کے ہاتھ سے مروا ڈالے۔ ۲۶ جب اسکے خادموں نے یہ باتیں داؤد سے کہیں تو داؤد بادشاہ کا داماد بننے کو راضی ہو گیا اور ہنوز دن پورے بھی نہیں ہوئے تھے۔ ۲۷ کہ داؤد اٹھا اور اپنے لوگوں کو لیکر گیا اور دو سو فلستی قتل کر ڈالے اور داؤد انکی کھلڑیاں لایا اور انہوں نے انکی پوری تعداد میں بادشاہ کو دیا تاکہ وہ بادشاہ کا داماد ہو اور ساؤل نے اپنی بیٹی میکل اسے بیاہ دی۔ ۲۸ اور ساؤل نے دیکھا اور جان لیا کہ خداوند داؤد کے ساتھ ہے اور ساؤل کی بیٹی میکل اسے چاہتی تھی۔ ۲۹ اور ساؤل داؤد سے اور بھی ڈرنے لگا اور ساؤل برابر داؤد کا دشمن رہا۔

۳۰ پھر فلستیوں کے سرداروں نے دھاوا کیا اور جب جب انہوں نے دھاوا کیا ساؤل کے سب خادموں کی نسبت داؤد نے زیادہ دانائی کا کام کیا۔ اس سے اسکا نام بہت بڑا ہو گیا۔

باب ۱۹

اور ساؤل نے اپنے بیٹے یونتن اور اپنے سب خادموں سے کہا کہ داؤد کو مار ڈالو۔ ۲ لیکن ساؤل کا بیٹا یونتن داؤد سے بہت خوش تھا۔ سو یونتن نے داؤد سے کہا میرا باپ تیرے قتل کی فکر میں ہے اسلئے تو صبح کو اپنا خیال رکھنا اور کسی پوشیدہ جگہ میں چھپے رہنا۔ ۳ اور میں باہر جا کر اس میدان میں جہاں تو ہوگا اپنے باپ کے پاس کھڑا ہونگا اور اپنے باپ سے تیری بابت گفتگو کرونگا اور اگر مجھے کچھ معلوم ہو جائے تو تجھے بتا دونگا۔ ۴ اور یونتن نے اپنے باپ ساؤل سے داؤد کی تعریف کی اور کہا کہ بادشاہ اپنے خادم داؤد سے بدی نہ کرے کیونکہ اس نے تیرا کچھ گناہ نہیں کیا بلکہ تیرے لئے اسکے کام بہت اچھے رہے ہیں۔ ۵ کیونکہ اس نے اپنی جان ہتھیلی پر رکھی اور اس فلستی کو قتل کیا اور خداوند نے سب اسرائیلیوں کے لئے بڑی فتح کرائی۔ تو نے یہ دیکھا اور خوش ہوا۔ پس تو کس لئے داؤد کو بے سبب قتل کرکے بے گناہ کے خون کا مجرم بننا چاہتا ہے؟ ۶ اور ساؤل نے یونتن کی بات سنی اور ساؤل نے قسم کھا کر کہا کہ خداوند کی حیات کی قسم ہے وہ مارا نہیں جائیگا۔ ۷ اور یونتن نے داؤد کو بلایا اور اس نے وہ سب باتیں اسکو بتائیں اور یونتن داؤد کو ساؤل کے پاس لایا اور وہ پہلے کی طرح اسکے پاس رہنے لگا۔

۸ اور پھر جنگ ہوئی اور داؤد نکلا اور فلستیوں سے لڑا اور بڑی خونریزی کے ساتھ انکو قتل کیا اور وہ اسکے سامنے سے بھاگے۔ ۹ اور خداوند کی طرف سے ایک بری روح ساؤل پر جب وہ اپنے گھر میں اپنا بھالا اپنے ہاتھ میں لئے بیٹھا تھا چڑھی اور داؤد ہاتھ سے بجا رہا تھا۔ ۱۰ اور ساؤل نے چاہا کہ داؤد کو دیوار کے ساتھ بھالے

بائبل میں خدا کو کمزور اور لاچار لکھا ہے......!!!

کو مار کر اُسے لے لے میں اُسے اپنی بیٹی عکسہ بیاہ دونگا۔ ۱۳ اور کالب کے چھوٹے بھائی قنز کے بیٹے غتنی ایل نے اُسے لے لیا۔ پس اُس نے اپنی بیٹی عکسہ اُسے بیاہ دی۔ ۱۴ اور جب وہ اُسکے پاس گئی تو اُس نے اُسے ترغیب دی کہ وہ اُسکے باپ سے ایک کھیت مانگے۔ پھر وہ اپنے گدھے پر سے اُتر پڑی۔ تب کالب نے اُس سے کہا تو کیا چاہتی ہے؟ ۱۵ اُس نے اُس سے کہا مجھے برکت دے۔ چونکہ تُو نے مجھے جنوب کے ملک میں رکھا ہے اِسلئے پانی کے چشمے بھی مجھے دے۔ تب کالب نے اُوپر کے چشمے اور نیچے کے چشمے اُسے دیئے۔

۱۶ اور موسیٰ کے سالے قینی کی اولاد کھجوروں کے شہر سے بنی یہوداہ کے ساتھ یہوداہ کے بیابان کو جو عراد کے جنوب میں ہے چلی گئی اور جا کر لوگوں کے ساتھ رہنے لگی۔ ۱۷ اور یہوداہ اپنے بھائی شمعون کے ساتھ گیا اور اُنہوں نے اُن کنعانیوں کو جو صفت میں رہتے تھے مارا اور شہر کو نیست و نابود کر دیا۔ سو اُس شہر کا نام حُرمہ کہلایا۔ ۱۸ اور یہوداہ نے غزہ اور اُسکی نواحی اور اسقلون اور اُسکی نواحی اور عقرون اور اُسکی نواحی کو بھی لے لیا۔ ۱۹ اور خداوند یہوداہ کے ساتھ تھا۔ سو اُس نے کوہستانیوں کو نکال دیا پر وادی کے باشندوں کو نکال نہ سکا کیونکہ اُنکے پاس لوہے کے رتھ تھے۔ ۲۰ تب اُنہوں نے موسیٰ کے کہنے کے مطابق حبرون کالب کو دیا اور اُس نے وہاں سے عناق کے تینوں بیٹوں کو نکال دیا۔ ۲۱ اور بنی بنیمین نے اُن یبوسیوں کو جو یروشلیم میں رہتے تھے نہ نکالا۔ سو یبوسی بنی بنیمین کے ساتھ آج تک یروشلیم میں رہتے ہیں۔

۲۲ اور یوسف کے گھرانے نے بھی بیت ایل پر چڑھائی کی اور خداوند اُنکے ساتھ تھا۔ ۲۳ اور یوسف کے گھرانے نے بیت ایل کا حال دریافت کرنے کو جاسوس بھیجے اور اُس شہر کا نام پہلے لوز تھا۔ ۲۴ اور جاسوسوں نے ایک شخص کو اُس شہر سے نکلتے دیکھا اور اُس سے کہا کہ شہر میں داخل ہونے کی راہ ہمکو دکھا دے تو ہم تجھ سے مہربانی سے پیش آئینگے۔ ۲۵ سو اُس نے شہر میں داخل ہونے کی راہ اُنکو دکھا دی۔ اُنہوں نے شہر کو تہ تیغ کیا پر اُس شخص اور اُسکے سارے گھرانے کو چھوڑ دیا۔ ۲۶ اور وہ شخص حتیوں کے ملک میں گیا اور اُس نے وہاں ایک شہر بنایا اور اُسکا نام لوز رکھا چنانچہ آج تک اُسکا یہی نام ہے۔

۲۷ اور منسی نے بھی بیت شان اور اُسکے قصبوں اور تعناک اور اُسکے قصبوں اور دور اور اُسکے قصبوں کے باشندوں اور اِبلعام اور اُسکے قصبوں کے باشندوں اور مجدو اور اُسکے قصبوں کے باشندوں کو نہ نکالا بلکہ کنعانی اُس ملک میں بسے ہی رہے۔ ۲۸ پر جب اسرائیلیوں نے زور پکڑا تو وہ کنعانیوں سے بیگار کا کام لینے لگے پر اُنکو بالکل نکال نہ دیا۔

۲۹ اور افرائیم نے اُن کنعانیوں کو جو جزر میں رہتے تھے نہ نکالا سو کنعانی اُنکے درمیان جزر میں بسے رہے۔

۳۰ اور زبولون نے قطرون اور نہلال کے لوگوں کو نہ نکالا سو کنعانی اُن میں بُود و باش کرتے رہے اور اُنکے مطیع ہو گئے۔

۳۱ اور آشر نے عکو اور صیدا اور احلاب اور اکزیب اور حلبہ اور افیق اور رحوب کے باشندوں کو نہ نکالا۔ ۳۲ بلکہ آشری اُن کنعانیوں کے درمیان جو اُس ملک کے باشندے تھے بس گئے کیونکہ اُنہوں نے اُنکو نکالا نہ تھا۔

۳۳ اور نفتالی نے بیت شمس اور بیت عنات کے باشندوں کو نہ نکالا بلکہ وہ اُن کنعانیوں میں جو وہاں رہتے تھے بس گیا تو بھی بیت شمس اور بیت عنات کے باشندے اُنکے مطیع ہو گئے۔

۳۴ اور اموریوں نے بنی دان کو کوہستانی ملک میں بھگا دیا کیونکہ اُنہوں نے اُنکو وادی میں آنے نہ دیا۔ ۳۵ بلکہ اموری کوہ حرس پر اور ایالون اور سعلبیم میں بسے ہی رہے تو بھی بنی یوسف کا ہاتھ غالب ہوا ایسا کہ وہ مطیع ہو گئے۔ ۳۶ اور اموریوں کی سرحد عقربیم کی چڑھائی سے یعنی چٹان سے شروع کر کے اُوپر کو تھی۔

باب ۲

۱ اور خداوند کا فرشتہ جلجال سے بوکیم کو آیا اور کہنے لگا میں تم کو مصر سے نکال کر اِس ملک میں جسکی بابت میں نے تمہارے باپ دادا سے قسم کھائی تھی لے آیا اور میں نے کہا کہ میں ہرگز تم سے عہد شکنی نہیں کرونگا۔ ۲ اور تم اِس ملک کے باشندوں کے ساتھ عہد نہ باندھنا بلکہ تم اُنکے

بائبل کی اصل عبارت:

☆ اور خداوند یہوداہ کے ساتھ تھا۔ سو اُس نے کوہستانیوں کو نکال دیا پر وادی کے باشندوں کو نکال نہ سکا کیونکہ ان کے پاس لوہے کے رتھ تھے (کتاب قضاۃ باب ۱:۱۹)

اس عبارت سے واضح ہو رہا ہے کہ بائبل کا خدا اتنا کمزور اور لاچار ہے کہ وہ صرف کمزوروں پر غالب آ سکتا ہے (طاقتوروں پر نہیں) (معاذ اللہ)

خدا کی ناانصافی

سے بادشاہ کے انگوری حوضوں تک اپنے مقام پر آباد ہوگا۔ ۱۱ اور لوگ اس میں سکونت کرینگے اور پھر لعنت مطلق نہ ہوگی بلکہ یروشلیم امن و امان سے آباد رہیگا۔ ۱۲ اور خداوند یروشلیم سے جنگ کرنے والی سب قوموں پر یہ عذاب نازل کریگا کہ کھڑے کھڑے انکا گوشت سوکھ جائیگا اور انکی آنکھیں چشم خانوں میں گل جائینگی اور انکی زبان انکے منہ میں سڑ جائیگی۔ ۱۳ اور اس روز خداوند کی طرف سے انکے درمیان بڑی ہل چل ہوگی اور ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑیگے اور ایک دوسرے کے خلاف ہاتھ اٹھائیگا۔ ۱۴ اور یہوداہ بھی یروشلیم کے پاس لڑیگا اور اردگرد کی سب قوموں کا مال یعنی سونا چاندی اور لباس بڑی کثرت سے فراہم کیا جائیگا۔ ۱۵ اور گھوڑوں خچروں اونٹوں گدھوں اور سب حیوانوں پر بھی جو ان لشکرگاہوں میں ہونگے وہی عذاب نازل ہوگا۔

۱۶ اور یروشلیم سے لڑنے والی قوموں میں سے جو بچ رہینگے سال بسال بادشاہ رب الافواج کو سجدہ کرنے اور عید خیام منانے کو آئینگے۔ ۱۷ اور دنیا کے ان تمام قبائل پر جو بادشاہ رب الافواج کے حضور سجدہ کرنے کو یروشلیم میں نہ آئینگے مینہ نہ برسیگا۔ ۱۸ اور اگر قبائل مصر جن پر بارش نہیں ہوتی نہ آئیں تو ان پر وہی عذاب نازل ہوگا جسکو خداوند ان غیر قوموں پر نازل کریگا جو عید خیام منانے کو نہ آئینگی۔ ۱۹ اہل مصر اور ان سب قوموں کی جو عید خیام منانے کو نہ جائیں یہی سزا ہوگی۔ ۲۰ اس روز گھوڑوں کی گھنٹیوں پر مرقوم ہوگا خداوند کے لئے مقدس اور خداوند کے گھر کی دیگیں مذبح کے پیالوں کی مانند مقدس ہونگی۔ ۲۱ بلکہ یروشلیم اور یہوداہ میں کی سب دیگیں رب الافواج کے لئے مقدس ہونگی اور سب ذبیحہ گذراننے والے آئینگے اور انکو لیکر ان میں پکائینگے اور اس روز پھر کوئی کنعانی رب الافواج کے گھر میں نہ ہوگا۔

ملاکی

باب ۱

۱ خداوند کی طرف سے ملاکی کی معرفت اسرائیل کے لئے بار نبوت۔

۲ خداوند فرماتا ہے میں نے تم سے محبت رکھی تو بھی تم کہتے ہو تو نے کس بات میں ہم سے محبت ظاہر کی؟ خداوند فرماتا ہے کیا عیسو یعقوب کا بھائی نہ تھا؟ لیکن میں نے یعقوب سے محبت رکھی۔ ۳ اور عیسو سے عداوت رکھی اور اسکے پہاڑوں کو ویران کیا اور اسکی میراث بیابان کے گیدڑوں کو دی۔ ۴ اگر ادوم کہے ہم برباد تو ہوئے پر ویران جگہوں کو پھر آکر تعمیر کرینگے تو رب الافواج فرماتا ہے اگرچہ وہ تعمیر کریں پر میں ڈھاؤنگا اور لوگ انکا یہ نام رکھینگے شرارت کا ملک۔ وہ لوگ جن پر ہمیشہ خداوند کا قہر ہے۔ ۵ اور تمہاری آنکھیں دیکھینگی اور تم کہوگے کہ خداوند کی تمجید اسرائیل کی حدود سے آگے تک ہو۔

۶ رب الافواج تمکو فرماتا ہے اے میرے نام کی تحقیر کرنے والے کاہنو! بیٹا اپنے باپ کی اور نوکر اپنے آقا کی تعظیم کرتا ہے۔ پس اگر میں باپ ہوں تو میری عزت کہاں ہے؟ اور اگر آقا ہوں تو میرا خوف کہاں ہے؟ پر تم کہتے ہو ہم نے کس بات میں تیرے نام کی تحقیر کی؟ ۷ تم میرے مذبح پر ناپاک روٹی گذرانتے ہو اور کہتے ہو کہ ہم نے کس بات میں تیری توہین کی؟ اسی میں جو کہتے ہو خداوند کی میز حقیر ہے۔ ۸ جب تم اندھے کی قربانی کرتے ہو تو کچھ برائی نہیں! اور جب لنگڑے اور بیمار کو گذرانتے ہو تو کچھ نقصان نہیں! اب یہی اپنے حاکم کی نذر کر۔ کیا وہ تجھ سے خوش ہوگا اور تو اسکا منظور نظر ہوگا؟ ۹ رب الافواج فرماتا ہے اب ذرا خدا کو مناؤ تاکہ وہ ہم پر رحم فرمائے۔ تمہارے ہی ہاتھوں سے یہ گذرانا ہے۔ کیا تم اسکے منظور نظر ہوگے؟ رب الافواج فرماتا ہے۔ ۱۰ کاش تم میں کوئی ایسا ہوتا جو دروازے بند کرتا اور تم میرے مذبح پر عبث آگ نہ جلاتے۔ رب الافواج فرماتا ہے میں تم سے خوش نہیں

خدا کی یعقوب علیہ السلام سے کُشتی

ایک غول پر آ پڑے اور اُسے مارے تو دُوسرا غول بچ کر بھاگ جائیگا ۹ اور یعقوب نے کہا اَے میرے باپ ابرہام کے خُدا اور میرے باپ اِضحاق کے خُدا! اَے خُداوند جس نے مجھے یہ فرمایا کہ تُو اپنے مُلک کو اپنے رِشتہ داروں کے پاس لَوٹ جا اور میں تیرے ساتھ بھلائی کرُونگا ۱۰ میں تیری سب رحمتوں اور وفاداری کے مقابلہ میں جو تُو نے اپنے بندہ کے ساتھ برتی ہے بالکل ہیچ ہُوں کیونکہ میں صرف اپنی لاٹھی لیکر اِس یردن کے پار گیا تھا اور اب ایسا ہُوں کہ میرے دو غول ہیں ۱۱ میں تیری مِنت کرتا ہُوں کہ مجھے میرے بھائی عیسو کے ہاتھ سے بچالے کیونکہ میں اُس سے ڈرتا ہُوں کہ کہیں وہ آکر مجھے اور بچّوں کو ماں سمیت مار نہ ڈالے ۱۲ یہ تیرا ہی فرمان ہے کہ میں تیرے ساتھ ضرور بھلائی کرُونگا اور تیری نسل کو دریا کی ریت کی مانند بناؤنگا جو کثرت کے سبب سے گنی نہیں جا سکتی ۱۳ اور وہ اُس رات وہیں رہا اور جو اُسکے پاس تھا اُس میں سے اپنے بھائی عیسو کے لئے یہ نذرانہ لیا ۱۴ دو سَو بکریاں اور بیس بکرے۔ دو سَو بھیڑیں اور بیس مینڈھے ۱۵ اور تیس دُودھ دینے والی اُونٹنیاں بچّوں سمیت اور چالیس گائیں اور دس بیل بیس گدھیاں اور دس گدھے ۱۶ اور اُنکو جُدا جُدا غول کرکے نوکروں کو سَونپا اور اُن سے کہا کہ تُم میرے آگے آگے پار جاؤ اور غولوں کو ذرا دُور دُور رکھنا ۱۷ اور اُس نے سب سے اگلے غول کے رکھوالے کو حُکم دیا کہ جب میرا بھائی عیسو تجھے ملے اور تجھ سے پُوچھے کہ تُو کس کا نوکر ہے اور کہاں جاتا ہے اور یہ جانور جو تیرے آگے آگے ہیں کس کے ہیں؟ ۱۸ تو کہنا کہ یہ تیرے خادم یعقوب کے ہیں۔ یہ نذرانہ ہے جو میرے خُداوند عیسو کے لئے بھیجا گیا ہے اور وہ خود بھی ہمارے پیچھے پیچھے آرہا ہے ۱۹ اور اُس نے دُوسرے اور تیسرے کو اور غولوں کے سب رکھوالوں کو حُکم دیا کہ جب عیسو تمکو ملے تو تُم یہی بات کہنا ۲۰ اور یہ بھی کہنا کہ تیرا خادم یعقوب خود بھی ہمارے پیچھے پیچھے آرہا ہے۔ اُس نے یہ سوچا کہ میں اِس نذرانہ سے جو مجھ سے پہلے وہاں جائیگا اُسے راضی کر لُوں۔ تب اُسکا منہ دیکھونگا۔ شاید یُوں وہ مجھکو قبول کرے ۲۱ چُنانچہ وہ نذرانہ اُس کے آگے آگے پار گیا پر وہ خود اُس رات اپنے ڈیرے میں رہا

۲۲ اور وہ اُسی رات اُٹھا اور اپنی دونوں بیویوں دونوں لونڈیوں اور گیارہ بیٹوں کو لیکر اُنکو یبوق کے گھاٹ سے پار اُتارا ۲۳ اور اُنکو لیکر ندی پار کرایا اور اپنا سب کچھ پار بھیج دیا ۲۴ اور یعقوب اکیلا رہ گیا اور پَو پھٹنے کے وقت تک ایک شخص وہاں اُس سے کُشتی لڑتا رہا ۲۵ جب اُس نے دیکھا کہ وہ اُس پر غالب نہیں ہوتا تو اُسکی ران کو اندر کی طرف سے چھُوا اور یعقوب کی ران کی نس اُسکے ساتھ کُشتی کرنے میں چڑھ گئی ۲۶ اور اُس نے کہا مجھے جانے دے کیونکہ پَو پھٹ چلی۔ یعقوب نے کہا کہ جب تک تُو مجھے برکت نہ دے میں تجھے جانے نہیں دُونگا ۲۷ تب اُس نے اُس سے پُوچھا کہ تیرا کیا نام ہے؟ اُس نے جواب دیا یعقوب ۲۸ اُس نے کہا کہ تیرا نام آگے کو یعقوب نہیں بلکہ اِسرائیل ہوگا کیونکہ تُو نے خُدا اور آدمیوں کے ساتھ زور آزمائی کی اور غالب ہُوا ۲۹ تب یعقوب نے اُس سے کہا کہ میں تیری مِنت کرتا ہُوں تُو مجھے اپنا نام بتادے۔ اُس نے کہا کہ تُو میرا نام کیوں پُوچھتا ہے؟ اور اُس نے اُسے وہاں برکت دی ۳۰ اور یعقوب نے اُس جگہ کا نام فنی ایل رکھا اور کہا کہ میں نے خُدا کو رُوبرو دیکھا تو بھی میری جان بچی رہی ۳۱ اور جب وہ فنی ایل سے گذر رہا تھا تو آفتاب طلوع ہُوا اور وہ اپنی ران سے لنگڑاتا تھا ۳۲ اِسی سبب سے بنی اِسرائیل اُس نس کو جو ران میں اندر کی طرف ہے آج تک نہیں کھاتے کیونکہ اُس شخص نے یعقوب کی ران کی نس کو جو اندر کی طرف سے چڑھ گئی تھی چھُو دیا تھا

باب ۳۳

اور یعقوب نے اپنی آنکھیں اُٹھا کر نظر کی اور کیا دیکھتا ہے کہ عیسو چار سَو آدمی ساتھ لئے چلا آرہا ہے۔ تب اُس نے لیاہ اور راخل اور دونوں لونڈیوں کو بچّے بانٹ دئے ۲ اور لونڈیوں اور اُنکے بچّوں کو سب سے آگے اور لیاہ اور اُسکے بچّوں کو پیچھے اور راخل اور یُوسف کو سب سے پیچھے رکھا ۳ اور وہ خود اُنکے آگے آگے چلا اور اپنے بھائی کے پاس پہنچتے پہنچتے سات بار زمین تک جھکا ۴ اور عیسو اُس سے ملنے کو دَوڑا اور اُس سے بغلگیر ہُوا اور اُسے گلے لگایا اور چُوما اور وہ دونوں روئے ۵ پھر اُس نے آنکھیں اُٹھائیں اور عورتوں اور بچّوں کو دیکھا اور کہا کہ یہ تیرے ساتھ کون ہیں؟ اُس نے کہا یہ وہ بچّے ہیں جو خُدا نے تیرے خادم کو عنایت

بائبل میں حضرت آدم علیہ السلام پر بہتان اور ان کی گستاخی کا ارتکاب

باب ۲ ۱ سو آسمان اور زمین اور اُنکے کُل لشکر کا بنانا ختم ہُوا۔ ۲ اور خُدا نے اپنے کام کو جسے وہ کرتا تھا ساتویں دن ختم کیا اور اپنے سارے کام سے جسے وہ کر رہا تھا ساتویں دن فارغ ہُوا۔ ۳ اور خُدا نے ساتویں دن کو برکت دی اور اُسے مُقدس ٹھہرایا کیونکہ اُس میں خُدا ساری کائنات سے جسے اُس نے پیدا کیا اور بنایا فارغ ہُوا۔

۴ یہ ہے آسمان اور زمین کی پیدایش جب وہ خلق ہوئے جس ۵ دن خُداوند خُدا نے زمین اور آسمان کو بنایا۔ اور زمین پر اب تک کھیت کا کوئی پَودا نہ تھا اور نہ میدان کی کوئی سبزی اب تک اُگی تھی کیونکہ خُداوند خُدا نے زمین پر پانی نہیں برسایا تھا اور نہ ۶ زمین جوتنے کو کوئی اِنسان تھا۔ بلکہ زمین سے کُہر اُٹھتی تھی اور ۷ تمام رُوی زمین کو سیراب کرتی تھی۔ اور خُداوند خُدا نے زمین کی مٹی سے اِنسان کو بنایا اور اُسکے نتھنوں میں زندگی کا دم پھونکا تو اِنسان جیتی جان ہُوا۔

۸ اور خُداوند خُدا نے مشرق کی طرف عدن میں ایک باغ لگایا ۹ اور اِنسان کو جسے اُس نے بنایا تھا وہاں رکھا۔ اور خُداوند خُدا نے ہر درخت کو جو دیکھنے میں خوشنما اور کھانے کے لئے اچھا تھا زمین سے اُگایا اور باغ کے بیچ میں حیات کا درخت اور نیک ۱۰ و بد کی پہچان کا درخت بھی لگایا۔ اور عدن سے ایک دریا باغ کے سیراب کرنے کو نکلا اور وہاں سے چار ندیوں میں ۱۱ تقسیم ہُوا۔ پہلی کا نام فیسون ہے جو حویلہ کی ساری زمین ۱۲ کو جہاں سونا ہوتا ہے گھیرے ہوئے ہے۔ اور اِس زمین کا سونا چوکھا ہے اور وہاں موتی اور سنگِ سلیمانی بھی ہیں۔ ۱۳ اور دُوسری ندی کا نام جیحون ہے جو کُوش کی ساری زمین ۱۴ کو گھیرے ہوئے ہے۔ اور تیسری ندی کا نام دجلہ ہے جو اسور کے مشرق کو جاتی ہے اور چوتھی ندی کا نام فرات ۱۵ ہے۔ اور خُداوند خُدا نے آدم کو لیکر باغِ عدن میں رکھا کہ اُسکی ۱۶ باغبانی اور نگہبانی کرے۔ اور خُداوند خُدا نے آدم کو حکم دیا اور کہا کہ تُو باغ کے ہر درخت کا پھل بے روک ٹوک کھا سکتا ہے۔ ۱۷ لیکن نیک و بد کی پہچان کے درخت کا کبھی نہ کھانا کیونکہ جس روز تُو نے اُس میں سے کھایا تُو مرا۔

۱۸ اور خُداوند خُدا نے کہا کہ آدم کا اکیلا رہنا اچھا نہیں میں ۱۹ اُسکے لئے ایک مددگار اُسکی مانند بناؤنگا۔ اور خُداوند خُدا نے کُل دشتی جانور اور ہوا کے کُل پرندے مٹی سے بنائے اور اُنکو آدم کے پاس لایا کہ دیکھے کہ وہ اُنکے کیا نام رکھتا ہے اور ۲۰ آدم نے جس جانور کو جو کہا وہی اُسکا نام ٹھہرا۔ اور آدم نے کُل چوپایوں اور ہوا کے پرندوں اور کُل دشتی جانوروں کے ۲۱ نام رکھے پر آدم کے لئے کوئی مددگار اُسکی مانند نہ ملا۔ اور خُداوند خُدا نے آدم پر گہری نیند بھیجی اور وہ سو گیا اور اُس نے اُسکی پسلیوں میں سے ایک کو نکال لیا اور اُسکی جگہ گوشت بھر ۲۲ دیا۔ اور خُداوند خُدا اُس پسلی سے جو اُس نے آدم میں سے ۲۳ نکالی تھی ایک عورت بنا کر اُسے آدم کے پاس لایا۔ اور آدم نے کہا کہ یہ تو اب میری ہڈیوں میں سے ہڈی اور میرے گوشت میں سے گوشت ہے اِسلئے وہ ناری کہلائیگی کیونکہ وہ نر سے ۲۴ نکالی گئی۔ اِس واسطے مرد اپنے ماں باپ کو چھوڑیگا اور اپنی ۲۵ بیوی سے ملا رہیگا اور وہ ایک تن ہونگے۔ اور آدم اور اُسکی بیوی دونوں ننگے تھے اور شرماتے نہ تھے۔

باب ۳ ۱ (اور سانپ کُل دشتی جانوروں سے جنکو خُداوند خُدا نے بنایا تھا چالاک تھا اور اُس نے عورت سے کہا کیا واقعی خُدا نے ۲ کہا ہے کہ باغ کے کسی درخت کا پھل تم نہ کھانا؟۔ عورت نے سانپ سے کہا کہ باغ کے درختوں کا پھل تو ہم کھاتے ہیں۔ ۳ پر جو درخت باغ کے بیچ میں ہے اُسکے پھل کی بابت خُدا نے ۴ کہا ہے کہ تُم نہ تو اُسے کھانا اور نہ چُھونا ورنہ مر جاؤ گے۔ تب ۵ سانپ نے عورت سے کہا کہ تُم ہرگز نہ مرو گے۔ بلکہ خُدا جانتا ہے کہ جس دن تُم اُسے کھاؤ گے تمہاری آنکھیں کُھل جائینگی اور تُم خُدا کی مانند نیک و بد کے جاننے والے بن جاؤ گے۔ ۶ عورت نے جو دیکھا کہ وہ درخت کھانے کے لئے اچھا اور آنکھوں کو خوشنما معلوم ہوتا ہے اور عقل بخشنے کے لئے خوب ہے تو اُسکے پھل میں سے لیا اور کھایا اور اپنے شوہر کو بھی دیا اور ۷ اُس نے کھایا۔ تب دونوں کی آنکھیں کُھل گئیں اور اُنکو معلوم ہُوا کہ وہ ننگے ہیں اور اُنہوں نے انجیر کے پتّوں کو سی کر ۸ اپنے لئے لنگیاں بنائیں۔ اور اُنہوں نے خُداوند خُدا کی آواز جو ٹھنڈے وقت باغ میں پھرتا تھا سُنی اور آدم اور اُسکی بیوی نے آپ کو خُداوند خُدا کے حضور سے باغ کے ۹ درختوں میں چھپایا۔ تب خُداوند خُدا نے آدم کو پکارا اور ۱۰ اُس سے کہا کہ تُو کہاں ہے؟۔ اُس نے کہا میں نے باغ

حالانکہ یہ بات کتاب مقدس کی رو سے بھی غلط معلوم ہوتی ہے (پیدائش باب ۳:۲۱ ملاحظہ فرمائیں)

میں تیری آواز سُنی اور میں ڈرا کیونکہ میں ننگا تھا اور میں نے اپنے آپ کو چھپایا۔ ۱۱ اُس نے کہا تجھے کس نے بتایا کہ تو ننگا ہے؟ کیا تو نے اُس درخت کا پھل کھایا جسکی بابت میں نے تجھکو حکم دیا تھا کہ اُسے نہ کھانا؟ ۱۲ آدم نے کہا کہ جس عورت کو تو نے میرے ساتھ کیا ہے اُس نے مجھے اُس درخت کا پھل دیا اور میں نے کھایا۔ ۱۳ تب خداوند خدا نے عورت سے کہا کہ تو نے یہ کیا کیا؟ عورت نے کہا کہ سانپ نے مجھکو بہکایا تو میں نے کھایا۔ ۱۴ اور خداوند خدا نے سانپ سے کہا اسلئے کہ تو نے یہ کیا تو سب چوپایوں اور دشتی جانوروں میں ملعون ٹھہرا۔ تو اپنے پیٹ کے بل چلیگا اور اپنی عمر بھر خاک چاٹیگا۔ ۱۵ اور میں تیرے اور عورت کے درمیان اور تیری نسل اور عورت کی نسل کے درمیان عداوت ڈالونگا۔ وہ تیرے سر کو کچلیگا ۱۶ اور تو اُسکی ایڑی پر کاٹیگا۔ پھر اُس نے عورت سے کہا کہ میں تیرے دردِ حمل کو بہت بڑھاؤنگا۔ تو درد کے ساتھ بچے جنیگی اور تیری رغبت اپنے شوہر کی طرف ہوگی اور ۱۷ وہ تجھ پر حکومت کریگا۔ اور آدم سے اُس نے کہا چونکہ تو نے اپنی بیوی کی بات مانی اور اُس درخت کا پھل کھایا جسکی بابت میں نے تجھے حکم دیا تھا کہ اُسے نہ کھانا اسلئے زمین تیرے سبب سے لعنتی ہوئی۔ مشقت کے ساتھ تو ۱۸ اپنی عمر بھر اُسکی پیداوار کھائیگا۔ اور وہ تیرے لئے کانٹے ۱۹ اور اونٹکٹارے اُگائیگی اور تو کھیت کی سبزی کھائیگا۔ تو اپنے مُنہ کے پسینے کی روٹی کھائیگا جب تک کہ زمین میں تو پھر لوٹ نہ جائے اسلئے کہ تو اُس سے نکالا گیا ہے کیونکہ تو ۲۰ خاک ہے اور خاک میں پھر لوٹ جائیگا۔ اور آدم نے اپنی بیوی کا نام حوّا رکھا اسلئے کہ وہ سب زندوں کی ماں ہے۔ ۲۱ اور خداوند خدا نے آدم اور اُسکی بیوی کے واسطے چمڑے کے کرتے بنا کر اُنکو پہنائے۔

۲۲ اور خداوند خدا نے کہا دیکھو انسان نیک و بد کی پہچان میں ہم میں سے ایک کی مانند ہو گیا۔ اب کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ اپنا ہاتھ بڑھائے اور حیات کے درخت سے بھی کچھ ۲۳ لیکر کھائے اور ہمیشہ جیتا رہے۔ اسلئے خداوند خدا نے اُسکو باغِ عدن سے باہر کر دیا تاکہ وہ اُس زمین کی جس میں سے ۲۴ وہ لیا گیا تھا کھیتی کرے۔ چنانچہ اُس نے آدم کو نکال دیا اور باغِ عدن کے مشرق کی طرف کروبیوں کو اور چوگرد گھومنے والی شعلہ زن تلوار کو رکھا کہ وہ زندگی کے درخت کی راہ کی حفاظت کریں۔

باب ۴

۱ اور آدم اپنی بیوی حوّا کے پاس گیا اور وہ حاملہ ہوئی اور اُسکے قائن پیدا ہوا۔ تب اُس نے کہا مجھے خداوند سے ایک ۲ مرد ملا۔ پھر قائن کا بھائی ہابل پیدا ہوا اور ہابل بھیڑ بکریوں ۳ کا چرواہا اور قائن کسان تھا۔ چند روز کے بعد یوں ہوا کہ قائن اپنے کھیت کے پھل کا ہدیہ خداوند کے واسطے لایا۔ ۴ اور ہابل بھی اپنی بھیڑ بکریوں کے کچھ پہلوٹھے بچوں کا اور کچھ اُنکی چربی کا ہدیہ لایا اور خداوند نے ہابل کو اور اُسکے ہدیہ کو منظور کیا۔ ۵ پر قائن کو اور اُسکے ہدیہ کو منظور نہ کیا اسلئے قائن نہایت ۶ غضبناک ہوا اور اُسکا مُنہ بگڑا۔ اور خداوند نے قائن سے کہا تو کیوں غضبناک ہوا؟ اور تیرا مُنہ کیوں بگڑا ہوا ہے؟ ۷ اگر تو بھلا کرے تو کیا تو مقبول نہ ہوگا؟ اور اگر تو بھلا نہ کرے تو گناہ دروازہ پر دبکا بیٹھا ہے اور تیرا مشتاق ہے پر تو اُس ۸ پر غالب آ۔ اور قائن نے اپنے بھائی ہابل کو کچھ کہا اور جب وہ دونوں کھیت میں تھے تو یوں ہوا کہ قائن نے اپنے بھائی ۹ ہابل پر حملہ کیا اور اُسے قتل کر ڈالا۔ تب خداوند نے قائن سے کہا کہ تیرا بھائی ہابل کہاں ہے؟ اُس نے کہا مجھے ۱۰ معلوم نہیں۔ کیا میں اپنے بھائی کا محافظ ہوں؟ پھر اُس نے کہا کہ تو نے یہ کیا کیا؟ تیرے بھائی کا خون زمین ۱۱ سے مجھکو پکارتا ہے۔ اور اب تو زمین کی طرف سے لعنتی ہوا جس نے اپنا مُنہ پسارا کہ تیرے ہاتھ سے تیرے بھائی کا خون ۱۲ لے۔ جب تو زمین کو جوتے گا تو وہ اب تجھے اپنی پیداوار نہ دیگی ۱۳ اور زمین پر تو خانہ خراب اور آوارہ ہوگا۔ تب قائن نے خداوند ۱۴ سے کہا کہ میری سزا برداشت سے باہر ہے۔ دیکھ آج تو نے مجھے رُوی زمین سے نکال دیا ہے اور میں تیرے حضور سے چھپ جاؤنگا اور زمین پر خانہ خراب اور آوارہ رہونگا اور ۱۵ ایسا ہوگا کہ جو کوئی مجھے پائیگا قتل کر ڈالیگا۔ تب خداوند نے اُسے کہا نہیں بلکہ جو قائن کو قتل کرے اُس سے سات گنا بدلہ لیا جائیگا اور خداوند نے قائن کے لئے ایک نشان ٹھہرایا کہ کوئی اُسے پا کر مار نہ ڈالے۔ ۱۶ سو قائن خداوند کے حضور سے نکل گیا اور عدن کے مشرق

بائبل میں حضرت آدم علیہ السلام پر بہتان اور ان کی گستاخی کا ارتکاب

بائبل کی اصل عبارت: اور آدم سے اس نے کہا چونکہ تو نے اپنی بیوی کی بات مانی اور اس درخت کا پھل کھایا جس کی بابت میں نے تجھے حکم دیا تھا کہ اسے نہ کھانا اس لئے زمین تیرے سبب سے لعنتی ہوئی (پیدائش باب ۳: ۱۷)

۳-۱۱ پیدائش ۴-۱۹

میں تیری آواز سنی اور میں ڈرا کیونکہ میں ننگا تھا اور میں نے
۱۱ اپنے آپ کو چھپایا۔ اُس نے کہا تجھے کس نے بتایا کہ تُو ننگا
ہے؟ کیا تُو نے اُس درخت کا پھل کھایا جسکی بابت میں نے
۱۲ تجھکو حکم دیا تھا کہ اُسے نہ کھانا؟ آدم نے کہا کہ جس عورت
کو تُو نے میرے ساتھ کیا ہے اُس نے مجھے اُس درخت کا
۱۳ پھل دیا اور میں نے کھایا۔ تب خداوند خدا نے عورت سے
کہا کہ تُو نے یہ کیا کیا؟ عورت نے کہا کہ سانپ نے مجھکو بہکایا
۱۴ تو میں نے کھایا۔ اور خداوند خدا نے سانپ سے کہا اسلئے کہ
تُو نے یہ کیا تُو سب چوپایوں اور دشتی جانوروں میں ملعون
ٹھہرا۔ تُو اپنے پیٹ کے بل چلیگا اور اپنی عُمر بھر خاک چاٹیگا۔
۱۵ اور میں تیرے اور عورت کے درمیان اور تیری نسل اور عورت
کی نسل کے درمیان عداوت ڈالونگا۔ وہ تیرے سر کو کچلیگا
۱۶ اور تُو اُسکی ایڑی پر کاٹیگا۔ پھر اُس نے عورت سے کہا کہ
میں تیرے دردِ حمل کو بہت بڑھاؤنگا۔ تُو درد کے ساتھ
بچے جنیگی اور تیری رغبت اپنے شوہر کی طرف ہوگی اور
۱۷ وہ تجھ پر حکومت کریگا۔ اور آدم سے اُس نے کہا چونکہ
تُو نے اپنی بیوی کی بات مانی اور اُس درخت کا پھل
کھایا جسکی بابت میں نے تجھے حکم دیا تھا کہ اُسے نہ کھانا
اسلئے زمین تیرے سبب سے لعنتی ہوئی۔ مشقت کے ساتھ تُو
۱۸ اپنی عُمر بھر اُسکی پیداوار کھائیگا۔ اور وہ تیرے لئے کانٹے
۱۹ اور اُونٹکٹارے اُگائیگی اور تُو کھیت کی سبزی کھائیگا۔ تُو
اپنے مُنہ کے پسینے کی روٹی کھائیگا جب تک کہ زمین میں تُو
پھر لوٹ نہ جائے اسلئے کہ تُو اُس سے نکالا گیا ہے کیونکہ تُو
۲۰ خاک ہے اور خاک میں پھر لوٹ جائیگا۔ اور آدم نے اپنی
بیوی کا نام حوّا رکھا اسلئے کہ وہ سب زندوں کی ماں ہے۔
۲۱ اور خداوند خدا نے آدم اور اُسکی بیوی کے واسطے چمڑے کے
کُرتے بنا کر اُنکو پہنائے۔

۲۲ اور خداوند خدا نے کہا دیکھو انسان نیک و بد کی پہچان
میں ہم میں سے ایک کی مانند ہو گیا۔ اب کہیں ایسا نہ ہو
کہ وہ اپنا ہاتھ بڑھائے اور حیات کے درخت سے بھی کچھ
۲۳ لیکر کھائے اور ہمیشہ جیتا رہے۔ اسلئے خداوند خدا نے اُسکو
باغِ عدن سے باہر کر دیا تاکہ وہ اُس زمین کی جس میں سے
۲۴ وہ لیا گیا تھا کھیتی کرے۔ چنانچہ اُس نے آدم کو نکال دیا
اور باغِ عدن کے مشرق کی طرف کروبیوں کو اور چوگرد گھومنے
والی شعلہ زن تلوار کو رکھا کہ وہ زندگی کے درخت کی راہ کی
حفاظت کریں۔

باب ۱ اور آدم اپنی بیوی حوّا کے پاس گیا اور وہ حاملہ ہوئی اور
اُسکے قائن پیدا ہوا۔ تب اُس نے کہا مجھے خداوند سے ایک
۲ مرد ملا۔ پھر قائن کا بھائی ہابل پیدا ہوا اور ہابل بھیڑ بکریوں
۳ کا چرواہا اور قائن کسان تھا۔ چند روز کے بعد یوں ہوا کہ قائن
۴ اپنے کھیت کے پھل کا ہدیہ خداوند کے واسطے لایا۔ اور ہابل
بھی اپنی بھیڑ بکریوں کے کچھ پہلوٹھے بچوں کا اور کچھ اُنکی چربی
کا ہدیہ لایا اور خداوند نے ہابل کو اور اُسکے ہدیہ کو منظور کیا۔
۵ پر قائن کو اور اُسکے ہدیہ کو منظور نہ کیا اسلئے قائن نہایت
۶ غضبناک ہوا اور اُسکا مُنہ بگڑا۔ اور خداوند نے قائن سے
کہا تو کیوں غضبناک ہوا؟ اور تیرا مُنہ کیوں بگڑا ہوا ہے؟
۷ اگر تُو بھلا کرے تو کیا تُو مقبول نہ ہوگا؟ اور اگر تُو بھلا نہ کرے
تو گناہ دروازہ پر دبکا بیٹھا ہے اور تیرا مشتاق ہے پر تُو اُس
۸ پر غالب آ۔ اور قائن نے اپنے بھائی ہابل کو کچھ کہا اور جب
وہ دونوں کھیت میں تھے تو یوں ہوا کہ قائن نے اپنے بھائی
۹ ہابل پر حملہ کیا اور اُسے قتل کر ڈالا۔ تب خداوند نے قائن
سے کہا کہ تیرا بھائی ہابل کہاں ہے؟ اُس نے کہا مجھے
۱۰ معلوم نہیں۔ کیا میں اپنے بھائی کا محافظ ہوں؟ پھر
اُس نے کہا کہ تُو نے یہ کیا کیا؟ تیرے بھائی کا خون زمین
۱۱ سے مجھکو پکارتا ہے۔ اور اب تُو زمین کی طرف سے لعنتی ہوا
جس نے اپنا مُنہ پسارا کہ تیرے ہاتھ سے تیرے بھائی کا خون
۱۲ لے۔ جب تُو زمین کو جوتے گا تو وہ اب تجھے اپنی پیداوار نہ دیگی
۱۳ اور زمین پر تُو خانہ خراب اور آوارہ ہوگا۔ تب قائن نے خداوند
۱۴ سے کہا کہ میری سزا برداشت سے باہر ہے۔ دیکھ آج تُو نے
مجھے رُوی زمین سے نکال دیا ہے اور میں تیرے حضور سے
نہ پوش ہو جاؤنگا اور زمین پر خانہ خراب اور آوارہ رہونگا اور
۱۵ ایسا ہوگا کہ جو کوئی مجھے پائیگا قتل کر ڈالیگا۔ تب خداوند نے
اُسے کہا نہیں بلکہ جو قائن کو قتل کرے اُس سے سات گنا بدلہ
لیا جائیگا اور خداوند نے قائن کے لئے ایک نشان ٹھہرایا کہ
کوئی اُسے پا کر مار نہ ڈالے۔
۱۶ سو قائن خداوند کے حضور سے نکل گیا اور عدن کے مشرق

آدم علیہ السلام پر بہتان اور ان کی گستاخی کا ارتکاب

(۱) اور آدم اور ان کی بیوی ننگے تھے اور شرماتے نہ تھے (پیدائش باب ۲۔۲۵)

(۲) اور آدم سے اس (خداوند) نے کہا چونکہ تو نے اپنی بیوی کی بات مانی اور اس درخت کا پھل کھایا جس کی بابت میں نے تجھے حکم دیا تھا کہ اسے نہ کھانا اس لئے زمین تیرے سبب سے لعنتی ہوئی (پیدائش باب ۳۔۱۷)

سب سے پہلے یہ امر قابل غور ہے کہ واقعی حضرت آدم اور حضرت حوا علیہما السلام اپنے آپ کو ننگے دیکھتے سمجھتے تھے اور ان کی اس حالت میں پھرتے شرم محسوس نہیں ہوتی تھی۔ حالانکہ خود کتاب مقدس کی رو سے یہ بات غلط معلوم ہوتی ہے کیونکہ یہ الزام اور بہتان باب ۲ میں ہے اور باب ۳ میں درخت کا پھل کھانے کے اثرات بیان کرتے ہوئے آیات نمبر ۷ میں یوں کہا گیا ہے "تب دونوں کی آنکھیں کھل گئیں اور ان کو معلوم ہوا کہ وہ ننگے ہیں اور انہوں نے انجیر کے پتوں کو سی کر اپنے لئے لنگیاں بنائیں" اور آیت نمبر ۲۱ میں اس طرح کہا "اور خداوند خدا نے آدم اور اس کی بیوی کے واسطے چمڑے کے کرتے بنا کر ان کو پہنائے"

ان عبارات سے صاف ظاہر ہے کہ ان دونوں کو اپنی برہنگی کا احساس تھا اور نہ شرم گاہوں کا اور جونہی اس کا احساس و شعور ہوا تو فوراً اپنے لئے لباس بنایا خواہ انجیر کے پتوں سے تیار ہو سکا۔

اسلامی نقطہ نظر

لیکن کتاب مقدس کے اس بیان کے برعکس اسلامی نقطہ نظر یہ ہے کہ وہ دونوں مقدس ہستیاں جنتی لباس میں ملبوس تھیں اور جب درخت کا پھل کھایا تو وہ لباس اتار لیا گیا تب برہنگی کی وجہ سے ان کو شرم محسوس ہوئی اور انہوں نے درخت کے پتے سی کر اپنے لئے لباس بنایا۔ سورۂ اعراف میں تین مقامات پر اس حقیقت کو بیان کیا گیا ہے۔

قال تعالیٰ ینزع عنھما لباسھما لیریھما سواتھما

شیطان وسوسے کے ذریعے دانہ کھلا کر ان کے لباس اتروا تا تھا تا کہ ان کو ان کی شرم گاہیں دکھلائے۔

قال تعالیٰ فدلاھما بغرور فلما ذاقا الشجرۃ بدت لھما سواتھما

شیطان نے ان کو از راہ فریب دہی اس درخت کی رہنمائی کی تو جب انہوں نے اس درخت سے پھل چکھا تو ان کی شرم گاہیں ظاہر ہوئیں۔

قال تعالیٰ فاکلا منھا فبدت لھما سواتھما

الغرض ان آیات سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ پہلے وہ لباس میں ملبوس تھے مگر درخت کا پھل کھانے کے بعد وہ لباس اتار لیا گیا اور جونہی انہوں نے اپنی برہنگی محسوس کی تو شرم و حیا کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے پتوں کا لباس بنا کر اپنے

مخصوص بدنی حصوں اور واجب الستر اعضاء کے ستر کی فوری تدبیر کی۔

کما قال تعالیٰ طفقا یخصفٰن علیھما من ورق الجنۃ

لہٰذا یہ الزام کہ وہ ننگے تھے اور شرماتے نہ تھے، سراسر حقیقت کے خلاف ہے اور پیغمبر کی جبلی فطرت اور سرشت کے بھی خلاف ہے۔ جس کو خدا نے لوگوں کے لئے شرم وحیا کا درس دینے کے لئے مبعوث فرمانا ہو، وہ کیونکر اس عظیم وصف سے عاری ومحروم ہوسکتا ہے بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ یہ کھلی گستاخی ہے اور لوگوں کی نظروں میں ان کو بے وقار کرنے کی ناپاک کوشش تو بالکل بجا ہوگا۔

امر ثانی

اس پر غور کرو تو ہر ادنی سمجھ والا شخص یہ محسوس کرے گا کہ جس کے سبب سے زمین لعنتی ہو جائے وہ خود العیاذ باللہ لعنتی نہیں ہوگا؟ لازمی بات ہے کہ زمین کا اپنا تو کوئی قصور نہیں تھا۔ صرف آدم علیہ السلام کے قدم پڑنے سے اس کا یہ حشر ہوا تو جس کے قدم لگنے سے زمین لعنتی ٹھہری، اس کی اپنی ذات میں کس قدر عیوب ونقائص موجود ہوں گے اور وہ کس قدر لعنت اور بارگاہ خداوند سے دوری کا مستحق ومستوجب ہوگا۔ حالانکہ ان کو پیدا تو زمین کی آبادی کے لئے کیا گیا تھا اور اس میں اللہ تعالیٰ کی نیابت کے طور پر نفاذ احکام کے لئے جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

واذ قال ربک للملائکۃ انی جاعل فی الارض خلیفۃ

اور جو زمین میں اللہ تعالیٰ کا خلیفہ ہو، وہ زمین کے لئے موجب لعنت کیسے ہوسکتا ہے؟

اسلامی نقطہ نظر

اسلام اور قرآن نے ان کے متعلق جو طریقہ اختیار فرمایا، وہ انتہائی متوازن اور ان کے شایان شان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فنسی ولم نجدلہ عزما

وہ بھول گئے اور ہم نے ان کے اندر اس حکم کی خلاف ورزی کا عزم اور پختہ ارادہ نہیں پایا تھا اور جو اجتہادی خطاء سرزد ہوئی اس کے اثرات وثمرات بطور سببیت ومسببیت جو بھی مرتب ہوئے، جس طرح دوا پینے پر عادۃً مرتب ہوتے ہیں لیکن اس کا تدارک بھی کر دیا گیا۔

قال تعالیٰ فتلقیٰ ادم من ربہ کلمات فتاب علیہ انہ ھوا التواب الرحیم

آدم علیہ السلام نے اپنے رب تعالیٰ سے چند کلمات سیکھے اور ان کے ساتھ بارگاہ خداوند تعالیٰ میں توبہ کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول کر لی۔ بے شک وہ توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

بائبل میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی شان میں گستاخی

۱۷ اور سلح کی پیدایش کے بعد عبر چار سو تیس برس اور جیتا رہا اور اُس سے بیٹے اور بیٹیاں پیدا ہُوئیں ۞

۱۸ ۱۹ فلج تیس برس کا تھا جب اُس سے رعو پیدا ہُوا ۞ اور رعو کی پیدایش کے بعد فلج دو سو نَو برس اَور جیتا رہا اور اُس سے بیٹے اور بیٹیاں پیدا ہُوئیں ۞

۲۰ اور رعو بتّیس برس کا تھا جب اُس سے سروج پیدا

۲۱ ہُوا ۞ اور سروج کی پیدایش کے بعد رعو دو سو سات برس اَور جیتا رہا اور اُس سے بیٹے اور بیٹیاں پیدا ہُوئیں ۞

۲۲ اور سروج تیس برس کا تھا جب اُس سے نحور پیدا

۲۳ ہُوا ۞ اور نحور کی پیدایش کے بعد سروج دو سو برس اَور جیتا رہا اور اُس سے بیٹے اور بیٹیاں پیدا ہوئیں ۞

۲۴ نحور اُنتیس برس کا تھا جب اُس سے تارح پیدا ہُوا ۞

۲۵ اور تارح کی پیدایش کے بعد نحور ایک سو اُنیس برس اَور جیتا رہا اور اُس سے بیٹے اور بیٹیاں پیدا ہُوئیں ۞

۲۶ اور تارح ستّر برس کا تھا جب اُس سے ابرام اور نحور اور حاران پیدا ہوئے ۞

۲۷ اور یہ تارح کا نسب نامہ ہے۔ تارح سے ابرام اور نحور

۲۸ اور حاران پیدا ہوئے اور حاران سے لُوط پیدا ہُوا ۞ اور حاران اپنے باپ تارح کے آگے اپنی زاد بوم یعنی کسدیوں کے اُور

۲۹ میں مرا ۞ اور ابرام اور نحور نے اپنا اپنا بیاہ کر لیا۔ ابرام کی بیوی کا نام ساری اور نحور کی بیوی کا نام مِلکہ تھا جو حاران

۳۰ کی بیٹی تھی۔ وہی مِلکہ کا باپ اور اِسکہ کا باپ تھا ۞ اور

۳۱ ساری بانجھ تھی۔ اُسکے کوئی بال بچہ نہ تھا ۞ اور تارح نے اپنے بیٹے ابرام کو اور اپنے پوتے لُوط کو جو حاران کا بیٹا تھا اور اپنی بہو ساری کو جو اُسکے بیٹے ابرام کی بیوی تھی ساتھ لیا اور وہ سب کسدیوں کے اُور سے روانہ ہوئے کہ کنعان کے مُلک میں جائیں اور وہ حاران تک آئے اور وہیں رہنے

۳۲ لگے ۞ اور تارح کی عمر دو سو پانچ برس کی ہوئی اور اُس نے حاران میں وفات پائی ۞

باب ۱۲ ۱ اور خداوند نے ابرام سے کہا کہ تُو اپنے وطن اور اپنے ناتے داروں کے بیچ سے اور اپنے باپ کے گھر سے نکل کر

۲ اُس مُلک میں جا جو مَیں تجھے دِکھاؤنگا ۞ اور مَیں تجھے ایک بڑی قوم بناؤنگا اور برکت دُونگا اور تیرا نام سرفراز کرونگا

۳ سو تُو باعثِ برکت ہو ۞ جو تجھے مبارک کہیں اُنکو مَیں برکت دُونگا اور جو تجھ پر لعنت کرے اُس پر مَیں لعنت کرونگا اور زمین

۴ کے سب قبیلے تیرے وسیلہ سے برکت پائینگے ۞ سو ابرام خداوند کے کہنے کے مُطابق چل پڑا اور لُوط اُسکے ساتھ گیا اور ابرام

۵ پچھتر برس کا تھا جب وہ حاران سے روانہ ہُوا ۞ اور ابرام نے اپنی بیوی ساری اور اپنے بھتیجے لُوط کو اور سب مال کو جو اُنہوں نے جمع کیا تھا اور اُن آدمیوں کو جو اُنکو حاران میں مِل گئے تھے ساتھ لیا اور وہ مُلکِ کنعان کو روانہ ہوئے

۶ اور مُلکِ کنعان میں آئے ۞ اور ابرام اُس مُلک میں سے گذرتا ہُوا مقامِ سِکم میں مورہ کے بلوط تک پہنچا۔ اُس

۷ وقت مُلک میں کنعانی رہتے تھے ۞ تب خداوند نے ابرام کو دِکھائی دیکر کہا کہ یہی مُلک مَیں تیری نسل کو دُونگا اور اُس نے وہاں خداوند کے لئے جو اُسے دِکھائی دیا تھا ایک

۸ قربان گاہ بنائی ۞ اور وہاں سے کُوچ کر کے اُس پہاڑ کی طرف گیا جو بیت ایل کے مشرق میں ہے اور اپنا ڈیرا ایسے لگایا کہ بیت ایل مغرب میں اور عی مشرق میں پڑا اور وہاں اُس نے خداوند کے لئے ایک قربان گاہ بنائی اور خداوند سے

۹ دُعا کی ۞ اور ابرام سفر کرتا کرتا جنوب کی طرف بڑھ گیا ۞

۱۰ (اور اُس مُلک میں کال پڑا اور ابرام مصر کو گیا کہ وہاں ٹِکا

۱۱ رہے کیونکہ مُلک میں سخت کال تھا ۞ اور ایسا ہُوا کہ جب وہ مصر میں داخل ہونے کو تھا تو اُس نے اپنی بیوی ساری سے کہا کہ دیکھ مَیں جانتا ہوں کہ تُو دیکھنے میں خوبصورت عورت ہے ۞

۱۲ اور یُوں ہوگا کہ مصری تجھے دیکھ کر کہینگے کہ یہ اُسکی بیوی ہے۔

۱۳ سو وہ مجھے تو مار ڈالینگے مگر تجھے زندہ رکھ لینگے ۞ سو تُو یہ کہہ دینا کہ مَیں اُسکی بہن ہوں تاکہ تیرے سبب سے میری خیر ہو اور میری جان تیری بدولت بچی رہے ۞

۱۴ اور یُوں ہُوا کہ جب ابرام مصر میں آیا تو مصریوں نے اُس عورت کو دیکھا کہ وہ

۱۵ نہایت خوبصورت ہے ۞ اور فرعون کے اُمرا نے اُسے دیکھ کر فرعون کے حضور میں اُسکی تعریف کی اور وہ عورت فرعون کے

۱۶ گھر میں پہنچائی گئی ۞ اور اُس نے اُسکی خاطر ابرام پر احسان کیا اور بھیڑ بکریاں اور گائے بیل اور گدھے اور غلام اور

۱۷ لونڈیاں اور گدھیاں اور اونٹ اُسکے پاس ہو گئے ۞ پر خداوند نے فرعون اور اُسکے خاندان پر ابرام کی بیوی ساری کے

۱۸ سبب سے بڑی بڑی بلائیں نازل کیں۔ تب فرعون نے ابرام کو بُلا کر اُس سے کہا کہ تُو نے مجھ سے یہ کیا کیا؟ تُو نے ۱۹ مجھے کیوں نہ بتایا کہ یہ تیری بیوی ہے؟ تُو نے یہ کیوں کہا کہ وہ میری بہن ہے؟ اِسی لئے میں نے اُسے لیا کہ وہ میری بیوی بنے۔ سو دیکھ تیری بیوی حاضر ہے۔ اُسکو لے ۲۰ اور چلا جا۔ اور فرعون نے اُسکے حق میں اپنے آدمیوں کو ہدایت کی اور اُنہوں نے اُسے اور اُسکی بیوی کو اُسکے سب مال کے ساتھ روانہ کر دیا۔

باب ۱۳

۱ اور ابرام مصر سے اپنی بیوی اور اپنے سب مال اور ۲ لوط کو ساتھ لیکر کنعان کے جنوب کی طرف چلا۔ اور ابرام ۳ کے پاس چوپائے اور سونا چاندی بکثرت تھا۔ اور وہ کنعان کے جنوب سے سفر کرتا ہُوا بیت ایل میں اُس جگہ پہنچا جہاں ۴ پہلے بیت ایل اور عی کے درمیان اُسکا ڈیرا تھا۔ یعنی وہ مقام جہاں اُس نے شروع میں قربان گاہ بنائی تھی اور ۵ وہاں ابرام نے خداوند سے دُعا کی۔ اور لوط کے پاس بھی جو ابرام کا ہمسفر تھا بھیڑ بکریاں گائے بیل اور ڈیرے ۶ تھے۔ اور اُس ملک میں اِتنی گنجایش نہ تھی کہ وہ اِکٹھے رہیں کیونکہ اُنکے پاس اِتنا مال تھا کہ وہ اِکٹھے نہیں رہ سکتے ۷ تھے۔ اور ابرام کے چرواہوں اور لوط کے چرواہوں میں جھگڑا ۸ ہُوا اور کنعانی اور فرزی اُس وقت ملک میں رہتے تھے۔ تب ابرام نے لوط سے کہا کہ میرے اور تیرے درمیان اور میرے چرواہوں اور تیرے چرواہوں کے درمیان جھگڑا نہ ہُوا ۹ کرے کیونکہ ہم بھائی ہیں۔ کیا یہ سارا ملک تیرے سامنے نہیں؟ سو تُو مجھ سے الگ ہو جا۔ اگر تُو بائیں جائے تو میں دہنے جاؤنگا ۱۰ اور اگر تُو دہنے جائے تو میں بائیں جاؤنگا۔ تب لوط نے آنکھ اُٹھا کر یردن کی ساری ترائی پر جو ضُغر کی طرف ہے نظر دوڑائی کیونکہ وہ اِس سے پیشتر کہ خداوند نے سدوم اور عمورہ کو تباہ کیا خداوند کے باغ اور مصر کے ملک کی مانند خوب سیراب تھی۔ ۱۱ سو لوط نے یردن کی ساری ترائی کو اپنے لئے چُن لیا اور وہ مشرق ۱۲ کی طرف چلا اور وہ ایک دوسرے سے جُدا ہو گئے۔ ابرام تو ملک کنعان میں رہا اور لوط نے ترائی کے شہروں میں ۱۳ سکونت اختیار کی اور سدوم کی طرف اپنا ڈیرا لگایا۔ اور سدوم کے لوگ خداوند کی نظر میں نہایت بدکار اور گنہگار

تھے۔ ۱۴ اور لوط کے جُدا ہو جانے کے بعد خداوند نے ابرام سے کہا کہ اپنی آنکھ اُٹھا اور جس جگہ تُو ہے وہاں سے شمال اور ۱۵ جنوب اور مشرق اور مغرب کی طرف نظر دوڑا۔ کیونکہ یہ تمام ملک جو تُو دیکھ رہا ہے میں تجھ کو اور تیری نسل کو ہمیشہ کے لئے ۱۶ دُونگا۔ اور میں تیری نسل کو خاک کے ذرّوں کی مانند بناؤنگا ایسا کہ اگر کوئی شخص خاک کے ذرّوں کو گن سکے تو تیری نسل ۱۷ بھی گن لی جائیگی۔ اُٹھ اور اِس ملک کے طول و عرض میں سَیر کر کیونکہ میں اِسے تجھ کو دُونگا۔ ۱۸ اور ابرام نے اپنا ڈیرا اُٹھایا اور ممرے کے بلوطوں میں جو حبرون میں ہیں جا کر رہنے لگا اور وہاں خداوند کے لئے ایک قربان گاہ بنائی۔

باب ۱۴

۱ اور سنعار کے بادشاہ امرافل اور الاسر کے بادشاہ اریوک اور عیلام کے بادشاہ کدرلاعمر اور جوئیم کے بادشاہ تدعال ۲ کے ایام میں یُوں ہُوا کہ اُنہوں نے سدوم کے بادشاہ برع اور عمورہ کے بادشاہ برشع اور ادمہ کے بادشاہ سنی اب اور ضبوئیم کے بادشاہ شمیبر اور بالع یعنی ضُغر کے بادشاہ سے ۳ جنگ کی۔ یہ سب سدیم یعنی دریای شور کی وادی میں اِکٹھے ۴ ہوئے۔ بارہ برس تک وہ کدرلاعمر کے مطیع رہے پر تیرھویں ۵ برس اُنہوں نے سرکشی کی۔ اور چودھویں برس کدرلاعمر اور اُسکے ساتھ کے بادشاہ آئے اور رفائیم کو عستارات قرنیم ۶ میں اور زوزیوں کو ہام میں اور ایمیم کو سوی قریتیم میں۔ اور حوریوں کو اُنکے کوہ شعیر میں مارتے مارتے ایل فاران تک ۷ جو بیابان سے لگا ہُوا ہے آئے۔ پھر وہ لَوٹ کر عین مصفات یعنی قادس پہنچے اور عمالیقیوں کے تمام ملک کو اور اموریوں ۸ کو جو حصیصون تمر میں رہتے تھے مارا۔ تب سدوم کا بادشاہ اور عمورہ کا بادشاہ اور ادمہ کا بادشاہ اور ضبوئیم کا بادشاہ اور بالع یعنی ضُغر کا بادشاہ نکلے اور اُنہوں نے سدیم کی ۹ وادی میں معرکہ آرائی کی۔ تاکہ عیلام کے بادشاہ کدرلاعمر اور جوئیم کے بادشاہ تدعال اور سنعار کے بادشاہ امرافل اور الاسر کے بادشاہ اریوک سے جنگ کریں۔ یہ چار بادشاہ ۱۰ اُن پانچوں کے مقابلہ میں تھے۔ اور سدیم کی وادی میں جا بجا نفت کے گڑھے تھے اور سدوم اور عمورہ کے بادشاہ بھاگتے ۱۱ بھاگتے وہاں گرے اور جو بچے پہاڑ پر بھاگ گئے۔ تب وہ سدوم اور عمورہ کا سب مال اور وہاں کا سب اناج لیکر

حضرت خلیل اللہ کی شان میں گستاخی

''اوراس ملک میں کال پڑااورابرام مصرکوگیا کہ وہاں ٹکا رہے کیونکہ ملک میں سخت کال تھااورایسا ہوا کہ جب وہ مصر میں داخل ہونے کوتھا تواس نے اپنی بیوی ساری سے کہا کہ دیکھ میں جانتا ہوں کہ تو دیکھنے میں خوبصورت عورت ہے اور یوں ہوگا کہ مصری تجھے دیکھ کرکہیں گے کہ یہ اس کی بیوی ہے۔سووہ مجھے تو مارڈالیں گے مگر تجھے زندہ رکھ لیں گے،سوتو یہ کہہ دینا کہ میں اس کی بہن ہوں تا کہ تیرے سبب سے میری خیر ہواور میری جان تیری بدولت بچی رہی ہے اور یوں ہوا کہ جب ابرام مصر میں آیا تو مصریوں نے اس عورت کودیکھا کہ وہ نہایت خوبصورت ہے اور فرعون کے امراء نے اسے دیکھ کرفرعون کے حضور میں اس کی تعریف کی اور وہ عورت فرعون کے گھر میں پہنچائی گئی اوراس نے اس کی خاطر ابرام پراحسان کیا اور بھیڑ بکریاں اور گائے بیل اور گدھے اور غلام اور لونڈیاں اور گدھیاں اور اونٹ اس کے پاس ہو گئے پر خداوند نے فرعون اوراس کے خاندان پر ابرام کی بیوی ساری کے سبب سے بڑی بڑی بلائیں نازل کیں۔تب فرعون نے ابرام کو بلا کراس سے کہا کہ تو نے مجھ سے یہ کیا کیا؟ تو نے مجھے کیوں نہ بتایا کہ یہ تیری بیوی ہے؟ تو نے یہ کیوں کہا؟ کہ وہ میری بہن ہے؟ اسی لئے میں نے اسے لیا کہ وہ میری بیوی بنے۔سودیکھ تیری بیوی حاضر ہے اس کو لے اور چلا جا اور فرعون نے اس کے حق میں اپنے آدمیوں کو ہدایت کی اورانہوں نے اسے اوراس کی بیوی کواس کے سب مال کے ساتھ روانہ کردیا''

(پیدائش باب ۱۲۔۱۰تا۲۰)

(۱)......حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کا اپنی بیوی سارہ کوفرعون مصر کے پاس بھیج دینا اوراس کے عوض بھیڑ بکریاں، گائے بیل اور گدھے اور گدھیاں، اونٹ غلام اور لونڈیاں وصول کرنا کس عقل سلیم والے کے نزدیک قابل قبول ہوسکتا ہے؟ ایک عام غیرت مند انسان سے بھی اس اقدام کی توقع نہیں ہوسکتی چہ جائیکہ ایک معمار انسانیت اور ابوالانبیاء اور امام الناس کی طرف ایسے گھناؤنے فعل کی نسبت کی جائے۔ظالم کے خلاف بوجہ مجبوری اگر جنگ وجدال اور حرب وقتال کا امکان نہ بھی ہوتو کم ازکم اس سے دلی نفرت وکدورت اور قلبی غیظ وغضب ایسے عطیے اور ہدیے قبول کرنے کی اجازت تو نہیں دے سکتے۔

(۲)......اس عبارت میں اس امر کی کہیں کوئی دلیل نہیں ملتی کہ حضرت سارہ اس ظالم کی ہوس نفس کا نشانہ بننے سے محفوظ رہیں یا نہیں؟ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیل کی عزت کو محفوظ فرمایا یا نہیں؟ اور ہزاروں انبیاء، بنی اسرائیل کی والدہ ماجدہ عصمت دری کے اس عظیم ابتلاء میں کس قدر سرخروئی کے ساتھ واپس آئیں لہذا یہ صرف حضرت ابراہیم کی ذات اور حضرت

سارہ کی شخصیت کو داغدار کرنے کی ناپاک کوشش ہی نہیں بلکہ ہزاروں انبیاء بنی اسرائیل حتیٰ کہ مسیح علیہ السلام پر بھی الزام و اعتراض ہے اور ایسی مظلومیت کی حالت میں بھی اللہ تعالیٰ اپنے مقدس لوگوں کی امداد و اعانت نہ فرمائے اور ان کی حفاظت و صیانت سے دریغ کرے تو اللہ کے ساتھ ان کا تعلق ہی محل نظر ہو کر رہ جاتا ہے۔

(۳)......فرعون کے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ کئے گئے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر وہ فرما دیتے یہ میری بیوی ہے تو فرعون کبھی یہ حرکت نہ کرتا لیکن ان کی سارہ کو بہن کہنے کی وجہ سے حضرت سارہ اس مصیبت سے دوچار ہوگئیں، جس کا لازمی نتیجہ اور ثمرہ یہ سامنے آتا ہے کہ حضرت خلیل اللہ کی سوچ نعوذ باللہ غلط تھی اور ان کی تدبیر الٹی نکلی بلکہ خود حضرت سارہ کو اس مصیبت میں پھنسانے کا سبب وہی بنتے ہیں جو کوئی بھی ابراہیم علیہ السلام کا معتقد و معترف اور ان کے منصب و مرتبہ کا قائل قطعاً تسلیم نہیں کرتا۔

(۴)......اس عبارت میں اس امر کی نشاندہی بھی موجود نہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا حضرت سارہ کو بہن کہنا خلاف واقعہ ہے اور غلط بیانی ہے اور ایک جلیل القدر پیغمبر جھوٹ کیونکر بول سکتا ہے اور آگے جھوٹ بولنے کی تلقین کیونکر کر سکتا ہے لہٰذا یہ عبارت بھی ان کی عظمت کو داغدار کرتی ہے لیکن اس کے برعکس اسلامی نقطہ نظر ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت خلیل اللہ علیہ السلام نے جب کہا کہ تو اس ظالم حاکم سے کہنا کہ میں ابراہیم کی بہن ہوں تو ساتھ ہی وضاحت کردی کہ تیری مراد اسلامی اخوت ہونی چاہئے نہ کہ نسبی:

فانک اختی فی الاسلام لیس علی وجه الارض مومن غیری و غیرک

کیونکہ اسلام کی وجہ سے میری بہن ہے اور اس علاقے میں میرے اور آپ کے علاوہ کوئی شخص مسلمان نہیں ہے، لہٰذا جب یہ وضاحت کردی گئی تو نہ ابراہیم علیہ السلام جھوٹ کے مرتکب ہوئے اور نہ جھوٹ بولنے کی ترغیب و تلقین کے، کیونکہ جس نیت اور ارادہ کے تحت آپ نے حضرت سارہ کو اور انہوں نے اپنے آپ کو خلیل الرحمٰن کی بہن وہ بالکل واقعہ کے مطابق ہے۔ زیادہ سے زیادہ اتنا ہی کہا جا سکتا ہے کہ جابر کو غلط فہمی میں ڈالا گیا تو تعریضات اور توریہ کے تحت ایسا کلام کرنا بالکل درست ہے اور متکلم اس امر کا ضامن نہیں ہوتا کہ مخاطب غلط فہمی کا شکار نہ ہو، علاوہ ازیں اسلامی نقطہ نظر سے اس جابر و سرکش نے ایسا کوئی کلام نہیں کیا جس سے آپ کی اس تدبیر کا غلط ہونا لازم آئے اور الٹا حضرت سارہ کو اس امتحان میں پھنسانا، نیز اس واقعہ سے حضرت خلیل اور حضرت سارہ کی عظمت شان اور ان کا عنداللہ قرب اور مرتبہ ظاہر ہوتا ہے جیسے کہ رسول معظم ﷺ نے فرمایا کہ اس پریشان کن واقعہ کے رونما ہوتے ہی آپ نے حضرت سارہ کو رخصت کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور سر نیاز کو جھکایا اور طالب امداد و نصرت ہوتے، ادھر اس جابر نے جب حضرت سارہ کی طرف ناپاک ارادہ سے ہاتھ بڑھایا تو

فوراً اس کا ہاتھ شل ہو گیا اور اس پر غشی طاری ہو گئی اور وہ ایڑیاں زمین پر رگڑنے لگا، جب ذرا افاقہ ہوا تو آپ سے عرض کیا:

ادعی اللہ لی ولا اضرک فدعت للہ فاطلق الحدیث

اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ میں اس تکلیف سے چھٹکارا پاؤں اور میں آپ کو ضرر نہیں پہنچاؤں گا۔ چنانچہ آپ نے دعا فرمائی تو وہ فوراً تندرست ہو گیا لیکن دوبارہ بدباطنی کا مظاہرہ کیا تو پھر قدرت خداوند کا حسب سابق ظہور ہوا اور وہ مفلوج ہو کر زمین پر گر گیا۔ آپ سے دعا کرائی اور سابقہ عہد کو دہرایا تو شفایاب ہو گیا۔ جب اس عہد کو توڑتے ہوئے پھر اس خبث باطن کا اظہار کرتے ہوئے ہاتھ بڑھایا تو ہاتھ پھر شل ہو گیا اور اس پر وہی کیفیت طاری ہو گئی بالآخر اس نے پختہ توبہ کی اور حضرت سارہ کو عزت واحترام کے ساتھ رخصت کیا اور حضرت ہاجرہ بطور خادمہ پیش کیں۔ جب آپ حضرت خلیل الرحمٰن کے پاس پہنچیں تو وہ اسی طرح بارگاہ خداوند تعالیٰ میں عجز و نیاز کا مجسمہ بنے نماز ادا کر رہے تھے۔ ان کے پہنچنے پر اشارہ سے دریافت کیا مھیم؟ کیا حال ہے اور خیر تو گزری؟ آپ نے جواباً عرض کیا:

رد اللہ کیدالکافر فی نحرہ واخدم ھاجر

اللہ تعالیٰ نے کافر کا مکر اسی کے سینہ میں لوٹایا اور اسے ناکام کیا اور مجھے ہاجرہ بطور خدمت گزار کے دی ہے (متفق علیہ مشکوٰۃ باب بدء الخلق وذکر الانبیاء علیہم السلام)

نیز یہاں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ عطیہ اور ہدیہ اس وقت دیا گیا جب ان کا خدا کی پناہ اور حفاظت میں ہونا اور مقبول الدعا اور مستجاب الدعوات ہونا اس پر واضح ہو گیا۔ اس وقت اس کا قبول کر لینا عصمت کا بدل نہیں جیسے یہود و نصاریٰ کی کتاب مقدس نے حضرت خلیل پر یہ گھناؤنا الزام عائد کیا بلکہ اس جابر کی طرف سے ہدیہ نیاز ہے اور اسے آفت فالج اور غشی سے بچانے کا ہدیہ تشکر جس سے ان مقدسان بارگاہ خداوند کا شان رفیع اور مقام و مرتبہ بلند سے بلند ترین نظر آتا ہے، نہ کہ العیاذ باللہ ایک بے حمیت اور بے غیرت انسان کا سا کاروبار اور مکروہ دھندا۔

کیا ایسی کتاب خداوند تعالیٰ کی کتاب ہو سکتی ہے؟ اور اس کا جمع کرنے والا انبیاء علیہم السلام کا عقیدت مند اور نیاز کیش کہلا سکتا ہے؟ قطعاً نہیں۔ بلکہ وہ بدترین دشمنی اور گستاخی کا مرتکب ہی کہلائے گا۔

بائبل میں حضرت سارہ علیہا السلام کی طرف جھوٹ کی نسبت

۱۵ سو اُسکو ساری نہ پکارنا۔ اُسکا نام سارہ ہوگا۔ ۱۶ اور میں اُسے برکت دُونگا اور اُس سے بھی تجھے ایک بیٹا بخشونگا۔ یقیناً میں اُسے برکت دونگا کہ قومیں اُسکی نسل سے ہونگی اور عالم کے بادشاہ اُس سے پیدا ہونگے۔ ۱۷ تب ابرہام سرنگوں ہوا اور ہنس کر دل میں کہنے لگا کہ کیا سو برس کے بڈھے سے کوئی بچہ ہوگا اور کیا سارہ کے جو نوے برس کی ہے اولاد ہوگی؟ ۱۸ اور ابرہام نے خدا سے کہا کہ کاش اِسمٰعیل ہی تیرے حضور جیتا رہے۔ ۱۹ تب خدا نے فرمایا کہ بیشک تیری بیوی سارہ کے تجھ سے بیٹا ہوگا تو اُسکا نام اِضحاق رکھنا اور میں اُس سے اور پھر اُسکی اولاد سے اپنا عہد جو ابدی عہد ہے باندھونگا۔ ۲۰ اور اِسمٰعیل کے حق میں بھی میں نے تیری دُعا سُنی۔ دیکھ میں اُسے برکت دُونگا اور اُسے برومند کرونگا اور اُسے بہت بڑھاؤنگا اور اُس سے بارہ سردار پیدا ہونگے اور میں اُسے بڑی قوم بناؤنگا۔ ۲۱ لیکن میں اپنا عہد اِضحاق سے باندھونگا جو اگلے سال اِسی وقتِ معین پر سارہ سے پیدا ہوگا۔ ۲۲ اور جب خدا ابرہام سے باتیں کر چکا تو اُسکے پاس سے اُوپر چلا گیا۔ ۲۳ تب ابرہام نے اپنے بیٹے اِسمٰعیل کو اور سب خانہ زادوں اور اپنے سب زر خریدوں کو یعنی اپنے گھر کے سب مردوں کو لیا اور اُسی روز خدا کے حکم کے مطابق اُنکا ختنہ کیا۔ ۲۴ ابرہام ننانوے برس کا تھا جب اُسکا ختنہ ہُوا۔ ۲۵ اور جب اُسکے بیٹے اِسمٰعیل کا ختنہ ہُوا تو وہ تیرہ برس کا تھا۔ ۲۶ ابرہام اور اُسکے بیٹے اِسمٰعیل کا ختنہ ایک ہی دن ہُوا۔ ۲۷ اور اُسکے گھر کے سب مردوں کا ختنہ خانہ زادوں اور اُنکا بھی جو پردیسیوں سے خریدے گئے تھے اُسکے ساتھ ہُوا۔

باب ۱۸

۱ پھر خداوند ممرے کے بلوطوں میں اُسے نظر آیا اور وہ دن کو گرمی کے وقت اپنے خیمہ کے دروازہ پر بیٹھا تھا۔ ۲ اور اُس نے اپنی آنکھیں اُٹھا کر نظر کی اور کیا دیکھتا ہے کہ تین مرد اُسکے سامنے کھڑے ہیں۔ وہ اُنکو دیکھ کر خیمہ کے دروازہ سے اُنکی پیشوائی کو دوڑا اور زمین تک جھکا۔ ۳ اور کہنے لگا کہ اَے میرے خداوند اگر مجھ پر آپ نے کرم کی نظر کی ہے تو اپنے خادم کے پاس سے چلے نہ جائیں۔ ۴ بلکہ تھوڑا سا پانی لایا جائے اور آپ اپنے پاؤں دھو کر اُس درخت کے نیچے آرام کریں۔ ۵ میں کچھ روٹی لاتا ہوں۔ آپ تازہ دم ہو جائیں۔ تب آگے بڑھیں کیونکہ آپ اِسی لئے اپنے خادم کے ہاں آئے ہیں۔ اُنہوں نے کہا جیسا تُو نے کہا ہے ویسا ہی کر۔ ۶ اور ابرہام ڈیرے میں سارہ کے پاس دوڑا گیا اور کہا کہ تین پیمانہ باریک آٹا جلد لے اور اُسے گوندھ کر پھلکے بنا۔ ۷ اور ابرہام گلّہ کی طرف دوڑا اور ایک موٹا تازہ بچھڑا لا کر ایک جوان کو دیا اور اُس نے جلدی جلدی اُسے تیار کیا۔ ۸ پھر اُس نے مکھن اور دُودھ اور اُس بچھڑے کو جو اُس نے پکوایا تھا لیکر اُنکے سامنے رکھا اور آپ اُنکے پاس درخت کے نیچے کھڑا رہا اور اُنہوں نے کھایا۔ ۹ پھر اُنہوں نے اُس سے پوچھا کہ تیری بیوی سارہ کہاں ہے؟ اُس نے کہا وہ ڈیرے میں ہے۔ ۱۰ تب اُس نے کہا میں پھر موسم بہار میں تیرے پاس آؤنگا اور دیکھ تیری بیوی سارہ کے بیٹا ہوگا۔ اُسکے پیچھے ڈیرے کا دروازہ تھا۔ سارہ وہاں سے سُن رہی تھی۔ ۱۱ اور ابرہام اور سارہ ضعیف اور بڑی عمر کے تھے اور سارہ کی وہ حالت نہیں رہی تھی جو عورتوں کی ہوتی ہے۔ ۱۲ تب سارہ نے اپنے دِل میں ہنس کر کہا کیا اِس قدر عمر رسیدہ ہونے پر بھی میرے لئے شادمانی ہو سکتی ہے حالانکہ میرا خاوند بھی ضعیف ہے؟ ۱۳ (پھر خداوند نے ابرہام سے کہا کہ سارہ کیوں یہ کہکر ہنسی کہ کیا میرے جو ایسی بڑھیا ہو گئی ہوں واقعی بیٹا ہوگا؟ ۱۴ کیا خداوند کے نزدیک کوئی بات مشکل ہے؟ موسم بہار میں معین وقت پر میں تیرے پاس پھر آؤنگا اور سارہ کے بیٹا ہوگا۔ ۱۵ تب سارہ انکار کر گئی کہ میں نہیں ہنسی کیونکہ وہ ڈرتی تھی۔ پر اُس نے کہا نہیں تُو ضرور ہنسی تھی۔) ۱۶ تب وہ مرد وہاں سے اُٹھے اور اُنہوں نے سدوم کا رُخ کیا اور ابرہام اُنکو رخصت کرنے کو اُنکے ساتھ ہو لیا۔ ۱۷ اور خداوند نے کہا کہ جو کچھ میں کرنے کو ہوں کیا اُسے ابرہام سے پوشیدہ رکھوں؟ ۱۸ ابرہام سے تو یقیناً ایک بڑی اور زبردست قوم پیدا ہوگی اور زمین کی سب قومیں اُسکے وسیلہ سے برکت پائینگی۔ ۱۹ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ وہ اپنے بیٹوں اور گھرانے کو جو اُسکے پیچھے رہ جائینگے وصیت کریگا کہ وہ خداوند کی راہ میں قائم رہ کر عدل اور انصاف کریں تاکہ جو کچھ خداوند نے ابرہام کے حق میں فرمایا ہے اُسے پورا کرے۔ ۲۰ پھر خداوند نے فرمایا چونکہ سدوم اور عمورہ کا شور بڑھ گیا اور اُنکا جرم نہایت سنگین ہو گیا ہے۔ ۲۱ اِسلئے میں اب جا کر دیکھونگا کہ کیا اُنہوں نے سراسر

۱۷

بائبل کی اصل عبارت: پھر خدا نے ابراہام سے کہا کہ سارہ کیوں یہ کہہ کر ہنسی کہ کیا میرے جو ایسی بڑھیا ہوگئی ہوں واقعی بیٹا ہوگا۔ کیا خداوند کے نزدیک کوئی بات مشکل ہے؟ موسم بہار میں معین وقت پر میں تیرے پاس پھر آؤں گا اور سارہ کے بیٹا ہوگا۔ تب سارہ انکار کر گئی کہ میں نہیں ہنسی کیونکہ وہ ڈرتی تھی پر اس نے کہا نہیں تو ضرور ہنسی تھی (پیدائش باب نمبر ۱۸ آیت ۱۲ تا ۱۵)

حضرت سارہ علیہا السلام کی طرف جھوٹ کی نسبت

(ا)......پھر خداوند نے ابرہام سے کہا کہ سارہ کیوں یہ کہہ کر ہنسی کہ کیا میرے جوایسی بڑھیا ہوگئی ہوں، واقعی بیٹا ہوگا۔ کیا خداوند کے نزدیک کوئی بات مشکل ہے۔ موسم بہار میں معین وقت پر میں تیرے پاس پھر آؤں گا اور سارہ کے بیٹا ہوگا۔ تب سارہ انکار کر گئی کہ میں نہیں ہنسی کیونکہ وہ ڈرتی تھی پر اس نے کہا تو ضرور ہنسی تھی (پیدائش باب ۱۸۔۱۳تا۱۵)

اس عبارت پر ذرا غور فرمائیں کہ حضرت سارہ باوجود ہنسنے کے مکر گئیں اور انکار کر دیا جبکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ان کے ہنسنے کی خبر اللہ تعالیٰ نے دی تھی تو گویا انہوں نے صرف یہ نہیں کہ خود جھوٹ بولا بلکہ اللہ تعالیٰ کی خبر کو جھوٹ قرار دیا۔

اور بایں ہمہ اللہ تعالیٰ کے خلیل نے ان کے ساتھ کوئی تادیبی کارروائی نہ فرمائی جس سے ان کا بھی بیوی کی رعایت میں حق خداوند تعالیٰ کو نظر انداز کرنا لازم آتا ہے۔ حالانکہ یہ امر منصب خلت کے سراسر خلاف ہے۔ خلیل خدا تو صرف وہی ہوسکتا ہے جس کے دل میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے کی محبت کا غلبہ و تسلط نہ ہو۔

علاوہ ازیں یہ جو علت اور وجہ بیان کی گئی ہے وہ ڈرتی تھی یہ بھی محل نظر ہے کیونکہ انکار اور مکر جانا وہاں کام سے آسکتا ہے جہاں مخاطب اور متعلقہ اشخاص کو حقیقت حال کا علم نہ ہو۔ خلیل خدا کے متعلق یہ سوچ کو ان کو حقیقت کا کیا علم؟ حضرت سارہ جیسی شخصیت سے بہت بعید ہے اور اللہ تعالیٰ کے متعلق یہ تخیل بھی ناقابل تصور ہے۔ علاوہ ازیں خدا تعالیٰ سے ڈر اور خوف کا تقاضا مکر جانا تو نہیں ہوسکتا بلکہ عفو اور درگزر کا مطالبہ کرنا اس کا تقاضا ہے۔ لہٰذا اس عبارت میں حضرت سارہ کے عقیدہ کا جو نقشہ کھینچا گیا وہ ان کی عظمت شان کے سراسر خلاف ہے بلکہ ان پر بہتان ہے اور ان کے خاوند اور اولاد پر بھی الزام ہے بلکہ بہتان ہے۔

قرآن مجید نے ان کا ہنسنا بھی بیان کیا اور اس کا سبب بھی اور فرشتوں کا ان کی تسلی کرنا بھی جس سے ان کا، ان کے خاوند اور اولاد کا مرتبہ و مقام پوری طرح محفوظ ہو جاتا ہے۔

قال تعالیٰ وامرأته قائمة فضحكت فبشرناها باسحق ومن وراء اسحق يعقوب قالت يا ويلتیٰ ء الدوانا عجوز وهذا بعلي شيخاً ان هذا الشيء عجيب قالو تعجبين من امر الله رحمته الله وبركاته عليكم هل البيت انه حميد مجيد (سورہ ہود)

اور ابراہیم علیہ السلام کی بیوی کھڑی تھی پس ہنسی تو ہم نے اس کو اسحٰق کی بشارت دی اور اسحٰق کے بعد یعقوب کی۔ اس نے کہا اے ہلاکت میری کیا میں بچے کو جنم دوں گی حالانکہ میں بالکل بوڑھی ہوں اور میرا یہ خاوند بھی عمر رسیدہ ہے، بے شک

یہ بات عجیب ہے۔ فرشتوں نے کہا کیا تو اللہ تعالیٰ کے امر سے تعجب کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکات تم پر ہیں۔ اے اہل بیت بے شک وہ ہمیشہ کے لئے قابل ستائش اور بزرگی والا۔

کلام مجید کے ان کلمات کو غور سے پڑھیں تو کس قدر حضرت سارہ کا دامن کذب اور غلط بیانی سے پاک نظر آتا ہے اور خاندان نبوت کی کس قدر عظمت و مرتبت کا اظہار اس میں ہے۔

لہٰذا بلا خوف تردید کہا جا سکتا ہے کہ صرف اسلام اور قرآن نے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی انبیاء و رسل علیہم السلام کی عزت و حرمت اور عظمت و رفعت کا تحفظ کیا ہے اور دیگر مذاہب اور ان کی کتب نے الزام تراشی اور افتراء پردازی کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیا اور ان مقدس ہستیوں کو بدنام کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔

بائبل کے مطابق، حضرت لوط علیہ السلام کا اپنی بیٹیوں سے ہم آغوش ہونا اور حاملہ ہو جانا

۱۶ مگر اُس نے دیر لگائی تو اُن مردوں نے اُسکا اور اُسکی بیوی اور اُسکی دونوں بیٹیوں کا ہاتھ پکڑا کیونکہ خداوند کی مہربانی اُس پر ہوئی اور اُسے نکال کر شہر سے باہر کر دیا۔ ۱۷ اور یُوں ہُوا کہ جب وہ اُنکو باہر نکال لائے تو اُس نے کہا اپنی جان بچانے کو بھاگ۔ نہ تو پیچھے مُڑ کر دیکھنا نہ کہیں میدان میں ٹھہرنا۔ اُس پہاڑ کو چلا جا۔ تا نہ ہو کہ تُو ہلاک ہو جائے۔ ۱۸ اور لُوط نے ۱۹ اُن سے کہا کہ اَے میرے خداوند ایسا نہ کر۔ دیکھ تُو نے اپنے خادِم پر کرم کی نظر کی ہے اور ایسا بڑا فضل کیا کہ میری جان بچائی۔ میں پہاڑ تک جا نہیں سکتا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ مجھ پر مُصیبت آ پڑے اور میں مر جاؤں۔ ۲۰ دیکھ یہ شہر ایسا نزدیک ہے کہ وہاں بھاگ سکتا ہُوں اور یہ چھوٹا بھی ہے۔ اِجازت ہو تو میں وہاں چلا جاؤں۔ وہ چھوٹا سا بھی ہے اور میری جان بچ جائیگی۔ ۲۱ اُس نے اُس سے کہا کہ دیکھ میں اِس بات میں بھی تیرا لحاظ کرتا ہُوں کہ اِس شہر کو جسکا تُو نے ذکر کیا غارت نہیں کرونگا۔ ۲۲ جلدی کر اور وہاں چلا جا کیونکہ میں کچھ نہیں کر سکتا جب تک کہ تُو وہاں پہنچ نہ جائے۔ اِسی لئے اُس شہر کا نام ضُغر کہلایا۔ ۲۳ اور زمین پر دُھوپ نِکل چُکی تھی جب لُوط ضُغر میں داخل ہُوا۔ ۲۴ تب خداوند نے اپنی طرف سے سدُوم ۲۵ اور عمُورہ پر گندھک اور آگ آسمان سے برسائی۔ اور اُس نے اُن شہروں کو اور اُس ساری ترائی کو اور اُن شہروں کے سب رہنے والوں کو اور سب کچھ جو زمین سے اُگا تھا غارت کیا۔ ۲۶ مگر اُسکی بیوی نے اُسکے پیچھے سے مُڑ کر دیکھا اور وہ نمک کا ستُون بن گئی۔ ۲۷ اور ابرہام صبح سویرے اُٹھ کر اُس جگہ گیا جہاں وہ خداوند کے حضور کھڑا ہُوا تھا۔ ۲۸ اور اُس نے سدُوم اور عمُورہ اور اُس ترائی کی ساری زمین کی طرف نظر کی اور کیا دیکھتا ہے کہ زمین پر سے دُھواں ایسا اُٹھ رہا ہے جیسے بھٹی کا دُھواں۔

۲۹ اور یُوں ہُوا کہ جب خدا نے اُس ترائی کے شہروں کو غیست کیا تو خدا نے ابرہام کو یاد کیا اور اُن شہروں کو جہاں لُوط رہتا تھا غارت کرتے وقت لُوط کو اُس بلا سے بچایا۔

۳۰ اور لُوط ضُغر سے نکل کر پہاڑ پر جا بسا اور اُس کی دونوں بیٹیاں اُسکے ساتھ تھیں کیونکہ اُسے ضُغر میں بستے ڈر لگا اور ۳۱ وہ اور اُسکی دونوں بیٹیاں ایک غار میں رہنے لگے۔ تب پہلوٹھی نے چھوٹی سے کہا کہ ہمارا باپ بُڈھا ہے اور زمین پر کوئی مرد نہیں جو دُنیا کے دستور کے مُطابق ہمارے پاس آئے۔ ۳۲ آؤ ہم اپنے باپ کو مے پلائیں اور اُس سے ہم آغوش ہوں تاکہ اپنے باپ سے نسل باقی رکھیں۔ ۳۳ سو اُنہوں نے اُسی رات اپنے باپ کو مے پلائی اور پہلوٹھی اندر گئی اور اپنے باپ سے ہم آغوش ہوئی پر اُس نے نہ جانا کہ وہ کب لیٹی اور کب اُٹھ گئی۔ ۳۴ اور دُوسرے روز یُوں ہُوا کہ پہلوٹھی نے چھوٹی سے کہا کہ دیکھ کل رات کو میں اپنے باپ سے ہم آغوش ہوئی۔ آؤ آج رات بھی اُسکو مے پلائیں اور تُو بھی جا کر اُس سے ہم آغوش ہو تاکہ ہم اپنے باپ سے نسل باقی رکھیں۔ ۳۵ سو اُس رات بھی اُنہوں نے اپنے باپ کو مے پلائی اور چھوٹی گئی اور اُس سے ہم آغوش ہُوئی پر اُس نے نہ جانا کہ وہ کب لیٹی اور کب اُٹھ گئی۔ ۳۶ سو لُوط کی دونوں بیٹیاں اپنے باپ سے حاملہ ہُوئیں۔ ۳۷ اور بڑی کے ایک بیٹا ہُوا اور اُس نے اُسکا نام موآب رکھا۔ وہی موآبیوں کا باپ ہے جو اب تک موجود ہیں۔ ۳۸ اور چھوٹی کے بھی ایک بیٹا ہُوا اور اُس نے اُسکا نام بن عمّی رکھا۔ وہی بنی عمُّون کا باپ ہے جو اب تک موجود ہیں۔

باب ۲۰

۱ اور ابرہام وہاں سے جنوب کے مُلک کی طرف چلا اور قادِس اور شُور کے درمیان ٹھہرا اور جرار میں قیام کیا۔ ۲ اور ابرہام نے اپنی بیوی سارہ کے حق میں کہا کہ وہ میری بہن ہے اور جرار کے بادشاہ ابی مَلِک نے سارہ کو بُلوا لیا۔ ۳ لیکن رات کو خدا ابی مَلِک کے پاس خواب میں آیا اور اُسے کہا کہ دیکھ تُو اُس عورت کے سبب سے جسے تُو نے لیا ہے ہلاک ہوگا کیونکہ وہ شوہر والی ہے۔ ۴ پر ابی مَلِک نے اُس سے صُحبت نہیں کی تھی۔ سو اُس نے ۵ کہا اَے خداوند کیا تُو صادِق قوم کو بھی مارے گا؟ کیا اُس نے خود مجھ سے نہیں کہا کہ یہ میری بہن ہے؟ اور وہ آپ بھی یہی کہتی تھی کہ وہ میرا بھائی ہے۔ میں نے تو اپنے سچّے دل اور پاکیزہ ہاتھوں سے یہ کیا۔ ۶ اور خدا نے اُسے خواب میں کہا ہاں میں جانتا ہُوں کہ تُو نے اپنے سچّے دل سے یہ کیا اور میں نے بھی تجھے روکا کہ تُو میرا گناہ نہ کرے۔ اِسی لئے میں نے تجھے اُسکو چھُونے نہ دیا۔ ۷ اب تُو اُس مرد کی بیوی کو واپس کر دے کیونکہ وہ نبی ہے اور وہ تیرے لئے دُعا کریگا اور تُو جیتا رہیگا پر اگر تُو اُسے واپس نہ کرے تو جان لے کہ تُو بھی اور سب تیرے

بائبل کی اصل عبارت

[illegible]

اس عبارت کو بار بار پڑھیں اور اس کتاب کے مصنف کی خاندان نبوت کے ساتھ بے باکی اور گستاخی کا اندازہ لگائیں کہ بیٹیاں صرف باپ کی نسل برقرار رکھنے کے لئے اپنے باپ کے ساتھ ایسے قبیح فعل کی مرتکب ہوں اور باپ بھی ان کے ہاتھ سے مے نوشی کر کے اپنی عقل و خرد گم کر بیٹھے اور ایسے جرائم کا ارتکاب کرتا رہے۔ کیا آغوش نبوت میں پلنے والی بیٹیاں ایسی ہوسکتی ہیں؟ اور اللہ تعالیٰ کے قہر وغضب کا عظیم مظاہرہ دیکھنے کے بعد بھی ان کو عبرت حاصل نہ ہوسکی تو پھر ان کو اللہ تعالیٰ نے بچایا ہی کیوں تھا؟ دوسری قوم لوط کے ساتھ غرق ہی کیوں نہ کر دیا۔

پھر اسی زمانہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام موجود تھے ان کے مسلمان امتی اور خدام موجود تھے بلکہ حضرت اسماعیل علیہ السلام بھی نو دس سال کے ہو چکے تھے، ایسی صورت میں یہ جائز اور حلال طریقہ کیوں نہ اختیار کر لیا گیا یا باپ کی دوسری جگہ شادی کا اہتمام کیوں نہ کر دیا؟ اپنے ساتھ برائی کرا کر ناپاک نسل جاری کرنا کون سی عقلمندی تھی۔ استثناء باب ۲۳۔۲،۳ ملاحظہ کرتے چلیں "کوئی حرام زادہ خداوند کی جماعت میں داخل نہ ہو، دسویں پشت تک اس کی نسل میں کوئی خداوند کی جماعت میں آنے نہ پائے، کوئی عمونی یا موآبی خداوند کی جماعت میں داخل نہ ہو۔ دسویں پشت تک ان کی نسل میں کوئی خداوند کی جماعت میں کبھی آنے نہ پائے"

اور اسی طرح نحمیاہ باب ۱۳۔۱،۲ بھی ملاحظہ فرمائیں اور خود فیصلہ کریں کہ حضرت لوط علیہ السلام کی بیٹیوں نے حضرت لوط کے ساتھ اور ان سے جاری ہونے والی نسل کے ساتھ کون سی بھلائی کی ہے۔ علاوہ ازیں ہم یہ دریافت کرنے کا حق رکھتے ہیں کہ بلانوش جب مکمل بے ہوش ہو کہ اس کو کس کے ساتھ لیٹنے اور حاجت پوری کر کے اٹھ جانے کا علم ہی نہ ہو تو ایسی صورت میں اس سے جماع ممکن ہوتا ہے؟ اور حمل کی نوبت آسکتی ہے۔ جب نہیں اور یقیناً نہیں تو یہ سراسر باطل توجیہ ہے لہٰذا ماننا پڑے گا کہ لوط علیہ السلام مکمل بے ہوش نہیں تھے بلکہ جماع کی خواہش وغیرہ ان میں موجود تھی اور ایسی صورت میں بیٹی اور دوسری عورت میں تمیز نہ کر سکنا بہت بعید بات ہے۔ لہٰذا عملاً اور قصداً بیٹیوں کے ساتھ اس مکروہ فعل اور بدکاری کا ارتکاب لازم آئے گا جس سے نبوت کا دامن تو بہر حال پاک ہے، مگر کتاب مقدس کا تقدس ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو کر رہ گیا۔ ہر آدمی سوچے گا کہ جب ہادیان خلق کا کردار یہ ہے تو پھر ان کو منصب ہدایت پر فائز کرنے کا مقصد کیا؟ اور ایسے لوگوں کو یہ عظیم منصب سونپنے والے کی حکمت و دانائی اور علم و خبرت کدھر گئی تھی؟ اور کیا ایسے گندے مضامین پر مشتمل کتابیں کوئی حیادار شخص اپنے گھر میں بیٹھ کر بیوی، بچیوں اور بہنوں کے ساتھ بھی تلاوت کر سکتا ہے؟ یا کوئی بچی باپ کو یا بہن اپنے بھائی کو یہ کلام مقدس سنا سکتی ہے؟ خدارا انصاف کیجئے۔ کیا یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہوسکتا ہے؟ نہیں...... بالکل نہیں!

بائبل کے مطابق ابراہیم (ابرہام) کا اپنی سوتیلی بہن سے بیاہ کرنا

(۸) ہیں سب ضرور ہلاک ہونگے ۔ تب ابی ملک نے صبح سویرے اُٹھ کر اپنے سب نوکروں کو بُلایا اور انکو یہ سب باتیں کہہ سُنائیں ۔ تب وہ لوگ بہت ڈر گئے ۔ (۹) اور ابی ملک نے ابرہام کو بُلا کر اُس سے کہا کہ تُو نے ہم سے یہ کیا کیا؟ اور مجھ سے تیرا کیا قصور ہُوا کہ تُو مجھ پر اور میری بادشاہی پر ایک گناہِ عظیم لایا؟ تُو نے مجھ سے وہ کام کئے جن کا کرنا مُناسب نہ تھا ۔ (۱۰) اور ابی ملک نے ابرہام سے یہ بھی کہا کہ تُو نے کیا سمجھ کر یہ بات کی؟ ۔ (۱۱) ابرہام نے کہا کہ میرا خیال تھا کہ خُدا کا خوف تو اِس جگہ ہرگز نہ ہوگا اور وہ مجھے میری بیوی کے سبب سے مار ڈالینگے ۔ (۱۲) اور فی الحقیقت وہ میری بہن بھی ہے کیونکہ وہ میرے باپ کی بیٹی ہے اگرچہ میری ماں کی بیٹی نہیں ۔ پھر وہ میری بیوی ہوئی ۔ (۱۳) اور جب خُدا نے میرے باپ کے گھر سے مجھے آوارہ کیا تو مَیں نے اِس سے کہا کہ مجھ پر یہ تیری مہربانی ہوگی کہ جہاں کہیں ہم جائیں تُو میرے حق میں یہی کہنا کہ یہ میرا بھائی ہے ۔ (۱۴) تب ابی ملک نے بھیڑ بکریاں اور گائے بیل اور غلام اور لونڈیاں ابرہام کو دیں اور اُسکی بیوی سارہ کو بھی اُسے واپس کر دیا ۔ (۱۵) اور ابی ملک نے کہا کہ دیکھ میرا مُلک تیرے سامنے ہے ۔ جہاں جی چاہے رہ ۔ (۱۶) اور اُس نے سارہ سے کہا کہ دیکھ مَیں نے تیرے بھائی کو چاندی کے ہزار سِکّے دئے ہیں ۔ وہ اُن سب کے سامنے جو تیرے ساتھ ہیں تیرے لئے آنکھ کا پردہ ہے اور سب کے سامنے تیری داد رسی ہو گئی ۔ (۱۷) تب ابرہام نے خُدا سے دُعا کی اور خُدا نے ابی ملک اور اُسکی بیوی اور اُسکی لونڈیوں کو شفا بخشی اور اُنکے اولاد ہونے لگی ۔ (۱۸) کیونکہ خُداوند نے ابرہام کی بیوی سارہ کے سبب سے ابی ملک کے خاندان کے سب رحم بند کر دئے تھے ۔

(باب ۲۱ : ۱) اور خُداوند نے جیسا اُس نے فرمایا تھا سارہ پر نظر کی اور اُس نے اپنے وعدہ کے مُطابق سارہ سے کیا ۔ (۲) سو سارہ حاملہ ہوئی اور ابرہام کے لئے اُسکے بڑھاپے میں اُسی مُعیّن وقت پر جسکا ذکر خُدا نے اُس سے کیا تھا اُسکے بیٹا ہُوا ۔ (۳) اور ابرہام نے اپنے بیٹے کا نام جو اُس سے سارہ کے پیدا ہُوا اِضحاق رکھا ۔ (۴) اور ابرہام نے خُدا کے حکم کے مُطابق اپنے بیٹے اِضحاق کا ختنہ اُس وقت کیا جب وہ آٹھ دن کا ہُوا ۔ (۵) اور جب اُسکا بیٹا اِضحاق اُس سے پیدا ہُوا تو ابرہام سَو برس کا تھا ۔ (۶) اور سارہ نے کہا کہ خُدا نے مجھے ہنسایا اور سب سُننے والے میرے ساتھ ہنسینگے ۔ (۷) اور یہ بھی کہا کہ بھلا کوئی ابرہام سے کہہ سکتا تھا کہ سارہ لڑکوں کو دُودھ پلائیگی؟ کیونکہ اُس سے اُسکے بڑھاپے میں میرے ایک بیٹا ہُوا ۔

(۸) اور وہ لڑکا بڑھا اور اُسکا دُودھ چھڑایا گیا اور اِضحاق کے دُودھ چھڑانے کے دن ابرہام نے بڑی ضیافت کی ۔ (۹) اور سارہ نے دیکھا کہ ہاجرہ مصری کا بیٹا جو اُسکے ابرہام سے ہُوا تھا ٹھٹھے مارتا ہے ۔ (۱۰) تب اُس نے ابرہام سے کہا کہ اِس لونڈی کو اور اُسکے بیٹے کو نکال دے کیونکہ اِس لونڈی کا بیٹا میرے بیٹے اِضحاق کے ساتھ وارث نہ ہوگا ۔ (۱۱) پر ابرہام کو اُسکے بیٹے کے باعث یہ بات نہایت بُری معلوم ہوئی ۔ (۱۲) اور خُدا نے ابرہام سے کہا کہ تجھے اِس لڑکے اور اپنی لونڈی کے باعث بُرا نہ لگے ۔ جو کچھ سارہ تجھ سے کہتی ہے تُو اُسکی بات مان کیونکہ اِضحاق سے تیری نسل کا نام چلیگا ۔ (۱۳) اور اِس لونڈی کے بیٹے سے بھی مَیں ایک قوم پیدا کرونگا اِسلئے کہ وہ تیری نسل ہے ۔ (۱۴) تب ابرہام نے صبح سویرے اُٹھ کر روٹی اور پانی کی ایک مشک لی اور اُسے ہاجرہ کو دیا بلکہ اُسے اُسکے کندھے پر دھر دیا اور لڑکے کو بھی اُسکے حوالہ کر کے اُسے رُخصت کر دیا ۔ سو وہ چلی گئی اور بیرسبع کے بیابان میں آوارہ پھرنے لگی ۔ (۱۵) اور جب مشک کا پانی ختم ہو گیا تو اُس نے لڑکے کو ایک جھاڑی کے نیچے ڈالدیا ۔ (۱۶) اور آپ اُسکے مقابل ایک تیر کے ٹپے پر دُور جا بیٹھی اور کہنے لگی کہ مَیں اِس لڑکے کا مرنا تو نہ دیکھوں ۔ سو وہ اُسکے مُقابل بیٹھ گئی اور چلّا چلّا کر رونے لگی ۔ (۱۷) اور خُدا نے اُس لڑکے کی آواز سُنی اور خُدا کے فرشتہ نے آسمان سے ہاجرہ کو پُکارا اور اُس سے کہا اَے ہاجرہ تجھ کو کیا ہُوا؟ مت ڈر کیونکہ خُدا نے اُس جگہ سے جہاں لڑکا پڑا ہے اُسکی آواز سُن لی ہے ۔ (۱۸) اُٹھ اور لڑکے کو اُٹھا اور اُسے اپنے ہاتھ سے سنبھال کیونکہ مَیں اُسکو ایک بڑی قوم بناؤنگا ۔ (۱۹) پھر خُدا نے اُسکی آنکھیں کھولیں اور اُس نے پانی کا ایک کنوآں دیکھا اور جا کر مشک کو پانی سے بھر لیا اور لڑکے کو پلایا ۔ (۲۰) اور خُدا اُس لڑکے کے ساتھ تھا اور وہ بڑا ہُوا اور بیابان میں رہنے لگا اور تیرانداز بنا ۔ (۲۱) اور وہ فاران کے بیابان میں رہتا تھا اور اُسکی ماں نے مُلکِ مصر سے اُسکے لئے بیوی لی ۔

بائبل کے حضرت یعقوب علیہ السلام کی شان میں گستاخی اور ان کی طرف مکر وفریب کی نسبت

۳۵ یہودتھ اور ایلون حتی کی بیٹی بشامتھ سے بیاہ کیا ۔ اور وہ اضحاق اور ربقہ کے لئے وبالِ جان ہوئیں ۔

باب ۱ (جب اضحاق ضعیف ہو گیا اور اسکی آنکھیں ایسی دھندلا گئیں کہ اسے دکھائی نہ دیتا تھا تو اس نے اپنے بڑے بیٹے عیسو کو بلایا اور کہا اے میرے بیٹے! اس نے کہا میں حاضر ہوں ۔ ۲ تب اس نے کہا دیکھ! میں تو ضعیف ہو گیا اور مجھے اپنی موت کا دن معلوم نہیں ۔ ۳ سو اب تو ذرا اپنا ہتھیار اپنا ترکش اور اپنی کمان لیکر جنگل کو نکل جا اور میرے لئے شکار مار لا ۔ ۴ اور میری حسب پسند لذیذ کھانا میرے لئے تیار کر کے میرے آگے لے آ تا کہ میں کھاؤں اور اپنے مرنے سے پہلے دل سے تجھے دعا دوں ۔ ۵ اور جب اضحاق اپنے بیٹے عیسو سے باتیں کر رہا تھا تو ربقہ سن رہی تھی اور عیسو جنگل کو نکل گیا کہ شکار مار کر لائے ۔ ۶ تب ربقہ نے اپنے بیٹے یعقوب سے کہا کہ دیکھ میں نے ۷ تیرے باپ کو تیرے بھائی عیسو سے یہ کہتے سنا کہ میرے لئے شکار مار کر لذیذ کھانا میرے واسطے تیار کر تا کہ میں کھاؤں اور اپنے مرنے سے پیشتر خداوند کے آگے تجھے دعا دوں ۔ ۸ سو اے میرے بیٹے اس حکم کے مطابق جو میں تجھے دیتی ہوں ۹ میری بات کو مان ۔ اور جا کر ریوڑ میں سے بکری کے دو اچھے اچھے بچے مجھے لا دے اور میں انکو لیکر تیرے باپ کے ۱۰ لئے اسکی حسب پسند لذیذ کھانا تیار کر دونگی ۔ اور تو اسے اپنے باپ کے آگے لیجانا تا کہ وہ کھائے اور اپنے مرنے سے ۱۱ پیشتر تجھے دعا دے ۔ تب یعقوب نے اپنی ماں ربقہ سے کہا دیکھ میرے بھائی عیسو کے جسم پر بال ہیں اور میرا جسم ۱۲ صاف ہے ۔ شاید میرا باپ مجھے ٹٹولے تو میں اسکی نظر میں دغاباز ٹھہرونگا اور برکت نہیں بلکہ لعنت کماؤنگا ۔ ۱۳ اسکی ماں نے اسے کہا اے میرے بیٹے! تیری لعنت مجھ پر آئے ۔ تو صرف میری بات مان اور جا کر وہ بچے مجھے لا دے ۔ ۱۴ تب وہ گیا اور انکو لا کر اپنی ماں کو دیا اور اسکی ماں نے اسکے ۱۵ باپ کی حسب پسند لذیذ کھانا تیار کیا ۔ اور ربقہ نے اپنے بڑے بیٹے عیسو کے نفیس لباس جو اسکے پاس گھر میں تھے ۱۶ لیکر انکو اپنے چھوٹے بیٹے یعقوب کو پہنایا ۔ اور بکری کے بچوں کی کھالیں اسکے ہاتھوں اور اسکی گردن پر جہاں بال نہ تھے ۱۷ لپیٹ دیں ۔ اور وہ لذیذ کھانا اور روٹی جو اس نے تیار کی تھی اپنے بیٹے یعقوب کے ہاتھ میں دے دی ۔ ۱۸ تب اس نے باپ کے پاس آ کر کہا اے میرے باپ! اس نے کہا میں ۱۹ حاضر ہوں ۔ تو کون ہے میرے بیٹے؟ ۔ یعقوب نے اپنے باپ سے کہا میں تیرا پہلوٹھا بیٹا عیسو ہوں ۔ میں نے تیرے کہنے کے مطابق کیا ہے ۔ سو ذرا اٹھ اور بیٹھ کر میرے ۲۰ شکار کا گوشت کھا تا کہ تو دل سے مجھے دعا دے ۔ تب اضحاق نے اپنے بیٹے سے کہا بیٹا! تجھے یہ اس قدر جلد کیسے مل گیا؟ اس نے کہا اس لئے کہ خداوند تیرے خدا نے میرا کام بنا دیا ۔ ۲۱ تب اضحاق نے یعقوب سے کہا اے میرے بیٹے ذرا نزدیک آ کہ میں تجھے ٹٹولوں کہ تو میرا وہی بیٹا عیسو ہے یا نہیں ۔ ۲۲ اور یعقوب اپنے باپ اضحاق کے نزدیک گیا اور اس نے اسے ٹٹول کر کہا آواز تو یعقوب کی ہے پر ہاتھ عیسو کے ۲۳ ہیں ۔ اور اس نے اسے نہ پہچانا اس لئے کہ اسکے ہاتھوں پر اسکے بھائی عیسو کے ہاتھوں کی طرح بال تھے ۔ سو اس نے ۲۴ اسے دعا دی ۔ اور اس نے پوچھا کیا تو میرا بیٹا عیسو ہی ہے؟ ۲۵ اس نے کہا میں وہی ہوں ۔ تب اس نے کہا کھانا میرے آگے لے آ اور میں اپنے بیٹے کے شکار کا گوشت کھاؤنگا تا کہ دل سے تجھے دعا دوں ۔ سو وہ اسے اسکے نزدیک لے آیا اور اس نے ۲۶ کھایا اور وہ اسکے لئے مے لایا اور اس نے پی ۔ پھر اسکے باپ اضحاق نے اس سے کہا اے میرے بیٹے! اب پاس آ کر مجھے ۲۷ چوم ۔ اس نے پاس جا کر اسے چوما ۔ تب اس نے اسکے لباس کی خوشبو پائی اور اسے دعا دیکر کہا

دیکھو! میرے بیٹے کی مہک
اس کھیت کی مہک کی مانند ہے
جسے خداوند نے برکت دی ہو ۔
۲۸ خدا آسمان کی اوس اور زمین کی فربہی
اور بہت سا اناج اور مے تجھے بخشے! ۔
۲۹ قومیں تیری خدمت کریں
اور قبیلے تیرے سامنے جھکیں!
تو اپنے بھائیوں کا سردار ہو
اور تیری ماں کے بیٹے تیرے آگے جھکیں!
جو تجھ پر لعنت کرے وہ خود لعنتی ہو
اور جو تجھے دعا دے وہ برکت پائے! ۔

۳۰ جب اِضحاق یعقوب کو دُعا دے چُکا اور یعقوب اپنے باپ اِضحاق کے پاس سے نِکلا ہی تھا کہ اُسکا بھائی عیسو اپنے شِکار سے لَوٹا ۞ ۳۱ وہ بھی لذیذ کھانا پکاکر اپنے باپ کے پاس لایا اور اُس نے اپنے باپ سے کہا میرا باپ اُٹھ کر اپنے بیٹے کے شِکار کا گوشت کھائے تاکہ دِل سے مُجھے دُعا دے ۞ ۳۲ اُسکے باپ اِضحاق نے اُس سے پُوچھا کہ تُو کَون ہے؟ اُس نے کہا مَیں تیرا پہلوٹھا بیٹا عیسو ہُوں ۞ ۳۳ تب تو اِضحاق بشدّت کانپنے لگا اور اُس نے کہا پھر وہ کَون تھا جو شِکار مار کر میرے پاس لے آیا اور مَیں نے تیرے آنے سے پہلے سب میں سے تھوڑا تھوڑا کھایا اور اُسے دُعا دی؟ اور مُبارک بھی وہی ہوگا ۞ ۳۴ عیسو اپنے باپ کی باتیں سُنتے ہی بڑی بلند اور حسرتناک آواز سے چِلّا اُٹھا اور اپنے باپ سے کہا مُجھ کو بھی دُعا دے۔ اَے میرے باپ! مُجھ کو بھی ۞ ۳۵ اُس نے کہا تیرا بھائی دغا سے آیا اور تیری برکت لے گیا ۞ ۳۶ تب اُس نے کہا کیا اُسکا نام یعقوب ٹھیک نہیں رکھا گیا؟ کیونکہ اُس نے دوبارہ مُجھے اڑنگا مارا۔ اُس نے میرا پہلوٹھے کا حق تو لے ہی لیا تھا اور دیکھ! اب وہ میری برکت بھی لے گیا۔ پھر اُس نے کہا کیا تُو نے میرے لئے کوئی برکت نہیں رکھ چھوڑی ہے؟ ۞ ۳۷ اِضحاق نے عیسو کو جواب دیا کہ دیکھ مَیں نے اُسے تیرا سردار ٹھہرایا اور اُسکے سب بھائیوں کو اُسکے سپُرد کیا کہ خادم ہوں اور اناج اور مَے اُسکی پرورش کے لئے بتائی۔ اب اَے میرے بیٹے تیرے لئے مَیں کیا کرُوں؟ ۞ ۳۸ تب عیسو نے اپنے باپ سے کہا کیا تیرے پاس ایک ہی برکت ہے اَے میرے باپ؟ مُجھے بھی دُعا دے۔ اَے میرے باپ! مُجھے بھی اور عیسو چِلّا چِلّا کر رویا ۞ ۳۹ تب اُسکے باپ اِضحاق نے اُس سے کہا

دیکھ! زرخیز زمین میں تیرا مسکن ہو
اور اُوپر سے آسمان کی شبنم اُس پر پڑے! ۞
۴۰ تیری اَوقات بسری تیری تلوار سے ہو اور تُو اپنے
بھائی کی خدمت کرے!
اور جب تُو آزاد ہو
تو اپنے بھائی کا جُوا اپنی گردن پر سے اُتار پھینکے ۞

۴۱ اور عیسو نے یعقوب سے اُس برکت کے سبب سے جو اُسکے باپ نے اُسے بخشی تھی کینہ رکھا اور عیسو نے اپنے دِل میں کہا کہ میرے باپ کے ماتم کے دِن نزدیک ہیں۔ پھر مَیں اپنے بھائی یعقوب کو مار ڈالُونگا ۞ ۴۲ اور رِبقہ کو اُسکے بڑے بیٹے عیسو کی یہ باتیں بتائی گئیں۔ تب اُس نے اپنے چھوٹے بیٹے یعقوب کو بُلوا کر اُس سے کہا کہ دیکھ تیرا بھائی عیسو تُجھے مار ڈالنے پر ہے اور یہی سوچ سوچ کر اپنے کو تسلّی دے رہا ہے ۞ ۴۳ سو اَے میرے بیٹے تُو میری بات مان اور اُٹھ کر حاران کو میرے بھائی لابن کے پاس بھاگ جا ۞ ۴۴ اور تھوڑے دِن اُسکے ساتھ رہ جب تک کہ تیرے بھائی کی خفگی اُتر نہ جائے ۞ ۴۵ یعنی جب تک تیرے بھائی کا قہر تیری طرف سے ٹھنڈا نہ ہو اور وہ اُس بات کو جو تُو نے اُس سے کی ہے بُھول نہ جائے۔ تب مَیں تُجھے وہاں سے بُلوا بھیجُونگی۔ مَیں ایک ہی دِن میں تُم دونوں کو کیوں کھو بیٹھوں؟ ۞

۴۶ اور رِبقہ نے اِضحاق سے کہا مَیں حِتّی لڑکیوں کے سبب سے اپنی زندگی سے تنگ ہُوں۔ سو اگر یعقوب حِتّی لڑکیوں میں سے جَیسی اِس مُلک کی لڑکیاں ہیں کسی سے بیاہ کرلے تو میری زندگی میں کیا لُطف رہیگا؟ ۞

۲۸ ۱ تب اِضحاق نے یعقوب کو بُلایا اور اُسے دُعا دی اور اُسے تاکید کی کہ تُو کنعانی لڑکیوں میں سے کسی سے بیاہ نہ کرنا ۞ ۲ تُو اُٹھ کر فدّان ارام کو اپنے نانا بیتوایل کے گھر جا اور وہاں سے اپنے ماموں لابن کی بیٹیوں میں سے ایک کو بیاہ لا ۞ ۳ اور قادرِ مُطلق خُدا تُجھے برکت بخشے اور تُجھے برومند کرے اور بڑھائے کہ تُجھ سے قَوموں کے جتھے پَیدا ہوں ۞ ۴ اور وہ اَبرہام کی برکت تُجھے اور تیرے ساتھ تیری نسل کو دے کہ تیری مسافرت کی یہ سرزمین جو خُدا نے اَبرہام کو دی تیری مِیراث ہو جائے ۞ ۵ سو اِضحاق نے یعقوب کو رُخصت کیا اور وہ فدّان ارام میں لابن کے پاس جو ارامی بیتوایل کا بیٹا اور یعقوب اور عیسو کی ماں رِبقہ کا بھائی تھا گیا ۞ ۶ پس جب عیسو نے دیکھا کہ اِضحاق نے یعقوب کو دُعا دیکر اُسے فدّان ارام کو بھیجا ہے تاکہ وہ وہاں سے بیوی بیاہ کر لائے اور اُسے دُعا دیتے وقت یہ تاکید بھی کی ہے کہ تُو کنعانی لڑکیوں میں سے کسی سے بیاہ نہ کرنا ۞ ۷ اور یعقوب اپنے ماں باپ کی بات مان کر فدّان ارام کو چلا گیا ۞ ۸ اور عیسو نے یہ بھی دیکھا کہ کنعانی لڑکیاں اُسکے باپ اِضحاق کو بُری لگتی ہیں ۞ ۹ تو عیسو اِسمٰعیل کے پاس گیا اور مَحلت کو جو اِسمٰعیل

حضرت یعقوب علیہ السلام کی شان میں گستاخی اوران کی طرف مکروفریب کی نسبت

بائبل کی اصل عبارت: جب اضحاق ضعیف ہوگیا اوراس کی آنکھیں ایسی دھندلا گئیں کہ اسے دکھائی نہ دیتا تھا تو اس نے اپنے بڑے بیٹے عیسو کو بلایا اور کہا اے میرے بیٹے اس نے کہا میں حاضر ہوں۔تب اس نے کہا دیکھ میں تو ضعیف ہوگیا ہوں اور مجھے اپنی موت کا دن معلوم نہیں،سواب تو ذرا اپنا ہتھیار،اپنا ترکش اوراپنی کمان لے کر جنگل کو نکل جا اور میرے لئے شکار مارلا،اور میری حسب پسند لذیذ کھانا میرے لئے تیار کرکے میرے آگے لے آتا کہ میں کھاؤں اور اپنے مرنے سے پہلے دل سے تجھے دعا دوں اور جب اضحاق اپنے بیٹے عیسو سے باتیں کررہا تھا تو ربقہ سن رہی تھی اور عیسو جنگل کو نکل گیا کہ شکار مار لائے۔تب ربقہ نے اپنے بیٹے یعقوب سے کہا کہ دیکھ میں نے تیرے باپ کو تیرے بھائی عیسو سے یہ کہتے سنا کہ میرے لئے شکار مار کر لذیذ کھانا میرے واسطے تیار کرتا کہ میں کھاؤں اوراپنے مرنے سے پیشتر خداوند کے آگے تجھے دعا دوں سوائے میرے بیٹے اس حکم کے مطابق جو میں تجھے دیتی ہوں،میری بات کو مان اور جا کر ریوڑ میں سے بکری کے دو اچھے اچھے بچے مجھے لادے اور میں ان کو لے کر تیری باپ کے لئے اس کی حسب پسند لذیذ کھانا تیار کردوں گی اور تو اسے اپنے باپ کے آگے لے جانا تا کہ وہ کھائے اوراپنے مرنے سے پیشتر تجھے دعا دے۔تب یعقوب نے اپنی ماں ربقہ سے کہا دیکھ میرے بھائی عیسو کے جسم پر بال ہیں اور میرا جسم صاف ہے۔شاید میرا باپ مجھے ٹٹولے تو میں اس کی نظر میں دغاباز ٹھہروں گا اور برکت نہیں لعنت کماؤں گا۔اسکی ماں نے کہا اے میرے بیٹے تیری لعنت مجھ پر آئے،تو صرف میری بات مان اور جا کر وہ بچے مجھے لادے۔تب وہ گیا اوران کو لا کر اپنی ماں کو دیا اوراس کی ماں نے اس کے باپ کی حسب پسند لذیذ کھانا تیار کیا اور ربقہ نے اپنے بڑے بیٹے عیسو کے نفیس لباس جو اس کے پاس گھر میں تھے،لے کر ان کو اپنے چھوٹے بیٹے یعقوب کو پہنایا اور بکری کے بچوں کی کھالیں اس کے ہاتھوں اوراس کی گردن پر جہاں بال نہ تھے،لپیٹ دیں اور وہ لذیذ کھانا اور روٹی جو اس نے تیار کی تھی،اپنے بیٹے یعقوب کے ہاتھ میں دے دی۔تب اس نے باپ کے پاس آکر کہا۔ اے میرے باپ اس نے کہا میں حاضر ہوں،تو کون ہے میرے بیٹے؟ یعقوب نے اپنے باپ سے کہا۔میں تیرا پہلوٹھا بیٹا عیسو ہوں۔میں نے تیرے کہنے کے مطابق کیا ہے۔سو ذرا اٹھ دو۔بیٹھ کر میرے شکار کا گوشت کھاتا کہ تو دل سے مجھے دعا دے۔تب اضحاق نے اپنے بیٹے سے کہا بیٹا تجھے یہ اس قدر جلد کیسے مل گیا؟ اس نے کہا اس لئے کہ خداوند تیرے خدا نے میرا کام بنا دیا۔تب اضحاق نے یعقوب سے کہا اے میرے بیٹے ذرا نزدیک آ کہ میں تجھے ٹٹولوں کہ تو میرا وہی بیٹا عیسو ہے یا نہیں اور یعقوب اپنے باپ اضحاق کے نزدیک گیا اوراس نے اسے ٹٹول کر کہا کہ آواز تو یعقوب کی ہے پر ہاتھ عیسو کے ہیں

اوراس نے اسے نہ پہچانا۔اس لئے کہ اس کے ہاتھوں پراس کے بھائی عیسو کے ہاتھوں کی طرح بال تھے۔سواس نے اسے دعادی اوراس سے پوچھا کہ کیاتو میرابیٹا عیسوہی ہے۔اس نے کہامیں وہی ہوں۔تب اس نے کہا کھانا میرے آگے لے آ اور میں اپنے بیٹے کے شکار کا گوشت کھاؤں گا تا کہ دل سے تجھے دعادوں۔سووہ اسے اس کے نزدیک لے آیا اوراس نے کھایااوروہ اس کے لئے مے لے آیااوراس نے پی،پھراس کے باپ اضحاق نے اس سے کہا،اے میرے بیٹے،اب پاس آکر مجھے چوم،اس نے پاس آکراسے چوما،تب اس نے اس کے لباس کی خوشبو پائی اوراسے دعادیکر کہا......الی۔

جب اضحاق یعقوب کودعادے چکا اور یعقوب اپنے باپ اضحاق کے پاس سے نکلا ہی تھا کہ اس کا بھائی عیسواپنے شکار سے لوٹا۔وہ بھی لذیذ کھانا پکا کراپنے باپ کے پاس لایااوراس نے اپنے باپ سے کہا۔میراباپ اٹھ کراپنے بیٹے کے شکار کا گوشت کھائے تا کہ دل سے مجھے دعادے۔اس کے باپ اضحاق نے اس سے پوچھا کہ تو کون ہے؟اس نے کہامیں تیراپہلوٹھا بیٹا عیسوہوں۔تب تواضحاق بشدت کانپنے لگااوراس نے کہاپھروہ کون تھاجوشکار مارکرمیرے پاس لے آیااور میں نے تیرے آنے سے پہلے سب میں سے تھوڑاتھوڑاکھایااوراسے دعادی؟اورمبارک بھی وہی ہوگا۔عیسواپنے باپ کی باتیں سنتے ہی بڑی بلنداورحسرت ناک آواز سے چلااٹھااوراپنے باپ سے کہا کہ مجھ کوبھی دعادے۔اے میرے باپ مجھ کوبھی۔ اس نے کہاتیرابھائی دغاسے آیااورتیری برکت لے گیا۔تب اس نے کہا،کیااس کا نام یعقوب ٹھیک نہیں رکھا گیا کیونکہ اس نے دوبارہ مجھے اڑنگامارا۔اس نے میراپہلوٹھے کاحق تولے ہی لیاتھااوردیکھواب وہ میری برکت بھی لے گیا(پیدائش باب ۲۷۔۱تا۳۶)

اس طویل عبارت کوپڑھیں بار بار پڑھیں اورسوچیں کہ اس عبارت کے بنانے والے نے خاندان نبوت کے متعلق کیا تصورپیش کیاہےاورہزاروں انبیاء کے باپ حضرت یعقوب علیہ السلام کی طرف اخلاقی پستی اورحضرت اسحاق کی بیوی اور یعقوب علیہ السلام کی والدہ کی طرف کیسی چال بازی اورحیلہ سازی کی نسبت کی ہے کہ انہوں نے اپنے کاونداورخداوند کے رسول برحق کی منشاء کے برعکس کس طرح نبوت کودوسری جگہ منتقل کرادیااورپھرخداوندتعالیٰ جوعلیم وخبیراوردلوں کے اندرپیدا ہونے والے خیالات سے آگاہ ہے،اس نے بھی حضرت اسحٰق کوباخبرنہ کیا۔حضرت اسحاق یہ پہچان لینے کے باوجودبھی کہ آوازتویعقوب کی ہے محتاط نہ ہوئے اورعیسوکاحق یعقوب کودے بیٹھےاوران کی قوت لمس واحساس اس قدرکمزورتھی کہ بکری کے بچے کی کھال میں اوربیٹے کی جلداوربالوں میں امتیازنہ کرسکے۔

علاوہ ازیں اسی طرح دغابازی اورمکاری سے حاصل کی ہوئی نبوت اوربرکت اللہ تعالیٰ کے ہاں کسی مرتبہ کی موجب ہوسکتی ہے؟اورلوگوں کے نزدیک کیونکرواجب التنظیم والتوقیرہوسکتی ہےاورجن کی اپنی اخلاقی پستی کاحال یہ ہوکہ بھائی کا

حق غصب کریں؟ اپنے والد اور خدا کے نبی سے جھوٹ بولیں، وہ لوگوں کو کس اخلاقی بلندی تک پہنچا سکتے ہیں؟ نیز پھل اور پھول تو درخت کے اور فروع اصول کے تابع ہوتے ہیں، جب بنی اسرائیل کا اصل اور درخت ایسا تھا تو پھر انبیاء بنی اسرائیل کی نبوت اور تمام بنی اسرائیل کی عادات وخصائل کے متعلق کون سا اچھا تصور قائم کیا جاسکتا ہے؟ جو اس اصل کی فرع، اس درخت کا پھل ہیں۔

قیاس کن زگلستان من بہار مرا

پھر شکار کا گوشت کھائے بغیر دعا نہ دینا بھی ہماری ناقص سمجھ سے بالاتر ہے، کیا اس کے بغیر دعا چپکتی نہیں تھی؟ نیز سوچنے کی بات یہ بھی ہے کہ حضرت اسحاق کا عیسو کو یہ فرمانا اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق تھا یا اپنی خواہش کے مطابق۔ پہلی صورت میں اللہ تعالیٰ کے منشاء ومقصد کا پورا نہ ہونا لازم آئے گا اور دوسری صورت میں پیغمبر کا نبوت جیسے اہم معالات میں اپنی خواہش نفس کے مطابق عمل پیرا ہونا لازم آئے گا اور دونوں صورتیں غلط اور ناقابل قبول ہیں۔

نیز اگر یعقوب علیہ السلام کو نبوت مل جانا اللہ تعالیٰ کی مشیت سے ہوتا تو حضرت اسحاق اس طرح نہ فرماتے کہ "تیرا بھائی دغا سے آیا اور تیری برکت لے گیا" اور نہ جناب عیسو کہتے کہ "اس نے اب دوسری بار مجھے اڑنگا مارا پہلے میرا پہلوٹھے کا حق لے لیا اور اب وہ میری برکت بھی لے گیا" لہذا اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کی نبوت سراسر فریب ومکر پر مبنی تھی اور اس پر نہ اللہ تعالیٰ کی رضا مند تھا اور نہ ہی حضرت اسحاق اور انہوں نے اپنے والد کے ساتھ دھوکہ دہی کی ایسی مثال قائم کی جس کا مہذب معاشرے میں بھی تصور نہیں کیا جاسکتا چہ جائیکہ خاندان نبوت میں اور ہزاروں انبیاء کے باپ میں۔

لیکن اس کے برعکس اسلامی مآخذ یعنی قرآن وحدیث میں کہیں حضرت یعقوب کی طرف ایسے مکروہ اور ناپسندیدہ فعل کی نسبت، نہ ان کی والدہ کی طرف اور نہ حضرت اسحاق کی طرف دھوکا کھا جانے کی نسبت ہے اور نہ یہ کہ ان کی دعا شیرینی اور نذرانہ کے بغیر چپکتی نہیں تھی بلکہ حضرت سارہ اور حضرت ابراہیم کو بشارت دی گئی تو باپ بیٹے کی اکٹھی **فبشرناها باسحٰق ومن وراء اسحاق یعقوب** اور ان کے ہبہ کیے جانے کا ذکر کیا گیا تو بھی اکٹھا **وھبنا له اسحق و یعقوب** ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو اسحٰق اور یعقوب ہبہ کیے اور ساتھ ہی ان کا ہدایت کے اعلیٰ معیار پر ہونا بیان کرتے ہوئے فرمایا:

کلا ھدینا ونوحاً ھدینا من قبل

ہم نے ان دونوں میں سے ہر ایک کو خصوصی ہدایت کے ساتھ نوازا اور ان سے قبل نوح علیہ السلام کو ہدایت مخصوصہ کے ساتھ سرفراز فرمایا اور سورہ انبیاء میں ان کا ہبہ کیا جانا اور صلاح وتقویٰ کے اعلیٰ معیار پر ہونا بیان کرتے ہوئے فرمایا:

ووھبنا لہ اسحٰق ویعقوب نافلۃ وکلا جعلنا صالحین

ہم نے حضرت ابراہیم کو اسحاق کا ہبہ کیا اور مزید براں یعقوب کا اور ہر ایک کو صالح و متقی بنایا۔

اب ہر صاحب عقل و شعور اسلامی نقطہ نظر اور یہودیت و نصرانیت کے نقطہ نظر میں واضح طور پر فرق کر سکتا ہے اور بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دامن عصمت کو اس قسم کے مکر و فریب کی آلائش بلکہ جملہ معاصی اور عیوب کی آلودگی سے روز اول سے ہی محفوظ رکھا ہوا تھا اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں روز اول سے ہی اس منصب و مرتبہ کے لئے حضرت یعقوب علیہ السلام کو منتخب کر لیا گیا اور ان کے متعلق حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی بتلا دیا تھا کہ حضرت اسحاق علیہ السلام کے بعد اس منصب کے حق دار حضرت یعقوب علیہ السلام ہیں۔ اسی لئے عیسو کا کہیں نام ہی نہیں لیا گیا۔ لہذا ان کو اس سعادت کے حصول کے لئے یہ ہتھکنڈے استعمال کرنے کی کیا ضرورت تھی جبکہ خدا نے پہلے ہی سے ان کو بخش دی تھی۔

بلکہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم و اسحاق اور یعقوب و یوسف موسیٰ و ہارون اور داؤد و سلیمان اور اسماعیل، یسع، یونس اور لوط علیہم السلام کا ذکر کر کے اپنے حبیب مکرم ﷺ کو فرمایا

اولئک الذین ھدی اللہ فبھدٰھم اقتدہ

ان لوگوں کو ہم نے خصوصی ہدایت اور اخلاق عالیہ اور اعلیٰ کمالات کے ساتھ نوازا ہے لہذا تم بھی ان اخلاق و کمالات اور ہدایت کے اعلیٰ مراتب کو اپنے اندر جمع کر لو، جس سے صاف ظاہر ہے کہ وہ مقدس ہستیاں پیغمبر آخر الزماں ﷺ کے لئے بطور نمونہ پیش کی جا رہی ہیں۔ اگر العیاذ باللہ ان میں کوئی عیب اور نقص ہوتا تو قطعاً ان کی سیرت و کردار کو اپنانے کا حکم ایک عام مسلمان کو بھی نہیں دیا جا سکتا تھا چہ جائیکہ ایک عظیم رسول کو۔

لہذا بحمد للہ تعالیٰ واضح ہو گیا کہ اہل کتاب نے ہر ممکن الزام لگا کر انبیاء کرام کی شان والا کو کم کرنے کی کوشش کی ہے اور اسلام نے ان کا صحیح مقام لوگوں پر آشکار کیا ہے اور ان کے دامن عصمت سے ہر قسم کے غبار کو دور کر دیا ہے۔

بائبل کے مطابق حضرت یعقوب علیہ السلام پر ایک وقت میں دو سگی بہنوں سے شادی کا الزام

بن ابرہام کی بیٹی اور نبایوت کی بہن تھی بیاہ کر کے اپنی اور بیویوں میں شامل کیا۔

۱۰ اور یعقوب بیر سبع سے نکل کر حاران کی طرف چلا۔ ۱۱ اور ایک جگہ پہنچ کر ساری رات وہیں رہا کیونکہ سورج ڈوب گیا تھا اور اس نے اس جگہ کے پتھروں میں سے ایک اٹھا کر اپنے سرہانے دھر لیا اور اسی جگہ سونے کو لیٹ گیا۔ ۱۲ اور خواب میں کیا دیکھتا ہے کہ ایک سیڑھی زمین پر کھڑی ہے اور اسکا سرا آسمان تک پہنچا ہوا ہے اور خدا کے فرشتے اس پر سے چڑھتے اترتے ہیں۔ ۱۳ اور خداوند اسکے اوپر کھڑا کہہ رہا ہے کہ میں خداوند تیرے باپ ابرہام کا خدا اور اضحاق کا خدا ہوں میں یہ زمین جس پر تو لیٹا ہے تجھے اور تیری نسل کو دونگا۔ ۱۴ اور تیری نسل زمین کی گرد کے ذروں کی مانند ہوگی اور تو مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب میں پھیل جائیگا اور زمین کے سب قبیلے تیرے اور تیری نسل کے وسیلہ سے برکت پائینگے۔ ۱۵ اور دیکھ میں تیرے ساتھ ہوں اور ہر جگہ جہاں کہیں تو جائے تیری حفاظت کرونگا اور تجھ کو اس ملک میں پھر لاؤنگا اور جو میں نے تجھ سے کہا ہے جب تک اسے پورا نہ کرلوں تجھے نہیں چھوڑونگا۔ ۱۶ تب یعقوب جاگ اٹھا اور کہنے لگا کہ یقیناً خداوند اس جگہ ہے اور مجھے معلوم نہ تھا۔ ۱۷ اور اس نے ڈر کر کہا یہ کیسی بھیانک جگہ ہے! سو یہ خدا کے گھر اور آسمان کے آستانہ کے سوا اور کچھ نہ ہوگا۔ ۱۸ اور یعقوب صبح سویرے اٹھا اور اس پتھر کو جسے اس نے اپنے سرہانے دھرا تھا لیکر ستون کی طرح کھڑا کیا اور اسکے سرے پر تیل ڈالا۔ ۱۹ اور اس جگہ کا نام بیت ایل رکھا لیکن پہلے اس بستی کا نام لوز تھا۔ ۲۰ اور یعقوب نے منت مانی اور کہا کہ اگر خدا میرے ساتھ رہے اور جو سفر میں کر رہا ہوں اس میں میری حفاظت کرے اور مجھے کھانے کو روٹی اور پہننے کو کپڑا دیتا رہے۔ ۲۱ اور میں اپنے باپ کے گھر سلامت لوٹ آؤں تو خداوند میرا خدا ہوگا۔ ۲۲ اور یہ پتھر جو میں نے ستون سا کھڑا کیا ہے خدا کا گھر ہوگا اور جو کچھ تو مجھے دے اسکا دسواں حصہ ضرور ہی تجھے دیا کرونگا۔

باب ۲۹

۱ اور یعقوب آگے چل کر مشرقی لوگوں کے ملک میں پہنچا۔ ۲ اور اس نے دیکھا کہ میدان میں ایک کنواں ہے اور کنوئیں کے نزدیک بھیڑ بکریوں کے تین ریوڑ بیٹھے ہیں کیونکہ چرواہے اسی کنوئیں سے ریوڑوں کو پانی پلاتے تھے اور کنوئیں کے منہ پر ایک بڑا پتھر دھرا رہتا تھا۔ ۳ اور جب سب ریوڑ وہاں اکٹھے ہوتے تھے تب وہ اس پتھر کو کنوئیں کے منہ پر سے ڈھلکاتے اور بھیڑوں کو پانی پلا کر اس پتھر کو پھر اسی جگہ کنوئیں کے منہ پر رکھ دیتے تھے۔ ۴ تب یعقوب نے ان سے کہا اے میرے بھائیو تم کہاں کے ہو؟ انہوں نے کہا ہم حاران کے ہیں۔ ۵ پھر اس نے پوچھا کہ تم نحور کے بیٹے لابن سے واقف ہو؟ انہوں نے کہا ہم واقف ہیں۔ ۶ اس نے پوچھا کیا وہ خیریت سے ہے؟ انہوں نے کہا خیریت سے ہے اور وہ دیکھ اسکی بیٹی راخل بھیڑ بکریوں کے ساتھ چلی آتی ہے۔ ۷ اور اس نے کہا دیکھو ابھی تو دن بہت ہے اور چوپایوں کے جمع ہونے کا وقت نہیں۔ تم بھیڑ بکریوں کو پانی پلا کر پھر چرانے کو لے جاؤ۔ ۸ انہوں نے کہا ہم ایسا نہیں کر سکتے جب تک کہ سب ریوڑ جمع نہ ہو جائیں۔ تب ہم اس پتھر کو کنوئیں کے منہ پر سے ڈھلکاتے ہیں اور بھیڑ بکریوں کو پانی پلاتے ہیں۔ ۹ وہ ان سے باتیں کر ہی رہا تھا کہ راخل اپنے باپ کی بھیڑ بکریوں کے ساتھ آئی کیونکہ وہ انکو چرایا کرتی تھی۔ ۱۰ جب یعقوب نے اپنے ماموں لابن کی بیٹی راخل کو اور اپنے ماموں لابن کے ریوڑ کو دیکھا تو وہ نزدیک گیا اور پتھر کو کنوئیں کے منہ پر سے ڈھلکا کر اپنے ماموں لابن کے ریوڑ کو پانی پلایا۔ ۱۱ اور یعقوب نے راخل کو چوما اور چلا چلا کر رویا۔ ۱۲ اور یعقوب نے راخل سے کہا کہ میں تیرے باپ کا رشتہ دار اور ربقہ کا بیٹا ہوں۔ تب اس نے دوڑ کر اپنے باپ کو خبر دی۔ ۱۳ لابن اپنے بھانجے کی خبر پاتے ہی اس سے ملنے کو دوڑا اور اسکو گلے لگایا اور چوما اور اسے اپنے گھر لایا تب اس نے لابن کو اپنا سارا حال بتایا۔ ۱۴ لابن نے اسے کہا کہ تو واقعی میری ہڈی اور میرا گوشت ہے۔ سو وہ ایک مہینہ اسکے ساتھ رہا۔ ۱۵ تب لابن نے یعقوب سے کہا چونکہ تو میرا رشتہ دار ہے تو کیا اسلئے لازم ہے کہ تو میری خدمت مفت کرے؟ سو مجھے بتا کہ تیری اجرت کیا ہوگی؟ ۱۶ اور لابن کی دو بیٹیاں تھیں بڑی کا نام لیاہ اور چھوٹی کا نام راخل تھا۔ ۱۷ لیاہ کی آنکھیں چندھی تھیں پر راخل حسین اور خوبصورت تھی۔

۱۸ اور یعقوب راخل پر فریفتہ تھا۔ سو اس نے کہا کہ تیری چھوٹی بیٹی راخل کی خاطر میں سات برس تیری خدمت کرونگا ۞ ۱۹ لابن نے کہا اسے غیر آدمی کو دینے کی جگہ تو تجھی کو دینا بہتر ہے۔ تو میرے پاس رہ ۞ ۲۰ چنانچہ یعقوب سات برس تک راخل کی خاطر خدمت کرتا رہا پر وہ اسے راخل کی محبت کے سبب سے چند دنوں کے برابر معلوم ہوئے ۞ ۲۱ اور یعقوب نے لابن سے کہا کہ میری مدت پوری ہو گئی۔ سو میری بیوی مجھے دے تاکہ میں اسکے پاس جاؤں ۞ ۲۲ تب لابن نے اس جگہ کے سب لوگوں کو بلا کر جمع کیا اور انکی ضیافت کی ۞ ۲۳ اور جب شام ہوئی تو اپنی بیٹی لیاہ کو اسکے پاس لے آیا اور یعقوب اس سے ہم آغوش ہوا ۞ ۲۴ اور لابن نے اپنی لونڈی زلفہ اپنی بیٹی لیاہ کے ساتھ کر دی کہ اسکی لونڈی ہو ۞ ۲۵ جب صبح کو معلوم ہوا کہ یہ تو لیاہ ہے تب اس نے لابن سے کہا کہ تو نے مجھ سے یہ کیا کیا؟ کیا میں نے جو تیری خدمت کی وہ راخل کی خاطر نہ تھی؟ پھر تو نے کیوں مجھے دھوکا دیا ۞ ۲۶ لابن نے کہا ہمارے ملک میں یہ دستور نہیں کہ پہلوٹھی سے پہلے چھوٹی کو بیاہ دیں ۞ ۲۷ تو اسکا ہفتہ پورا کر دے پھر ہم دوسری بھی تجھے دے دینگے جسکی خاطر تجھے سات برس اور میری خدمت کرنی ہوگی ۞ ۲۸ یعقوب نے ایسا ہی کیا کہ لیاہ کا ہفتہ پورا کیا تب لابن نے اپنی بیٹی راخل بھی اسے بیاہ دی ۞ ۲۹ اور اپنی لونڈی بلہاہ اپنی بیٹی راخل کے ساتھ کر دی کہ اسکی لونڈی ہو ۞ ۳۰ سو وہ راخل سے بھی ہم آغوش ہوا اور وہ لیاہ سے زیادہ راخل کو چاہتا تھا اور سات برس اور ساتھ رہ کر لابن کی خدمت کی ۞

۳۱ اور جب خداوند نے دیکھا کہ لیاہ سے نفرت کی گئی تو اس نے اسکا رحم کھولا مگر راخل بانجھ رہی ۞ ۳۲ اور لیاہ حاملہ ہوئی اور اسکے بیٹا ہوا اور اس نے اسکا نام روبن رکھا کیونکہ اس نے کہا کہ خداوند نے میرا دکھ دیکھ لیا سو میرا شوہر اب مجھے پیار کریگا ۞ ۳۳ اور وہ پھر حاملہ ہوئی اور اسکے بیٹا ہوا۔ تب اس نے کہا کہ خداوند نے سنا کہ مجھ سے نفرت کی گئی اسلئے اس نے مجھے یہ بھی بخشا۔ سو اس نے اسکا نام شمعون رکھا ۞ ۳۴ اور وہ پھر حاملہ ہوئی اور اسکے بیٹا ہوا۔ تب اس نے کہا کہ اب اس بار میرا شوہر کو مجھ سے الفت ہوگی کیونکہ اس سے میرے تین بیٹے ہوئے اسلئے اسکا نام لاوی رکھا گیا ۞ ۳۵ اور وہ پھر حاملہ ہوئی اور اسکے بیٹا ہوا۔ تب اس نے کہا کہ اب میں خداوند کی ستایش کرونگی اسلئے اسکا نام یہوداہ رکھا۔ پھر اسکے اولاد ہونے میں توقف ہوا ۞

باب ۳۰ ۱ اور جب راخل نے دیکھا کہ یعقوب سے اسکے اولاد نہیں ہوتی تو راخل کو اپنی بہن پر رشک آیا سو وہ یعقوب سے کہنے لگی کہ مجھے بھی اولاد دے نہیں تو میں مر جاؤنگی ۞ ۲ تب یعقوب کا قہر راخل پر بھڑکا اور اس نے کہا کیا میں خدا کی جگہ ہوں جس نے تجھ کو اولاد سے محروم رکھا ہے؟ ۞ ۳ اس نے کہا دیکھ میری لونڈی بلہاہ حاضر ہے۔ اسکے پاس جا تاکہ میرے لئے اس سے اولاد ہو اور وہ اولاد میری ٹھہرے ۞ ۴ اور اس نے اپنی لونڈی بلہاہ کو اسے دیا کہ اسکی بیوی بنے اور یعقوب اسکے پاس گیا ۞ ۵ اور بلہاہ حاملہ ہوئی اور یعقوب سے اسکے بیٹا ہوا ۞ ۶ تب راخل نے کہا کہ خدا نے میرا انصاف کیا اور میری فریاد بھی سنی اور مجھ کو بیٹا بخشا اسلئے اس نے اسکا نام دان رکھا ۞ ۷ اور راخل کی لونڈی بلہاہ پھر حاملہ ہوئی اور یعقوب سے اسکے دوسرا بیٹا ہوا ۞ ۸ تب راخل نے کہا میں اپنی بہن کے ساتھ نہایت زور مار مار کر کشتی لڑی اور میں نے فتح پائی۔ سو اس نے اسکا نام نفتالی رکھا ۞ ۹ جب لیاہ نے دیکھا کہ وہ جننے سے رہ گئی تو اس نے اپنی لونڈی زلفہ کو لیکر یعقوب کو دیا کہ اسکی بیوی بنے ۞ ۱۰ اور لیاہ کی لونڈی زلفہ کے بھی یعقوب سے ایک بیٹا ہوا ۞ ۱۱ تب لیاہ نے کہا زہے قسمت! سو اس نے اسکا نام جد رکھا ۞ ۱۲ اور لیاہ کی لونڈی زلفہ کے یعقوب سے پھر ایک بیٹا ہوا ۞ ۱۳ تب لیاہ نے کہا میں خوش قسمت ہوں۔ عورتیں مجھے خوش قسمت کہینگی اور اس نے اسکا نام آشر رکھا ۞ ۱۴ اور روبن گیہوں کاٹنے کے موسم میں گھر سے نکلا اور اسے کھیت میں مردم گیاہ مل گئے اور وہ اپنی ماں لیاہ کے پاس لے آیا۔ تب راخل نے لیاہ سے کہا کہ اپنے بیٹے کے مردم گیاہ میں سے مجھے بھی کچھ دیدے ۞ ۱۵ اس نے کہا کیا یہ چھوٹی بات ہے کہ تو نے میرے شوہر کو لے لیا اور اب کیا میرے بیٹے کے مردم گیاہ بھی لینا چاہتی ہے؟ راخل نے کہا بس تو آج رات وہ تیرے بیٹے کے مردم گیاہ کی خاطر تیرے ساتھ سوئیگا ۞ ۱۶ جب یعقوب شام کو کھیت سے آ رہا تھا تو لیاہ آگے سے اس سے ملنے کو گئی اور کہنے لگی کہ

بائبل کے مطابق حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹے روبن کا اپنی ماں سے زنا کرنا

پیدایش

۳۵ - ۱۳

دُونگا اور تیرے بعد تیری نسل کو بھی یہی مُلک دُونگا۔ اور

۱۳ خُدا جس جگہ اُس سے ہمکلام ہُؤا وہیں سے اُسکے پاس سے اُوپر چلا گیا۔

۱۴ تب یعقوب نے اُس جگہ جہاں وہ اُس سے ہمکلام ہُؤا پتھر کا ایک ستُون کھڑا کیا اور اُس پر تپاون کیا اور تیل ڈالا۔

۱۵ اور یعقوب نے اُس مقام کا نام جہاں

۱۶ خُدا اُس سے ہمکلام ہُؤا بیت ایل رکھا۔ اور وہ بیت ایل سے چلے اور افرات تھوڑی ہی دُور رہ گیا تھا کہ راخل کے دردِ زِہ لگا اور وضعِ حمل میں نہایت دِقّت ہُوئی۔

۱۷ اور جب وہ سخت درد میں مُبتلا تھی تو دائی نے اُس سے کہا ڈر

۱۸ مت۔ اب کے بھی تیرے بیٹا ہی ہوگا۔ اور یُوں ہُؤا کہ اُس نے مرتے مرتے اُسکا نام بنُونی رکھا اور مر گئی پر

۱۹ اُسکے باپ نے اُسکا نام بنیمین رکھا۔ اور راخل مر گئی

۲۰ اور افرات یعنی بیت لحم کے راستہ میں دفن ہُوئی۔ اور یعقوب نے اُسکی قبر پر ایک ستُون کھڑا کر دیا۔ راخل

۲۱ کی قبر کا یہ ستُون آج تک موجود ہے۔ اور اِسرائیل آگے بڑھا اور عدر کے بُرج کی پرلی طرف اپنا ڈیرا لگایا۔

۲۲ اور اِسرائیل کے اُس مُلک میں رہتے ہُوئے یُوں ہُؤا کہ رُوبن نے جا کر اپنے باپ کی حرم بلہاہ سے مباشرت کی اور اِسرائیل کو یہ معلوم ہو گیا۔

۲۳ اُس وقت یعقوب کے بارہ بیٹے تھے۔ لیاہ کے بیٹے یہ تھے۔ رُوبن یعقوب کا پہلوٹھا اور شمعون اور لاوی

۲۴ اور یہوداہ اور اِشکار اور زبُولون۔ اور راخل کے بیٹے

۲۵ یُوسف اور بنیمین تھے۔ اور راخل کی لونڈی بلہاہ کے

۲۶ بیٹے دان اور نفتالی تھے۔ اور لیاہ کی لونڈی زلفہ کے بیٹے جد اور آشر تھے۔ یہ سب یعقوب کے بیٹے ہیں جو فدان

۲۷ ارام میں پیدا ہُوئے۔ اور یعقوب ممرے میں جو قریت اربع یعنی حبرون ہے جہاں ابرہام اور اِضحاق نے ڈیرا کیا تھا اپنے

۲۸ باپ اِضحاق کے پاس آیا۔ اور اِضحاق ایک سَو اسّی برس

۲۹ کا ہُؤا۔ تب اِضحاق نے دم چھوڑ دیا اور وفات پائی اور بُڈھا اور پُوری عمر کا ہو کر اپنے لوگوں میں جا مِلا اور اُسکے بیٹوں عیسو اور یعقوب نے اُسے دفن کیا۔

۳۶

اور عیسو یعنی ادوم کا نسب نامہ یہ ہے۔ عیسو کنعانی

۲ لڑکیوں میں سے حتی ایلون کی بیٹی عدہ کو اور حوی صبعون

۳۶ - ۱۹

کی نواسی اور عنہ کی بیٹی اہلیبامہ کو۔ اور اِسمٰعیل کی بیٹی

۳ اور نبایوت کی بہن بشامہ کو بیاہ لایا۔ اور عیسو سے عدہ

۴ کے الیفز پیدا ہُؤا اور بشامہ کے رعوایل پیدا ہُؤا۔ اور

۵ اہلیبامہ کے یعوس اور یعلام اور قورح پیدا ہُوئے۔ یہ عیسو کے بیٹے ہیں جو مُلکِ کنعان میں پیدا ہُوئے۔

۶ اور عیسو اپنی بیویوں اور بیٹے بیٹیوں اور اپنے گھر کے سب نوکر چاکروں اور اپنے چوپایوں اور تمام جانوروں اور اپنے سب مال اسباب کو جو اُس نے مُلکِ کنعان میں جمع کیا تھا لیکر اپنے بھائی یعقوب کے پاس سے ایک دُوسرے مُلک کو چلا گیا۔

۷ کیونکہ اُنکے پاس اِس قدر سامان ہو گیا تھا کہ وہ ایک جگہ رہ نہیں سکتے تھے اور اُنکے چوپایوں کی کثرت کے سبب سے اُس زمین میں جہاں اُنکا قیام تھا گنجایش نہ تھی۔

۸ پس عیسو جسے ادوم بھی کہتے ہیں کوہ شعیر میں رہنے لگا۔

۹ اور عیسو کا جو کوہ شعیر کے ادومیوں کا باپ ہے یہ نسب نامہ ہے۔

۱۰ عیسو کے بیٹوں کے نام یہ ہیں۔ الیفز عیسو کی بیوی عدہ کا بیٹا

۱۱ اور رعوایل عیسو کی بیوی بشامہ کا بیٹا۔ الیفز کے بیٹے تیمان اور اومر اور صفو اور جعتام اور قنز تھے۔

۱۲ اور تمنع عیسو کے بیٹے الیفز کی حرم تھی اور الیفز سے اُسکے عمالیق پیدا ہُؤا۔ سو عیسو کی بیوی عدہ کے بیٹے یہ تھے۔

۱۳ رعوایل کے بیٹے یہ ہیں۔ نحت اور زارح اور سمہ اور مزہ۔ یہ عیسو کی بیوی بشامہ کے بیٹے تھے۔

۱۴ اور اہلیبامہ کے بیٹے جو عنہ کی بیٹی صبعون کی نواسی اور عیسو کی بیوی تھی یہ ہیں۔ عیسو سے اُسکے یعوس اور یعلام اور قورح پیدا ہُوئے۔

۱۵ اور عیسو کی اولاد میں جو رئیس تھے سو یہ ہیں۔ عیسو کے پہلوٹھے بیٹے الیفز کی اولاد میں رئیس تیمان رئیس اومر رئیس صفو رئیس قنز۔

۱۶ رئیس قورح رئیس جعتام رئیس عمالیق۔ یہ وہ رئیس ہیں جو الیفز سے مُلکِ ادوم میں پیدا ہُوئے اور عدہ کے فرزند تھے۔

۱۷ اور رعوایل بن عیسو کے بیٹے یہ ہیں۔ رئیس نحت رئیس زارح رئیس سمہ رئیس مزہ۔ یہ وہ رئیس ہیں جو رعوایل سے مُلکِ ادوم میں پیدا ہُوئے اور عیسو کی بیوی بشامہ کے فرزند تھے۔

۱۸ اور عیسو کی بیوی اہلیبامہ کی اولاد یہ ہیں۔ رئیس یعوس رئیس یعلام رئیس قورح۔ یہ وہ رئیس ہیں جو عیسو کی بیوی اہلیبامہ بنت عنہ کے فرزند تھے۔

۱۹ سو عیسو یعنی ادوم کی اولاد اور

۳۴

بائبل میں یہودا ابن یعقوب علیہ السلام پر بہتان اور نسب مسیح علیہ السلام پر اعتراض

(۸) شریر تھا۔ سو خداوند نے اُسے ہلاک کر دیا۔ تب یہوداہ نے اونان سے کہا کہ اپنے بھائی کی بیوی کے پاس جا اور دیور کا حق ادا کر تاکہ تیرے بھائی کے نام سے نسل چلے۔ (۹) اور اونان جانتا تھا کہ یہ نسل میری نہ کہلائیگی۔ سو یوں ہوا کہ جب وہ اپنے بھائی کی بیوی کے پاس جاتا تو نطفہ کو زمین پر گرا دیتا تھا کہ مبادا اُسکے بھائی کے نام سے نسل چلے۔ (۱۰) اور اُسکا یہ کام خداوند کی نظر میں بہت بُرا تھا اِسلئے اُس نے اُسے بھی ہلاک کیا۔ (۱۱) (تب یہوداہ نے اپنی بہو تمر سے کہا کہ میرے بیٹے سیلہ کے بالغ ہونے تک تُو اپنے باپ کے گھر بیوہ بیٹھی رہ کیونکہ اُس نے سوچا کہ کہیں یہ بھی اپنے بھائیوں کی طرح ہلاک نہ ہو جائے سو تمر اپنے باپ کے گھر میں جا کر رہنے لگی۔ (۱۲) اور ایک عرصہ کے بعد ایسا ہوا کہ سوع کی بیٹی جو یہوداہ کی بیوی تھی مر گئی اور جب یہوداہ کو اُسکا غم بھولا تو وہ اپنے عدلامی دوست حیرہ کے ساتھ اپنی بھیڑوں کی پشم کے کترنے والوں کے پاس تمنت کو گیا۔ (۱۳) اور تمر کو یہ خبر ملی کہ تیرا خسر اپنی بھیڑوں کی پشم کترنے کے لئے تمنت کو جا رہا ہے۔ (۱۴) تب اُس نے اپنے رنڈاپے کے کپڑوں کو اُتار پھینکا اور برقع اوڑھا اور اپنے کو ڈھانکا اور عینیم کے پھاٹک کے برابر جو تمنت کی راہ پر ہے جا بیٹھی کیونکہ اُس نے دیکھا کہ سیلہ بالغ ہو گیا مگر یہ اُس سے بیاہی نہیں گئی۔ (۱۵) یہوداہ اُسے دیکھ کر سمجھا کہ کوئی کسبی ہے کیونکہ اُس نے اپنا مُنہ ڈھانک رکھا تھا۔ (۱۶) سو وہ راستہ سے اُسکی طرف کو پھرا اور اُس سے کہنے لگا کہ ذرا مجھے اپنے ساتھ مباشرت کر لینے دے کیونکہ اُسے بالکل نہیں معلوم تھا کہ وہ اُسکی بہو ہے۔ اُس نے کہا تُو مجھے کیا دیگا تاکہ میرے ساتھ مباشرت کرے؟ (۱۷) اُس نے کہا میں ریوڑ میں سے بکری کا ایک بچہ تجھے بھیج دونگا۔ اُس نے کہا کہ اُسکے بھیجنے تک تُو میرے پاس کچھ رہن کر دیگا؟ (۱۸) اُس نے کہا تجھے رہن کیا دُوں؟ اُس نے کہا اپنی مُہر اور اپنا بازوبند اور اپنی لاٹھی جو تیرے ہاتھ میں ہے۔ اُس نے یہ چیزیں اُسے دیں اور اُس کے ساتھ مباشرت کی اور وہ اُس سے حاملہ ہو گئی۔ (۱۹) پھر وہ اُٹھ کر چلی گئی اور برقع اُتار کر رنڈاپے کا جوڑا پہن لیا۔ (۲۰) اور یہوداہ نے اپنے عدلامی دوست کے ہاتھ بکری کا بچہ بھیجا تاکہ اُس عورت کے پاس سے اپنا رہن واپس منگائے پر وہ عورت اُسے نہ ملی۔ (۲۱) تب اُس نے اُس جگہ کے لوگوں سے پوچھا کہ وہ کسبی جو عینیم میں راستہ کے برابر بیٹھی تھی کہاں ہے؟ اُنہوں نے کہا یہاں کوئی کسبی نہ تھی۔ (۲۲) تب اُس نے یہوداہ کے پاس لوٹ کر اُسے بتایا کہ وہ مجھے نہیں ملی اور وہاں کے لوگ بھی کہتے تھے کہ وہاں کوئی کسبی نہیں تھی۔ (۲۳) یہوداہ نے کہا خیر! اُس رہن کو وہی رکھے ہم تو بدنام نہ ہوں۔ میں نے تو بکری کا بچہ بھیجا پر وہ تجھے نہیں ملی۔ (۲۴) اور قریباً تین مہینے کے بعد یہوداہ کو یہ خبر ملی کہ تیری بہو تمر نے زنا کیا اور اُسے چھنالے کا حمل بھی ہے۔ یہوداہ نے کہا کہ اُسے باہر نکال لاؤ کہ وہ جلائی جائے۔ (۲۵) جب اُسے باہر نکالا تو اُس نے اپنے خسر کو کہلا بھیجا کہ میرے اُسی شخص کا حمل ہے جسکی یہ چیزیں ہیں۔ سو تُو پہچان تو سہی کہ یہ مُہر اور بازوبند اور لاٹھی کس کی ہے؟ (۲۶) تب یہوداہ نے اقرار کیا اور کہا کہ وہ مجھ سے زیادہ صادق ہے کیونکہ میں نے اُسے اپنے بیٹے سیلہ سے نہیں بیاہا اور وہ پھر کبھی اُسکے پاس نہ گیا۔ (۲۷) اور اُسکے وضع حمل کے وقت معلوم ہوا کہ اُسکے پیٹ میں توام ہیں۔ (۲۸) اور جب وہ جننے لگی تو ایک بچے کا ہاتھ باہر آیا اور دائی نے پکڑ کر اُسکے ہاتھ میں لال ڈورا باندھ دیا اور کہنے لگی کہ یہ پہلے پیدا ہوا۔ (۲۹) اور یوں ہوا کہ اُس نے اپنا ہاتھ پھر کھینچ لیا۔ اِتنے میں اُسکا بھائی پیدا ہو گیا۔ تب وہ دائی بول اُٹھی کہ تُو کیسے زبردستی نکل پڑا؟ سو اُسکا نام فارص رکھا گیا۔ (۳۰) پھر اُسکا بھائی جسکے ہاتھ میں لال ڈورا بندھا تھا پیدا ہوا اور اُسکا نام زارح رکھا گیا۔)

باب (۱) اور یوسف کو مصر میں لائے اور فوطیفار مصری نے جو فرعون کا ایک حاکم اور جلوداروں کا سردار تھا اُسکو اسمٰعیلیوں کے ہاتھ سے جو اُسے وہاں لے گئے تھے خرید لیا۔ (۲) اور خداوند یوسف کے ساتھ تھا اور وہ اقبالمند ہوا اور اپنے مصری آقا کے گھر میں رہتا تھا۔ (۳) اور اُسکے آقا نے دیکھا کہ خداوند اُسکے ساتھ ہے اور جس کام کو وہ ہاتھ لگاتا ہے خداوند اُس میں اُسے اقبالمند کرتا ہے۔ (۴) چنانچہ یوسف اُسکی نظر میں مقبول ٹھہرا اور وہی اُسکی خدمت کرتا تھا اور اُس نے اُسے اپنے گھر کا مختار بنا کر اپنا سب کچھ اُسے سونپ دیا۔ (۵) اور جب سے

یہودا ابن یعقوب علیہ السلام پر بہتان اور نسب مسیح علیہ السلام پر اعتراض

بائبل کی اصل عبارت: تب یہودا نے اپنی بہو تمر سے کہا کہ میرے بیٹے سیلہ کے بالغ ہونے تک تو اپنے باپ کے گھر بیوہ بیٹھی رہ کیونکہ اس نے سوچا کہ کہیں یہ بھی اپنے بھائیوں کی طرح ہلاک نہ ہو جائے سو تمر اپنے باپ کے گھر میں جا کر رہنے لگی اور ایک عرصہ کے بعد ایسا ہوا کہ سوع کی بیٹی جو یہودا کی بیوی تھی، مرگئی اور جب یہودا کو اس کا غم بھولا تو وہ اپنے عدلامی دوست حیرہ کے ساتھ اپنی بھیڑوں کی پشم کے کترنے والوں کے پاس تمنت کو گیا اور تمر کو یہ خبر ملی کہ تیرا خسر اپنی بھیڑوں کی پشم کترنے کے لئے تمنت کو جا رہا ہے، تب اس نے اپنے رنڈاپے کے کپڑوں کو اتار پھینکا اور برقعہ اوڑھا اور اپنے کو ڈھانکا اور عینیم کے پھاٹک کے برابر جو تمنت کی راہ پر ہے، جا بیٹھی کیونکہ اس نے دیکھا کہ سیلہ بالغ ہو گیا مگر یہ اس سے بیاہی نہیں گئی۔ یہودا اسے دیکھ کر سمجھا کہ کوئی کسبی ہے کیونکہ اس نے اپنا منہ ڈھانپ رکھا تھا۔ سو وہ راستہ سے اس کی طرف مڑا اور اس سے کہنے لگا۔ ذرا مجھے اپنے ساتھ مباشرت کر لینے دے کیونکہ اسے بالکل معلوم نہیں تھا کہ وہ اس کی بہو ہے۔ اس نے کہا تو مجھے کیا دے گا تا کہ میرے ساتھ مباشرت کرے۔ اس نے کہا میں ریوڑ میں سے بکری کا ایک بچہ تجھے دوں گا۔ اس نے کہا سے کے بھیجنے تک تو میرے پاس کچھ رہن کر دے گا۔ اس نے کہا تجھے رہن کیا دوں۔ اس نے کہا اپنی مہر اپنا بازو اور اپنی لاٹھی جو تیرے ہاتھ میں ہے۔ اس نے یہ چیزیں اسے دیں اور اس کے ساتھ مباشرت کی اور وہ اس سے حاملہ ہو گئی پھر وہ اٹھ کر چلی گئی اور برقعہ اتار کر رنڈاپے کا جوڑا پہن لیا اور یہودا نے اپنے عدلامی دوست کے ہاتھ بکری کا بچہ بھیجا تا کہ اس عورت کے پاس سے اپنا رہن واپس منگائے پر وہ عورت اسے نہ ملی۔ تب اس نے اس جگہ کے لوگوں سے پوچھا کہ وہ کسبی جو عینیم میں راستہ کے برابر بیٹھی، کہاں ہے۔ انہوں نے کہا یہاں کوئی کسبی نہ تھی۔ تب اس نے یہودا کے پاس لوٹ کر اسے بتایا کہ وہ مجھے نہیں ملی اور وہاں کے لوگ بھی کہتے ہیں کہ وہاں کوئی کسبی نہیں تھی۔ یہودا نے کہا خیر اس رہن کو وہی رکھے ہم تو بدنام نہ ہوں میں نے تو بکری کا بچہ بھیجا پر وہ تجھے نہ ملی اور قریباً تین مہینے کے بعد یہودا کو یہ خبر ملی کہ تیری بہو تمر نے زنا کیا اور اسے چھ مہینے کا حمل بھی ہے۔ یہودا نے کہا سے باہر نکال لاؤ کہ وہ جلائی جائے جب اسے باہر نکالا تو اس نے اپنے خسر کو کہلا بھیجا میرے اس شخص کا حمل ہے جس کی یہ چیزیں ہیں سو تو پہچان تو سہی کہ یہ مہر اور بازو بند اور لاٹھی کس کی ہے۔ تب یہودا نے آواز کیا اور کہا کہ وہ مجھ سے زیادہ صادق ہے کیونکہ میں نے اسے اپنے بیٹے سیلہ سے نہیں بیاہا اور وہ پھر کبھی اس کے پاس نہ گیا اور اس کے وضع حمل کے وقت معلوم ہوا کہ اس کے پیٹ میں توام ہیں اور جب وہ جننے لگی تو ایک بچے کا ہاتھ باہر آیا اور دائی نے پکڑ کر اس کے ہاتھ میں لال ڈورا باندھ دیا اور کہنے لگی کہ یہ پہلے پیدا ہوا اور یوں ہوا کہ اس نے اپنا ہاتھ پھر

کھینچ لیا۔ اتنے میں اس کا بھائی پیدا ہو گیا۔ تب وہ دائی بول اٹھی تو کیسے زبردستی نکل پڑا سو اس کا نام فارص رکھا گیا پھر اس کا بھائی جس کے ہاتھ میں لال ڈورا باندھا تھا، پیدا ہوا اور اس کا نام زارح رکھا گیا (پیدائش باب ۳۸۔ ۱۱ تا ۳۰)

تبصرہ

اس طویل اقتباس کو پڑھ لینے کے بعد خدا لگتی بات یہ ہے کہ اس عبارت کو قطعاً الہامی نہیں کہا جا سکتا اور نہ ہی اس کو وحی الٰہی کہہ سکتے ہیں۔ پھر اس میں حضرت یعقوب علیہ السلام کے عمر رسیدہ بیٹے یہودا کے اخلاق کی جو تصویر سامنے آتی ہے، وہ محو حیرت کر دیتی ہے کیونکہ اس یہودا کے دو بیٹے جو اس کی بہو تمر سے یکے بعد دیگرے بیاہے گئے اور وہ مر گئے اور اس کی محبوب بیوی بھی مر گئی مگر خدا کا خوف اور قبر کے عذاب یا آخرت کے عذاب سے ڈر اور اپنی موت کا قطعاً فکر ان میں نظر نہیں آتا اور پھر ان کی بہو تمر کا جوش انتقام میں جنون کی حد تک پہنچ جانا اور سیلہ کے بالغ ہونے پر اس سے نہ بیاہے جانے کا یہ بدلہ لینا کہ اپنے سسر کے ساتھ بدکاری کر لی۔ شاید دنیا میں یہ واقعہ اپنی نوعیت کا واحد واقعہ ہو ورنہ خودکشی وغیرہ تو سننے میں آتی رہتی ہے لیکن اس طرح غم وغصہ کا اظہار کبھی سننے میں نہیں آیا۔

البتہ ایک سوال کا جواب علماء بائبل پر لازم رہے گا کہ یہودا نے اس عورت کے ساتھ گفتگو بھی کی اور اپنی اشیاء رہن بھی رکھیں اور بدکاری بھی کی لیکن نہ لب ولہجہ سے پہچان ہوئی، نہ اشیاء ہاتھ میں تھماتے وقت ہاتھ دیکھنے پر اور نہ ہی چہرہ دیکھنے پر۔ کیا پڑھی لکھی دنیا میں اس قسم کے افسانے کو صحیح تسلیم کر لینے کی کوئی وجہ ہو سکتی ہے اور کسی کی عقل یہ باور کر سکتی ہے کہ یہودا نے اپنی شہوت تو پوری کر لی مگر اس عورت کے چہرہ کو دیکھنے سے شرماتے رہے اور بالخصوص جب یہودا اسی شہر سے گزر رہا تھا جو تمر کا آبائی شہر تھا اور خود ہی یہودا نے اس کو میکے بھیجا تھا تو گفتگو اور چہرہ مہرہ چال ڈھال سے کیونکر اس کو اندازہ نہ ہوا۔ معلوم ہوتا ہے کہ مصنفین بائبل نے اس افسانہ کو تراشتے وقت عقل سے ذرا کام نہیں لیا۔

نیز تمر کو بیک وقت دو بچوں کی ماں ثابت کر دیا اور بچوں کی ہوشیاری بھی کہ پیٹ کے اندر بھی ان میں مسابقت جاری رہی۔ کوئی ہاتھ پہلے نکالتا ہے تو دوسرا اسے پیچھے ہٹا کر خود پہلے نکل آتا ہے؟ کیا یہ بھی اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور وحی والہام کے ذریعے حاصل ہونے والا۔

بائبل کے مطابق حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے باپ (یعقوب علیہ السلام) کیلئے سات دن تک ماتم کرایا

یعقوب کے قادر کے ہاتھ سے قوت پائی۔
(وہیں سے وہ چوپان اُٹھا ہے جو اسرائیل کی چٹان ہے۔)

۲۵ یہ تیرے باپ کے خدا کا کام ہے جو تیری مدد کریگا۔
اُسی قادرِ مطلق کا کام
جو اُوپر سے آسمان کی برکتیں
اور نیچے سے گہرے سمندر کی برکتیں
اور چھاتیوں اور رحموں کی برکتیں عطا کریگا۔

۲۶ تیرے باپ کی برکتیں
میرے باپ دادا کی برکتوں سے کہیں زیادہ ہیں
اور قدیم پہاڑوں کی اِنتہا تک پہنچی ہیں۔
وہ یوسف کے سر بلکہ اُسکے سر کی چاندی پر
جو اپنے بھائیوں سے جُدا ہوا نازل ہونگی۔

۲۷ بنیمین پھاڑنے والا بھیڑیا ہے۔
وہ صبح کو شکار کھائیگا
اور شام کو لوٹ کا مال بانٹیگا۔

۲۸ اسرائیل کے بارہ قبیلے یہی ہیں اور اُنکے باپ نے جو جو باتیں کہکر اُنکو برکت دی وہ بھی یہی ہیں۔ ہر ایک کو اُس کی

۲۹ برکت کے موافق اُس نے برکت دی۔ پھر اُس نے اُنکو حکم کیا اور کہا کہ میں اپنے لوگوں میں شامل ہونے پر ہوں۔ مجھے میرے باپ دادا کے پاس اُس مغارہ میں جو عفرون حتی کے کھیت

۳۰ میں ہے دفن کرنا۔ یعنی اُس مغارہ میں جو مُلکِ کنعان میں ممرے کے سامنے مکفیلہ کے کھیت میں ہے جسے ابرہام نے کھیت سمیت عفرون حتی سے مول لیا تھا تاکہ گورستان کے لئے

۳۱ وہ اُسکی ملکیت بن جائے۔ وہاں اُنہوں نے ابرہام کو اور اُسکی بیوی سارہ کو دفن کیا۔ وہیں اُنہوں نے اِضحاق اور اُسکی بیوی ربقہ کو دفن کیا اور وہیں میں نے بھی لیاہ کو دفن کیا۔

۳۲ یعنی اُسی کھیت کے مغارہ میں جو بنی حِت سے خریدا تھا۔

۳۳ اور جب یعقوب اپنے بیٹوں کو وصیت کر چکا تو اُس نے اپنے پاؤں بچھونے پر سمیٹ لئے اور دم چھوڑ دیا اور اپنے لوگوں

باب ۵۰

۱ میں جا ملا۔ تب یوسف اپنے باپ کے مُنہ سے لپٹ کر اُس پر

۲ رویا اور اُسکو چوما۔ اور یوسف نے اُن طبیبوں کو جو اُسکے نوکر تھے اپنے باپ کی لاش میں خوشبو بھرنے کا حکم دیا۔ سو طبیبوں

۳ نے اسرائیل کی لاش میں خوشبو بھری۔ اور اُسکے چالیس دن پورے ہوئے کیونکہ خوشبو بھرنے میں اِتنے ہی دن لگتے ہیں اور مصری اُسکے لئے ستر دن تک ماتم کرتے رہے۔

۴ اور جب ماتم کے دن گذر گئے تو یوسف نے فرعون کے گھر کے لوگوں سے کہا اگر مجھ پر تمہارے کرم کی نظر ہے تو فرعون

۵ سے ذرا عرض کر دو۔ کہ میرے باپ نے یہ مجھ سے قسم لیکر کہا ہے کہ میں تو مرتا ہوں۔ تُو مجھ کو میری گور میں جو میں نے مُلکِ کنعان میں اپنے لئے کھدوائی ہے دفن کرنا۔ اِسلئے ذرا مجھے اجازت دے کہ میں وہاں جا کر اپنے باپ کو دفن کروں اور

۶ میں لوٹ کر آجاؤنگا۔ فرعون نے کہا کہ جا اور اپنے باپ کو

۷ جیسے اُس نے تجھ سے قسم لی ہے دفن کر۔ سو یوسف اپنے باپ کو دفن کرنے چلا اور فرعون کے سب خادم اور اُسکے گھر

۸ کے مشائخ اور مُلکِ مصر کے سب مشائخ۔ اور یوسف کے گھر کے سب لوگ اور اُسکے بھائی اور اُسکے باپ کے گھر کے آدمی اُسکے ساتھ گئے۔ وہ صرف اپنے بال بچے اور بھیڑ بکریاں اور

۹ گائے بیل جشن کے علاقہ میں چھوڑ گئے۔ اور اُسکے ساتھ رتھ

۱۰ اور سوار بھی گئے۔ سو ایک بڑا انبوہ اُسکے ساتھ تھا۔ اور وہ اَطد کے کھلیہان پر جو یردن کے پار ہے پہنچے اور وہاں اُنہوں نے بلند اور دلسوز آواز سے نوحہ کیا اور یوسف نے اپنے باپ

۱۱ کے لئے سات دن تک ماتم کرایا۔ اور جب اُس مُلک کے باشندوں یعنی کنعانیوں نے اَطد میں کھلیہان پر اِس طرح کا ماتم دیکھا تو کہنے لگے کہ مصریوں کا یہ بڑا دردناک ماتم ہے۔

۱۲ سو وہ جگہ ابیل مصریم کہلائی اور وہ یردن کے پار ہے۔ اور یعقوب کے بیٹوں نے جیسا اُس نے اُنکو حکم کیا تھا ویسا ہی

۱۳ اُسکے لئے کیا۔ کیونکہ اُنہوں نے اُسے مُلکِ کنعان میں لیجا کر ممرے کے سامنے مکفیلہ کے کھیت کے مغارہ میں جسے ابرہام نے عفرون حتی سے خرید کر گورستان کے لئے اپنی ملکیت بنا لیا تھا دفن کیا۔

۱۴ اور یوسف اپنے باپ کو دفن کر کے اپنے بھائیوں اور اُنکے ساتھ جو اُسکے باپ کو دفن کرنے کے لئے اُسکے ساتھ گئے تھے مصر کو

۱۵ لوٹا۔ اور یوسف کے بھائی یہ دیکھ کر کہ اُنکا باپ مر گیا کہنے لگے کہ یوسف شاید ہم سے دشمنی کرے اور ساری بدی کا جو ہم نے

۱۶ اُس سے کی ہے پورا بدلہ لے۔ سو اُنہوں نے یوسف کو یہ کہلا بھیجا کہ تیرے باپ نے اپنے مرنے سے آگے یہ حکم کیا

بائبل کے مطابق حضرت موسیٰ علیہ السلام پر قتل کا الزام

فرعون سے کہا عبرانی عورتیں مصری عورتوں کی طرح نہیں ہیں وہ ایسی مضبوط ہوتی ہیں کہ دائیوں کے پہنچنے سے پہلے ہی جَن کر فارغ ہو جاتی ہیں ۞ ۲۰ پس خدا نے دائیوں کا بھلا کیا اور لوگ بڑھے اور بہت زبردست ہو گئے ۞ ۲۱ اور اس سبب سے کہ دائیاں خدا سے ڈریں اُس نے اُنکے گھر آباد کر دیئے ۞ ۲۲ اور فرعون نے اپنی قوم کے سب لوگوں کو تاکید کہا کہ اُن میں جو بیٹا پیدا ہو تم اُسے دریا میں ڈال دینا اور جو بیٹی ہو اُسے جیتی چھوڑنا ۞

باب ۲ ۱ اور لاوی کے گھرانے کے ایک شخص نے جا کر لاوی کی نسل کی ایک عورت سے بیاہ کیا ۞ ۲ وہ عورت حاملہ ہوئی اور اُسکے بیٹا ہوا اور اُس نے یہ دیکھکر کہ بچہ خوبصورت ہے تین مہینے تک اُسے چھپا کر رکھا ۞ ۳ اور جب اُسے اور زیادہ چھپا نہ سکی تو اُس نے سرکنڈوں کا ایک ٹوکرا لیا اور اُس پر چکنی مٹی اور رال لگا کر لڑکے کو اُس میں رکھا اور اُسے دریا کے کنارے جھاؤ میں چھوڑ آئی ۞ ۴ اور اُسکی بہن دُور کھڑی رہی تاکہ دیکھے کہ اُسکے ساتھ کیا ہوتا ہے ۞ ۵ اور فرعون کی بیٹی دریا پر غسل کرنے آئی اور اُسکی سہیلیاں دریا کے کنارے کنارے ٹہلنے لگیں۔ تب اُس نے جھاؤ میں وہ ٹوکرا دیکھ کر اپنی سہیلی کو بھیجا کہ اُسے اُٹھا لائے ۞ ۶ جب اُس نے اُسے کھولا تو لڑکے کو دیکھا اور وہ بچہ رو رہا تھا۔ اُسے اُس پر رحم آیا اور کہنے لگی یہ کسی عبرانی کا بچہ ہے ۞ ۷ تب اُسکی بہن نے فرعون کی بیٹی سے کہا کیا میں جا کر عبرانی عورتوں میں سے ایک دائی تیرے پاس بُلا لاؤں جو تیرے لئے اس بچے کو دودھ پلایا کرے؟ ۞ ۸ فرعون کی بیٹی نے اُسے کہا جا۔ وہ لڑکی جا کر اُس بچے کی ماں کو بُلا لائی ۞ ۹ فرعون کی بیٹی نے اُسے کہا تو اِس بچے کو لے جا کر میرے لئے دودھ پلا۔ میں تجھے تیری اُجرت دیا کرونگی۔ وہ عورت اُس بچے کو لیجا کر دودھ پلانے لگی ۞ ۱۰ جب بچہ کچھ بڑا ہوا تو وہ اُسے فرعون کی بیٹی کے پاس لے گئی اور وہ اُسکا بیٹا ٹھہرا اور اُس نے اُسکا نام موسیٰ یہ کہکر رکھا کہ میں نے اُسے پانی سے نکالا ۞

۱۱ اتنے میں جب موسیٰ بڑا ہوا تو باہر اپنے بھائیوں کے پاس گیا اور اُنکی مشقتوں پر اُسکی نظر پڑی اور اُس نے دیکھا کہ ایک مصری اُنکے ایک عبرانی بھائی کو مار رہا ہے ۞ ۱۲ پھر اُس نے اِدھر اُدھر نگاہ کی اور جب دیکھا کہ وہاں کوئی دُوسرا آدمی نہیں ہے تو اُس مصری کو جان سے مار کر اُسے ریت میں چھپا دیا ۞ ۱۳ پھر دُوسرے دن وہ باہر گیا اور دیکھا کہ دو عبرانی آپس میں مارپیٹ کر رہے ہیں۔ تب اُس نے اُسے جسکا قصور تھا کہا کہ تو اپنے ساتھی کو کیوں مارتا ہے؟ ۞ ۱۴ اُس نے کہا تجھے کس نے ہم پر حاکم یا منصف مقرر کیا؟ کیا جس طرح تو نے اُس مصری کو مار ڈالا مجھے بھی مار ڈالنا چاہتا ہے؟ تب موسیٰ یہ سوچ کر ڈرا کہ بلاشک یہ بھید فاش ہو گیا ۞ ۱۵ جب فرعون نے یہ سُنا تو چاہا کہ موسیٰ کو قتل کرے پر موسیٰ فرعون کے حضور سے بھاگ کر ملک مدیان میں جا بسا۔ وہاں وہ ایک کوئیں کے نزدیک بیٹھا تھا ۞ ۱۶ اور مدیان کے کاہن کی سات بیٹیاں تھیں۔ وہ آئیں اور پانی بھر بھر کر کٹھروں میں ڈالنے لگیں تاکہ اپنے باپ کی بھیڑ بکریوں کو پلائیں ۞ ۱۷ اور گڈریئے آکر اُنکو بھگانے لگے لیکن موسیٰ کھڑا ہو گیا اور اُس نے اُنکی مدد کی اور اُنکی بھیڑ بکریوں کو پانی پلایا ۞ ۱۸ اور جب وہ اپنے باپ رعوایل کے پاس لوٹیں تو اُس نے پُوچھا کہ آج تم اِس قدر جلد کیسے آگئیں؟ ۞ ۱۹ اُنہوں نے کہا ایک مصری نے ہمکو گڈریوں کے ہاتھ سے بچایا اور ہمارے بدلے پانی بھر بھر کر بھیڑ بکریوں کو پلایا ۞ ۲۰ اُس نے اپنی بیٹیوں سے کہا کہ وہ آدمی کہاں ہے؟ تم اُسے کیوں چھوڑ آئیں؟ اُسے بُلا لاؤ کہ روٹی کھائے ۞ ۲۱ اور موسیٰ اُس شخص کے ساتھ رہنے کو راضی ہو گیا۔ تب اُس نے اپنی بیٹی صفورہ موسیٰ کو بیاہ دی ۞ ۲۲ اور اُسکے ایک بیٹا ہوا اور موسیٰ نے اُسکا نام جیرسوم یہ کہکر رکھا کہ میں اجنبی ملک میں مسافر ہوں ۞

۲۳ اور ایک مدت کے بعد یُوں ہوا کہ مصر کا بادشاہ مر گیا اور بنی اسرائیل اپنی غلامی کے سبب سے آہ بھرنے لگے اور روئے اور اُنکا رونا جو اُنکی غلامی کے باعث تھا خدا تک پہنچا ۞ ۲۴ اور خدا نے اُنکا کراہنا سُنا اور خدا نے اپنے عہد کو جو ابرہام اور اضحاق اور یعقوب کے ساتھ تھا یاد کیا ۞ ۲۵ اور خدا نے بنی اسرائیل پر نظر کی اور اُنکے حال کو معلوم کیا ۞

باب ۳ ۱ اور موسیٰ اپنے خسر یترو کی جو مدیان کا کاہن تھا بھیڑ بکریاں چراتا تھا اور وہ بھیڑ بکریوں کو ہنکاتا ہوا اُنکو بیابان کی پرلی طرف سے خدا کے پہاڑ حورب کے نزدیک

بائبل کے مطابق حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نبوت لینے سے انکار

ڈھانک لے۔ اُس نے اپنا ہاتھ اپنے سینہ پر رکھکر اُسے ڈھانک
لیا اور جب اُس نے اُسے نکالکر دیکھا تو اُسکا ہاتھ کوڑھ سے برف
۷ کی مانند سفید تھا۔ اُس نے کہا کہ تُو اپنا ہاتھ پھر اپنے سینہ پر
رکھکر ڈھانک لے (اُس نے پھر اُسے سینہ پر رکھکر ڈھانک
لیا۔ جب اُس نے اُسے سینہ پر سے باہر نکالکر دیکھا تو وہ
۸ پھر اُسکے باقی جسم کی مانند ہو گیا) اور یُوں ہوگا کہ اگر وہ تیرا
یقین نہ کریں اور پہلے معجزہ کو بھی نہ مانیں تو وہ دُوسرے
۹ معجزہ کے سبب سے یقین کرینگے۔ اور اگر وہ اِن دونوں معجزوں
کے سبب سے بھی یقین نہ کریں اور تیری بات نہ سُنیں تو تُو دریا
کا پانی لیکر خشک زمین پر چھڑک دینا اور وہ پانی جو تُو دریا سے
۱۰ لیگا خشک زمین پر خون ہو جائیگا۔ تب مُوسیٰ نے خُداوند سے
کہا اے خُداوند! میں فصیح نہیں۔ نہ تو پہلے ہی تھا اور نہ جب
سے تُو نے اپنے بندے سے کلام کیا بلکہ رُک رُک کر بولتا ہُوں
۱۱ اور میری زبان کُند ہے۔ تب خُداوند نے اُسے کہا کہ آدمی کا
مُنہ کس نے بنایا ہے؟ اور کون گونگا یا بہرا یا بینا یا اندھا کرتا
۱۲ ہے؟ کیا میں ہی جو خُداوند ہُوں یہ نہیں کرتا؟ سو اب تُو جا اور
میں تیری زبان کا ذمہ لیتا ہُوں اور تجھے سکھاتا رہونگا کہ تُو کیا کیا
۱۳ کہے۔ تب اُس نے کہا کہ اے خُداوند میں تیری منت کرتا ہُوں کسی
۱۴ اور کے ہاتھ سے جسے تُو چاہے یہ پیغام بھیج۔ تب خُداوند کا قہر
مُوسیٰ پر بھڑکا اور اُس نے کہا کیا لاویوں میں سے ہارون تیرا
بھائی نہیں ہے؟ میں جانتا ہُوں کہ وہ فصیح ہے اور وہ تیری
۱۵ ملاقات کو بھی آ رہا ہے اور تجھے دیکھکر دل میں خوش ہوگا۔ سو
تُو اُسے سب کچھ بتانا اور یہ سب باتیں اُسے سکھانا اور میں تیری
اور اُسکی زبان کا ذمہ لیتا ہُوں اور تمکو سکھاتا رہونگا کہ تُم کیا کیا
۱۶ کرو۔ اور وہ تیری طرف سے لوگوں سے باتیں کریگا اور وہ تیرا
۱۷ مُنہ بنیگا اور تُو اُسکے لئے گویا خُدا ہوگا۔ اور تُو اِس لاٹھی کو اپنے
ہاتھ میں لئے جا اور اِسی سے اِن معجزوں کو دکھانا۔
۱۸ تب مُوسیٰ لوٹکر اپنے خُسر یترو کے پاس گیا اور اُسے کہا کہ
مجھے ذرا اجازت دے کہ اپنے بھائیوں کے پاس جو مصر میں ہیں
جاؤں اور دیکھوں کہ وہ اب تک جیتے ہیں کہ نہیں۔ یترو نے
۱۹ مُوسیٰ سے کہا سلامت جا۔ اور خُداوند نے مدیان میں مُوسیٰ سے
کہا کہ مصر کو لوٹ جا کیونکہ وہ سب جو تیری جان کے خواہاں
۲۰ تھے مر گئے۔ تب مُوسیٰ اپنی بیوی اور اپنے بیٹوں کو لیکر اور

اُنکو ایک گدھے پر چڑھا کر مصر کو لوٹا اور مُوسیٰ نے خُدا کی لاٹھی اپنے
۲۱ ہاتھ میں لے لی۔ اور خُداوند نے مُوسیٰ سے کہا کہ جب تُو مصر میں
پہنچے تو دیکھ وہ سب کرامات جو میں نے تیرے ہاتھ میں رکھی ہیں
فرعون کے آگے دکھانا لیکن میں اُسکے دل کو سخت کرونگا اور وہ
۲۲ اُن لوگوں کو جانے نہیں دیگا۔ اور تُو فرعون سے کہنا کہ خُداوند
۲۳ یُوں فرماتا ہے کہ اسرائیل میرا بیٹا بلکہ میرا پہلوٹھا ہے۔ اور
میں تجھے کہہ چکا ہُوں کہ میرے بیٹے کو جانے دے تاکہ وہ میری
عبادت کرے اور تُو نے اب تک اُسے جانے دینے سے انکار کیا ہے
۲۴ سو دیکھ میں تیرے بیٹے کو بلکہ تیرے پہلوٹھے کو مار ڈالونگا۔ اور
راستہ میں منزل پر خُداوند اُسے مِلا اور چاہا کہ اُسے مار ڈالے۔
۲۵ تب صفورہ نے چقماق کا ایک پتھر لیکر اپنے بیٹے کی کھلڑی کاٹ
ڈالی اور اُسے مُوسیٰ کے پاؤں پر پھینک کر کہا تُو بیشک میرے
۲۶ لئے خُونی دُلہا ٹھہرا۔ تب اُس نے اُسے چھوڑ دیا۔ پس اُس
نے کہا کہ ختنہ کے سبب سے تُو خُونی دُلہا ہے۔
۲۷ اور خُداوند نے ہارون سے کہا کہ بیابان میں جا کر مُوسیٰ سے
ملاقات کر۔ وہ گیا اور خُدا کے پہاڑ پر اُس سے مِلا اور اُسے بوسہ
۲۸ دیا۔ اور مُوسیٰ نے ہارون کو بتایا کہ خُدا نے کیا کیا باتیں کہہ کر
اُسے بھیجا اور کون کون سے معجزے دکھانے کا اُسے حکم دیا ہے۔
۲۹ تب مُوسیٰ اور ہارون نے جا کر بنی اسرائیل کے سب بزرگوں کو
۳۰ ایک جگہ جمع کیا۔ اور ہارون نے سب باتیں جو خُداوند نے مُوسیٰ
سے کہی تھیں اُنکو بتائیں اور لوگوں کے سامنے معجزے کئے۔
۳۱ تب لوگوں نے اُنکا یقین کیا اور یہ سُنکر کہ خُداوند نے بنی
اسرائیل کی خبر لی اور اُنکے دُکھوں پر نظر کی اُنہوں نے اپنے
باب ۵ ۱ سر جھکا کر سجدہ کیا۔ اِسکے بعد مُوسیٰ اور ہارون نے جا کر فرعون
سے کہا کہ خُداوند اسرائیل کا خُدا یُوں فرماتا ہے کہ میرے لوگوں کو
۲ جانے دے تاکہ وہ بیابان میں میرے لئے عید کریں۔ فرعون
نے کہا کہ خُداوند کون ہے کہ میں اُسکی بات کو مان کر بنی اسرائیل
کو جانے دُوں؟ میں خُداوند کو نہیں جانتا اور میں بنی اسرائیل
۳ کو جانے بھی نہیں دُونگا۔ تب اُنہوں نے کہا کہ عبرانیوں کا خُدا
ہم سے مِلا ہے سو ہمکو اجازت دے کہ ہم تین دن کی منزل بیابان
میں جا کر خُداوند اپنے خُدا کے لئے قربانی کریں تا نہ ہو کہ وہ ہم پر
۴ وبا بھیج دے یا ہمکو تلوار سے مروا دے۔ تب مصر کے بادشاہ
نے اُنکو کہا اے مُوسیٰ اور اے ہارون تُم کیوں اِن لوگوں کو کام

بائبل میں حضرت ہارون علیہ السلام پر بچھڑا بنانے اور اس کو معتبر قرار دینے کا الزام

۱۰ اور خوش بافت جامے یعنی ہارون کاہن کے مُقدس لباس اور اُسکے بیٹوں کے لباس تاکہ کاہن کی خدمت کو انجام دیں ۔ ۱۱ اور مسح کرنے کا تیل اور مقدس مکان کے لئے خوشبودار مصالح کا بخور۔ اِن سبھوں کو وہ جیسا میں نے تجھے حکم دیا ہے ویسا ہی بنائیں ۔

۱۲ اور خداوند نے موسیٰ سے کہا ۔ ۱۳ تُو بنی اسرائیل سے یہ بھی کہہ دینا کہ تم میرے سبتوں کو ضرور ماننا۔ اِسلئے کہ یہ میرے اور تمہارے درمیان تمہاری پشت در پشت ایک نشان رہیگا تاکہ تم جانو کہ میں خداوند تمہارا پاک کرنے والا ہوں ۔ ۱۴ پس تم سبت کو ماننا اِسلئے کہ وہ تمہارے لئے مقدس ہے۔ جو کوئی اُسکی بے حرمتی کرے وہ ضرور مار ڈالا جائے۔ جو اُس میں کچھ کام کرے وہ اپنی قوم میں سے کاٹ ڈالا جائے ۔ ۱۵ چھ دن کام کاج کیا جائے لیکن ساتواں دن آرام کا سبت ہے جو خداوند کے لئے مقدس ہے۔ جو کوئی سبت کے دن کام کرے وہ ضرور مار ڈالا جائے ۔ ۱۶ پس بنی اسرائیل سبت کو مانیں اور پشت در پشت اُسے دائمی عہد جانکر اُسکا لحاظ رکھیں ۔ ۱۷ میرے اور بنی اسرائیل کے درمیان یہ ہمیشہ کے لئے ایک نشان رہیگا اِسلئے کہ چھ دن میں خداوند نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا اور ساتویں دن آرام کرکے تازہ دم ہوا ۔

۱۸ اور جب خداوند کوہِ سینا پر موسیٰ سے باتیں کرچکا تو اُس نے اُسے شہادت کی دو لوحیں دیں۔ وہ لوحیں پتھر کی اور خدا کے ہاتھ کی لکھی ہوئی تھیں ۔

باب ۱ (اور جب لوگوں نے دیکھا کہ موسیٰ نے پہاڑ سے اُترنے میں دیر لگائی تو وہ ہارون کے پاس جمع ہو کر اُس سے کہنے لگے کہ اُٹھ ہمارے لئے دیوتا بنا دے جو ہمارے آگے آگے چلے کیونکہ ہم نہیں جانتے کہ اِس مرد موسیٰ کو جو ہم کو مُلک مصر سے نکال کر لایا کیا ہو گیا ۔ ۲ ہارون نے اُن سے کہا تمہاری بیویوں اور لڑکوں اور لڑکیوں کے کانوں میں جو سونے کی بالیاں ہیں اُنکو اُتار کر میرے پاس لے آؤ ۔ ۳ چنانچہ سب لوگ اُنکے کانوں سے سونے کی بالیاں اُتار اُتار کر اُنکو ہارون کے پاس لے آئے ۔ ۴ اور اُس نے اُنکو اُنکے ہاتھوں سے لیکر ایک ڈھالا ہوا بچھڑا بنایا جس کی صورت چھینی سے ٹھیک کی۔ تب وہ کہنے لگے اَے اسرائیل یہی تیرا وہ دیوتا ہے جو تجھ کو مُلک مصر سے نکال کر لایا ۔ ۵ یہ دیکھ کر ہارون نے اُسکے آگے ایک قربانگاہ بنائی اور اُس نے اعلان کر دیا کہ کل خداوند کے لئے عید ہوگی ۔ ۶ اور دوسرے دن صبح سویرے اُٹھکر اُنہوں نے قربانیاں چڑھائیں اور سلامتی کی قربانیاں گذرانیں۔ پھر اُن لوگوں نے بیٹھکر کھایا پیا اور اُٹھکر کھیل کود میں لگ گئے ۔)

۷ تب خداوند نے موسیٰ کو کہا نیچے جا کیونکہ تیرے لوگ جنکو تُو مُلک مصر سے نکال لایا بگڑ گئے ہیں ۔ ۸ وہ اُس راہ سے جسکا میں نے اُنکو حکم دیا تھا بہت جلد پھر گئے ہیں۔ اُنہوں نے اپنے لئے ڈھالا ہوا بچھڑا بنایا اور اُسے پوجا اور اُسکے لئے قربانی چڑھا کر یہ بھی کہا کہ اَے اسرائیل یہ تیرا وہ دیوتا ہے جو تجھ کو مُلک مصر سے نکال کر لایا ۔ ۹ اور خداوند نے موسیٰ سے کہا کہ میں اِس قوم کو دیکھتا ہوں کہ یہ گردن کش قوم ہے ۔ ۱۰ اِسلئے تُو مجھے اب چھوڑ دے کہ میرا غضب اُن پر بھڑکے اور میں اُنکو بھسم کر دوں اور میں تجھے ایک بڑی قوم بناؤنگا ۔ ۱۱ تب موسیٰ نے خداوند اپنے خدا کے آگے منت کرکے کہا اَے خداوند کیوں تیرا غضب اپنے لوگوں پر بھڑکتا ہے جنکو تُو قوتِ عظیم اور دستِ قوی سے مُلک مصر سے نکال کر لایا ہے؟ ۱۲ مصری لوگ یہ کیوں کہنے پائیں کہ وہ اُنکو بُرائی کے لئے نکال لے گیا تاکہ اُنکو پہاڑوں میں مار ڈالے اور اُنکو روئے زمین پر سے فنا کر دے؟ سو تُو اپنے قہر و غضب سے باز رہ اور اپنے لوگوں سے اِس بُرائی کرنے کے خیال کو چھوڑ دے ۔ ۱۳ تُو اپنے بندوں ابرہام اور اِضحاق اور یعقوب کو یاد کر جن سے تُو نے اپنی ہی قسم کھا کر یہ کہا تھا کہ میں تمہاری نسل کو آسمان کے تاروں کی مانند بڑھاؤنگا اور یہ سارا مُلک جسکا میں نے ذکر کیا ہے تمہاری نسل کو بخشونگا کہ وہ سدا اُسکے مالک رہیں ۔ ۱۴ تب خداوند نے اُس بُرائی کے خیال کو چھوڑ دیا جو اُس نے کہا تھا کہ اپنے لوگوں سے کریگا ۔

۱۵ اور موسیٰ شہادت کی دونوں لوحیں ہاتھ میں لئے ہوئے اُلٹا پھرا اور پہاڑ سے نیچے اُترا اور وہ لوحیں اِدھر سے اور اُدھر سے دونوں طرف سے لکھی ہوئی تھیں ۔ ۱۶ اور وہ لوحیں خدا ہی کی بنائی ہوئی تھیں اور جو لکھا ہوا تھا وہ بھی خدا ہی کا لکھا اور اُن پر کندہ کیا ہوا تھا ۔ ۱۷ اور جب یشوع نے لوگوں کی للکار کی آواز سُنی تو موسیٰ سے کہا کہ لشکرگاہ میں لڑائی کا شور ہو رہا ہے ۔ ۱۸ موسیٰ نے کہا یہ آواز نہ تو فتحمندوں کا نعرہ ہے نہ مغلوبوں

حضرت ہارون علیہ السلام پر بچھڑا بنانے اور اس کو معبود قرار دینے کا الزام

(۱)...... جب لوگوں نے دیکھا کہ موسیٰ نے پہاڑ سے اترنے میں دیر لگائی تو وہ ہارون کے پاس جمع ہو گئے اور اس سے کہنے لگے اٹھ ہمارے لئے دیوتا بنادے جو ہمارے آگے آگے چلے کیونکہ ہم نہیں جانتے کہ اس مرد موسیٰ کو جو ہم کو ملک مصر سے نکال کر لایا کیا ہوگا۔ ہارون نے ان سے کہا تمہاری بیویوں، لڑکوں اور لڑکیوں کے کانوں میں جو سونے کی بالیاں ہیں۔ ان کو اتار کر میرے پاس لے آؤ چنانچہ سب لوگوں ان کے کانوں سے سونے کی بالیاں اتار اتار کر ان کو ہارون کے پاس لائے اور اس نے ان کے ہاتھوں سے لے کر ایک ڈھالا ہوا بچھڑا بنایا جس کی صورت چھینی سے ٹھیک کی۔ تب وہ کہنے لگے۔ اے اسرائیل یہی تیرا وہ دیوتا ہے جو تجھ کو ملک مصر سے نکال کر لایا۔ یہ دیکھ کر ہارون نے اس کے آگے قربان گاہ بنائی اور اس نے اعلان کر دیا کہ کل خداوند کے لئے عید ہوگی اور دوسرے دن صبح سویرے اٹھ کر انہوں نے قربانیاں چڑھائیں۔

(خروج باب ۳۲۔ ۱ تا ۵)

(۲)......اور موسیٰ نے ہارون سے کہا کہ ان لوگوں نے تیرے ساتھ کیا کیا تھا جو تو نے ان کو اتنے بڑے گناہ میں پھنسا دیا۔ ہارون نے کہا کہ میرے مالک کا غضب نہ بھڑکے تو ان لوگوں کو جانتا ہے کہ بدی پر تلے رہتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے مجھ سے کہا کہ ہمارے لئے دیوتا بنادے جو ہمارے آگے آگے چلے کیونکہ ہم نہیں جانتے کہ اس آدمی موسیٰ کو جو ہم کو ملک مصر سے نکال کے لایا کیا ہوگا۔ تب میں نے ان سے کہا کہ جس جس کے ہاں سونا ہو، وہ اسے اتار لائے پس انہوں نے اسے مجھ کو دیا اور میں نے اسے آگ میں ڈالا تو یہ بچھڑا نکل پڑا (خروج باب ۳۲۔ ۲۱ تا ۲۴)

(۳)......اور خداوند ہارون سے ایسا غصہ تھا کہ اسے ہلاک کرنا چاہا پر میں نے اس وقت ہارون کے لئے بھی دعا کی اور میں نے تمہارے گناہ کو یعنی اس بچھڑے کو جو تم نے بنایا تھا، لے کر آگ میں جلایا (استثناء باب ۹۔ ۲۰)

تبصرہ

حضرت ہارون علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے عظیم الشان نبی و پیغمبر بھی ہیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کوہ طور پر جاتے وقت ان کو اپنا قائم مقام بھی بنایا تھا لیکن کتاب مقدس کے مطابق انہوں نے نہ تو نبوت و پیغمبری کا حق ادا کیا اور نہ ہی موسیٰ علیہ السلام کی نیابت کا بلکہ آزری سنت پر عمل کر کے شریعت ابراہیم اور شریعت موسیٰ علیہما السلام کی خلاف ورزی کی اور قوم کو بت پرستی اور گوسالہ کی پوجا پاٹ اور اس کے لئے قربانیاں چڑھانے میں مصروف کر دیا بلکہ خداوند تعالیٰ کا انکار ہی کر دیا کیونکہ بچھڑا کے خدوخال چھینی سے درست کرنے کے بعد کہا "اے اسرائیل یہی وہ تیرا دیوتا ہے جو تجھ کو مصر سے نکال لایا" حالانکہ اس وقت اس بچھڑے کا نام و نشان بھی

تھا مگر پھر بھی وہ سارا کارنامہ صرف اسی کی طرف منسوب کر دیا تو خداوند تعالیٰ کی ہستی کا بھی انکار لازم آ گیا اور خدا کی قدرت کاملہ کے عظیم نمونے جو ملک مصر سے نکلنے پر ظاہر ہوئے اور فرعون اور اس کی قوم کی تباہی جیسے ناقابل تصور خرق عادت کو اس مجسمہ کی طرف منسوب کر کے ظلم عظیم کا ارتکاب کیا اور نہ صرف خود مشرک ہوئے بلکہ دوسروں کو مشرک بنانے کے مرتکب ہونے اور پھر خداوند تعالیٰ کے غضب کا نشانہ بنے اور صرف موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے عملاً ہلاکت سے بچے ورنہ بس تباہی آیا ہی چاہتی تھی جیسے کہ تیسری منقولہ عبارت سے واضح ہے کیا نبی کے ساتھ اس سے بڑا ظلم اور اس سے بڑی گستاخی کوئی ہو سکتی ہے کہ اسے مشرک اور مشرک گر اور بت تراش اور بت گر ثابت کیا جائے اور لوگوں کو خدا سے باغی کرنے والا اور خدا کے فعل کو فقط اس تراشی ہوئی مورتی کا فعل قرار دینے والا لیکن اس کے برعکس نبی امی ﷺ کی تعلیمات اور ان کے قرآن کا اعلان برأت ملاحظہ فرمادیں۔

اسلامی نقطہ نظر یہ ہے کہ حضرت ہارون علیہ السلام اس الزام واتہام سے بالکل منزہ ومبری ہیں۔ بچھڑا بنانا اور لوگوں کو اس کی پوجاپاٹ کی دعوت دینا دراصل سامری کا فعل تھا۔ اسی نے لوگوں سے ذریعہ لیجئے اور بچھڑا بنایا اور اس کے منہ میں وہ مٹی ڈالی جو اس نے جبرائیل علیہ السلام کی گھوڑی کے سموں کے نیچے سے اٹھائی تھی جو فرعون اور اس کی قوم کو دریا میں داخل کرنے کی غرض سے گھوڑی پر سوار ہو کر فرعون کے آگے آگے چلے اور آپ پار نکل گئے لیکن وہ غرق ہو گئے۔ سامری نے اس کا کرشمہ محسوس کیا تو اس سے مٹھی بھر مٹی اٹھا کر رکھ لی اور بچھڑا ان گیا تو اس کے منہ میں ڈال دی جس سے اس میں جان پیدا ہو گئی اور اس نے کہا یہ تمہارا اور موسیٰ علیہ السلام کا معبود ہے چنانچہ نبی امی ﷺ کی کتاب مجید اس امر کی گواہی دیتے ہوئے فرماتی ہے۔

واضلّھم السامری بنی اسرائیل کو سامری نے گمراہ کیا

فکذٰلک القی السامری فاخرج لھم عجلاً جسداً لہ خوار

تو ایسے ہی سامری نے اس مجسمہ کے منہ میں مٹی ڈالی تو نکالا ان کے لئے بچھڑا بطور ایسے مجسمہ کے جو آواز گایوں کی مانند نکالتا تھا

قال فما خطبک یا سامری قال بصرت بمالم یبصروا بہ فقبضت قبضۃ من اثر الرسول فنبذتھا وکذالک سولت لی نفسی

تیرا کیا حال ہے اے سامری (تو نے یہ حرکت کیوں کی) اس نے کہا میں نے وہ کچھ دیکھا جو لوگوں نے نہیں دیکھا تھا تو میں نے اللہ کے بھیجے ہوئے فرشتے (کی سواری) کے نشان قدم سے مٹھی مٹی کی لی پس اس کو (اس ڈھالے ہوئے مجسے پر) پھینکا اور ایسے ہی میرے دل نے میرے لئے اس تجویز کو گھڑا۔

ان تینوں عبارات سے صاف واضح ہے کہ اس سارے کردار کی ذمہ داری سامری پر عائد ہوتی ہے نہ کہ حضرت ہارون علیہ السلام پر، ان کے ذمے جو کچھ لگ سکتا ہے وہ ان کا جہاد سے باز رہنا اور زور بازو سے قوم کو اس شرک سے باز نہ رکھنا ہے لیکن اس کی

معذرت کرتے ہوئے انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے شکوے کا جو جواب دیا وہ کلام مجید اور فرقان حمید کی زبانی سماعت فرمائیں۔

قال یاھارون ما منعک اذ رایتھم ضلوا الا تتبعن افعصیت امری ٥ قال یابنؤم لا تاخذ بلحیتی ولا براسی انی خشیت ان تقول فرقت بین بنی اسرائیل ولم ترقب قولی

کہا موسیٰ نے اے ہارون تجھے کس چیز نے روکے رکھا جب دیکھا تو نے ان کو گمراہ ہوگئے کہ میری اتباع کرنا (اور ان کے خلاف جہاد کرتا) کیا تو نے میرے حکم کی خلاف ورزی کی ہے۔ ہارون نے اے میری ماں کے بیٹے نہ میری داڑھی پکڑو اور نہ میرے سر کو میں نے یہ اندیشہ کیا کہ تو کہے تو نے بنی اسرائیل کے درمیان تفرقہ ڈال دیا اور میری بات (اور صلاح مشورہ) کا انتظار نہ کیا۔ پوری تفصیل سورۂ طٰہٰ میں ملاحظہ کریں۔

ان کلمات طیبات میں کس طرح حضرت ہارون کے دامن کو اس آلائش اور غلاظت سے محفوظ کر دیا گیا ہے اور ان کے عملی اقدام نہ کرنے کا بھی کیسا حسین عذر پیش کر دیا گیا ہے کہ میں نے تمہاری آمد اور صلاح و مشورہ تک اس اقدام کو ملتوی کر رکھا تھا تا کہ تم میرے اقدام کو جلد بازی اور تفرقہ اندازی پر محمول نہ کرتے رہا زبانی سمجھانا تو اس کے متعلق قرآن مجید گواہی دے رہا ہے۔

ولقد قال لھم ھارون من قبل یاقوم انما فتنتم بہ وان ربکم الرحمن فاتبعونی واطیعوا امری

اور البتہ تحقیق کہا ان کو ہارون نے اس سے پہلے اے میری قوم تم صرف اس بچھڑے کے ذریعے آزمائے گئے ہو (کہ توحید خداوندی پر برقرار رہتے ہوئے یا نہیں) بے شک پروردگار تمہارا صرف رحمٰن جل واعلیٰ ہے۔ پس میری اتباع کرو اور میرے حکم کی تعمیل و اطاعت کرو لیکن انہوں نے تعمیل ارشاد سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ

لن نبرح علیہ عاکفین حتی یرجع الینا موسیٰ

ہم اسی کے حضور اعتکاف کئے ہوئے ہیں تا آنکہ موسیٰ ہماری طرف لوٹ آئیں ان کی واپسی سے قبل ہم اس کی پوجا پاٹ اور اس کے سامنے اعتکاف کو ترک نہیں کریں گے۔

دونوں قسم کے بیانات اور نظریات دیکھ لئے اور ان سے بخوبی اندازہ لگا لیا کہ کتاب یہود و نصاریٰ میں اس کے مصنف نے مکمل بد دیانتی کا مظاہرہ کیا ہے اور انبیاء کے مقدس دامن پر داغ لگانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیا بلکہ بہتان تراشی کی انتہا کر دی اور قرآن کریم نے یہ داغ اور بدنما دھبے ان سے دور کئے۔

لہٰذا اس کتاب مقدس کو آسمانی یا الہامی کتاب کہنا قطعاً غلط ہے بلکہ اس میں انبیاء کرام علیہم السلام کے دشمنوں نے تصرفات کر کے اس کو مسخ کر دیا ہے۔

بائبل میں حضرت ہارون پر حضرت موسیٰ علیہم السلام کی غیبت کا الزام اور خدا کے غضب کے بھڑکنے کا بہتان

کرلی سب کے لئے کافی ہو؟ ۲۳ خداوند نے موسیٰ سے کہا کیا خداوند کا ہاتھ چھوٹا ہو گیا ہے؟ اب تُو دیکھ لیگا کہ جو میں نے تجھ سے کہا ہے وہ پُورا ہوتا ہے یا نہیں۔ ۲۴ تب موسیٰ نے باہر جا کر خداوند کی باتیں اُن لوگوں کو کہہ سُنائیں اور قوم کے بزرگوں میں سے ستر شخص اکٹھے کر کے انکو خیمہ کے گرداگرد کھڑا کر دیا۔ ۲۵ تب خداوند ابر میں ہو کر اُترا اور اُس نے موسیٰ سے باتیں کیں اور اُس رُوح میں سے جو اُس میں تھی کچھ لیکر اُسے اُن ستر بزرگوں میں ڈالا۔ چنانچہ جب رُوح اُن میں آئی تو وہ نبوّت کرنے لگے لیکن بعد میں پھر کبھی نہ کی۔ ۲۶ پر اُن میں سے دو شخص لشکر گاہ ہی میں رہ گئے۔ ایک کا نام اِلداد اور دُوسرے کا میداد تھا۔ اُن میں بھی رُوح آئی۔ یہ بھی اُن ہی میں سے تھے جنکے نام لکھ لئے گئے تھے پر یہ خیمہ کے پاس نہ گئے اور لشکر گاہ ہی میں نبوّت کرنے لگے۔ ۲۷ تب کسی جوان نے دَوڑ کر موسیٰ کو خبر دی اور کہنے لگا کہ اِلداد اور میداد لشکر گاہ میں نبوّت کر رہے ہیں۔ ۲۸ سو موسیٰ کے خادم نُون کے بیٹے یشوع نے جو اُسکے چُنے ہُوئے جوانوں میں سے تھا موسیٰ سے کہا اَے میرے مالک موسیٰ! تُو انکو روک دے۔ ۲۹ موسیٰ نے اُسے کہا کیا تجھے میری خاطر رشک آتا ہے؟ کاش خداوند کے سب لوگ نبی ہوتے اور خداوند اپنی رُوح اُن سب میں ڈالتا۔ ۳۰ پھر موسیٰ اور وہ اسرائیلی بزرگ لشکر گاہ میں گئے۔ ۳۱ اور خداوند کی طرف سے ایک آندھی چلی اور سمندر سے بٹیریں اُڑا لائی اور اُنکو لشکر گاہ کے برابر اور اُسکے گرداگرد ایک دن کی راہ تک اِس طرف اور ایک ہی دن کی راہ تک دُوسری طرف زمین سے قریباً دو دو ہاتھ اُوپر ڈال دیا۔ ۳۲ اور لوگوں نے اُٹھ کر اُس سارے دن اور اُس ساری رات اور اُسکے دُوسرے دن بھی بٹیریں جمع کیں اور جس نے کم سے کم جمع کی تھیں اُسکے پاس بھی دس خومر کے برابر جمع ہو گئیں اور اُنہوں نے اپنے لئے لشکر گاہ کی چاروں طرف اُنکو پھیلا دیا۔ ۳۳ اور اُنکا گوشت اُنہوں نے دانتوں سے کاٹا ہی تھا اور اُسے چبانے بھی نہیں پائے تھے کہ خداوند کا قہر اُن لوگوں پر بھڑک اُٹھا اور خداوند نے اُن لوگوں کو بڑی سخت وبا سے مارا۔ ۳۴ سو اُس مقام کا نام قبروت ہتاوہ رکھا گیا کیونکہ اُنہوں نے اُن لوگوں کو جنہوں نے حرص کی تھی وہیں دفن کیا۔ ۳۵ اور وہ لوگ قبروت ہتاوہ سے سفر کر کے حصیرات کو گئے اور وہیں حصیرات میں رہنے لگے۔

باب ۱۲

۱ (اور موسیٰ نے ایک کُوشی عورت سے بیاہ کر لیا۔ سو مریم اور ہارون اُس کُوشی عورت کے سبب سے جسے موسیٰ نے بیاہ لیا تھا مریم اور ہارون اُسکی بدگوئی کرنے لگے۔ ۲ وہ کہنے لگے کہ کیا خداوند نے فقط موسیٰ ہی سے باتیں کی ہیں؟ کیا اُس نے ہم سے بھی باتیں نہیں کیں؟) اور خداوند نے یہ سُنا۔ ۳ اور موسیٰ تو رُوی زمین کے سب آدمیوں سے زیادہ حلیم تھا۔ ۴ سو خداوند نے ناگہان موسیٰ اور ہارون اور مریم سے کہا کہ تم تینوں نکل کر خیمۂ اجتماع کے پاس حاضر ہو۔ سو وہ تینوں وہاں آئے۔ ۵ اور خداوند ابر کے ستون میں ہو کر اُترا اور خیمہ کے دروازہ پر کھڑے ہو کر ہارون اور مریم کو بُلایا۔ وہ دونوں پاس گئے۔ ۶ تب اُس نے کہا میری باتیں سُنو۔ اگر تم میں کوئی نبی ہو تو میں جو خداوند ہوں اُسے رویا میں دکھائی دونگا اور خواب میں اُس سے باتیں کرونگا۔ ۷ پر میرا خادم موسیٰ ایسا نہیں ہے۔ وہ میرے سارے خاندان میں امانتدار ہے۔ ۸ میں اُس سے مُعمّوں میں نہیں بلکہ رُو برُو اور صریح طور پر باتیں کرتا ہُوں اور اُسے خداوند کا دیدار بھی نصیب ہوتا ہے۔ سو تمکو میرے خادم موسیٰ کی بدگوئی کرتے خوف کیوں نہ آیا؟ ۹ اور خداوند کا غضب اُن پر بھڑکا اور وہ چلا گیا۔ ۱۰ اور ابر خیمہ کے اُوپر سے ہٹ گیا اور مریم کوڑھ سے برف کی مانند سفید ہو گئی اور ہارون نے جو مریم کی طرف نظر کی تو دیکھا کہ وہ کوڑھی ہو گئی ہے۔ ۱۱ تب ہارون موسیٰ سے کہنے لگا ہائے میرے مالک! اِس گناہ کو ہمارے سر نہ لگا کیونکہ ہم سے نادانی ہُوئی اور ہم نے خطا کی۔ ۱۲ اور مریم کو اُس مرے ہُوئے کی طرح نہ رہنے دے جسکا جسم اُسکی پیدائش ہی کے وقت آدھا گلا ہُؤا ہوتا ہے۔ ۱۳ تب موسیٰ خداوند سے فریاد کرنے لگا کہ اَے خدا! میں تیری مِنت کرتا ہُوں اُسے شِفا دے۔ ۱۴ اور خداوند نے موسیٰ سے کہا کہ اگر اُسکے باپ نے اُسکے مُنہ پر فقط تھُوکا ہی ہوتا تو کیا سات دن تک وہ شرمندہ نہ رہتی؟ سو وہ سات دن تک لشکر گاہ کے باہر بند رہے۔ اِسکے بعد وہ پھر اندر آنے پائے۔ ۱۵ چنانچہ مریم سات دن تک لشکر گاہ کے باہر بند رہی اور لوگوں نے جب تک وہ اندر آنے نہ پائی کُوچ نہ کیا۔ ۱۶ اِسکے بعد وہ لوگ حصیرات سے روانہ ہُوئے اور دشتِ فاران میں پہنچ کر

حضرت ہارون پر موسیٰ علیہم السلام کی غیبت کا الزام اور خدا کے غضب کے بھڑکنے کا بہتان

موسیٰ نے ایک کوشی عورت سے بیاہ کرلیا۔ سو اس کوشی عورت کے سبب سے جسے موسیٰ نے بیاہ لیا تھا، مریم اور ہارون اس کی بدگوئی کرنے لگے، وہ کہنے لگے کہ کیا خداوند نے فقط موسیٰ سے ہی باتیں کی ہیں۔ کیا اس نے ہم سے بھی باتیں نہیں کیں۔ سو خداوند نے یہ سنا (تا) اور ان کو بلا کر فرمایا۔ سو تم کو میرے خادم موسیٰ کی بدگوئی کرتے خوف نہ آیا اور خداوند کا غضب ان پر بھڑکا اور وہ چلا گیا اور ابر خیمہ کے اوپر سے ہٹ گیا اور مریم کوڑھ سے برف کی مانند سفید ہوگئی اور ہارون نے جو مریم کی طرف نظر کی تو دیکھا کہ وہ کوڑھی ہوگئی تب ہارون موسیٰ سے کہنے لگا "ہائے میرے مالک اس گناہ کو ہمارے سر نہ لگا کیونکہ ہم سے نادانی ہوئی اور ہم نے خطا کی اور مریم کو اس مرے ہوئے کی طرح نہ رہنے دے جس کا جسم اس کی پیدائش ہی کے وقت آدھا گلا ہوا ہوتا ہے" (گنتی باب ۱۲۔ ۱ تا ۱۲)

تبصرہ

گلہ و شکوہ اور غیبت ایسا قبیح فعل ہے جو عام انسان کو بھی زیب نہیں دیتا چہ جائیکہ مسلمان کو اور چہ جائیکہ پیغمبر کو اور وہ بھی موسیٰ کلیم علیہ السلام جیسے جلیل القدر پیغمبر کا گلہ و شکوہ اور غیبت، پھر یہ دعویٰ کہ کیا خداوند نے صرف موسیٰ کے ساتھ کلام نہیں کی۔ ہمارے ساتھ بھی کلام کیا ہے۔ کیا حقائق کا منہ چڑانے کے مترادف نہیں، اکیلے طور پر بھی وہی گئے اور ہارون علیہ السلام اس وقت بھی ساتھ نہیں تھے اور دیگر مواقع پر بھی حضرت ہارون، موسیٰ علیہ السلام کے حکم کے ہی پابند رہتے تھے اور ان کو احکام انہی کی وساطت سے ہی حاصل ہوتے تھے اور پھر ان کے شان کلیمی میں ممتاز ہونے کا انکار دوپہر کے سورج کا انکار کرنے کے مترادف ہے۔

پھر مریم و ہارون دونوں غیبت میں شریک ثابت کرنے کے بعد صرف مریم کو اس عذاب میں مبتلا دکھلانا جبکہ غیبت میں دونوں برابر اور نسبی نسبت میں بھی دونوں برابر خدا کے عدل و انصاف کو بھی مورد طعن و تشنیع بنانے کے مترادف ہے۔ علاوہ ازیں کوشی عورت سے بیاہ کرنا جائز تھا یا نہ، پہلی صورت میں غیبت، در گلہ شکوہ کی بنیاد ہی ختم ہوگئی اور دوسری صورت میں خود موسیٰ علیہ السلام مورد الزام ٹھہرتے ہیں اور وہ دونوں حضرات سچے نظر آئے ہیں کیونکہ ان کے غلط اقدام پر وہ تنقید نہ کرتے تو دوسرے لوگ بھی اپنے مقتداء کے عمل سے دھوکہ کھا سکتے ہیں لہٰذا ان کا یہ اقدام قابل ستائش ہونا چاہئے، نہ کہ قابل مواخذہ جرم۔

لیکن اسلام نے حضرت ہارون علیہ السلام کو ان عظیم ہستیوں میں شمار کیا ہے جو ہدایت کے روشن مینار ہیں اور ان کا عمل راہ راست کی دلیل ہے اور ان کا نشان قدم منزل مقصود کی درست علامت۔

اولئک الذین ہدی اللہ فبہدٰہم اقتدہ ○

لہٰذا ان قسم کا الزام سراسر بہتان ہے۔ اور اس کا حقیقت و واقعہ سے دور کا واسطہ بھی نہیں ہے۔ ہٰذا واللہ و رسولہ اعلم

بائبل میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پر خداوند کی حکم عدولی کا الزام

ہاں تُو اُن چیزوں کو خداوند اپنے خدا کے حضور اُسی جگہ کھانا جسے خداوند تیرا خدا چن لے اور تُو خداوند اپنے خدا کے حضور اپنے ہاتھ کی کمائی کی خوشی منانا۔

۱۹ اور خبردار جب تک تُو اپنے ملک میں جیتا رہے لاویوں کو چھوڑ نہ دینا۔

۲۰ جب خداوند تیرا خدا اُس وعدہ کے مطابق جو اُس نے تجھ سے کیا ہے تیری سرحد کو بڑھائے اور تیرا جی گوشت کھانے کو کرے اور تُو کہنے لگے کہ میں تو گوشت کھاؤنگا تو تُو جیسا تیرا جی چاہے گوشت کھا سکتا ہے۔

۲۱ اور اگر وہ جگہ جسے خداوند تیرے خدا نے اپنے نام کو وہاں قائم کرنے کے لئے چنا ہو تیرے مکان سے بہت دور ہو تو تُو اپنے گائے بیل اور بھیڑ بکری میں سے جنکو خداوند نے تجھ کو دیا ہے کسی کو ذبح کر لینا اور جیسا میں نے تجھ کو حکم دیا ہے تُو اُنکے گوشت کو اپنے دل کی رغبت کے مطابق اپنے پھاٹکوں کے اندر کھانا۔

۲۲ جیسے چکارے اور ہرن کو کھاتے ہیں ویسے ہی تُو اُسے کھانا۔ پاک اور ناپاک دونوں طرح کے آدمی اُسے یکساں کھا سکینگے۔

۲۳ فقط اتنی احتیاط ضرور رکھنا کہ تُو خون کو نہ کھانا کیونکہ خون ہی تو جان ہے۔ سو تُو گوشت کے ساتھ جان کو ہرگز نہ کھانا۔

۲۴ تُو اُسکو کھانا مت بلکہ اُسے پانی کی طرح زمین پر اُنڈیل دینا۔

۲۵ تُو اُسے نہ کھانا تاکہ تیرے اُس کام کے کرنے سے جو خداوند کی نظر میں ٹھیک ہے تیرا اور تیرے ساتھ تیری اولاد کا بھی بھلا ہو۔

۲۶ پر اپنی مقدس اشیا کو جو تیرے پاس ہوں اور اپنی منتوں کی چیزوں کو اُسی جگہ لے جانا جسے خداوند چن لے۔

۲۷ اور وہیں اپنی سوختنی قربانیوں کا گوشت اور خون دونوں خداوند اپنے خدا کے مذبح پر چڑھانا اور خداوند تیرے خدا ہی کے مذبح پر تیرے ذبیحوں کا خون انڈیلا جائے مگر اُنکا گوشت تُو کھانا۔

۲۸ اِن سب باتوں کو جنکا میں تجھ کو حکم دیتا ہوں غور سے سن لے تاکہ تیرے اُس کام کے کرنے سے جو خداوند تیرے خدا کی نظر میں اچھا اور ٹھیک ہے تیرا اور تیرے بعد تیری اولاد کا بھلا ہو۔

۲۹ جب خداوند تیرا خدا تیرے سامنے سے اُن قوموں کو اُس جگہ جہاں تُو اُنکا وارث ہونے کو جا رہا ہے کاٹ ڈالے

۳۰ اور تُو اُنکا وارث ہو کر اُنکے ملک میں بس جائے۔ تو تُو خبردار رہنا تا ایسا نہ ہو کہ جب وہ تیرے آگے سے نابود ہو جائیں تو تُو اُس پھندے میں پھنس جائے کہ اُنکی پیروی کرے اور اُنکے دیوتاؤں کے بارے میں یہ دریافت کرے کہ یہ قومیں کس طرح سے اپنے دیوتاؤں کی پوجا کرتی ہیں؟ میں بھی ویسا ہی کرونگا۔

۳۱ تُو خداوند اپنے خدا کے لئے ایسا نہ کرنا کیونکہ جن جن کاموں سے خداوند کو نفرت اور عداوت ہے وہ سب اُنہوں نے اپنے دیوتاؤں کے لئے کئے ہیں بلکہ اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کو بھی وہ اپنے دیوتاؤں کے نام پر آگ میں ڈالکر جلا دیتے ہیں۔

۳۲ جس جس بات کا میں حکم کرتا ہوں تم احتیاط کر کے اُس پر عمل کرنا اور تُو اُس میں نہ تو کچھ بڑھانا اور نہ اُس میں سے کچھ گھٹانا۔

باب ۱۳

(اگر تیرے درمیان کوئی نبی یا خواب دیکھنے والا ظاہر ہو اور تجھ کو کسی نشان یا عجیب بات کی خبر دے۔

۲ اور وہ نشان یا عجیب بات جسکی اُس نے تجھ کو خبر دی وقوع میں آئے اور وہ تجھ سے کہے کہ آ ہم اور معبودوں کی جن سے تُو واقف نہیں پیروی کر کے اُنکی پوجا کریں۔

۳ تو تُو ہرگز اُس نبی یا خواب دیکھنے والے کی بات کو نہ سننا کیونکہ خداوند تمہارا خدا تمکو آزمائیگا تاکہ جان لے کہ تم خداوند اپنے خدا سے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان سے محبت رکھتے ہو یا نہیں۔

۴ تم خداوند اپنے خدا کی پیروی کرنا اور اُسکا خوف ماننا اور اُسکے حکموں پر چلنا اور اُسکی بات سننا۔ تم اُسی کی بندگی کرنا اور اُسی سے لپٹے رہنا۔

۵ وہ نبی یا خواب دیکھنے والا قتل کیا جائے کیونکہ اُس نے تم کو خداوند تمہارے خدا سے (جس نے تم کو ملک مصر سے نکالا اور تجھ کو غلامی کے گھر سے رہائی بخشی) بغاوت کرنے کی ترغیب دی تاکہ تجھ کو اُس راہ سے جس پر خداوند تیرے خدا نے تجھ کو چلنے کا حکم دیا ہے بہکائے۔ یوں تُو اپنے بیچ میں سے ایسی بدی کو دور کر دینا۔)

۶ اگر تیرا بھائی یا تیری ماں کا بیٹا یا تیرا بیٹا یا بیٹی یا تیری ہم آغوش بیوی یا تیرا دوست جسکو تُو اپنی جان کے برابر عزیز رکھتا ہے تجھ کو چپکے چپکے پھسلا کر کہے کہ چلو ہم اور دیوتاؤں کی پوجا کریں جن سے تُو اور تیرے باپ دادا واقف بھی نہیں۔

۷ یعنی اُن لوگوں کے دیوتا جو تمہارے گرداگرد تیرے نزدیک رہتے ہیں یا تجھ سے دور زمین کے اِس سرے سے اُس سرے تک بسے ہوئے ہیں۔

۸ تو تُو اِس پر

موسیٰ علیہ السلام پر خداوند کی حکم عدولی کا الزام

اگر بائبل کے بیان کے مطابق ہم حضرت ہارون علیہ السلام کو ہی اس ناسزا فعل کا مرتکب تسلیم کرلیں تو پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی حکم خداوند کی مخالفت اور عدم اتباع کے مرتکب لازم آتے ہیں۔ کیونکہ استثناء باب ۱۳۔ا تا ۵ پر مرقوم ہے۔

"اگر تیرے درمیان کوئی نبی یا خواب دیکھنے والا ظاہر ہو اور تجھ کو کسی نشان یا عجیب بات کی خبر دے اور وہ نشان یا عجیب بات جس کی اس نے تجھے خبر دی وقوع میں آئے اور وہ تجھ سے کہے کہ آ ہم اور معبودوں کی جن سے تو واقف نہیں پیروی کر کے ان کی پوجا کریں تو تو ہرگز اس نبی یا خواب دیکھنے والے کی بات کو نہ سننا (تا) وہ نبی یا خواب دیکھنے والا قتل کیا جاوے کیونکہ اس نے تم کو خداوند تمہارے خدا سے بغاوت کرنے کی ترغیب دی ہے تا کہ تجھ کو اس راہ سے جس پر خداوند تیرے خدا نے تجھ کو چلنے کا حکم دیا ہے، بہکائے۔ یوں تو اپنے بیچ میں سے ایسی بدی دور کر دینا۔

کیونکہ اس حکم کی رو سے آپ پر لازم تھا کہ ہارون کو قتل کرتے اور اس بدی کو اس سخت اقدام کے ساتھ ختم کرتے تا کہ آئندہ کسی کو ایسی حرکت کی جرأت نہ ہوتی لیکن موسیٰ علیہ السلام کا کوئی نوٹس لینا اور حضرت ہارون پر تشدد کرنا قطعاً مذکور نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے غضب بھڑکنے پر الٹا حضرت موسیٰ ہارون علیہ السلام اور بنی اسرائیل کے ان گمراہ لوگوں کے لئے سفارشی بنے ہوئے نظر آتے ہیں۔ کیا حدود وقصاص اور مقرر کردہ سزاؤں کے معاملہ میں پیغمبر کو یہ حق حاصل ہوتا ہے کہ وہ سزا کالعدم قرار دے دے یا الٹا سفارشی بن جائے لہذا اصاف ظاہر ہے کہ یہ بہتان اگر درست تسلیم کریں تو پھر موسیٰ علیہ السلام کا دامن بھی بے داغ نہیں رہ سکتا لہذا الزام سرے سے ہی بے بنیاد ہے کہ مصنفین بائبل کی بے بصیرتی کی بین دلیل کہ کم از کم ایسے واضح تضاد کو تو دور کرنے کی کوشش کرتے۔

بائبل کے مطابق یسوع مسیح ماں کا نافرمان

سے کہا اے اُستاد ہم تجھ سے ایک نشان دیکھنا چاہتے ہیں۔ ۳۹ اُس نے جواب دے کر اُن سے کہا اِس زمانہ کے بُرے اور زناکار لوگ نشان طلب کرتے ہیں مگر یُوناہ نبی کے نشان کے سوا کوئی اور نشان اُنکو نہ دیا جائیگا۔ ۴۰ کیونکہ جیسے یُوناہ تین رات دن مچھلی کے پیٹ میں رہا ویسے ہی ابنِ آدم تین رات دن زمین کے اندر رہیگا۔ ۴۱ نینوہ کے لوگ عدالت کے دن اِس زمانہ کے لوگوں کے ساتھ کھڑے ہو کر اِنکو مجرم ٹھہرائینگے کیونکہ اُنہوں نے یُوناہ کی منادی پر توبہ کر لی اور دیکھو یہاں وہ ہے جو یُوناہ سے بھی بڑا ہے۔ ۴۲ دکھن کی ملکہ عدالت کے دن اِس زمانہ کے لوگوں کے ساتھ اُٹھ کر اِنکو مجرم ٹھہرائیگی۔ کیونکہ وہ دُنیا کے کنارے سے سُلیمان کی حکمت سُننے کو آئی اور دیکھو یہاں وہ ہے جو سُلیمان سے بھی بڑا ہے۔ ۴۳ جب ناپاک رُوح آدمی میں سے نکلتی ہے تو سُوکھے مقاموں میں آرام ڈھونڈتی پھرتی ہے اور نہیں پاتی۔ ۴۴ تب کہتی ہے میں اپنے اُس گھر میں پھر جاؤنگی جس سے نکلی تھی اور آکر اُسے خالی اور جھڑا ہؤا اور آراستہ پاتی ہے۔ ۴۵ پھر جا کر اَور سات رُوحیں اپنے سے بُری ہمراہ لے آتی ہے اور وہ داخل ہو کر وہاں بستی ہیں اور اُس آدمی کا پچھلا حال پہلے سے بھی بدتر ہو جاتا ہے اِس زمانہ کے بُرے لوگوں کا حال بھی ایسا ہی ہوگا۔

۴۶ (جب وہ بھیڑ سے یہ کہہ رہا تھا اُسکی ماں اور بھائی باہر کھڑے تھے اور اُس سے بات کرنا چاہتے تھے۔ ۴۷ کسی نے اُس سے کہا دیکھ تیری ماں اور تیرے بھائی باہر کھڑے ہیں اور تجھ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ ۴۸ اُس نے خبر دینے والے کو جواب میں کہا کون ہے میری ماں اور کون ہیں میرے بھائی؟ ۴۹ اور اپنے شاگردوں کی طرف ہاتھ بڑھا کر کہا دیکھو میری ماں اور میرے بھائی یہ ہیں۔ ۵۰ کیونکہ جو کوئی میرے آسمانی باپ کی مرضی پر چلے وُہی میرا بھائی اور میری بہن اور ماں ہے۔)

باب ۱۳

۱ اُسی روز یسُوع گھر سے نکل کر جھیل کے کنارے جا بیٹھا۔ ۲ اور اُسکے پاس ایسی بڑی بھیڑ جمع ہو گئی کہ وہ کشتی پر چڑھ بیٹھا اور ساری بھیڑ کنارے پر کھڑی رہی۔ ۳ اور اُس نے اُن سے بہت سی باتیں تمثیلوں میں کہیں کہ دیکھو ایک بونے والا بیج بونے نکلا۔ ۴ اور بوتے وقت کچھ دانے راہ کے کنارے گرے اور پرندوں نے آکر اُنہیں چُگ لیا۔ ۵ اور کچھ پتھریلی زمین پر گرے جہاں اُنکو بہت مٹی نہ ملی اور گہری مٹی نہ ملنے کے سبب سے جلد اُگ آئے۔ ۶ اور جب سُورج نکلا تو جل گئے اور جڑ نہ ہونے کے سبب سے سُوکھ گئے۔ ۷ اور کچھ جھاڑیوں میں گرے اور جھاڑیوں نے بڑھ کر اُنکو دبا لیا۔ ۸ اور کچھ اچھی زمین میں گرے اور پھل لائے۔ کچھ سَو گُنا کچھ ساٹھ گُنا کچھ تیس گُنا۔ ۹ جسکے کان ہوں وہ سُن لے۔

۱۰ شاگردوں نے پاس آکر اُس سے کہا تُو اُن سے تمثیلوں میں کیوں باتیں کرتا ہے؟ ۱۱ اُس نے جواب میں اُن سے کہا اِسلئے کہ تُم کو آسمان کی بادشاہی کے بھیدوں کی سمجھ دی گئی ہے مگر اُنکو نہیں دی گئی۔ ۱۲ کیونکہ جسکے پاس ہے اُسے دیا جائیگا اور اُسکے پاس زیادہ ہو جائیگا اور جسکے پاس نہیں ہے اُس سے وہ بھی لے لیا جائیگا جو اُسکے پاس ہے۔ ۱۳ میں اُن سے تمثیلوں میں اِسلئے باتیں کرتا ہُوں کہ وہ دیکھتے ہُوئے نہیں دیکھتے اور سُنتے ہُوئے نہیں سُنتے اور نہیں سمجھتے۔ ۱۴ اور اُنکے حق میں یسعیاہ کی یہ پیشین گوئی پُوری ہوتی ہے کہ

تُم کانوں سے سُنوگے پر ہرگز نہ سمجھوگے
اور آنکھوں سے دیکھوگے پر ہرگز معلوم نہ کروگے۔
۱۵ کیونکہ اِس اُمت کے دل پر چربی چھا گئی ہے
اور وہ کانوں سے اُونچا سُنتے ہیں
اور اُنہوں نے اپنی آنکھیں بند کر لی ہیں
تا ایسا نہ ہو کہ آنکھوں سے معلوم کریں
اور کانوں سے سُنیں
اور دل سے سمجھیں
اور رجُوع لائیں
اور میں اُنکو شفا بخشُوں۔

۱۶ لیکن مبارک ہیں تُمہاری آنکھیں اِسلئے کہ وہ دیکھتی ہیں اور تُمہارے کان اِسلئے کہ وہ سُنتے ہیں۔ ۱۷ کیونکہ میں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ بہت سے نبیوں اور راستبازوں کو آرزو تھی کہ جو کچھ تُم دیکھتے ہو دیکھیں مگر نہ دیکھا اور جو باتیں تُم سُنتے ہو سُنیں مگر نہ سُنیں۔ ۱۸ پس بونے والے کی تمثیل سُنو۔ ۱۹ جب کوئی بادشاہی کا کلام سُنتا ہے اور سمجھتا نہیں تو جو اُسکے دل میں بویا گیا تھا اُسے وہ شریر آکر چھین لے جاتا ہے۔ یہ وہ ہے

بائبل کے مطابق یسوع مسیح کا اپنے حواری پطرس کو شیطان کہنا

ساتھ ہیں اور اُن کے پاس کھانے کو کچھ نہیں اور میں اُن کو بھوکا رخصت کرنا نہیں چاہتا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ راہ میں تھک کر رہ جائیں۔ (۳۳) شاگردوں نے اُس سے کہا بیابان میں ہم اِتنی روٹیاں کہاں سے لائیں کہ ایسی بڑی بھیڑ کو سیر کریں؟ (۳۴) یسوع نے اُن سے کہا تمہارے پاس کتنی روٹیاں ہیں؟ اُنہوں نے کہا سات اور تھوڑی سی چھوٹی مچھلیاں ہیں۔ (۳۵) اُس نے لوگوں کو حکم دیا کہ زمین پر بیٹھ جائیں۔ (۳۶) اور اُن سات روٹیوں اور مچھلیوں کو لیکر شکر کیا اور اُنہیں توڑ کر شاگردوں کو دیتا گیا اور شاگرد لوگوں کو۔ (۳۷) اور سب کھا کر سیر ہو گئے اور بچے ہوئے ٹکڑوں سے بھرے ہوئے سات ٹوکرے اُٹھائے۔ (۳۸) اور کھانے والے سوا عورتوں اور بچوں کے چار ہزار مرد تھے۔ (۳۹) پھر وہ بھیڑ کو رخصت کر کے کشتی پر سوار ہوا اور مگدن کی سرحدوں میں آگیا۔

باب ۱۶

(۱) پھر فریسیوں اور صدوقیوں نے پاس آکر آزمانے کے لئے اُس سے درخواست کی کہ ہمیں کوئی آسمانی نشان دکھا۔ (۲) اُس نے جواب میں اُن سے کہا شام کو تم کہتے ہو کہ کھلا رہیگا (۳) کیونکہ آسمان لال ہے۔ اور صبح کو یہ کہ آج آندھی چلیگی کیونکہ آسمان لال اور دُھندلا ہے۔ تم آسمان کی صورت میں تو تمیز کرنا جانتے ہو مگر زمانوں کی علامتوں میں تمیز نہیں کر سکتے۔ (۴) اِس زمانہ کے بُرے اور زناکار لوگ نشان طلب کرتے ہیں مگر یُوناہ کے نشان کے سوا کوئی اور نشان اُن کو نہ دیا جائیگا اور وہ اُن کو چھوڑ کر چلا گیا۔ (۵) اور شاگرد پار جاتے وقت روٹی ساتھ لینا بھول گئے تھے۔ (۶) یسوع نے اُن سے کہا خبردار فریسیوں اور صدوقیوں کے خمیر سے ہوشیار رہنا۔ (۷) وہ آپس میں چرچا کرنے لگے کہ ہم روٹی نہیں لائے۔ (۸) یسوع نے یہ معلوم کر کے کہا اے کم اعتقادو تم آپس میں کیوں چرچا کرتے ہو کہ ہمارے پاس روٹی نہیں؟ (۹) کیا اب تک نہیں سمجھتے اور اُن پانچ ہزار آدمیوں کی پانچ روٹیاں تم کو یاد نہیں اور نہ یہ کہ کتنی ٹوکریاں اُٹھائیں؟ (۱۰) اور نہ اُن چار ہزار آدمیوں کی سات روٹیاں اور نہ یہ کہ کتنے ٹوکرے اُٹھائے؟ (۱۱) کیا وجہ ہے کہ تم یہ نہیں سمجھتے کہ میں نے تم سے روٹی کی بابت نہیں کہا؟ فریسیوں اور صدوقیوں کے خمیر سے خبردار رہو۔ (۱۲) تب اُن کی سمجھ میں آیا کہ اُس نے روٹی کے خمیر سے نہیں بلکہ فریسیوں اور صدوقیوں کی تعلیم سے خبردار رہنے کو کہا تھا۔

(۱۳) جب یسوع قیصریہ فلپی کے علاقہ میں آیا تو اُس نے اپنے شاگردوں سے یہ پوچھا کہ لوگ ابنِ آدم کو کیا کہتے ہیں؟ (۱۴) اُنہوں نے کہا بعض یُوحنا بپتسمہ دینے والا کہتے ہیں بعض ایلیاہ بعض یرمیاہ یا نبیوں میں سے کوئی۔ (۱۵) اُس نے اُن سے کہا مگر تم مجھے کیا کہتے ہو؟ (۱۶) شمعون پطرس نے جواب میں کہا تُو زندہ خُدا کا بیٹا مسیح ہے۔ (۱۷) یسوع نے جواب میں اُس سے کہا مبارک ہے تُو شمعون بریوناہ کیونکہ یہ بات گوشت اور خون نے نہیں بلکہ میرے باپ نے جو آسمان پر ہے تجھ پر ظاہر کی ہے۔ (۱۸) اور میں بھی تجھ سے کہتا ہوں کہ تُو پطرس ہے اور میں اِس پتھر پر اپنی کلیسیا بناؤنگا اور عالمِ ارواح کے دروازے اُس پر غالب نہ آئینگے۔ (۱۹) میں آسمان کی بادشاہی کی کنجیاں تجھے دُونگا اور جو کچھ تُو زمین پر باندھیگا وہ آسمان پر بندھیگا اور جو کچھ تُو زمین پر کھولیگا وہ آسمان پر کھلیگا۔ (۲۰) اُس وقت اُس نے شاگردوں کو حکم دیا کہ کسی کو نہ بتانا کہ میں مسیح ہوں۔

(۲۱) (اُس وقت سے یسوع اپنے شاگردوں پر ظاہر کرنے لگا کہ اُسے ضرور ہے کہ یروشلیم کو جائے اور بزرگوں اور سردار کاہنوں اور فقیہوں کی طرف سے بہت دُکھ اُٹھائے اور قتل کیا جائے اور تیسرے دن جی اُٹھے۔ (۲۲) اِس پر پطرس اُس کو الگ لے جا کر ملامت کرنے لگا کہ اے خُداوند خُدا نہ کرے۔ یہ تجھ پر ہرگز نہیں آنے کا۔ (۲۳) اُس نے پھر کر پطرس سے کہا اے شیطان میرے سامنے سے دُور ہو۔ تُو میرے لئے ٹھوکر کا باعث ہے کیونکہ تُو خُدا کی باتوں کا نہیں بلکہ آدمیوں کی باتوں کا خیال رکھتا ہے۔)

(۲۴) اُس وقت یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ اگر کوئی میرے پیچھے آنا چاہے تو اپنی خودی کا اِنکار کرے اور اپنی صلیب اُٹھائے اور میرے پیچھے ہولے۔ (۲۵) کیونکہ جو کوئی اپنی جان بچانا چاہے اُسے کھوئیگا اور جو کوئی میری خاطر اپنی جان کھوئیگا اُسے پائیگا۔ (۲۶) اور اگر آدمی ساری دُنیا حاصل کرے اور اپنی جان کا نقصان اُٹھائے تو اُسے کیا فائدہ ہوگا؟ یا آدمی اپنی جان کے بدلے کیا دیگا؟ (۲۷) کیونکہ ابنِ آدم اپنے باپ کے جلال میں اپنے فرشتوں کے ساتھ آئیگا۔ اُس وقت ہر ایک کو اُس کے کاموں کے مطابق بدلہ دیگا۔ (۲۸) میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو یہاں کھڑے ہیں اُن میں

بائبل کی اصل عبارت

اس وقت سے یسوع اپنے شاگردوں پر ظاہر کرنے لگا کہ اسے ضرور ہے [illegible]
اور فقیہوں کی طرف سے بہت دکھ اٹھائے اور قتل کیا جائے اور تیسرے دن جی اٹھے۔ [illegible]
کرنے لگا کہ اے خداوند خدا نہ کرے۔ یہ تجھ پر ہرگز نہیں آنے کا۔ اس نے پھر کر پطرس سے کہا اے شیطان [illegible]
دور ہو۔ تو میرے لئے ٹھوکر کا باعث ہے کیونکہ تو خدا کی باتوں کا نہیں بلکہ آدمیوں کی باتوں کا خیال رکھتا ہے [illegible]
باب نمبر ۱۶ آیت ۲۱ تا ۲۳)

موجودہ بائبل کا مطالعہ کیا جائے تو سمجھ میں نہیں آتا کہ کہیں یسوع مسیح [illegible]
ہے اور کہیں یسوع اپنے شاگرد پطرس کو شیطان کہہ رہے ہیں۔ حالانکہ پطرس کا [illegible]
شاگردوں میں ہوتا ہے)

بائبل میں مسیح علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ سے شکایت کا الزام

لوگوں نے جواب میں کہا اس کا خون ہماری اور ہماری اولاد کی گردن
۲۶ پر۔ اس پر اس نے برابا کو اُن کی خاطر چھوڑ دیا اور یسوع کو کوڑے
لگوا کر حوالہ کیا کہ مصلوب ہو۔
۲۷ اس پر حاکم کے سپاہیوں نے یسوع کو قلعہ میں لے جا کر
۲۸ ساری پلٹن اس کے گرد جمع کی۔ اور اس کے کپڑے اُتار کر اُسے قرمزی
۲۹ چوغہ پہنایا۔ اور کانٹوں کا تاج بنا کر اس کے سر پر رکھا اور ایک سرکنڈا
اس کے دہنے ہاتھ میں دیا اور اس کے آگے گھٹنے ٹیک کر اُسے ٹھٹھوں
۳۰ میں اُڑانے لگے کہ اے یہودیوں کے بادشاہ آداب! اور اس
۳۱ پر تھوکا اور وہی سرکنڈا لیکر اُس کے سر پر مارنے لگے۔ اور جب اُس کا
ٹھٹھا کر چکے تو چوغہ کو اس پر سے اُتار کر پھر اُسی کے کپڑے اُسے پہنائے
اور مصلوب کرنے کو لے گئے۔
۳۲ جب باہر آئے تو انہوں نے شمعون نام ایک کرینی آدمی کو پایا
۳۳ اُسے بیگار میں پکڑا کہ اُس کی صلیب اُٹھائے۔ اور اُس جگہ جو گلگتا
۳۴ یعنی کھوپڑی کی جگہ کہلاتی ہے پہنچ کر۔ پت ملی ہوئی مے
۳۵ اُسے پینے کو دی مگر اُس نے چکھ کر پینا نہ چاہا۔ اور انہوں نے اُسے
۳۶ مصلوب کیا اور اُس کے کپڑے قرعہ ڈال کر بانٹ لئے۔ اور وہاں
۳۷ بیٹھ کر اُس کی نگہبانی کرنے لگے۔ اور اُس کا الزام لکھ کر اُس کے سر سے
۳۸ اوپر لگا دیا کہ یہ یہودیوں کا بادشاہ یسوع ہے۔ اُس وقت اُس
کے ساتھ دو ڈاکو مصلوب ہوئے۔ ایک دہنے اور ایک
۳۹ بائیں۔ اور راہ چلنے والے سر ہلا ہلا کر اُس کو لعن طعن کرتے اور
۴۰ کہتے تھے۔ اے مقدس کے ڈھانے والے اور تین دن میں بنانے
والے اپنے تئیں بچا۔ اگر تو خدا کا بیٹا ہے تو صلیب پر سے اُتر آ۔
۴۱ اسی طرح سردار کاہن بھی فقیہوں اور بزرگوں کے ساتھ مل کر
۴۲ ٹھٹھے سے کہتے تھے۔ اس نے اوروں کو بچایا۔ اپنے تئیں نہیں
بچا سکتا۔ یہ تو اسرائیل کا بادشاہ ہے۔ اب صلیب پر سے اُتر
۴۳ آئے تو ہم اس پر ایمان لائیں۔ اس نے خدا پر بھروسا کیا ہے
اگر وہ اسے چاہتا ہے تو اب اس کو چھڑا لے کیونکہ اس نے کہا
۴۴ تھا میں خدا کا بیٹا ہوں۔ اسی طرح ڈاکو بھی جو اُس کے ساتھ
مصلوب ہوئے تھے اُس پر لعن طعن کرتے تھے۔
۴۵ (اور دوپہر سے لیکر تیسرے پہر تک تمام ملک میں اندھیرا
۴۶ چھایا رہا۔ اور تیسرے پہر کے قریب یسوع نے بڑی آواز سے
چلا کر کہا ایلی۔ ایلی۔ لما شبقتنی؟ یعنی اے میرے خدا اے
۴۷ میرے خدا! تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟ جو وہاں کھڑے تھے

اُن میں سے بعض نے سن کر کہا یہ ایلیاہ کو پکارتا ہے۔ اور فوراً ۴۸
اُن میں سے ایک شخص دوڑا اور سپنج لیکر سرکہ میں ڈبویا اور
سرکنڈے پر رکھ کر اُسے چسایا۔ مگر باقیوں نے کہا ٹھہر جاؤ۔ ۴۹
دیکھیں تو ایلیاہ اُسے بچانے آتا ہے یا نہیں۔ یسوع نے پھر ۵۰
بڑی آواز سے چلا کر جان دے دی۔ اور مقدس کا پردہ اوپر ۵۱
سے نیچے تک پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا اور زمین لرزی اور چٹانیں تڑک
گئیں۔ اور قبریں کھل گئیں اور بہت سے جسم اُن مقدسوں ۵۲
کے جو سو گئے تھے جی اُٹھے۔ اور اُس کے جی اُٹھنے کے بعد قبروں ۵۳
سے نکل کر مقدس شہر میں گئے اور بہتوں کو دکھائی دیئے۔
پس صوبہ دار اور جو اُس کے ساتھ یسوع کی نگہبانی کرتے تھے بھونچال ۵۴
اور تمام ماجرا دیکھ کر بہت ہی ڈر کر کہنے لگے کہ بیشک یہ خدا کا بیٹا
تھا۔ اور وہاں بہت سی عورتیں جو گلیل سے یسوع کی خدمت کرتی ۵۵
ہوئی اُس کے پیچھے پیچھے آئی تھیں دور سے دیکھ رہی تھیں۔ جن میں ۵۶
مریم مگدلینی تھی اور یعقوب اور یوسیس کی ماں مریم اور زبدی
کے بیٹوں کی ماں۔
جب شام ہوئی تو یوسف نام ارمتیاہ کا ایک دولتمند آدمی آیا ۵۷
جو خود بھی یسوع کا شاگرد تھا۔ اُس نے پیلاطس کے پاس جا کر ۵۸
یسوع کی لاش مانگی اور پیلاطس نے دے دینے کا حکم دیا۔ اور یوسف ۵۹
نے لاش کو لیکر صاف مہین چادر میں لپیٹا۔ اور اپنی نئی قبر میں جو ۶۰
اُس نے چٹان میں کھدوائی تھی رکھا۔ پھر وہ ایک بڑا پتھر قبر کے
منہ پر لڑھکا کر چلا گیا۔ اور مریم مگدلینی اور دوسری مریم وہاں قبر کے ۶۱
سامنے بیٹھی تھیں۔
دوسرے دن جو تیاری کے بعد کا دن تھا سردار کاہنوں اور ۶۲
فریسیوں نے پیلاطس کے پاس جمع ہو کر کہا۔ خداوند ہمیں یاد ۶۳
ہے کہ اُس دھوکے باز نے جیتے جی کہا تھا میں تین دن کے
بعد جی اُٹھوں گا۔ پس حکم دے کہ تیسرے دن تک قبر کی نگہبانی ۶۴
کی جائے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ اُس کے شاگرد آ کر اُسے چرا لے جائیں
اور لوگوں سے کہہ دیں کہ وہ مُردوں میں سے جی اُٹھا اور یہ پچھلا
دھوکا پہلے سے بھی بُرا ہو۔ پیلاطس نے اُن سے کہا تمہارے ۶۵
پاس پہرے والے ہیں۔ جاؤ جہاں تک تم سے ہو سکے اُس کی نگہبانی
کرو۔ پس وہ پہرے والوں کو ساتھ لیکر گئے اور پتھر پر مہر کر کے ۶۶
قبر کی نگہبانی کی۔
اور سبت کے بعد ہفتہ کے پہلے دن پو پھٹتے وقت مریم مگدلینی باب ۲۸ ۱

مسیح علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ سے شکایت کا الزام

بائبل کی اصل عبارت: اور دو پہر سے لے کر تیسرے پہر تک تمام ملک میں اندھیرا چھایا رہا اور تیسرے پہر کے قریب یسوع نے بڑی آواز سے چلا کر کہا ایلی ایلی لما شبقتنی ؟ یعنی اے میرے خدا اے میرے خدا! تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟ (متی باب ۲۷۔۴۵۔۴۶ مرقس باب ۱۵۔۳۳۔۳۴)

تبصرہ

حضرت عیسٰی علیہ السلام کی طرف اس بیان کو منسوب کرنا ہمارے نزدیک قطعاً غلط اور بے بنیاد ہے کیونکہ اس میں سوال یہ نہیں کیا گیا کہ اے میرے خدا تو نے کہیں مجھے چھوڑ تو نہیں دیا بلکہ چھوڑ دینے کی وجہ دریافت کی گئی ہے کہ تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا ہے لہذا چھوڑ دیا جانا تو ان کو تسلیم ہو گیا اور جب خداوند اپنے پیغمبر کو چھوڑ دے اور اس سے منہ موڑ لے تو پھر لوگوں پر اس کی اتباع و اطاعت کیونکر واجب و لازم ہو سکتی ہے؟ اور جب حضرت مسیح کے لئے ان کے اقرار کے مطابق خدا کی نصرت و امداد اور تعاون و اعانت ہی ختم ہو گئی تو قوم نصاریٰ ان کو امور کائنات کا مدبر و متصرف کیونکر مانتی ہے۔ کیا یہ حضرت مسیح کے اس آخری اقرار و اعتراف کا کھلا مذاق نہیں ہے؟ اور کیا یہ وحی ربانی ہے یا ملفوظ مسیح اس کو انجیل میں درج کر کے کلام خدا ثابت کرنے کا کیا جواز ہے؟

مگر اسلامی نقطہ نظر یہ ہے کہ حضرت مسیح بذات خود نہ سولی پر چڑھائے گئے نہ انہوں نے کوئی ایسا کلمہ کہا اور نہ اللہ تعالیٰ سے چھوڑ دینے کا شکوہ۔ لہذا اس الزام سے بالکل مبرا و منزہ ہیں بلکہ ہمیشہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی نصرت و امداد رسل کرام بلکہ مومنین کے ساتھ ہوتی ہے اور ان کی رضامندی کے بغیر اس قسم کے ابتلاءات نہیں آئے۔ فرمان خداوند تعالیٰ ہے:

انا لننصر رسلنا والذین آمنوا فی الحیوٰۃ الدنیا و یوم یقوم الاشھاد

بے شک ہم البتہ اپنے رسولوں کی امداد کرتے ہیں اور ایمان والوں کی دنیاوی زندگی میں بھی اور جس دن گواہ قائم ہوں گے یعنی روز قیامت میں اور اس موقع پر بھی اللہ تعالیٰ نے ان کی امداد فرمائی اور ان کو آسمان پر اٹھا لیا

قال تعالیٰ و ما قتلوہ یقینا بل رفعہ اللہ الیہ

یقیناً یہود نے حضرت عیسٰی کو قتل نہیں کیا (اور نہ ہی سولی چڑھایا بلکہ ان کی شبیہ یہوداہ پر ڈال دی گئی اور وہی سولی چڑھایا گیا نہ کہ عیسٰی) بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی طرف اٹھا لیا اور یہ صرف مذہب اسلام اور بانی اسلام ﷺ کا کارنامہ ہے کہ

انہوں نے حضرت عیسٰی علیہ السلام سے اس الزام واتہام اور بدنامی کے داغ کو دور کیا اور حقیقت حال سے پردہ اٹھا کر عظمت مسیح کو اجاگر فرمایا اور خود حضرت عیسٰی علیہ السلام کو بھی اس کا علم تھا جیسے کہ انجیل برنباس میں اس کی تصریح کرتے ہوئے فرمایا "داغ بدنامی محمد رسول اللہ ﷺ دھوئیں گے"

پس جبکہ آدمیوں نے مجھ کو اللہ اور اللہ کا بیٹا کہا تھا مگر یہ کہ میں خود دنیا میں بے گناہ تھا۔ اس لئے اللہ نے ارادہ کیا کہ اس دنیا میں آدمی یہوداہ کی موت سے مجھ سے ٹھٹھا کریں۔ یہ خیال کر کے کہ وہ میں ہی ہوں جو کہ صلیب پر مرا ہوں تا کہ قیامت کے دن شیطان مجھ سے ٹھٹھا نہ کریں اور یہ بدنامی اس وقت باقی رہے گی، جبکہ محمد رسول اللہ ﷺ آئے گا جو کہ آتے ہی اس فریب کو ان لوگوں پر کھول دے گا جو کہ اللہ کی شریعت پر ایمان لائیں گے۔

(انجیل برنباس فصل نمبر ۲۰۰ ص ۳۰۶ آیت نمبر ۱۹، ۲۰)

اور اس نے ان لوگوں میں سے بہتوں کو ملامت کی جنہوں نے اعتقاد کیا تھا کہ وہ (یسوع) مر کر پھر جی اٹھا ہے۔ یہ کہتے ہوئے کہ آیا تم مجھ کو اور اللہ دونوں کو جھوٹا سمجھتے ہو۔ اس لئے کہ اللہ نے مجھے ہبہ فرمایا ہے کہ میں دنیا کے خاتمہ کے کچھ پہلے تک زندہ رہوں جبکہ میں نے ہی تم سے کہا ہے۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میں مرا نہیں ہوں بلکہ یہودا خائن مرا ہے (ا) پھر اس کو چاروں فرشتے ان لوگوں کی آنکھوں سے سامنے آسمان کی طرف اٹھا لے گئے (فصل نمبر ۲۲۱ ص ۳۰۷)

الغرض قرآن مجید کے بیان نے جب بنیاد ہی ختم کر دی اور انجیل برنباس نے اس کی تائید اور تصدیق کر دی تو اب اس کلام کا بطلان روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کیونکہ جو سولی پر چڑھائے ہی نہیں گئے تو خدا تعالٰی سے چھوڑ دینے کے شکوے کا کیا معنٰی؟ اور اسی طرح سولی چڑھانے سے قبل جو ہتک آمیز اور سراسر توہین وتحقیر پر مشتمل بیان (اناجیل) میں درج ہے وہ بھی باطل محض اور خلاف واقع اور ثابت ہو گیا کہ اسلام اور بانی اسلام ہی تمام انبیاء اور بالخصوص حضرت مسیح کی عظمت کا پاسبان ہے اور کتاب مقدس اور اناجیل اربعہ نے ان کی ہتک اور اہانت کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔

بائبل کے مطابق یسوع مسیح کا موت سے گھبرانا اور خدا سے شکوہ کرنا

۲۲ سے ایک مجھے پکڑوائیگا۔ وہ بہت ہی غمگین ہوئے اور ہر ایک اُس سے
۲۳ کہنے لگا اے خداوند کیا میں ہوں؟ ۔ اُس نے جواب میں کہا
جس نے میرے ساتھ طباق میں ہاتھ ڈالا ہے وہی مجھے پکڑوائیگا۔
۲۴ ابن آدم تو جیسا اُسکے حق میں لکھا ہے جاتا ہی ہے لیکن اُس
آدمی پر افسوس جس کے وسیلہ سے ابن آدم پکڑوایا جاتا ہے!
۲۵ اگر وہ آدمی پیدا نہ ہوتا تو اُسکے لئے اچھا ہوتا۔ اُسکے پکڑوانے
والے یہوداہ نے جواب میں کہا اے ربی کیا میں ہوں؟ اُس
۲۶ نے اُس سے کہا تُو نے خود کہدیا۔ جب وہ کھا رہے تھے تو یسوع
نے روٹی لی اور برکت دیکر توڑی اور شاگردوں کو دیکر کہا لو کھاؤ
۲۷ یہ میرا بدن ہے۔ پھر پیالہ لیکر شکر کیا اور اُنکو دیکر کہا تم سب
۲۸ اِس میں سے پیو۔ کیونکہ یہ میرا وہ عہد کا خون ہے جو بہتیروں
۲۹ کے لئے گناہوں کی معافی کے واسطے بہایا جاتا ہے۔ میں تم سے
کہتا ہوں کہ انگور کا یہ شیرہ پھر کبھی نہ پیونگا اُس دن تک کہ تمہارے
ساتھ اپنے باپ کی بادشاہی میں نیا نہ پیوں۔
۳۰ پھر وہ گیت گا کر باہر زیتون کے پہاڑ پر گئے۔
۳۱ اُس وقت یسوع نے اُن سے کہا تم سب اِسی رات میری
بابت ٹھوکر کھاؤ گے کیونکہ لکھا ہے کہ میں چرواہے کو ماروں گا اور گلہ
۳۲ کی بھیڑیں پراگندہ ہو جائینگی۔ لیکن میں اپنے جی اُٹھنے کے بعد
۳۳ تم سے پہلے گلیل کو جاؤنگا۔ پطرس نے جواب میں اُس سے کہا
گو سب تیری بابت ٹھوکر کھائیں لیکن میں کبھی ٹھوکر نہ کھاؤنگا۔
۳۴ یسوع نے اُس سے کہا میں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ اِسی رات
۳۵ مرغ کے بانگ دینے سے پہلے تو تین بار میرا اِنکار کریگا۔ پطرس
نے اُس سے کہا اگر تیرے ساتھ مجھے مرنا بھی پڑے تو بھی تیرا
اِنکار ہرگز نہ کرونگا اور سب شاگردوں نے بھی اِسی طرح کہا۔
۳۶ (اُس وقت یسوع اُنکے ساتھ گتسمنی نام ایک جگہ میں آیا اور
اپنے شاگردوں سے کہا یہیں بیٹھے رہنا جب تک کہ میں وہاں
۳۷ جاکر دُعا کروں۔ اور پطرس اور زبدی کے دونوں بیٹوں کو ساتھ
۳۸ لیکر غمگین اور بیقرار ہونے لگا۔ اُس وقت اُس نے اُن سے کہا
میری جان نہایت غمگین ہے۔ یہاں تک کہ مرنے کی نوبت
۳۹ پہنچ گئی ہے۔ تم یہاں ٹھہرو اور میرے ساتھ جاگتے رہو۔ پھر
ذرا آگے بڑھا اور منہ کے بل گر کر یُوں دُعا کی کہ اے میرے
باپ! اگر ہو سکے تو یہ پیالہ مجھ سے ٹل جائے۔ تو بھی نہ جیسا
۴۰ میں چاہتا ہوں بلکہ جیسا تو چاہتا ہے ویسا ہی ہو۔ پھر
شاگردوں کے پاس آکر اُنکو سوتے پایا اور پطرس سے کہا کیا تم میرے
ساتھ ایک گھڑی بھی نہ جاگ سکے؟ ۔ جاگو اور دُعا کرو تاکہ آزمائش
۴۱ میں نہ پڑو۔ روح تو مستعد ہے مگر جسم کمزور ہے۔ پھر دوبارہ اُس
۴۲ نے جاکر یُوں دُعا کی کہ اے میرے باپ! اگر یہ میرے پئے بغیر
نہیں ٹل سکتا تو تیری مرضی پوری ہو۔ اور آکر اُنہیں پھر سوتے پایا
۴۳ کیونکہ اُنکی آنکھیں نیند سے بھری تھیں۔ اور اُنکو چھوڑ کر پھر چلا
۴۴ گیا اور پھر وہی بات کہہ کر تیسری بار دُعا کی) تب شاگردوں
۴۵ کے پاس آکر اُن سے کہا اب سوتے رہو اور آرام کرو۔ دیکھو وقت
آپہنچا ہے اور ابن آدم گنہگاروں کے حوالہ کیا جاتا ہے۔ اُٹھو
۴۶ چلیں۔ دیکھو میرا پکڑوانے والا نزدیک آپہنچا ہے۔
۴۷ وہ یہ کہہ ہی رہا تھا کہ یہوداہ جو اُن بارہ میں سے ایک تھا آیا
اور اُسکے ساتھ ایک بڑی بھیڑ تلواریں اور لاٹھیاں لئے سردار کاہنوں
اور قوم کے بزرگوں کی طرف سے آپہنچی۔ اور اُسکے پکڑوانے والے نے اُنکو
۴۸ یہ نشان دیا تھا کہ جسکا میں بوسہ لوں وہی ہے اُسے پکڑ لینا۔
۴۹ اور فوراً اُس نے یسوع کے پاس آکر کہا اے ربی سلام! اور اُسکے
۵۰ بوسے لئے۔ یسوع نے اُس سے کہا میاں! جس کام کو آیا ہے وہ
کرلے۔ اِس پر اُنہوں نے پاس آکر یسوع پر ہاتھ ڈالا اور اُسے
۵۱ پکڑ لیا۔ اور دیکھو یسوع کے ساتھیوں میں سے ایک نے ہاتھ
بڑھا کر اپنی تلوار کھینچی اور سردار کاہن کے نوکر پر چلا کر اُسکا کان اُڑا
۵۲ دیا۔ یسوع نے اُس سے کہا اپنی تلوار کو میان میں کرلے کیونکہ جو
۵۳ تلوار کھینچتے ہیں وہ سب تلوار سے ہلاک کئے جائینگے۔ کیا تو نہیں
سمجھتا کہ میں اپنے باپ سے منت کر سکتا ہوں اور وہ فرشتوں کے
۵۴ بارہ تُمن سے زیادہ میرے پاس ابھی موجود کر دیگا؟ ۔ مگر وہ نوشتے
۵۵ کہ یُونہی ہونا ضرور ہے کیونکر پورے ہونگے؟ ۔ اُسی وقت یسوع
نے بھیڑ سے کہا کیا تم تلواریں اور لاٹھیاں لیکر مجھے ڈاکو کی طرح پکڑنے
نکلے ہو؟ میں ہر روز ہیکل میں بیٹھ کر تعلیم دیتا تھا اور تم نے مجھے
۵۶ نہیں پکڑا۔ مگر یہ سب کچھ اِسلئے ہوا ہے کہ نبیوں کے نوشتے پورے ہوں۔
اِس پر سب شاگرد اُسے چھوڑ کر بھاگ گئے۔
۵۷ (اور یسوع کے پکڑنے والے اُسکو کائفا نام سردار کاہن کے پاس
۵۸ لے گئے جہاں فقیہ اور بزرگ جمع ہو گئے تھے۔ اور پطرس دور دور
اُسکے پیچھے پیچھے سردار کاہن کے دیوان خانہ تک گیا اور اندر جاکر
۵۹ پیادوں کے ساتھ نتیجہ دیکھنے کو بیٹھ گیا) اور سردار کاہن اور سب
صدر عدالت والے یسوع کو مار ڈالنے کے لئے اُسکے خلاف جھوٹی گواہی

بائبل میں یسوع مسیح کو بدکاروں میں شمار کیا گیا

لوقا ۲۲-۹ — ۲۲-۴۶

نے پطرس اور یوحنا کو یہ کہہ کر بھیجا کہ جا کر ہمارے کھانے کے لئے فسح تیار کرو۔ ۹ اُنہوں نے اُس سے کہا تُو کہاں چاہتا ہے کہ ہم تیار کریں؟ ۱۰ اُس نے اُن سے کہا دیکھو شہر میں داخل ہوتے ہی تمہیں ایک آدمی پانی کا گھڑا لئے ہوئے ملیگا۔ جس گھر میں وہ جائے اُسکے پیچھے چلے جانا۔ ۱۱ اور گھر کے مالک سے کہنا کہ اُستاد تجھ سے کہتا ہے وہ مہمان خانہ کہاں ہے جس میں میں اپنے شاگردوں کے ساتھ فسح کھاؤں؟ ۱۲ وہ تمہیں ایک بڑا بالاخانہ آراستہ کیا ہُوا دکھائیگا۔ وہیں تیاری کرنا۔ ۱۳ اُنہوں نے جا کر جیسا اُس نے اُن سے کہا تھا ویسا ہی پایا اور فسح تیار کیا۔

۱۴ جب وقت ہو گیا تو وہ کھانا کھانے بیٹھا اور رسول اُسکے ساتھ بیٹھے۔ ۱۵ اُس نے اُن سے کہا مجھے بڑی آرزو تھی کہ دُکھ سہنے سے پہلے یہ فسح تمہارے ساتھ کھاؤں۔ ۱۶ کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ اُسے کبھی نہ کھاؤنگا جب تک وہ خدا کی بادشاہی میں پورا نہ ہو۔ ۱۷ پھر اُس نے پیالہ لیکر شکر کیا اور کہا کہ اسکو لیکر آپس میں بانٹ لو۔ ۱۸ کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ انگور کا شیرہ اب سے کبھی نہ پیونگا جب تک خدا کی بادشاہی نہ آئے۔ ۱۹ پھر اُس نے روٹی لی اور شکر کر کے توڑی اور یہ کہہ کر اُنکو دی کہ یہ میرا بدن ہے جو تمہارے واسطے دیا جاتا ہے۔ میری یادگاری کے لئے یہی کیا کرو۔ ۲۰ اور اِسی طرح کھانے کے بعد پیالہ یہ کہہ کر دیا کہ یہ پیالہ میرے اُس خون میں نیا عہد ہے جو تمہارے واسطے بہایا جاتا ہے۔ ۲۱ مگر دیکھو میرے پکڑوانے والے کا ہاتھ میرے ساتھ میز پر ہے۔ ۲۲ کیونکہ ابنِ آدم تو جیسا اُسکے واسطے مقرر ہے جاتا ہی ہے مگر اُس شخص پر افسوس ہے جس کے وسیلہ سے وہ پکڑوایا جاتا ہے! ۲۳ اِس پر وہ آپس میں پوچھنے لگے کہ ہم میں سے کون ہے جو یہ کام کریگا؟

۲۴ اور اُن میں یہ تکرار بھی ہوئی کہ ہم میں سے کون بڑا سمجھا جاتا ہے؟ ۲۵ اُس نے اُن سے کہا کہ غیر قوموں کے بادشاہ اُن پر حکومت چلاتے ہیں اور جو اُن پر اختیار رکھتے ہیں خداوند نعمت کہلاتے ہیں۔ ۲۶ مگر تم ایسے نہ ہونا بلکہ جو تم میں بڑا ہے وہ چھوٹے کی مانند اور جو سردار ہے وہ خدمت کرنے والے کی مانند بنے۔ ۲۷ کیونکہ بڑا کون ہے؟ وہ جو کھانا کھانے بیٹھا یا وہ جو خدمت کرتا ہے؟ کیا وہ نہیں جو کھانا کھانے بیٹھا ہے؟ لیکن میں تمہارے درمیان خدمت کرنے والے کی مانند ہوں۔ ۲۸ مگر تم وہ ہو جو میری آزمائشوں میں برابر میرے ساتھ رہے۔ ۲۹ اور جیسے میرے باپ نے میرے لئے ایک بادشاہی مقرر کی ہے میں بھی تمہارے لئے مقرر کرتا ہوں۔ ۳۰ تاکہ میری بادشاہی میں میری میز پر کھاؤ پیو بلکہ تم تختوں پر بیٹھ کر اسرائیل کے بارہ قبیلوں کا انصاف کرو گے۔ ۳۱ شمعون! شمعون! دیکھ شیطان نے تم لوگوں کو مانگ لیا تاکہ گیہوں کی طرح پھٹکے۔ ۳۲ لیکن میں نے تیرے لئے دعا کی کہ تیرا ایمان جاتا نہ رہے اور جب تُو رجوع کرے تو اپنے بھائیوں کو مضبوط کرنا۔ ۳۳ اُس نے اُس سے کہا اَے خداوند! تیرے ساتھ میں قید ہونے بلکہ مرنے کو بھی تیار ہوں۔ ۳۴ اُس نے کہا اَے پطرس میں تجھ سے کہتا ہوں کہ آج مرغ بانگ نہ دیگا جب تک تُو تین بار میرا انکار نہ کرے کہ مجھے نہیں جانتا۔

۳۵ پھر اُس نے اُن سے کہا کہ جب میں نے تمہیں بٹوے اور جھولی اور جوتی بغیر بھیجا تھا کیا تم کسی چیز کے محتاج رہے تھے؟ اُنہوں نے کہا کسی چیز کے نہیں۔ ۳۶ اُس نے اُن سے کہا مگر اب جسکے پاس بٹوا ہو وہ اُسے لے اور اِسی طرح جھولی بھی اور جسکے پاس نہ ہو وہ اپنی پوشاک بیچ کر تلوار خریدے۔ ۳۷ کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ یہ جو لکھا ہے کہ وہ بدکاروں میں گنا گیا اُسکا میرے حق میں پورا ہونا ضرور ہے۔ کیونکہ جو کچھ مجھ سے نسبت رکھتا ہے وہ پورا ہونا ہے۔ ۳۸ اُنہوں نے کہا اَے خداوند! دیکھ یہاں دو تلواریں ہیں۔ اُس نے اُن سے کہا بہت ہیں۔

۳۹ پھر وہ نکل کر اپنے دستور کے موافق زیتون کے پہاڑ کو گیا اور شاگرد اُسکے پیچھے ہو لئے۔ ۴۰ اور اُس جگہ پہنچ کر اُس نے اُن سے کہا دعا کرو کہ آزمائش میں نہ پڑو۔ ۴۱ اور وہ اُن سے بمشکل الگ ہو کر کوئی پتھر کے ٹپے آگے بڑھا اور گھٹنے ٹیک کر یوں دعا کرنے لگا کہ ۴۲ اَے باپ اگر تُو چاہے تو یہ پیالہ مجھ سے ہٹا لے تو بھی میری مرضی نہیں بلکہ تیری ہی مرضی پوری ہو۔ ۴۳ اور آسمان سے ایک فرشتہ اُسکو دکھائی دیا۔ وہ اُسے تقویت دیتا تھا۔ ۴۴ پھر وہ سخت پریشانی میں مبتلا ہو کر اور بھی دلسوزی سے دعا کرنے لگا اور اُسکا پسینہ گویا خون کی بڑی بڑی بوندیں ہو کر زمین پر ٹپکتا تھا۔ ۴۵ جب دعا سے اُٹھ کر شاگردوں کے پاس آیا تو اُنہیں غم کے مارے سوتے پایا۔ ۴۶ اور اُن سے کہا تم سوتے کیوں ہو؟ اُٹھ کر دعا کرو تاکہ آزمائش میں نہ پڑو۔

بائبل کے مطابق یسوع مسیح کا انبیاء سابقین کو چور اور ڈاکو کہنا

کو یقین نہ آیا کہ یہ اندھا تھا اور بینا ہو گیا ہے۔ جب تک اُنہوں نے اُسکے ماں باپ کو جو بینا ہو گیا تھا بُلا کر ۔ ۱۹ اُن سے نہ پُوچھ لیا کہ کیا یہ تُمہارا بیٹا ہے جِسے تُم کہتے ہو کہ اندھا پیدا ہُؤا تھا؟ پھر وہ اب کیونکر دیکھتا ہے؟ ۲۰ اُسکے ماں باپ نے جواب میں کہا ہم جانتے ہیں کہ یہ ہمارا بیٹا ہے اور اندھا پیدا ہُؤا تھا ۔ ۲۱ لیکن یہ ہم نہیں جانتے کہ اب وہ کیونکر دیکھتا ہے اور نہ یہ جانتے ہیں کہ کس نے اُسکی آنکھیں کھولیں۔ وہ تو بالغ ہے۔ اُسی سے پُوچھو۔ وہ اپنا حال آپ کہہ دیگا ۔ ۲۲ یہ اُسکے ماں باپ نے یہودیوں کے ڈر سے کہا کیونکہ یہودی ایکا کر چکے تھے کہ اگر کوئی اُسکے مسیح ہونے کا اقرار کرے تو عبادتخانہ سے خارج کیا جائے ۔ ۲۳ اِس واسطے اُسکے ماں باپ نے کہا کہ وہ بالغ ہے اُسی سے پُوچھو ۔ ۲۴ پس اُنہوں نے اُس شخص کو جو اندھا تھا دوبارہ بُلا کر کہا کہ خُدا کی تمجید کر۔ ہم تو جانتے ہیں کہ یہ آدمی گنہگار ہے ۔ ۲۵ اُس نے جواب دیا میں نہیں جانتا کہ وہ گنہگار ہے یا نہیں۔ ایک بات جانتا ہُوں کہ میں اندھا تھا۔ اب بینا ہُوں ۔ ۲۶ پھر اُنہوں نے اُس سے کہا کہ اُس نے تیرے ساتھ کیا کیا؟ کس طرح تیری آنکھیں کھولیں؟ ۲۷ اُس نے اُنہیں جواب دیا میں تو تُم سے کہہ چُکا اور تُم نے نہ سُنا۔ دوبارہ کیوں سُننا چاہتے ہو؟ کیا تُم بھی اُسکے شاگرد ہونا چاہتے ہو؟ ۲۸ وہ اُسے بُرا بھلا کہکر کہنے لگے کہ تُو ہی اُسکا شاگرد ہے۔ ہم تو مُوسیٰ کے شاگرد ہیں ۔ ۲۹ ہم جانتے ہیں کہ خُدا نے مُوسیٰ کے ساتھ کلام کیا ہے مگر اِس شخص کو نہیں جانتے کہ کہاں کا ہے ۔ ۳۰ اُس آدمی نے جواب میں اُن سے کہا یہ تو تعجب کی بات ہے کہ تُم نہیں جانتے کہ وہ کہاں کا ہے حالانکہ اُس نے میری آنکھیں کھولیں ۔ ۳۱ ہم جانتے ہیں کہ خُدا گنہگاروں کی نہیں سُنتا لیکن اگر کوئی خُدا پرست ہو اور اُسکی مرضی پر چلے تو وہ اُسکی سُنتا ہے ۔ ۳۲ دُنیا کے شروع سے کبھی سُننے میں نہیں آیا کہ کسی نے جنم کے اندھے کی آنکھیں کھولی ہوں ۔ ۳۳ اگر یہ شخص خُدا کی طرف سے نہ ہوتا تو کچھ نہ کر سکتا ۔ ۳۴ اُنہوں نے جواب میں اُس سے کہا تُو تو بالکل گناہوں میں پیدا ہُؤا۔ تُو ہم کو کیا سکھاتا ہے؟ اور اُنہوں نے اُسے باہر نکال دیا ۔

۳۵ یسوعؔ نے سُنا کہ اُنہوں نے اُسے باہر نکال دیا اور جب اُس سے ملا تو کہا کیا تُو خُدا کے بیٹے پر ایمان لاتا ہے؟ ۳۶ اُس نے جواب میں کہا اَے خُداوند وہ کون ہے کہ میں اُس پر ایمان لاؤں؟ ۳۷ یسوعؔ نے اُس سے کہا کہ تُو نے تو اُسے دیکھا ہے اور جو تجھ سے باتیں کرتا ہے وہی ہے ۔ ۳۸ اُس نے کہا اَے خُداوند میں ایمان لاتا ہُوں اور اُسے سجدہ کیا ۔ ۳۹ یسوعؔ نے کہا میں دُنیا میں عدالت کے لئے آیا ہُوں تاکہ جو نہیں دیکھتے وہ دیکھیں اور جو دیکھتے ہیں وہ اندھے ہو جائیں ۔ ۴۰ جو فریسی اُسکے ساتھ تھے اُنہوں نے یہ باتیں سُنکر اُس سے کہا کیا ہم بھی اندھے ہیں؟ ۴۱ یسوعؔ نے اُن سے کہا کہ اگر تُم اندھے ہوتے تو گنہگار نہ ٹھہرتے مگر اب کہتے ہو کہ ہم دیکھتے ہیں۔ پس تُمہارا گناہ قائم رہتا ہے ۔

باب ۱۰ ۱ میں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ جو کوئی دروازہ سے بھیڑخانہ میں داخل نہیں ہوتا بلکہ اَور کسی طرف سے چڑھ جاتا ہے وہ چور اور ڈاکو ہے ۔ ۲ لیکن جو دروازہ سے داخل ہوتا ہے وہ بھیڑوں کا چرواہا ہے ۔ ۳ اُسکے لئے دربان دروازہ کھول دیتا ہے اور بھیڑیں اُسکی آواز سُنتی ہیں اور وہ اپنی بھیڑوں کو نام بنام بُلا کر باہر لے جاتا ہے ۔ ۴ جب وہ اپنی سب بھیڑوں کو باہر نکال چکتا ہے تو اُنکے آگے آگے چلتا ہے اور بھیڑیں اُسکے پیچھے پیچھے ہو لیتی ہیں کیونکہ وہ اُسکی آواز پہچانتی ہیں ۔ ۵ مگر وہ غیر شخص کے پیچھے نہ جائینگی بلکہ اُس سے بھاگینگی کیونکہ غیروں کی آواز نہیں پہچانتیں ۔ ۶ یسوعؔ نے اُن سے یہ تمثیل کہی لیکن وہ نہ سمجھے کہ یہ کیا باتیں ہیں جو ہم سے کہتا ہے ۔

۷ (پس یسوعؔ نے اُن سے پھر کہا میں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ بھیڑوں کا دروازہ میں ہُوں ۔ ۸ جتنے مجھ سے پہلے آئے سب چور اور ڈاکو ہیں مگر بھیڑوں نے اُنکی نہ سُنی ۔ ۹ دروازہ میں ہُوں اگر کوئی مجھ سے داخل ہو تو نجات پائیگا اور اندر باہر آیا جایا کریگا اور چارا پائیگا ۔ ۱۰ چور نہیں آتا مگر چُرانے اور مار ڈالنے اور ہلاک کرنے کو۔ میں اِسلئے آیا کہ وہ زندگی پائیں اور کثرت سے پائیں ۔ ۱۱ اچھا چرواہا میں ہُوں۔ اچھا چرواہا بھیڑوں کے لئے اپنی جان دیتا ہے ۔ ۱۲ مزدور جو نہ چرواہا ہے نہ بھیڑوں

انبیاء سابقین کی توہین کا الزام

پس یسوع نے ان سے پھر کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ بھیڑوں کا دروازہ میں ہوں۔ جتنے مجھ سے پہلے آئے، سب چور اور ڈاکو ہیں مگر بھیڑوں نے ان کی ایک نہ سنی، دروازہ میں ہوں، اگر کوئی مجھ سے داخل ہو تو نجات پائے گا

(یوحنا باب ۱۰۔ ۷ تا ۹)

تبصرہ

حضرت مسیح جو عجز وانکسار کا اس حد تک مظاہرہ کرتے رہے کہ حضرت یوحنا سے جا کر بپتسمہ لے لیا وہ بلا تخصیص سب پیغمبروں کو جو بھی ان سے پہلے آئے، چور اور ڈاکو کہیں کسی انسانی عقل کو یہ بات قابل قبول ہو سکتی ہے۔ ہر پہلے پیغمبر پر ایمان لانا اور اس کا احترام کرنا پچھلے پیغمبر پر لازم ہوتا ہے اور خدا کے مرسل ہونے کے ناطے وہ باہمی طور پر بھائی ہوتے ہیں لہذا ان کی تحقیر و توہین کرنے کا نہ تو شرعاً کوئی جواز ہو سکتا ہے، نہ اخلاقاً اور عقلاً۔ نیز ان پہلے پیغمبروں میں وہ بھی ہیں جو حضرت مسیح کے آباؤ اجداد ہیں۔ مثلاً حضرت داؤد جن کی طرف نسبت کرتے ہوئے ان کو مسیح بن داؤد کہا جا سکتا ہے اور حضرت سلیمان بھی ان کے آباؤ اجداد میں سے ہیں اور ان کے آباؤ اجداد حضرت مسیح کے بھی آباؤ اجداد ٹھہرے۔

لیکن اس کے برعکس پیغمبر خدا محمد ﷺ کی تعلیمات اور ان کی کتاب مجید کی تعلیمات تو یہ ہیں۔

کل امن باللہ وملائکتہ و کتبہ ورسلہ لانفرق بین احد من رسلہ

رسول گرامی اور تمام مومنین اللہ پر ایمان لائے اور ملائکہ اور اللہ کی جملہ کتابوں اور رسولوں پر درالحالیکہ وہ کہتے ہیں ہم رسولوں میں کسی قسم کی تفریق نہیں کرتے کہ بعض کے ساتھ ایمان لائیں اور بعض کے ساتھ کفر کریں۔ لہذا صاف ظاہر ہے کہ اسلام ہی عصمت اور عظمت انبیاء کا امین ہے اور اسرائیلیت نہ ان کی عصمت کی قائل ہے اور نہ عظمت کی۔

بائبل کے مطابق پولس (سینٹ پال) کا یسوع کو لعنتی قرار دینا

تاکہ ہم مسیح پر ایمان لانے سے راستباز ٹھہریں نہ کہ شریعت کے اعمال سے۔ کیونکہ شریعت کے اعمال سے کوئی بشر راستباز نہ ٹھہریگا۔ ۱۷ اور ہم جو مسیح میں راستباز ٹھہرنا چاہتے ہیں اگر خود ہی گنہگار نکلیں تو کیا مسیح گناہ کا باعث ہے؟ ہرگز نہیں! ۱۸ کیونکہ جو کچھ میں نے ڈھا دیا اگر اُسے پھر بناؤں تو اپنے آپ کو قصوروار ٹھہراتا ہوں۔ ۱۹ چنانچہ میں شریعت ہی کے وسیلہ سے شریعت کے اعتبار سے مر گیا تاکہ خدا کے اعتبار سے زندہ ہو جاؤں۔ ۲۰ میں مسیح کے ساتھ مصلوب ہوا ہوں اور اب میں زندہ نہ رہا بلکہ مسیح مجھ میں زندہ ہے اور میں جو اب جسم میں زندگی گذارتا ہوں تو خدا کے بیٹے پر ایمان لانے سے گذارتا ہوں جس نے مجھ سے محبت رکھی اور اپنے آپ کو میرے لئے موت کے حوالہ کر دیا۔ ۲۱ میں خدا کے فضل کو بیکار نہیں کرتا کیونکہ راستبازی اگر شریعت کے وسیلہ سے ملتی تو مسیح کا مرنا عبث ہوتا۔

باب ۳ ۱ (اے نادان گلتیو! کس نے تم پر افسون کر لیا؟ تمہاری تو گویا آنکھوں کے سامنے یسوع مسیح صلیب پر دکھایا گیا۔ ۲ میں تم سے صرف یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ تم نے شریعت کے اعمال سے روح کو پایا یا ایمان کے پیغام سے؟ ۳ کیا تم ایسے نادان ہو کہ روح کے طور پر شروع کر کے اب جسم کے طور پر کام پورا کرنا چاہتے ہو؟ ۴ کیا تم نے اتنی تکلیفیں بیفائدہ اٹھائیں؟ مگر شاید بیفائدہ نہیں۔ ۵ پس جو تمہیں روح بخشتا اور تم میں معجزے ظاہر کرتا ہے کیا وہ شریعت کے اعمال سے ایسا کرتا ہے یا ایمان کے پیغام سے؟ ۶ چنانچہ ابرہام خدا پر ایمان لایا اور یہ اُسکے لئے راستبازی گنا گیا۔ ۷ پس جان لو کہ جو ایمان والے ہیں وہی ابرہام کے فرزند ہیں۔ ۸ اور کتاب مقدس نے پیشتر سے یہ جان کر کہ خدا غیر قوموں کو ایمان سے راستباز ٹھہرائیگا پہلے ہی سے ابرہام کو یہ خوشخبری سنا دی کہ تیرے باعث سب قومیں برکت پائینگی۔ ۹ پس جو ایمان والے ہیں وہ ایماندار ابرہام کے ساتھ برکت پاتے ہیں۔ ۱۰ کیونکہ جتنے شریعت کے اعمال پر تکیہ کرتے ہیں وہ سب لعنت کے ماتحت ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے کہ جو کوئی اُن سب باتوں کے کرنے پر قائم نہیں رہتا جو شریعت کی کتاب میں لکھی ہیں وہ لعنتی ہے۔ ۱۱ اور یہ بات ظاہر ہے کہ شریعت کے وسیلہ سے کوئی شخص خدا کے نزدیک راستباز نہیں ٹھہرتا کیونکہ لکھا ہے کہ راستباز ایمان سے جیتا رہیگا۔ ۱۲ اور شریعت کو ایمان سے کچھ واسطہ نہیں بلکہ لکھا ہے کہ جس نے ان پر عمل کیا وہ اُنکے سبب سے جیتا رہیگا۔ ۱۳ مسیح جو ہمارے لئے لعنتی بنا اُس نے ہمیں مول لیکر شریعت کی لعنت سے چھڑایا کیونکہ لکھا ہے کہ جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا وہ لعنتی ہے۔ ۱۴ تاکہ مسیح یسوع میں ابرہام کی برکت غیر قوموں تک بھی پہنچے اور ہم ایمان کے وسیلہ سے اُس روح کو حاصل کریں جسکا وعدہ ہوا ہے۔)

۱۵ اے بھائیو! میں انسان کے طور پر کہتا ہوں کہ اگرچہ آدمی ہی کا عہد ہو جب اُسکی تصدیق ہو گئی تو کوئی اُسکو باطل نہیں کرتا اور نہ اُس پر کچھ بڑھاتا ہے۔ ۱۶ پس ابرہام اور اُسکی نسل سے وعدے کئے گئے۔ وہ یہ نہیں کہتا کہ نسلوں سے۔ جیسا بہتوں کے واسطے کہا جاتا ہے بلکہ جیسا ایک کے واسطے کہ تیری نسل کو اور وہ مسیح ہے۔ ۱۷ میرا یہ مطلب ہے کہ جس عہد کی خدا نے پہلے سے تصدیق کی تھی اُسکو شریعت چار سو تیس برس کے بعد آکر باطل نہیں کر سکتی کہ وہ وعدہ لاحاصل ہو۔ ۱۸ کیونکہ اگر میراث شریعت کے سبب سے ملی ہے تو وعدہ کے سبب سے نہ ہوئی مگر ابرہام کو خدا نے وعدہ ہی کی راہ سے بخشی۔ ۱۹ پس شریعت کیا رہی؟ وہ نافرمانیوں کے سبب سے بعد میں دی گئی

شریعت کو لعنت اور حضرت مسیح علیہ السلام کو لعنتی قرار دینا (العیاذ باللہ)

اے نادان گلتیو! کس نے تم پر افسون کرلیا۔ تمہاری تو گویا آنکھوں کے سامنے یسوع مسیح صلیب پر دکھایا گیا۔ میں تم سے صف یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ تم نے شریعت کے اعمال سے روح کو پایا یا ایمان کے پیغام سے، کیا تم ایسے نادان ہو کہ روح کے طور پر شروع کر کے اب جسم کے طور پر کام پورا کرنا چاہتے ہو۔ کیا تم نے اتنی تکلیفیں بے فائدہ اٹھائیں مگر شاید بے فائدہ نہیں پس جو تمہیں روح بخشتا ہے اور تمہیں معجزے ظاہر کرتا ہے کیا وہ شریعت کے اعمال سے ایسا کرتا ہے؟ یا ایمان کے پیغام سے چنانچہ ابرہام خدا پر ایمان لایا اور یہ اس کے لئے راست بازی گنا گیا۔ پس جان لو جو ایمان والے ہیں، وہی ابرہام کے فرزند ہیں اور کتاب مقدس میں پیشتر سے یہ جان کر کہ خدا غیر قوموں کو ایمان سے راست باز ٹھہرائے گا۔ پہلے ہی سے ابرہام کو یہ خوشخبری سنادی کہ تیرے باعث سب قومیں برکت پائیں گی۔ پس جو ایمان والے ہیں وہ ایماندار ابرہام کے ساتھ برکت پاتے ہیں۔ کیونکہ جتنے شریعت کے اعمال پر تکیہ کرتے ہیں، وہ سب لعنت کے ماتحت ہیں چنانچہ لکھا ہے کہ جو کوئی ان سب باتوں کے کرنے پر قائم نہیں رہتا جو شریعت کی کتاب میں لکھی ہیں وہ لعنتی ہیں اور یہ بات ظاہر ہے کہ شریعت کے وسیلہ سے کوئی شخص خدا کے نزدیک راست باز نہیں ٹھہرتا کیونکہ لکھا ہے کہ راست باز ایمان سے جیتا رہے گا اور شریعت کو ایمان سے کچھ واسطہ نہیں۔

بلکہ لکھا ہے کہ جس نے ان پر عمل کیا وہ ان کے سبب سے جیتا رہے گا۔ مسیح جو ہمارے لئے لعنتی بنا اس نے ہمیں مول لے کر شریعت کی لعنت سے چھڑایا کیونکہ لکھا ہے کہ جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا وہ لعنتی ہے تاکہ یسوع مسیح میں ابرہام کی برکت غیر قوموں تک پہنچے اور ہم ایمان کے وسیلہ سے اس روح کو حاصل کریں جس کا وعدہ ہوا ہے (گلتیوں باب ۳۔ ۱ تا ۱۴)

تبصرہ

سب سے پہلے پولس رسول کی اس گوہر افشانی پر غور کریں جو شریعت کے اعمال پر تکیہ کرتے ہیں وہ سب لعنت کے ماتحت ہیں مگر اعمال شریعت کو سبب نجات اور ذریعہ خلاصی سمجھنا موجب لعنت ہے تو اللہ تعالیٰ انبیاء سابقین بالخصوص حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کے ذریعہ ان اعمال کا مکلف ٹھہرایا ہی کیوں؟ مستحق رحمت بنانے کے لئے یا مستحق لعنت بنانے کے لئے۔

۲...... دوسرے نمبر پر دلیل اور دعویٰ کی مطابقت پر غور کرنا ضروری ہے۔ دعویٰ تو یہ ہے کہ اعمال شریعت پر تکیہ کرنا

موجب لعنت ہے اور دلیل یہ ہے کہ جو شریعت کی کتاب میں مندرجہ باتوں پر قائم نہیں رہتا وہ لعنتی ہے۔ کہاں اعمال شریعت پر تکیہ کا موجب لعنت ہونا اور کہاں اعمال شریعت پر قائم نہ رہنے کی وجہ سے لعنتی ہونا۔ اگر رسول کے استدلال میں اس قدر بے عقلی کارفرما ہے تو امت کے استدلالت کا کیا کہنا، کیا جو ایمان پر قائم نہ رہے وہ لعنتی ہے یا ہیں؟ اگر نہیں تو نہ اعمال شریعت ضروری رہے اور نہ ایمان لہذا عقیدہ وعمل دونوں کی چھٹی ہوئی اور اگر لعنتی ہے اور یقیناً ہے تو پھر جس کے اوپر قائم نہ رہنا موجب لعنت ہو، اس پر قائم رہنا اور تکیہ کرنا بھی موجب لعنت ہوا، لہذا ایمان بھی موجب لعنت ٹھہرا۔

۳...... تیسری چیز یہ قابل غور ہے کہ شریعت کو ایمان سے کچھ واسطہ نہیں حالانکہ ہر شریعت پہلے ایمان واخلاص اور احسان کا حکم دیتی ہے اور بعد ازاں اعمال کا گویا شریعت قلبی، قولی اور بدنی اعمال کا مجموعہ ہوا کرتی ہے اس کے متعلق یہ دعویٰ کہ شریعت کو ایمان سے کچھ واسطہ نہیں، سراسر لغو اور بے بنیاد بات ہے اور عیسائیوں کے لئے بدعملی کی فضا سازگار کرنے کی مذموم کوشش۔

۴...... (الف) چوتھا امر جو زیادہ توجہ کا محتاج ہے، وہ ہے حضرت مسیح کا لعنتی بننا یعنی وہ عیسائیوں کے گناہوں کا کفارہ بن کر سولی چڑھ گئے اور لعنتی ہو گئے العیاذ باللہ۔ جو امت اپنے نبی کو بلکہ جو بندے اپنے خدا کو لعنتی سمجھیں ان سے بڑھ کر بھی کوئی لعنتی اور راندۂ درگاہ ہو سکتا ہے؟ سولی پر گناہ گار بھی چڑھتے رہتے ہیں اور بے گناہ بھی، اسی طرح قتل وغارت کا نشانہ دونوں قسم کے لوگ بنتے رہتے ہیں۔ اس سے حضرت عیسیٰ کے لعنتی ہونے پر استدلال کیونکر درست ہو سکتا ہے۔

(ب) کیا وہ عیسائیوں کے گناہوں کے لئے دعا اور سفارش نہیں کر سکتے تھے، صرف مصلوب ہونا ہی اس خلاصی اور کفارہ کا واحد ذریعہ تھا۔ اگر دوسرے عظیم معجزات اور خوارق عادات کے لئے ان کی دعا اور قلبی توجہ کافی ہو گئی تھی تو یہ کام بھی اسی ذریعہ سے ہو سکتا تھا۔ آخر حضرت خلیل اللہ علیہ السلام اپنی امت کی خلاصی کا سامان کریں گے اور حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام اپنی امت کا، ہر امت اپنے نبی سے بہرحال یہ توقع رکھتی ہے مگر نہ مصلوب ہونا لازم سمجھتی ہے اور نہ لعنت کے لفظ کی غلاظت سے ان کے گھر ودامن کو ہی آلودہ تصور کرتی ہے۔ سوائے عیسائیوں کے دنیا میں کسی امت کا اپنے نبی کے متعلق یہ عقیدہ نہیں۔

تو ہم کیوں نہ یہ کہیں کہ یہ بدترین دشمنی ہے اور یہودی جو کچھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ دشمن ہونے کے باوجود نہ کر سکے، وہ ان مخلصین نے دوستی کے روپ میں کر دکھلایا۔

(ج) حضرت عیسیٰ بقول نصاریٰ اللہ کے بیٹے ہیں اور بیٹے کا مصلوب ہونا باپ کی مرضی اور حکم کے بغیر نہیں ہو سکتا تو پھر جو کفارہ بنا اس کا حشر تو یہ کیا گیا جس نے یہ کفارہ دیا از راہ نوازش اس کا ہدیہ تشکر بھی بتلا دیتے کہ کیا ہے؟

(د) نیز اللہ تعالیٰ نے اپنے بیٹے کو کفارہ بنایا اور ظاہر ہے جو چیز بطور کفارہ دی جاتی ہے وہ درجہ و مرتبہ میں اور پیار و محبت میں اس سے کم ہوتی ہے جس کی طرف سے وہ کفارہ اور صدقہ بنتی ہے، جیسے بیٹے کی بیماری میں صدقہ بیٹے کی نسبت، لہذا اس عقیدہ سے لازم آیا کہ اللہ تعالیٰ کو اتنا حضرت عیسٰی علیہ السلام سے پیار نہیں جتنا کہ عیسائی قوم سے......العیاذ باللہ تعالیٰ۔

لیکن اس کے برعکس اسلام اور قرآن نے ان کو نہ سولی پر لٹکایا جانا تسلیم کیا اور نہ ان کا لعنتی ہونا، نعوذ باللہ بلکہ ان کا زندہ وسلامت آسمان پر اٹھایا جانا بیان کیا اور ان کے عوض یہودا اسکر یوطی کا شبیہ عیسٰی بن کر سولی پر چڑھایا جانا اور اپنے کیفر کردار تک پہنچایا جانا ثابت کیا اور حضرت عیسٰی کا دنیا وآخرت مرتبہ ومقام بیان کرتے ہوئے قرآن مجید نے کہا وجیھا فی الدنیا والاخرہ و من المقربین وہ دنیا وآخرت میں آبرومند ہیں اور مقربان بارگاہ خداوندی میں سے ہیں

خدارا انصاف کریں! کیا پولس اور اس کے متبعین اور کتاب مقدس نے دامن مسیح سے ہر گرد وغبار کو دور کیا ہے یا اسلام نے؟ اور کیا پولس اور اس کے ہمنواؤں نے حضرت مسیح کی جی بھر کر گستاخی کی ہے یا اہل اسلام نے؟ یقیناً اور یقیناً اسلام اور بانی اسلام آپ کا قرآن ان کی عظمت کے پرچارک ہیں اور ان پر سے داغ بدنامی دور کرنے والے اور پولس اس کے متبعین اور کتاب مقدس ہر ممکن طریقہ سے ان کو مورد الزام واتہام ٹھہرانے والے۔

بائبل کے مطابق حضرت داؤد علیہ السلام کا بت سبع سے زنا کرنا

میری کمک کرنا اور اگر بنی عمون تجھ پر غالب ہونے لگیں
۱۲ تو میں آکر تیری کمک کرونگا ○ سو خوب حوصلہ رکھ اور
ہم سب اپنی قوم اور اپنے خدا کے شہروں کی خاطر مردانگی
۱۳ کریں اور خداوند جو بہتر جانے سو کرے ○ پس یوآب اور
وہ لوگ جو اُسکے ساتھ تھے ارامیوں پر حملہ کرنے کو آگے
۱۴ بڑھے اور وہ اُسکے آگے سے بھاگے ○ جب بنی عمون نے
دیکھا کہ ارامی بھاگ گئے تو وہ بھی ابیشے کے سامنے سے
بھاگ کر شہر کے اندر گھس گئے۔ تب یوآب بنی عمون
۱۵ کے پاس سے لوٹ کر یروشلیم میں آیا ○ جب ارامیوں
نے دیکھا کہ اُنہوں نے اسرائیلیوں سے شکست کھائی
۱۶ تو وہ سب جمع ہوئے ○ اور ہدد عزر نے لوگ بھیجے اور اُن
ارامیوں کو جو دریای فرات کے پار تھے لے آیا اور وہ حلام
میں آئے اور ہدد عزر کی فوج کا سپہ سالار سوبک اُنکا
۱۷ سردار تھا ○ اور داؤد کو خبر ملی۔ سو اُس نے سب اسرائیلیوں
کو اکٹھا کیا اور یردن کے پار ہو کر حلام میں آیا اور ارامیوں
نے داؤد کے مقابل صف آرائی کی اور اُس سے لڑے ○
۱۸ اور ارامی اسرائیلیوں کے سامنے سے بھاگے اور داؤد
نے ارامیوں کے سات سو رتھوں کے آدمی اور چالیس
ہزار سوار قتل کر ڈالے اور اُنکی فوج کے سردار سوبک
۱۹ کو ایسا مارا کہ وہ وہیں مر گیا ○ اور جب اُن بادشاہوں
نے جو ہدد عزر کے خادم تھے دیکھا کہ وہ اسرائیلیوں سے
ہار گئے تو اُنہوں نے اسرائیلیوں سے صلح کر لی اور
اُنکی خدمت کرنے لگے۔ غرض ارامی بنی عمون کی پھر
کمک کرنے سے ڈرے ○

باب ۱۱ اور ایسا ہوا کہ دوسرے سال جس وقت بادشاہ جنگ
کے لئے نکلتے ہیں داؤد نے یوآب اور اُسکے ساتھ اپنے
خادموں اور سب اسرائیلیوں کو بھیجا اور اُنہوں نے
بنی عمون کو قتل کیا اور ربہ کو جا گھیرا پر داؤد یروشلیم
ہی میں رہا ○
۲ (اور شام کے وقت داؤد اپنے پلنگ پر سے اُٹھ کر
بادشاہی محل کی چھت پر ٹہلنے لگا اور چھت پر سے
۳ اُس نے ایک عورت کو دیکھا جو نہا رہی تھی اور وہ
عورت نہایت خوبصورت تھی ○ تب داؤد نے لوگ
بھیجکر اُس عورت کا حال دریافت کیا اور کسی نے کہا کیا
وہ الیعام کی بیٹی بت سبع نہیں جو حتی اوریاہ کی بیوی
۴ ہے؟ ○ اور داؤد نے لوگ بھیجکر اُسے بلا لیا۔ وہ اُسکے
پاس آئی اور اُس نے اُس سے صحبت کی (کیونکہ وہ اپنی
۵ ناپاکی سے پاک ہو چکی تھی)۔ پھر وہ اپنے گھر کو چلی گئی ○ اور
وہ عورت حاملہ ہو گئی۔ سو اُس نے داؤد کے پاس خبر بھیجی
۶ کہ میں حاملہ ہوں ○) اور داؤد نے یوآب کو کہلا بھیجا کہ حتی
اوریاہ کو میرے پاس بھیج دے۔ سو یوآب نے اوریاہ
۷ کو داؤد کے پاس بھیج دیا ○ اور جب اوریاہ آیا تو داؤد
نے پوچھا کہ یوآب کیسا ہے اور لوگوں کا کیا حال ہے اور
۸ جنگ کیسی ہو رہی ہے؟ ○ پھر داؤد نے اوریاہ سے
کہا کہ اپنے گھر جا اور اپنے پاؤں دھو اور اوریاہ بادشاہ
کے محل سے نکلا اور بادشاہ کی طرف سے اُسکے پیچھے پیچھے
۹ ایک خوان بھیجا گیا ○ پر اوریاہ بادشاہ کے گھر کے آستانہ
پر اپنے مالک کے اَور سب خادموں کے ساتھ سویا اور
۱۰ اپنے گھر نہ گیا ○ اور جب اُنہوں نے داؤد کو یہ بتایا کہ
اوریاہ اپنے گھر نہیں گیا تو داؤد نے اوریاہ سے کہا کیا
۱۱ تو سفر سے نہیں آیا؟ پس تو اپنے گھر کیوں نہ گیا؟ ○ اوریاہ
نے داؤد سے کہا کہ صندوق اور اسرائیل اور یہوداہ جھونپڑیوں
میں رہتے ہیں اور میرا مالک یوآب اور میرے مالک کے
خادم کھلے میدان میں ڈیرے ڈالے ہوئے ہیں تو کیا
میں اپنے گھر جاؤں اور کھاؤں پیوں اور اپنی بیوی کے
ساتھ سوؤں؟ تیری حیات اور تیری جان کی قسم مجھ
۱۲ سے یہ بات نہ ہوگی ○ پھر داؤد نے اوریاہ سے کہا کہ آج
بھی تو یہیں رہ جا۔ کل میں تجھے روانہ کر دونگا۔ سو اوریاہ
۱۳ اُس دن اور دوسرے دن بھی یروشلیم میں رہا ○ اور جب
داؤد نے اُسے بلایا تو اُس نے اُسکے حضور کھایا پیا اور
اُس نے اُسے پلا کر متوالا کیا اور شام کو وہ باہر جا کر اپنے
مالک کے اَور خادموں کے ساتھ اپنے بستر پر سو رہا پر
۱۴ اپنے گھر کو نہ گیا ○ صبح کو داؤد نے یوآب کے لئے ایک
۱۵ خط لکھا اور اُسے اوریاہ کے ہاتھ بھیجا ○ اور اُس نے خط
میں یہ لکھا کہ اوریاہ کو گھمسان میں سب سے آگے رکھنا
اور تم اُسکے پاس سے ہٹ جانا تاکہ وہ مارا جائے اور

بائبل کے مطابق حضرت داؤد علیہ السلام کے بیٹے امنون کا اپنی بہن تمر سے زنا کرنا

۱۲ تیری بیویوں سے صحبت کریگا۔ کیونکہ تُو نے تو چھپ کر یہ کیا پر مَیں سارے اسرائیل کے رُوبرُو دن دہاڑے یہ کرونگا۔ ۱۳ تب داؤد نے ناتن سے کہا مَیں نے خداوند کا گناہ کیا۔ ناتن نے داؤد سے کہا کہ خداوند نے بھی تیرا گناہ بخشا۔ تُو مریگا نہیں۔ ۱۴ تو بھی چونکہ تُو نے اِس کام سے خداوند کے دُشمنوں کو کفر بکنے کا بڑا موقع دیا ہے اِسلئے وہ لڑکا بھی جو تجھ سے پیدا ہوگا مر جائیگا۔ ۱۵ پھر ناتن اپنے گھر چلا گیا اور خداوند نے اُس لڑکے کو جو اُوریاہ کی بیوی کے داؤد سے پیدا ہُوا تھا مارا اور وہ بہت بیمار ہوگیا۔ ۱۶ اِسلئے داؤد نے اُس لڑکے کی خاطر خدا سے منت کی اور داؤد نے روزہ رکھا اور اندر جا کر ساری رات زمین پر پڑا رہا۔ ۱۷ اور اُسکے گھرانے کے بزرگ اُٹھکر اُسکے پاس آئے کہ اُسے زمین پر سے اُٹھائیں پر وہ نہ اُٹھا اور نہ اُس نے اُنکے ساتھ کھانا کھایا۔ ۱۸ اور ساتویں دن وہ لڑکا مر گیا اور داؤد کے مُلازم اُسے ڈر کے مارے یہ نہ بتا سکے کہ لڑکا مر گیا کیونکہ اُنہوں نے کہا کہ جب وہ لڑکا ہنوز زندہ تھا اور ہم نے اُس سے گفتگو کی تو اُس نے ہماری بات نہ مانی پس اگر ہم اُسے بتائیں کہ لڑکا مر گیا تو وہ بہت ہی کُڑھیگا۔ ۱۹ پر جب داؤد نے اپنے مُلازموں کو آپس میں پُھسپُھساتے دیکھا تو داؤد سمجھ گیا کہ لڑکا مر گیا۔ سو داؤد نے اپنے مُلازموں سے پوچھا کیا لڑکا مر گیا؟ اُنہوں نے جواب دیا مر گیا۔ ۲۰ تب داؤد زمین پر سے اُٹھا اور غسل کر کے اُس نے تیل لگایا اور پوشاک بدلی اور خداوند کے گھر میں جا کر سجدہ کیا۔ پھر وہ اپنے گھر آیا اور اُسکے حکم دینے پر اُنہوں نے اُسکے آگے روٹی رکھی اور اُس نے کھائی۔ ۲۱ تب اُسکے مُلازموں نے اُس سے کہا یہ کیسا کام ہے جو تُو نے کیا؟ جب وہ لڑکا جیتا تھا تو تُو نے اُسکے لئے روزہ رکھا اور روتا بھی رہا اور جب وہ لڑکا مر گیا تو تُو نے اُٹھکر روٹی کھائی۔ ۲۲ اُس نے کہا کہ جب تک وہ لڑکا زندہ تھا مَیں نے روزہ رکھا اور مَیں روتا رہا کیونکہ مَیں نے سوچا کیا جانے خداوند کو مجھ پر رحم آ جائے کہ وہ لڑکا جیتا رہے؟ ۲۳ پر اب تو وہ مر گیا پس مَیں کس لئے روزہ رکھوں؟ کیا مَیں اُسے لوٹا لا سکتا ہوں؟ مَیں تو اُسکے پاس جاؤنگا پر وہ میرے پاس نہیں لَوٹنے کا۔ ۲۴ پھر داؤد نے اپنی بیوی بت سبع کو تسلی دی اور اُسکے پاس گیا اور اُس سے صحبت کی اور اُس کے ایک بیٹا ہُوا اور داؤد نے اُسکا نام سلیمان رکھا اور وہ خداوند کا پیارا ہُوا۔ ۲۵ اور اُس نے ناتن نبی کی معرفت پیغام بھیجا سو اُس نے اُسکا نام خداوند کی خاطر یدیدیاہ رکھا۔

۲۶ اور یوآب بنی عمون کے ربّہ سے لڑا اور اُس نے دارالسلطنت کو لے لیا۔ ۲۷ اور یوآب نے قاصدوں کی معرفت داؤد کو کہلا بھیجا کہ مَیں ربّہ سے لڑا اور مَیں نے پانیوں کے شہر کو لے لیا۔ ۲۸ پس اب تُو باقی لوگوں کو جمع کر اور اِس شہر کے مقابل خیمہ زن ہو اور اِس پر قبضہ کر لے تا نہ ہو کہ مَیں اِس شہر کو سر کروں اور وہ میرے نام سے کہلائے۔ ۲۹ تب داؤد نے سب لوگوں کو جمع کیا اور ربّہ کو گیا اور اُس سے لڑا اور اُسے لے لیا۔ ۳۰ اور اُس نے اُنکے بادشاہ کا تاج اُسکے سر پر سے اُتار لیا۔ اُسکا وزن سونے کا ایک قنطار تھا اور اُس میں جواہر جڑے ہُوئے تھے۔ سو وہ داؤد کے سر پر رکھا گیا اور وہ اُس شہر سے لُوٹ کا بہت سا مال نکال لایا۔ ۳۱ اور اُس نے اُن لوگوں کو جو اُس میں تھے باہر نکال کر اُنکو آروں اور لوہے کے ہینگوں اور لوہے کے کُلہاڑوں کے نیچے کر دیا اور اُنکو اینٹوں کے پزاوے میں سے چلوایا اور اُس نے بنی عمون کے سب شہروں سے ایسا ہی کیا۔ پھر داؤد اور سب لوگ یروشلیم کو لَوٹ آئے۔

باب ۱۳

اور اِسکے بعد ایسا ہُوا کہ داؤد کے بیٹے ابی سلوم کی ایک خوبصورت بہن تھی جسکا نام تمر تھا۔ اُس پر داؤد کا بیٹا امنون عاشق ہوگیا۔ ۲ اور امنون ایسا کُڑھنے لگا کہ وہ اپنی بہن تمر کے سبب سے بیمار پڑ گیا کیونکہ وہ کنواری تھی۔ سو امنون کو اُسکے ساتھ کچھ کرنا دُشوار معلوم ہُوا۔ ۳ اور داؤد کے بھائی سمعہ کا بیٹا یُونَدب امنون کا دوست تھا اور یُونَدب بڑا چالاک آدمی تھا۔ ۴ سو اُس نے اُس سے کہا اَے بادشاہزادے! تُو کیوں دن بدن دُبلا ہوتا جاتا ہے؟ کیا تُو مجھے نہیں بتائیگا؟ تب امنون نے اُس سے کہا کہ مَیں اپنے بھائی ابی سلوم کی بہن تمر

۵ پر عاشق ہُوں۔ یُونَدب نے اُس سے کہا تُو اپنے بستر پر لیٹ جا اور بیماری کا بہانہ کر لے اور جب تیرا باپ تجھے دیکھنے آئے تو تُو اُس سے کہنا میری بہن تمر کو ذرا آنے دے کہ وہ مجھے کھانا دے اور میرے سامنے کھانا پکائے تاکہ میں دیکھوں اور اُسکے ہاتھ سے کھاؤں۔

۶ سو امنون پڑ گیا اور اُس نے بیماری کا بہانہ کر لیا اور جب بادشاہ اُسکو دیکھنے آیا تو امنون نے بادشاہ سے کہا میری بہن تمر کو ذرا آنے دے کہ وہ میرے سامنے دو پوریاں بنائے تاکہ میں اُسکے ہاتھ سے کھاؤں۔

۷ سو داؤد نے تمر کے گھر کہلا بھیجا کہ تُو ابھی اپنے بھائی امنون کے گھر جا اور اُسکے لئے کھانا پکا۔

۸ سو تمر اپنے بھائی امنون کے گھر گئی اور وہ بستر پر پڑا ہُوا تھا اور اُس نے آٹا لیا اور گوندھا اور اُسکے سامنے پوریاں بنائیں اور اُنکو پکایا۔

۹ اور توے کو لیا اور اُسکے سامنے اُنکو انڈیل دیا پر اُس نے کھانے سے انکار کیا۔ تب امنون نے کہا کہ سب آدمیوں کو میرے پاس سے باہر کر دو۔ سو ہر ایک آدمی اُسکے پاس سے چلا گیا۔

۱۰ تب امنون نے تمر سے کہا کہ کھانا کوٹھری کے اندر لے آ تاکہ میں تیرے ہاتھ سے کھاؤں۔ سو تمر وہ پوریاں جو اُس نے پکائی تھیں اُٹھا کر اُنکو کوٹھری میں اپنے بھائی امنون کے پاس لائی۔

۱۱ اور جب وہ اُنکو اُسکے نزدیک لے گئی کہ وہ کھائے تو اُس نے اُسے پکڑ لیا اور اُس سے کہا اے میری بہن مجھ سے وصل کر۔

۱۲ اُس نے کہا نہیں میرے بھائی میرے ساتھ جبر نہ کر کیونکہ اسرائیلیوں میں کوئی ایسا کام نہیں ہونا چاہئے۔ تُو ایسی حماقت نہ کر۔

۱۳ اور بھلا میں اپنی رُسوائی کہاں لئے پھرونگی؟ اور تُو بھی اسرائیلیوں میں سے احمقوں میں سے ایک کی مانند ٹھہریگا۔ سو تُو بادشاہ سے عرض کر کیونکہ وہ مجھکو تجھ سے روک نہیں رکھیگا۔

۱۴ لیکن اُس نے اُسکی بات نہ مانی اور چونکہ وہ اُس سے زور آور تھا اِسلئے اُس نے اُسکے ساتھ جبر کیا اور اُس سے صحبت کی۔

۱۵ پھر امنون کو اُس سے بڑی سخت نفرت ہو گئی کیونکہ اُسکی نفرت اُسکے جذبۂ عشق سے کہیں بڑھکر تھی۔ سو امنون نے اُس سے کہا اُٹھ چلی جا۔

۱۶ وہ کہنے لگی ایسا نہ ہوگا کیونکہ یہ ظلم کہ تُو مجھے نکالتا ہے اُس کام سے جو تُو نے مجھ سے کیا بدتر ہے پر اُس نے اُسکی ایک نہ سُنی۔

۱۷ تب اُس نے اپنے ایک مُلازِم کو جو اُسکی خدمت کرتا تھا بُلا کر کہا اِس عورت کو میرے پاس سے باہر نکال دے اور پیچھے دروازہ کی چٹخنی لگا دے۔

۱۸ اور وہ رنگ برنگ کا جوڑا پہنے ہُوئے تھی کیونکہ بادشاہوں کی کنواری بیٹیاں ایسی ہی پوشاک پہنتی تھیں۔ غرض اُسکے خادم نے اُسکو باہر کر دیا اور اُسکے پیچھے چٹخنی لگا دی۔

۱۹ اور تمر نے اپنے سر پر خاک ڈالی اور اپنے رنگ برنگ کے جوڑے کو جو پہنے ہُوئے تھی چاک کیا اور سر پر ہاتھ دھر کر روتی ہُوئی چلی۔

۲۰ اُسکے بھائی ابی سلوم نے اُس سے کہا کیا تیرا بھائی امنون تیرے ساتھ رہا ہے؟ خیر اے میری بہن اب چپکی ہو رہ کیونکہ وہ تیرا بھائی ہے اور اِس بات کا غم نہ کر۔ سو تمر اپنے بھائی ابی سلوم کے گھر میں بے کس پڑی رہی۔

۲۱ اور جب داؤد بادشاہ نے یہ سب باتیں سُنیں تو نہایت غصہ ہُوا۔

۲۲ اور ابی سلوم نے اپنے بھائی امنون سے کچھ بُرا بھلا نہ کہا کیونکہ ابی سلوم کو امنون سے نفرت تھی اِسلئے کہ اُس نے اُسکی بہن تمر کے ساتھ جبر کیا تھا۔

۲۳ اور ایسا ہُوا کہ پورے دو سال کے بعد بھیڑوں کے بال کترنے والے ابی سلوم کے ہاں بعل حصور میں تھے جو افرائیم کے پاس ہے اور ابی سلوم نے بادشاہ کے سب بیٹوں کو دعوت دی۔

۲۴ سو ابی سلوم بادشاہ کے پاس آ کر کہنے لگا تیرے خادم کے ہاں بھیڑوں کے بال کترنے والے آئے ہیں سو میں منت کرتا ہُوں کہ بادشاہ مع اپنے مُلازموں کے اپنے خادم کے ساتھ چلے۔

۲۵ تب بادشاہ نے ابی سلوم سے کہا نہیں میرے بیٹے ہم سب کے سب نہ چلیں تا نہ ہو کہ تجھ پر ہم بوجھ ہو جائیں اور وہ اُس سے بجد ہُوا تو بھی نہ گیا پر اُسے دُعا دی۔

۲۶ تب ابی سلوم نے کہا اگر ایسا نہیں ہو سکتا تو میرے بھائی امنون کو تو ہمارے ساتھ جانے دے۔ بادشاہ نے اُس سے کہا وہ تیرے ساتھ

داؤد علیہ السلام کے بیٹے امنون پر بہن کے ساتھ دست درازی کا الزام

بائبل کی اصل عبارت: اور اس کے بعد ایسا ہوا کہ داؤد کے بیٹے ابی سلوم کی ایک خوب صورت بہن تھی جس کا نام تمر تھا اس پر داؤد کا بیٹا امنون عاشق ہو گیا اور امنون ایسا کڑھنے لگا کہ وہ اپنی بہن تمر کے سبب سے بیمار پڑ گیا کیونکہ وہ کنواری تھی۔ سو امنون کو اس کے ساتھ کچھ کرنا دشوار معلوم ہوا اور داؤد کے بھائی سمعہ کا بیٹا یوندب امنون کا دوست تھا اور یوندب بڑا چالاک آدمی تھا۔ سو اس نے اس سے کہا اے بادشاہ زادے! تو کیوں دن بدن دبلا ہوتا جا رہا ہے؟ کیا تو مجھے نہیں بتائے گا؟ تب انہوں نے اس سے کہا کہ میں اپنے بھائی ابی سلوم کی بہن تمر پر عاشق ہوں۔ یوندب نے اس سے کہا تو اپنے بستر پر لیٹ جا اور بیماری کا بہانہ کر لے اور جب تیرا باپ تجھے دیکھنے آئے تو تو اس سے کہنا میری بہن تمر کو ذرا آنے دے کہ وہ مجھے کھانا دے اور میرے سامنے کھانے پکائے تاکہ میں دیکھوں اور اس کے ہاتھ سے کھاؤں۔ سو امنون پڑ گیا اور اس نے بیماری کا بہانہ کر لیا اور جب بادشاہ اس کو دیکھنے آیا تو انہوں نے بادشاہ سے کہا "میری بہن تمر کو ذرا آنے دے کہ وہ میرے سامنے دو پوریاں بنائے تاکہ میں اس کے ہاتھ سے کھاؤں" سو داؤد نے تمر کو گھر کہلا بھیجا کہ تو ابھی اپنے بھائی امنون کے گھر جا اور اس کے لئے کھانا پکا سو تمر اپنے بھائی امنون کے گھر گئی اور وہ بستر پر پڑا ہوا تھا اور اس نے آٹا لیا اور گوندھا اور اس کے سامنے پوریاں بنائیں اور ان کو پکایا اور توے کو لیا اور اس کے سامنے ان کو انڈیل دیا پر اس نے کھانے سے انکار کر دیا۔ تب امنون نے کہا کہ سب آدمیوں کو میرے پاس سے باہر کر دو۔ سو ہر ایک آدمی اس کے پاس سے چلا گیا۔ تب امنون نے تمر سے کہا کہ کھانا کوٹھڑی کے اندر لے آ تاکہ میں تیرے ہاتھ سے کھاؤں سو تمر وہ پوریاں جو اس نے پکائی تھیں، اٹھا کر ان کو کوٹھڑی میں اپنے بھائی امنون کے پاس لائی اور جب وہ ان کو اس کے نزدیک لے گئی کہ وہ کھائے تو اس نے اسے پکڑ لیا اور اس سے کہا اے میری بہن مجھ سے وصل کر، اس نے کہا نہیں میرے بھائی میرے ساتھ جبر نہ کر کیونکہ اسرائیلیوں میں کوئی ایسا کام نہیں ہونا چاہئے تو ایسی حماقت نہ کر اور بھلا میں اپنی رسوائی کہاں لئے پھروں گی اور تو بھی اسرائیلیوں میں احمقوں میں سے ایک کی مانند ٹھہرے گا سو تو بادشاہ سے عرض کر کیونکہ وہ مجھ کو تجھ سے روک نہیں رکھے گا۔ لیکن اس نے اس کی بات نہ مانی اور چونکہ وہ اس سے زور آور تھا۔ اس لئے اس نے اس کے ساتھ جبر کیا اور اس سے صحبت کی (سموئیل باب ۱۳۔ ۱ تا ۱۴)

ابی سلوم کی طرف سے باپ کے ساتھ اور اپنی ماؤں کے ساتھ زیادتی کی داستان بلکہ افسانہ مطالعہ کر لینے کے بعد اب ابی سلوم کی بہن اور حضرت داؤد کی بیٹی تمر کی عصمت کا اپنے بھائی امنون کے ہاتھوں داغدار ہوتا ملاحظہ کریں اور کتاب مقدس کی رو سے اس گھرانے کا اخلاقی نقشہ دیکھیں۔ پھر داؤد علیہ السلام کا خود اپنی بیٹی کو امنون کے پاس بھیجنا اور اس کے فریب

میں آنا ملاحظہ کریں۔ نیز داؤد علیہ السلام کے بھتیجے یونڈب کا امنون کا چال سکھلانا اور اپنے چچے کی بے آبروئی میں شریک ہونا، نیز بہن کا بھائی سے یہ کہنا کہ میرے ساتھ جبر کرنے کی بجائے داؤد علیہ السلام سے عرض کر وہ مجھ کو تجھ سے روک نہیں رکھے گا؟ باپ بیٹوں اور بیٹیوں کے متعلق کیا نقشہ پیش کر رہا ہے؟

کیا شریعت موسوی میں بہن بھائی کا باہمی ازدواجی تعلق جائز تھا؟ نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر اس بے ہودہ عبارت کو اللہ تعالیٰ کی کتاب مقدس کا حصہ کیونکر مانا جاسکتا ہے؟ اور کیا یہ ساری داستان اللہ تعالیٰ کا کلام ہو سکتی ہے اور وہ کتاب جو ایسی اخلاق سوز حرکات کے بیان پر مشتمل ہو، وہ قابل تلاوت ہو سکتی ہے اور قابل ہدایت؟ نعوذ باللہ من ذالک

بائبل کے مطابق حضرت داؤد علیہ السلام کے بیٹے ابی سلوم کا اپنے باپ کی حرموں سے زنا کرنا

ہُوا تیرے ہی اُوپر لوٹایا اور خداوند نے سلطنت تیرے بیٹے ابی سلوم کے ہاتھ میں دے دی ہے اور دیکھ تو اپنی ہی شرارت میں خود آپ پھنس گیا ہے اِسلئے کہ تو خونی آدمی ہے ؀

۹ تب ضرویاہ کے بیٹے ابیشے نے بادشاہ سے کہا یہ مرا ہُؤا کُتا میرے مالک بادشاہ پر کیوں لعنت کرے؟ مجھکو ذرا اُدھر جانے دے کہ اُسکا سر اُتار دُوں ؀

۱۰ بادشاہ نے کہا اَے ضرویاہ کے بیٹو! مجھے تم سے کیا کام؟ وہ جو لعنت کر رہا ہے اور خداوند نے اُس سے کہا ہے کہ داؔؤد پر لعنت کر سو کون کہہ سکتا ہے کہ تو نے کیوں ایسا کیا؟ ؀

۱۱ اور داؔؤد نے ابیشے سے اور اپنے سب خادموں سے کہا دیکھو میرا بیٹا ہی جو میرے صُلب سے پیدا ہُؤا میری جان کا طالب ہے پس اب یہ بنیمینی کتنا زیادہ ایسا نہ کرے؟ اُسے چھوڑ دو اور لعنت کرنے دو کیونکہ خداوند نے اُسے حکم دیا ہے ؀

۱۲ شاید خداوند اُس ظلم پر جو میرے اُوپر ہُؤا ہے نظر کرے اور خداوند آج کے دن اُسکی لعنت کے بدلے مجھے نیک بدلہ دے ؀

۱۳ سو داؔؤد اور اُسکے لوگ راستہ چلتے رہے اور سمعی اُسکے سامنے کے پہاڑ کے پہلو پر چلتا رہا اور چلتے چلتے لعنت کرتا اور اُسکی طرف پتھر پھینکتا اور خاک ڈالتا رہا ؀

۱۴ اور بادشاہ اور اُسکے سب ہمراہی تھکے ہوئے آئے اور وہاں اُس نے دم لیا ؀

۱۵ اور ابی سلوم اور سب اسرائیلی مرد یروشلیم میں آئے اور اخیتفل اُسکے ساتھ تھا ؀

۱۶ اور ایسا ہُؤا کہ جب داؔؤد کا دوست ارکی حوسی ابی سلوم کے پاس آیا تو حوسی نے ابی سلوم سے کہا بادشاہ جیتا رہے! بادشاہ جیتا رہے! ؀

۱۷ اور ابی سلوم نے حوسی سے کہا کیا تو نے اپنے دوست پر یہی مہربانی کی؟ تو اپنے دوست کے ساتھ کیوں نہ گیا؟ ؀

۱۸ حوسی نے ابی سلوم سے کہا نہیں بلکہ جسکو خداوند نے اور اِس قوم نے اور اسرائیل کے سب آدمیوں نے چُن لیا ہے میں اُسی کا ہُونگا اور اُسی کے ساتھ رہُونگا ؀

۱۹ اور پھر میں کس کی خدمت کروں؟ کیا میں اُسکے بیٹے کے سامنے رہکر خدمت نہ کروں؟ جیسے میں نے تیرے باپ کے سامنے رہ کر خدمت کی تو ویسے ہی تیرے سامنے رہُونگا ؀

۲۰ تب ابی سلوم نے اخیتفل سے کہا تم صلاح دو کہ ہم کیا کریں ؀

۲۱ سو اخیتفل نے ابی سلوم سے کہا کہ اپنے باپ کی حرموں کے پاس جا جنکو وہ گھر کی نگہبانی کو چھوڑ گیا ہے۔ اِسلئے کہ جب سب اسرائیلی سُنینگے کہ تیرے باپ کو تجھ سے نفرت ہے تو اُن سب کے ہاتھ جو تیرے ساتھ ہیں قوی ہو جائینگے ؀

۲۲ سو اُنہوں نے محل کی چھت پر ابی سلوم کے لئے ایک تنبو کھڑا کر دیا اور ابی سلوم سب بنی اسرائیل کے سامنے اپنے باپ کی حرموں کے پاس گیا ؀

۲۳ اور اخیتفل کی مشورت جو اِن دنوں ہوتی وہ ایسی سمجھی جاتی تھی کہ گویا خدا کے کلام سے آدمی نے بات پوچھ لی۔ یوں اخیتفل کی مشورت داؔؤد اور ابی سلوم کی خدمت میں ایسی ہی ہوتی تھی ؀

باب ۱۷

اور اخیتفل نے ابی سلوم سے یہ بھی کہا کہ مجھے ابھی بارہ ہزار مرد چُن لینے دے اور میں اُٹھ کر آج ہی رات کو داؔؤد کا پیچھا کرونگا ؀

۲ اور ایسے حال میں کہ وہ تھکاماندہ ہو اور اُسکے ہاتھ ڈھیلے ہوں میں اُس پر جا پڑونگا اور اُسے ڈراؤنگا اور سب لوگ جو اُسکے ساتھ ہیں بھاگ جائینگے اور میں فقط بادشاہ کو مارُونگا ؀

۳ اور میں سب لوگوں کو تیرے پاس لوٹا لاؤنگا۔ جس آدمی کا تو طالب ہے وہ ایسا ہے کہ گویا سب لوٹ آئے۔ یوں سب لوگ سلامت رہینگے ؀

۴ یہ بات ابی سلوم کو اور اسرائیل کے سب بزرگوں کو بہت اچھی لگی ؀

۵ اور ابی سلوم نے کہا اب ارکی حوسی کو بھی بلاؤ اور جو وہ کہے ہم اُسے بھی سُنیں ؀

۶ جب حوسی ابی سلوم کے پاس آیا تو ابی سلوم نے اُس سے کہا اخیتفل نے تو یہ کہا ہے۔ کیا ہم اُسکے کہنے کے مطابق عمل کریں؟ اگر نہیں تو تو بتا ؀

۷ حوسی نے ابی سلوم سے کہا کہ وہ صلاح جو اخیتفل نے اِس بار دی ہے اچھی نہیں ؀

۸ ماسوا اِسکے حوسی نے یہ بھی کہا کہ تو اپنے باپ کو اور اُسکے آدمیوں کو جانتا ہے کہ وہ زبردست لوگ ہیں اور وہ اپنے دل ہی دل میں اُس ریچھنی کی مانند جھنجھلا رہے ہونگے جسکے بچے جنگل میں چھن گئے ہوں اور تیرا باپ جنگی مرد ہے اور وہ لوگوں کے ساتھ نہیں ٹھہریگا ؀

۹ اور دیکھ اب

بائبل میں حضرت داؤد علیہ السلام کی شان میں گستاخی

نے کیا کیا ہے؟ سو تیرا ہاتھ میرے اور میرے باپ کے گھرانے کے خلاف ہو۔

۱۸ اُسی دن جاد نے داؤد کے پاس آکر اُس سے کہا جا اور یبوسی ارونا ہ کے کھلیہان میں خداوند کے لیے ۱۹ ایک مذبح بنا۔ سو داؤد جاد کے کہنے کے مُوافق جیسا ۲۰ خداوند کا حکم تھا گیا۔ اور ارونا ہ نے نگاہ کی اور بادشاہ اور اُسکے خادموں کو اپنی طرف آتے دیکھا۔ سو ارونا ہ نکلا اور زمین پر سرنگون ہو کر بادشاہ کے آگے سجدہ کیا۔ ۲۱ اور ارونا ہ کہنے لگا میرا مالک بادشاہ اپنے بندہ کے پاس کیوں آیا؟ داؤد نے کہا یہ کھلیہان تجھ سے خریدنے اور خداوند کے لیے ایک مذبح بنانے آیا ہُوں تاکہ لوگوں میں سے وبا جاتی رہے۔ ۲۲ ارونا ہ نے داؤد سے کہا میرا مالک بادشاہ جو کچھ اُسے اچھا معلوم ہو لیکر چڑھائے۔ دیکھ سوختنی قربانی کے لیے بیل ہیں اور دائیں چلانے کے اوزار اور بیلوں کا سامان ایندھن کے لیے ہیں۔ ۲۳ یہ سب کچھ اے بادشاہ ارونا ہ بادشاہ کی نذر کرتا ہے اور ارونا ہ نے بادشاہ سے کہا کہ خداوند تیرا خدا تجھ کو قبول فرمائے۔ ۲۴ تب بادشاہ نے ارونا ہ سے کہا نہیں بلکہ میں ضرور قیمت دیکر اُسکو تجھ سے خریدونگا اور میں خداوند اپنے خدا کے حضور ایسی سوختنی قربانیاں نہیں گذرانونگا جن پر میرا کچھ خرچ نہ ہُوا ہو۔ سو داؤد نے وہ کھلیہان اور وہ بیل چاندی کی پچاس مثقالیں دیکر خریدے۔ ۲۵ اور داؤد نے وہاں خداوند کے لیے مذبح بنایا اور سوختنی قربانیاں اور سلامتی کی قربانیاں چڑھائیں اور خداوند نے اُس مُلک کے بارہ میں دُعا سُنی اور وبا اِسرائیل میں سے جاتی رہی۔

۱-سلاطین

باب ۱

(اور داؤد بادشاہ بُڈھا اور کُہن سال ہُوا اور وہ اُسے کپڑے اُڑھاتے پر وہ گرم نہ ہوتا تھا۔) ۲ (سو اُسکے خادموں نے اُس سے کہا کہ ہمارے مالک بادشاہ کے لیے ایک جوان کنواری ڈھونڈی جائے جو بادشاہ کے حضور کھڑی رہے اور اُسکی خبرگیری کیا کرے اور تیرے پہلو میں لیٹ رہا کرے تاکہ ہمارے مالک بادشاہ کو گرمی پہنچے۔) ۳ (چنانچہ اُنہوں نے اِسرائیل کی ساری مملکت میں ایک خوبصورت لڑکی تلاش کرتے کرتے شونیمت ابی شاگ کو پایا اور اُسے بادشاہ کے پاس لائے۔) ۴ (اور وہ لڑکی بہت جمیل تھی۔ سو وہ بادشاہ کی خبرگیری اور اُسکی خدمت کرنے لگی لیکن بادشاہ اُس سے واقف نہ ہُوا۔)

۵ تب حجیت کے بیٹے ادونیاہ نے سر اُٹھایا اور کہنے لگا میں بادشاہ ہُونگا اور اپنے لیے رتھ اور سوار اور پچاس آدمی جو اُسکے آگے آگے دَوڑیں تیار کیے۔ ۶ اور اُسکے باپ نے اُسکو کبھی اِتنا بھی کہکر آزردہ نہیں کیا کہ تُو نے یہ کیوں کیا ہے؟ اور وہ بہت خوبصورت بھی تھا اور ابی سلوم کے بعد پیدا ہُوا تھا۔ ۷ اور اُس نے ضرویاہ کے بیٹے یوآب اور ابی یاتر کاہن سے گفتگو کی اور یہ دونوں ادونیاہ کے پیرو ہو کر اُسکی مدد کرنے لگے۔ ۸ لیکن صدوق کاہن اور یہویدع کے بیٹے بنایاہ اور ناتن نبی اور سمعی اور ریعی اور داؤد کے بہادر لوگوں نے ادونیاہ کا ساتھ نہ دیا۔ ۹ اور ادونیاہ نے بھیڑیں اور بیل اور موٹے موٹے جانور زحلت کے پتھر کے پاس جو عین راجل کے برابر ہے ذبح کیے اور اپنے سب بھائیوں یعنی بادشاہ کے بیٹوں کی اور سب یہوداہ کے لوگوں کی جو بادشاہ کے ملازم تھے دعوت کی۔ ۱۰ پر ناتن نبی اور بنایاہ اور بہادر لوگوں اور اپنے بھائی سلیمان کو نہ بلایا۔ ۱۱ تب ناتن نے سلیمان کی ماں بت سبع سے کہا کیا تُو نے نہیں سُنا کہ حجیت کا بیٹا ادونیاہ بادشاہ بن بیٹھا ہے اور ہمارے مالک داؤد کو یہ معلوم نہیں؟ ۱۲ اب تُو آ کر میں تجھے

بائبل حضرت سلیمان علیہ السلام کی شان میں گستاخی

رتھوں کے شہروں میں اور بادشاہ کے ساتھ یروشلیم میں رکھتا۔ ۲۷ اور بادشاہ نے یروشلیم میں افراط کی وجہ سے چاندی کو تو ایسا کر دیا جیسے پتھر اور دیوداروں کو ایسا جیسے نشیب کے ملک کے گولر کے درخت ہوتے ہیں۔ ۲۸ اور جو گھوڑے سلیمان کے پاس تھے وہ مصر سے منگائے گئے تھے اور بادشاہ کے سوداگر ایک ایک جھنڈ کی قیمت لگا کر انکے جھنڈ کے جھنڈ لیا کرتے تھے۔ ۲۹ اور ایک رتھ چاندی کی چھ سو مثقال میں آتا اور مصر سے روانہ ہوتا اور گھوڑا ڈیڑھ سو مثقال میں آتا تھا اور ایسے ہی حتیوں کے سب بادشاہوں اور ارامی بادشاہوں کے لیئے وہ انکو ان ہی کے ذریعہ سے منگاتے تھے۔

باب ۱۱

(اور سلیمان بادشاہ فرعون کی بیٹی کے علاوہ بہت سی اجنبی عورتوں سے یعنی موآبی۔ عمونی۔ ادومی۔ ۲ صیدانی اور حتی عورتوں سے محبت کرنے لگا۔ یہ ان قوموں کی تھیں جنکی بابت خداوند نے بنی اسرائیل سے کہا تھا کہ تم انکے بیچ نہ جانا اور نہ وہ تمہارے بیچ آئیں کیونکہ وہ ضرور تمہارے دلوں کو اپنے دیوتاؤں کی طرف مائل کر لینگی۔ سلیمان ان ہی کے عشق کا دم بھرنے لگا۔ ۳ اور اسکے پاس سات سو شاہزادیاں اسکی بیویاں اور تین سو حرمیں تھیں اور اسکی بیویوں نے اسکے دل کو پھیر دیا۔ ۴ کیونکہ جب سلیمان بڈھا ہو گیا تو اسکی بیویوں نے اسکے دل کو غیر معبودوں کی طرف مائل کر لیا اور اسکا دل خداوند اپنے خدا کے ساتھ کامل نہ رہا جیسا اسکے باپ داؤد کا دل تھا۔ ۵ کیونکہ سلیمان صیدانیوں کی دیوی عستارات اور عمونیوں کے نفرتی ملکوم کی پیروی کرنے لگا۔ ۶ اور سلیمان نے خداوند کے آگے بدی کی اور اس نے خداوند کی پوری پیروی نہ کی جیسی اسکے باپ داؤد نے کی تھی۔ ۷ پھر سلیمان نے موآبیوں کے نفرتی کموس کے لیئے اس پہاڑ پر جو یروشلیم کے سامنے ہے اور بنی عمون کے نفرتی مولک کے لیئے بلند مقام بنا دیا۔ ۸ اس نے ایسا ہی اپنی سب اجنبی بیویوں کی خاطر کیا جو اپنے دیوتاؤں کے حضور بخور جلاتی اور قربانی گذرانتی تھیں۔

۹ اور خداوند سلیمان سے ناراض ہوا کیونکہ اسکا دل خداوند اسرائیل کے خدا سے پھر گیا تھا جس نے اسے دوبار دکھائی دیکر ۱۰ اسکو اس بات کا حکم کیا تھا کہ وہ غیر معبودوں کی پیروی نہ کرے پر اس نے وہ بات نہ مانی جسکا حکم خداوند نے دیا تھا۔ ۱۱ اس سبب سے خداوند نے سلیمان کو کہا چونکہ تجھ سے یہ فعل ہوا اور تو نے میرے عہد اور میرے آئین کو جنکا میں نے تجھے حکم دیا نہیں مانا اس لیئے میں سلطنت کو ضرور تجھ سے چھینکر تیرے خادم کو دونگا۔ ۱۲ تو بھی تیرے باپ داؤد کی خاطر میں تیرے ایام میں یہ نہیں کرونگا بلکہ اسے تیرے بیٹے کے ہاتھ سے چھینونگا۔ ۱۳ پھر بھی میں ساری سلطنت کو نہیں چھین لونگا بلکہ اپنے بندہ داؤد کی خاطر اور یروشلیم کی خاطر جسے میں نے چن لیا ہے ایک قبیلہ تیرے بیٹے کو دونگا۔)

۱۴ سو خداوند نے ادومی ہدد کو سلیمان کا مخالف بنا کر کھڑا کیا۔ یہ ادوم کی شاہی نسل سے تھا۔ ۱۵ کیونکہ جب داؤد ادوم میں تھا اور لشکر کا سردار یوآب ادوم میں ہر ایک مرد کو قتل کرکے ان مقتولوں کو دفن کرنے گیا۔ ۱۶ (کیونکہ یوآب اور سب اسرائیلی چھ مہینے تک وہیں رہے جب تک کہ اس نے ادوم میں ہر ایک مرد کو قتل نہ کر ڈالا)۔ ۱۷ تو ہدد کئی ایک ادومیوں کے ساتھ جو اسکے باپ کے ملازم تھے مصر کو جانے کو بھاگ نکلا۔ اس وقت ہدد چھوٹا لڑکا ہی تھا۔ ۱۸ اور وہ مدیان سے نکل کر فاران میں آئے اور فاران سے لوگ ساتھ لیکر شاہ مصر فرعون کے پاس مصر میں گئے۔ اس نے اسکو ایک گھر دیا اور اسکے لیئے رسد مقرر کی اور اسے جاگیر دی۔ ۱۹ اور ہدد کو فرعون کے حضور اتنا رسوخ حاصل ہوا کہ اس نے اپنی سالی یعنی ملکہ تحفنیس کی بہن اسکو بیاہ دی۔ ۲۰ اور تحفنیس کی بہن کے اس سے اسکا بیٹا جنوبت پیدا ہوا جسکا دودھ تحفنیس نے

تبصرہ

کتاب مقدس کی اس تقدس سے دور اور ناپاکی سے بھرپور عبارت کا بغور مطالعہ کریں تو حضرت سلیمان علیہ السلام کا اسلام سے برگشتہ ہوجانا اور بت پرستی میں مبتلا ہونا صاف صاف ثابت ہوتا ہے اور خداوند کے دکھائی دے کر تاکید اکید فرمانے کے باوجود بھی وہ شرک میں ہی مبتلا نظر آتے ہیں۔ کیا نبی ہو کر شرک کے اڈے بنائیں اور بیویوں کی خاطر بت پرستی کو رواج دیں اور خود غیر معبودوں کی طرف مائل ہوں، کسی عقل مند شخص کی عقل اس کو تسلیم کر سکتی ہے؟ جب خدا کا نبی اور سرچشمہ ہدایت اس قسم کی سنگین گمراہی بلکہ خلاف عقل وقیاس فعل کا مرتکب ہو تو دوسرے کسی شخص سے کیا گلہ ہوسکتا ہے؟

چوں کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

معبود برحق کو چھوڑ کر بے جان مجسموں کی پوجا عقل کے خلاف ہے کیونکہ جو اپنے وجود اور تراش خراش میں انسانی کاوش کے محتاج ہیں وہ انسان کے نفع ونقصان کے مالک اور اس کی ضروریات وحاجات کے کفیل کیونکر ہوسکتے ہیں، مگر اسرائیلی اختراعات نے نبوت کے دامن کو کس قدر بدنما داغ لگائے اور کتنی بڑی نجاست وغلاظت کے ساتھ آلودہ کیا۔ پھر خدا تعالیٰ کو اپنے آئین اور احکام کے برخلاف سلیمان کو قتل کرانے کی بجائے اس کو اسی طرح سلطنت پر برقرار رکھتے دکھا کر اللہ تعالیٰ کی حکمت ودانش کو بھی صفایا کر دیا۔ کہیں تو وہ صرف غلط بات کہنے پر قتل کا حکم جاری کرے اور کہیں بیویوں کی خاطر شرک کے اڈے قائم کرنے والے پر ذرا سا زوال بھی نہ آنے دے تو اس کے احکام کا اور قواعد وضوابط کیا اعتبار رہ گیا۔

اسلامی نقطہ نظر

آیئے اب اسلامی ماخذ سے حضرت سلیمان علیہ السلام کا مرتبہ اور عند اللہ ان کا مقام معلوم کرتے چلیں۔ سورہ ص میں فرمایا

ووھبنا لداؤد سلیمان نعم العبد انہ اواب

ہم نے داؤد علیہ السلام کو سلیمان کا ہبہ کیا وہ بہت اچھا بندہ ہے بے شک وہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع رکھنے والا ہے پھر رجوع الی اللہ کی دلیل بیان کرتے ہوئے فرمایا:

اذ عرض علیہ بالعشی الصٰفنٰت الجیاد فقال انی احببت حب الخیر عن ذکر ربی حتیٰ توارت بالحجاب ردوھا علی فطفق مسحاً بالسوق والاعناق

جبکہ ان پر پچھلے پہر عمدہ گھوڑے پیش کئے گئے تو انہوں نے کہا میں نے دوست رکھا مال کی محبت کو اپنے رب کی یاد سے یہاں تک سورج چھپ گیا اوٹ میں پھر لاؤ انہیں میرے پاس پھر شروع ہوئے مسح ان کی پنڈلیوں اور گردنوں کو۔

اگر چہ تفسیری اقوال مختلف ہیں مگر ہر صورت میں یہاں پر سلیمان علیہ السلام کا اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ثابت ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت سے ذہول اور ادنیٰ غفلت کا بھی ان کو سخت ناگوار گزرنا واضح ہوتا ہے۔ اگر چہ وہ گھوڑے جہاد کے لئے تھے اور اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے اور ان کی خدمت بھی اللہ کی عبادت تھی لیکن پھر ان کو اصلی اور مقصودی عبادت کا اس شغل میں رہ جانا سخت ناگوار گزراحتی کہ بقول جمہور مفسرین انہوں نے ان گھوڑوں کا سبب غفلت اور منشاء ذہول ہونے کی وجہ سے قربان کر دیا تا کہ یہ بنیاد ہی منہدم ہو جائے اور پھر کبھی اس غفلت کا اعادہ نہ ہونے پائے اور مال ضائع بھی نہ ہو، راہ خدا میں قربانی اس زمانہ میں جائز تھی۔

اب آپ خود ہی انصاف کریں جس ہستی کے لئے اس قدر ذکر خدا سے غفلت نا قابل برداشت ہو، وہ غیر معبودوں کی طرف مائل ہو جائیں اور شرک و بت پرستی کے لئے مراکز قائم کریں۔ کس قدر حقیقت سے دور اور عقل وفہم سے بعید بات ہے اور چونکہ یہ کتاب حضرت سلیمان علیہ السلام کی وفات کے بہت عرصہ بعد نازل ہوئی اور ایک امی نبی کی زبان حقیقت ترجمان نے ان کی اللہ تعالیٰ سے محبت اور لگاؤ کو اس انداز میں بیان کیا لہذا اس تو ہم کی قطعا کوئی گنجائش نہ رہی کہ ابتدائی دور میں تو واقعی اللہ تعالیٰ کو یاد رکھنے والے تھے لیکن بعد میں بدل گئے۔ العیاذ باللہ بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اخروی درجات و مراتب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

وان له عندنا لزلفى وحسن مآب

اور بے شک ان کے لئے ہمارے ہاں نزدیکی ہے اور بہت اچھا ٹھکانا

الغرض ہم نے اسلامی نقطہ نظر اور یہودیت ونصرانیت کا عقیدہ اور ان کی آسمانی کتاب والہامی کتاب کا اس مقدس ہستی پر الزام واتہام آپ کے سامنے پیش کر دیا ہے۔ یہ فیصلہ آپ ہی کریں کہ ان میں سے کون سا نظریہ درست ہے اور قرین قیاس اور قابل قبول اور کون سا نظریہ خلاف عقل و قیاس اور نا قابل قبول اور یہ کہ اسلام عصمت انبیاء کا محافظ ہے اور قرآن یا نام نہاد کتاب مقدس؟

بائبل میں ایلیاہ نبی (حضرت الیاس علیہ السلام) کی شان میں گستاخی

کے کام کئے ۔ (۳۴) اُسکے ایّام میں بیت ایلی حی ایل نے یریحو کو تعمیر کیا۔ جب اُس نے اُسکی بنیاد ڈالی تو اُسکا پہلوٹھا بیٹا ابرام مرا اور جب اُسکے پھاٹک لگائے تو اُسکا سب سے چھوٹا بیٹا سجوب مر گیا۔ یہ خداوند کے کلام کے مطابق ہُوا جو اُس نے نون کے بیٹے یشوع کی معرفت فرمایا تھا ۔

باب ۱۷

(اور ایلیاہ تشبی جو جلعاد کے پردیسیوں میں سے تھا اخی اب سے کہا کہ خداوند اسرائیل کے خدا کی حیات کی قسم جسکے سامنے میں کھڑا ہوں ان برسوں میں نہ اوس پڑیگی نہ مینہ برسیگا جب تک میں نہ کہوں ۔ (۲) اور خداوند کا یہ کلام اُس پر نازل ہُوا کہ ۔ (۳) یہاں سے چلدے اور مشرق کی طرف اپنا رُخ کر اور کریت کے نالہ کے پاس جو یردن کے سامنے ہے جا چھپ ۔ (۴) اور تُو اُسی نالہ میں سے پینا اور میں نے کوّوں کو حکم کیا ہے کہ وہ تیری پرورش کریں ۔ (۵) سو اُس نے جا کر خداوند کے کلام کے مطابق کیا کیونکہ وہ گیا اور کریت کے نالہ کے پاس جو یردن کے سامنے ہے رہنے لگا ۔ (۶) اور کوّے اُسکے لئے صبح کو روٹی اور گوشت اور شام کو بھی روٹی اور گوشت لاتے تھے (۷) اور وہ اُس نالہ میں سے پیا کرتا تھا ۔ اور کچھ عرصہ کے بعد وہ نالہ سوکھ گیا اسلئے کہ اُس ملک میں بارش نہیں ہُوئی تھی ۔)

(۹) تب خداوند کا یہ کلام اُس پر نازل ہُوا ۔ کہ اُٹھ اور صیدا کے صارپت کو جا اور وہیں رہ۔ دیکھ میں نے ایک بیوہ کو وہاں حکم دیا ہے کہ تیری پرورش کرے ۔ (۱۰) سو وہ اُٹھ کر صارپت کو گیا اور جب وہ شہر کے پھاٹک پر پہنچا تو دیکھا کہ ایک بیوہ وہاں لکڑیاں چن رہی ہے۔ سو اُس نے اُسے پکار کر کہا ذرا مجھے تھوڑا سا پانی کسی برتن میں لا دے کہ میں پیوں ۔ (۱۱) اور جب وہ لینے چلی تو اُس نے پکار کر کہا ذرا اپنے ہاتھ میں (۱۲) ایک ٹکڑا روٹی میرے واسطے لیتی آنا ۔ اُس نے کہا خداوند تیرے خدا کی حیات کی قسم میرے ہاں روٹی نہیں۔ صرف مٹھی بھر آٹا ایک مٹکے میں اور تھوڑا سا تیل ایک کُپی میں ہے اور دیکھ میں دو ایک لکڑیاں چُن رہی ہُوں تاکہ گھر جا کر اپنے اور اپنے بیٹے کے لئے اُسے پکاؤں اور ہم اُسے کھائیں ۔ پھر مر جائیں ۔ (۱۳) اور ایلیاہ نے اُس سے کہا مت ڈر جا اور جیسا کہتی ہے کر پر پہلے میرے لئے ایک ٹکیا اُس میں سے بنا کر میرے پاس لے آ۔ اُسکے بعد اپنے اور اپنے بیٹے کے لئے بنا لینا ۔ (۱۴) کیونکہ خداوند اِسرائیل کا خدا یُوں فرماتا ہے کہ اُس دن تک جب تک خداوند زمین پر مینہ نہ برسائے نہ تو آٹے کا مٹکا خالی ہوگا اور نہ تیل کی کُپی میں کمی ہوگی ۔ (۱۵) سو اُس نے جا کر ایلیاہ کے کہنے کے مطابق کیا اور یہ اور وہ اور اُسکا کنبہ بہت دِنوں تک کھاتے رہے ۔ (۱۶) اور خداوند کے کلام کے مطابق جو اُس نے ایلیاہ کی معرفت فرمایا تھا نہ تو آٹے کا مٹکا خالی ہُوا اور نہ تیل کی کُپی میں کمی ہُوئی ۔ (۱۷) اِن باتوں کے بعد اُس عورت کا بیٹا جو اُس گھر کی مالک تھی بیمار پڑا اور اُسکی بیماری ایسی سخت ہو گئی کہ اُس میں دم باقی نہ رہا ۔ (۱۸) سو وہ ایلیاہ سے کہنے لگی اے مردِ خدا مجھے تجھ سے کیا کام؟ تو میرے پاس آیا ہے کہ میرے گناہ یاد دلائے اور میرے بیٹے کو مار دے! (۱۹) اُس نے اُس سے کہا اپنا بیٹا مجھ کو دے اور وہ اُسے اُسکی گود سے لیکر اُسکو بالاخانہ پر جہاں وہ رہتا تھا لے گیا اور اُسے اپنے پلنگ پر لِٹایا ۔ (۲۰) اور اُس نے خداوند سے فریاد کی اور کہا اَے خداوند میرے خدا کیا تُو نے اِس بیوہ پر بھی جسکے ہاں میں ٹکا ہُوا ہُوں اُسکے بیٹے کو مار ڈالنے سے بلا نازل کی؟ ۔ (۲۱) اور اُس نے اپنے آپ کو تین بار اُس لڑکے پر پسار کر خداوند سے فریاد کی اور کہا اَے خداوند میرے خدا میں تیری منت کرتا ہُوں کہ اِس لڑکے کی جان اِس میں پھر آ جائے ۔ (۲۲) اور خداوند نے ایلیاہ کی فریاد سُنی اور لڑکے کی جان اُس میں پھر آ گئی اور وہ جی اُٹھا ۔ (۲۳) تب ایلیاہ اُس لڑکے کو اُٹھا کر بالاخانہ پر سے نیچے گھر کے اندر لے گیا اور اُسے اُسکی ماں کے سپرد کیا اور ایلیاہ نے کہا دیکھ تیرا بیٹا جیتا ہے ۔

ایلیاہ نبی کی شان میں گستاخی

اور ایلیاہ تشبی جو جلعاد کے پردیسیوں میں سے تھا۔ اخی اب سے کہا کہ خداوند اسرائیل کے خدا کی حیات کی قسم جس کے سامنے میں کھڑا ہوں، ان برسوں میں نہ اوس پڑے گی، نہ مینہ برسے گا جب تک میں نہ کہوں اور خداوند کا یہ کلام اس پر نازل ہوا کہ یہاں سے چل دے اور مشرق کی طرف اپنا رخ کر اور کریت کے نالہ کے پاس جو یردن کے سامنے ہے جا چھپ اور تو اسی نالہ میں سے پینا اور میں نے کوؤں کو حکم کیا ہے کہ وہ تیری پرورش کریں، سو اس نے جا کر خداوند کے کلام کے مطابق کیا کیونکہ وہ گیا اور کریت کے نالہ کے پاس جو یردن کے سامنے ہے، رہنے لگا اور کوے اس کے لئے صبح کو روٹی اور گوشت اور شام کو بھی روٹی اور گوشت لاتے تھے اور وہ اس نالہ میں سے پیا کرتا تھا اور کچھ عرصہ کے بعد وہ نالہ سوکھ گیا اس لئے کہ اس ملک میں بارش نہیں ہوتی تھی

(ا۔سلاطین باب ۱۷۔۱تا۷)

تبصرہ

اس ایلیاہ نبی کے متعلق آگے چل کر تھوڑے آٹے اور تیل کو معجزانہ طور پر بڑھا دینا اور پورے کنبے کے لئے قحط سالی ختم ہونے تک کافی ووافی کر دینا مذکور ہے اور مردہ بچے کو زندہ کرنا وغیرہ وغیرہ لیکن اس مقام پر ان کو کوؤں کی لائی ہوئی روٹی اور گوشت پر گزر بسر کرتے دکھایا گیا ہے۔ ظاہر ہے کہ کوا نجس اور خبیث جانور ہے اور وہ جو کچھ اٹھاتا ہے، پنجے سے اٹھائے یا چونچ کے ساتھ دونوں کا استعمال انتہائی مقدس اور مجسم تقویٰ شخصیت کے لئے کیونکر ڈرست ہو سکتا ہے؟ اور جو خدا بنی اسرائیل کے عوام کے لئے کوؤں کی وساطت کے بغیر من وسلویٰ کا بندوبست کرتا رہا اور جس نے حضرت عیسٰی کے حواریوں کے لئے آسمان سے براہ راست روٹیوں کا دسترخوان نازل فرما دیا۔ وہ اپنے اس مقدس نبی کے لئے صرف کوؤں کی وساطت سے گوشت روٹی کا بندوبست کیوں کرتا ہے؟ کیا اس میں اس پیغمبر کی تنقیص شان نہیں؟

اگر مہمان عزیز کے لئے غلیظ اور میلے کچیلے اور نجس ہاتھوں والے خادم مقرر کر دیئے جائیں تو یہ اس کی توہین ہی تصور کی جائے گی نہ کہ تعظیم وتکریم تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسے اہتمام کو کس عظمت اور برتری کی نشانی کہا جا سکتا ہے؟ یاد رہے کہ کتاب مقدس کی رو سے تمام کوے حرام ہیں، جیسے کہ احبار باب ۱۱۔۱۵ پر تصریح موجود ہے۔ یقیناً اس عبارت میں مصنف تورات کے ہاتھ کی صفائی کارفرما ہے۔ قرآن مجید نے رسل عظام کے متعلق فرمایا:

یاایھا الرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحاً

اے رسل کرام! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک اعمال کرو۔ لہٰذا جب ان کو پاکیزہ کھانے کا حکم ہے تو لامحالہ ان کو غذا بھی پاکیزہ مہیا کرے گا۔ حقیر وذلیل اور فاسق وخبیث جانور کے ذریعے قطعاً مہیا نہیں کرے گا۔ لہٰذا قرآن مجید کسی بھی ایسی صورت کو روا نہیں رکھتا۔ یہ صرف کتاب مقدس کی عظمت نبوت کے ساتھ اٹکھیلی ہے۔ نعوذ باللہ منہ

بائبل میں حضرت یسعیاہ کی شان میں گستاخی

دیکھو خداوند ایک تیز رو بادل پر سوار ہو کر مصر میں آتا ہے اور مصر کے بت اُسکے حضور لرزاں ہونگے

۲ اور مصر کا دل پگھل جائیگا۔ اور میں مصریوں کو آپس میں مخالف کر دونگا۔ اُن میں ہر ایک اپنے بھائی سے اور ہر ایک اپنے ہمسایہ سے لڑیگا۔ شہر شہر سے اور صوبہ صوبہ سے۔

۳ اور مصر کی روح افسردہ ہو جائیگی اور میں اُسکے منصوبہ کو فنا کر دونگا اور وہ بتوں اور افسونگروں اور جنات کے یاروں اور جادوگروں کی تلاش کرینگے۔

۴ پر میں مصریوں کو ایک ستمگر حاکم کے قابو میں کر دونگا اور زبردست بادشاہ اُن پر سلطنت کریگا۔ یہ خداوند ربُ الافواج کا فرمان ہے۔

۵ اور دریا کا پانی سوکھ جائیگا اور ندی خشک اور خالی ہو جائیگی۔

۶ اور نالے بدبو ہو جائینگے اور مصر کی نہریں خالی ہونگی اور سوکھ جائینگی اور بید اور سرکنڈے مُرجھا جائینگے۔

۷ دریای نیل کے کنارہ کی چراگاہیں اور وہ سب کھیت جو اُسکے آس پاس بوئی جاتی ہیں مرجھا جائینگی اور بالکل نیست و نابود ہو جائینگی۔

۸ تب ماہی گیر ماتم کرینگے اور وہ سب جو دریا میں شست ڈالتے ہیں غمگین ہونگے اور پانی میں جال ڈالنے والے نہایت بیتاب ہو جائینگے۔

۹ اور سن جھاڑنے اور کتان بُننے والے گھبرا جائینگے۔

۱۰ ہاں اُسکے ارکان شکستہ اور تمام مزدور رنجیدہ خاطر ہونگے۔

۱۱ ضُعن کے شاہزادے بالکل احمق ہیں۔ فرعون کے سب سے دانشمند مشیروں کی مشورت وحشیانہ ٹھہری۔ پس تم کیونکر فرعون سے کہتے ہو کہ میں دانشمندوں کا فرزند اور شاہانِ قدیم کی نسل ہوں؟

۱۲ اب تیرے دانشور کہاں ہیں؟ وہ تجھے خبر دیں اگر وہ جانتے ہوں کہ ربُ الافواج نے مصر کے حق میں کیا ارادہ کیا ہے۔

۱۳ ضُعن کے شاہزادے احمق بن گئے ہیں۔ نوف کے شاہزادوں نے فریب کھایا اور جن پر مصری قبائل کا بھروسا تھا اُن ہی نے اُنکو گمراہ کیا۔

۱۴ خداوند نے کجروی کی روح اُن میں ڈالدی ہے اور اُنہوں نے مصریوں کو اُنکے سب کاموں میں اُس متوالے کی طرح بھٹکایا جو قے کرتے ہوئے ڈگمگاتا ہے۔

۱۵ اور مصریوں کا کوئی کام نہ ہوگا جو سر یا دُم یا خاص و عام کر سکے۔

۱۶ اُس وقت ربُ الافواج کے ہاتھ چلانے سے جو وہ مصر پر چلائیگا مصری عورتوں کی مانند ہو جائینگے اور ہیبت زدہ اور ہراسان ہونگے۔

۱۷ تب یہوداہ کا ملک مصر کے لیئے دہشت ناک ہوگا۔ ہر ایک جس سے اُسکا ذکر ہو خوف کھائیگا۔ اُس ارادہ کے سبب سے جو ربُ الافواج نے اُنکے خلاف کر رکھا ہے۔

۱۸ اُس روز ملکِ مصر میں پانچ شہر ہونگے جو کنعانی زبان بولینگے اور ربُ الافواج کی قسم کھائینگے۔ اُن میں سے ایک کا نام شہرِ آفتاب ہوگا۔

۱۹ اُس وقت ملکِ مصر کے وسط میں خداوند کا ایک مذبح اور اُسکی سرحد پر خداوند کا ایک ستون ہوگا۔

۲۰ اور وہ ملکِ مصر میں ربُ الافواج کے لیئے نشان اور گواہ ہوگا اسلیئے کہ وہ ستمگروں کے ظلم سے خداوند سے فریاد کرینگے اور وہ اُنکے لیئے رہائی دینے والا اور حامی بھیجیگا اور وہ اُنکو رہائی دیگا۔

۲۱ اور خداوند اپنے آپ کو مصریوں پر ظاہر کریگا اور اُس وقت مصری خداوند کو پہچانینگے اور ذبیحے اور ہدیے گذرانینگے ہاں وہ خداوند کے لیئے منت مانینگے اور ادا کرینگے۔

۲۲ اور خداوند مصریوں کو ماریگا۔ ماریگا اور شفا بخشیگا اور وہ خداوند کی طرف رجوع لائینگے اور وہ اُنکی دعا سنیگا اور اُنکو صحت بخشیگا۔

۲۳ اُس وقت مصر سے اسور تک ایک شاہراہ ہوگی اور اسوری مصر میں آئینگے اور مصری اسور کو جائینگے۔ اور مصری اسوریوں کے ساتھ ملکر عبادت کرینگے۔

۲۴ تب اسرائیل مصر اور اسور کے ساتھ تیسرا ہوگا اور روی زمین پر برکت کا باعث ٹھہریگا۔

۲۵ کیونکہ ربُ الافواج اُنکو برکت بخشیگا اور فرمائیگا مبارک ہو مصر میری اُمت اور اسور میرے ہاتھ کی صنعت اور اسرائیل میری میراث۔

باب ۲۰

(جس سال سرجون شاہِ اسور نے ترتان کو اشدود کی طرف بھیجا اور اُس نے آکر اشدود سے لڑائی کی اور اُسے فتح کر لیا۔

۲ اُس وقت خداوند نے

یسعیاہ بن آموص کی معرفت یوں فرمایا کہ جا اور ٹاٹ کا لباس اپنی کمر سے کھول ڈال اور اپنے پاؤں سے جوتے اتار۔ سو اس نے ایسا ہی کیا۔ وہ ننگا اور ننگے پاؤں پھرا کرتا تھا ۝

۳ تب خداوند نے فرمایا جس طرح میرا بندہ یسعیاہ تین برس تک برہنہ اور ننگے پاؤں پھرا کیا تاکہ مصریوں اور کوشیوں کے بارے میں نشان اور اچنبھا ہو ۝

۴ اسی طرح شاہ اسور مصری اسیروں اور کوشی جلاوطنوں کو کیا بوڑھے کیا جوان برہنہ اور ننگے پاؤں اور بے پردہ سرینوں کے ساتھ مصریوں کی رسوائی کے لئے لے جائیگا ۝

۵ تب وہ ہراسان ہونگے اور کوش سے جو انکی امیدگاہ تھی اور مصر سے جو انکا فخر تھا شرمندہ ہونگے ۝

۶ اور اس وقت اس ساحل کے باشندے کہینگے دیکھو ہماری امیدگاہ کا یہ حال ہوا جس میں ہم مدد کے لئے بھاگے تاکہ اسور کے بادشاہ سے بچ جائیں۔ پس ہم کس طرح رہائی پائیں؟ ۝

باب ۲۱

۱ دشت دریا کی بابت بار نبوت۔

جس طرح جنوبی گردباد زور سے چلا آتا ہے اسی طرح وہ دشت سے اور مہیب سرزمین سے نزدیک آرہا ہے ۝

۲ ایک ہولناک رویا مجھے نظر آئی۔ دغاباز دغابازی کرتا ہے اور غارتگر غارت کرتا ہے۔ اے عیلام چڑھائی کر۔ اے مادی محاصرہ کر۔ میں وہ سب کراہنا جو اسکے سبب سے ہوا موقوف کرتا ہوں ۝

۳ سو میری کمر میں سخت درد ہے اور میں گویا دردِ زہ میں تڑپتا ہوں۔ میں ایسا ہراسان ہوں کہ سن نہیں سکتا۔ میں ایسا پریشان ہوں کہ دیکھ نہیں سکتا ۝

۴ میرا دل دھڑکتا ہے اور ہول یکایک مجھ پر غالب آگیا۔ شفق شام جسکا میں آرزومند تھا میرے لئے خوفناک ہو گئی ۝

۵ دسترخوان بچھایا گیا۔ نگہبان کھڑا کیا گیا۔ وہ کھاتے ہیں اور پیتے ہیں۔ اٹھو اے سردارو! سپر پر تیل ملو ۝

۶ کیونکہ خداوند نے مجھے یوں فرمایا کہ جا نگہبان بٹھا۔ وہ جو کچھ دیکھے سو بتائے ۝

۷ اس نے سوار دیکھے جو دو دو آتے تھے اور گدھوں اور اونٹوں پر سوار۔ اور اس نے بڑے غور سے سنا ۝

۸ تب اس نے شیر کی سی آواز سے پکارا اے خداوند میں اپنی دیدگاہ پر تمام دن کھڑا رہا اور میں نے ہر رات پہرے کی جگہ پر کاٹی ۝

۹ اور دیکھ سپاہیوں کے غول اور انکے سوار دو دو کر کے آتے ہیں۔ پھر اس نے یوں کہا کہ بابل گر پڑا گر پڑا اور اسکے معبودوں کی سب تراشی ہوئی مورتیں بالکل ٹوٹی پڑی ہیں ۝

۱۰ اے میرے گاہے ہوئے اور میرے کھلیہان کے غلہ جو کچھ میں نے رب الافواج اسرائیل کے خدا سے سنا تم سے کہہ دیا ۝

۱۱ دومہ کی بابت بار نبوت۔

کسی نے مجھ کو شعیر سے پکارا کہ اے نگہبان رات کی کیا خبر ہے؟ اے نگہبان رات کی کیا خبر ہے؟ ۝

۱۲ نگہبان نے کہا صبح ہوتی ہے اور رات بھی۔ اگر تم پوچھنا چاہتے ہو تو پوچھو۔ تم پھر آنا ۝

۱۳ عرب کی بابت بار نبوت۔

اے ددانیوں کے قافلو تم عرب کے جنگل میں رات کاٹو گے ۝

۱۴ وہ پیاسے کے پاس پانی لائے۔ تیما کی سرزمین کے باشندے روٹی لیکر بھاگنے والے سے ملنے کو نکلے ۝

۱۵ کیونکہ وہ تلواروں کے سامنے سے ننگی تلوار سے اور کھینچی ہوئی کمان سے اور جنگ کی شدت سے بھاگے ہیں ۝

۱۶ کیونکہ خداوند نے مجھ سے یوں فرمایا کہ مزدور کے برسوں کے مطابق ایک برس کے اندر اندر قیدار کی ساری حشمت جاتی رہیگی ۝

۱۷ اور تیراندازوں کی تعداد کا بقیہ یعنی بنی قیدار کے بہادر تھوڑے سے ہونگے کیونکہ خداوند اسرائیل کے خدا نے یوں فرمایا ہے ۝

باب ۲۲

۱ رویا کی وادی کی بابت بار نبوت۔

اب تم کو کیا ہوا کہ تم سب کے سب کوٹھوں پر چڑھ گئے ۝

۲ اے پرشور اور غوغائی شہر! اے شادمان بستی! تیرے مقتول نہ تلوار سے قتل ہوئے اور نہ لڑائی میں مارے گئے ۝

۳ تیرے سب سردار یکٹھے بھاگ نکلے۔ انکو تیراندازوں نے اسیر کیا۔ جتنے تجھ میں پائے گئے

یسعیاہ نبی کی شان میں گستاخی

جس سال سرجون شاہ اسور نے ترتان کو اشدود کی طرف بھیجا اور اس نے آ کر اشدود سے لڑائی کی اور اسے فتح کر لیا۔ اس وقت خداوند نے یسعیاہ بن آموص کی معرفت یوں فرمایا کہ جا اور ٹاٹ کا لباس اپنی کمر سے کھول ڈال اور اپنے پاؤں سے جوتے اتار۔ سو اس نے ایسا ہی کیا۔ وہ برہنہ اور ننگے پاؤں پھرا کرتا تھا۔ تب خداوند نے فرمایا جس طرح میرا بندہ یسعیاہ تین برس تک برہنہ اور ننگے پاؤں پھرا کیا تا کہ مصریوں اور کوشیوں کے بارے میں نشان اور اچنبا ہو، اسی طرح شاہ اسور مصری اسیروں اور کوشی جلاوطنوں کو کیا بوڑھے کیا جوان برہنہ اور ننگے پاؤں اور بے پردہ سرینوں کے ساتھ مصریوں کی رسوائی کیلئے لے جائے گا، تب وہ ہراساں ہوں گے اور کوش سے جو ان کی امیدگاہ تھی اور مصر سے جو ان کا فخر شرمندہ ہوں گے اور اس وقت اس ساحل کے باشندے کہیں گے دیکھو ہماری امیدگاہ کا یہ حال ہوا جس میں ہم مدد کے لئے بھاگے تا کہ اسور کے بادشاہ سے بچ جائیں پس ہم کس طرح رہائی پائیں؟

(یسعیاہ باب ۲۰۔ ۱ تا ۶)

تبصرہ

اس عبارت پر غور فرمائیں اور اسرائیلی تخیل پر سر دھنیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر کو کمر سے تہہ بند کھول کر پھینک دینے کا حکم دے اور مصریوں اور کوشیوں کے سامنے ان کو اس برہنگی کے عالم میں پھرنے کا حکم دے۔ کیا یہ ممکن ہے اور وہ خدا جس نے حیاء کو ایمان کا رکن رکین اور جزو عظیم قرار دیا ہو، وہ ایسی قبیح حرکت کا حکم دے سکتا ہے؟ اور اس مادر زاد حالت میں پھرنے والے کو کوئی شخص نبی ورسول اور سرچشمہ رشد وہدایت تصور کر سکتا ہے بلکہ یہ حالت تو عقل وخرد سے عاری ہونے اور ہوش وحواس سے محروم ہونے اور حیوانات کے ساتھ ملحق ہونے کی علامت ونشانی ہے۔ کسی پیغمبر کے لئے کیونکر لائق ومناسب ہوسکتی ہے۔ لہذا یہ حکم نہ اللہ تعالیٰ کے شایان شان ہے اور حضرت یسعیاہ کے اور نہ مصری اسیروں اور کوشی جلاوطنی کی رسوائی اور خوف وہراس کے لئے اس اقدام کی چنداں ضرورت لہذا یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر سراسر الزام اور بہتان ہے۔

اس کے برعکس اسلام میں ان کو عظیم فضیلت کا مالک تسلیم کیا گیا اور قابل تقلید شخصیت اور ہدایت کا اعلیٰ نمونہ۔ فرمان خداوند جل وعلیٰ ہے: **واسماعیل والیسع ویونس ولوطاً وکلاً فضلنا علی العالمین**

اور اسماعیل والیسع اور یونس ولوط میں سے ہر ایک کو ہم نے سب جہان والوں پر فضیلت دی۔ اور جو سب سے افضل ہوں جو اس طرح کی گھٹیا حالت میں کیونکر رکھے جاسکتے جو رسوائی اور بے آبروئی کی علامت ہے اور فرمایا **اولٰئک الذین ھدی اللّٰہ فبھداھم اقتدہ** وہ مقدس اور بزرگ ہستیاں ہیں جن کو ہم نے خصوصی ہدایت، عالی اخلاق اور کامل صفات کے ساتھ مخصوص ٹھہرایا ہے لہذا ان کی سیرت کو اپناؤ اور ان کمالات کو اپنے اندر جمع کرو اور جو نقشہ حضرت یسعیاہ کے اخلاق کا کتاب مقدس نے بیان کیا ہے کیا وہ قابل تقلید ہوسکتا ہے؟

لہذا صاف ظاہر ہے کہ قرآن مجید عظمت انبیاء کا امین ہے اور کتاب یہود ونصاریٰ اس عظمت کے حصار میں نقب زن۔

بائبل میں حضرت حزقی ایل نبی کی شان میں گستاخی

بیٹے نشان ہے۔

۴ پھر تو اپنی بائیں کروٹ پر لیٹ رہ اور بنی اسرائیل کی بدکرداری اس پر رکھ دے۔ جتنے دنوں تک تو لیٹا رہیگا تو انکی بدکرداری برداشت کریگا۔ ۵ اور میں نے انکی بدکرداری کے برسوں کو ان دنوں کے شمار کے مطابق جو تین سو نوے دن ہیں تجھ پر رکھا ہے سو تو بنی اسرائیل کی بدکرداری برداشت کریگا۔ ۶ اور جب تو انکو پورا کر چکے تو پھر اپنی دہنی کروٹ پر لیٹ رہ اور چالیس دن تک بنی یہوداہ کی بدکرداری کو برداشت کر۔ میں نے تیرے لئے ایک ایک سال کے بدلے ایک ایک دن مقرر کیا ہے۔ ۷ پھر تو یروشلیم کے محاصرہ کی طرف منہ کر اور اپنا بازو ننگا کر اور اسکے خلاف نبوت کر۔ ۸ اور دیکھ میں تجھ پر بندھن ڈالونگا کہ تو کروٹ نہ لے سکے جب تک اپنے محاصرہ کے دنوں کو پورا نہ کر لے۔ ۹ اور تو اپنے لئے گیہوں اور جو اور باقلا اور مسور اور چینا اور باجرا لے اور انکو ایک ہی برتن میں رکھ اور انکی اتنی روٹیاں پکا جتنے دنوں تک تو پہلی کروٹ پر لیٹا رہیگا۔ تو تین سو نوے دن تک انکو کھانا۔ ۱۰ اور تیرا کھانا وزن کر کے بیس مثقال روزانہ ہوگا جو تو کھائیگا۔ تو گاہے گاہے کھانا۔ ۱۱ تو پانی بھی ناپ کر ایک ہین کا چھٹا حصہ پیئیگا۔ تو گاہے گاہے پینا۔ ۱۲ اور تو جو کے پھلکے کھانا اور تو انکی آنکھوں کے سامنے انسان کی نجاست سے انکو پکانا۔ ۱۳ اور خداوند نے فرمایا کہ اسی طرح سے بنی اسرائیل اپنی ناپاک روٹیوں کو ان اقوام کے درمیان جن میں میں انکو آوارہ کرونگا کھایا کرینگے۔ ۱۴ تب میں نے کہا کہ ہائے خداوند خدا! دیکھ میری جان کبھی ناپاک نہیں ہوئی اور اپنی جوانی سے اب تک کوئی مردار چیز جو آپ ہی مر جائے یا کسی جانور سے پھاڑی جائے میں نے ہرگز نہیں کھائی اور حرام گوشت میرے منہ میں کبھی نہیں گیا۔ ۱۵ تب اس نے مجھے فرمایا دیکھ میں انسان کی نجاست کے عوض تجھے گوبر دیتا ہوں۔ سو تو اپنی روٹی اس سے پکانا۔ ۱۶ اور اس نے مجھے فرمایا کہ اے آدمزاد دیکھ میں یروشلیم میں روٹی کا عصا توڑ ڈالونگا اور وہ روٹی تول کر فکرمندی سے کھائینگے اور پانی ناپ کر حیرت سے پیئینگے۔ ۱۷ تاکہ وہ روٹی پانی کے محتاج ہوں اور باہم سراسیمہ ہوں اور اپنی بدکرداری میں ہلاک ہوں۔

باب ۵

اے آدمزاد تو ایک تیز تلوار لے اور حجام کے استرے کی طرح اس سے اپنا سر اور اپنی داڑھی مونڈ اور ترازو لے اور بالوں کو تول کر انکے حصے بنا۔ ۲ پھر جب محاصرہ کے دن پورے ہو جائیں تو شہر کے بیچ میں انکا ایک حصہ لیکر آگ میں جلا اور دوسرا حصہ لیکر تلوار سے ادھر ادھر بکھیر دے اور تیسرا حصہ ہوا میں اڑا دے اور میں تلوار کھینچکر انکا پیچھا کرونگا۔ ۳ اور ان میں سے تھوڑے سے بال گن کر لے اور انکو اپنے دامن میں باندھ۔ ۴ پھر ان میں سے کچھ نکال کر آگ میں ڈال اور جلا دے۔ اس میں سے ایک آگ نکلیگی جو اسرائیل کے تمام گھرانے میں پھیل جائیگی۔

۵ خداوند خدا یوں فرماتا ہے کہ یروشلیم یہی ہے۔ میں نے اسے قوموں اور مملکتوں کے درمیان جو اسکے آس پاس ہیں رکھا ہے۔ ۶ لیکن اس نے دیگر اقوام سے زیادہ شرارت کر کے میرے احکام کی مخالفت کی اور میرے آئین کو آس پاس کی مملکتوں سے زیادہ رد کیا کیونکہ انہوں نے میرے احکام کو رد کیا اور میرے آئین کی پیروی نہ کی۔ ۷ پس خداوند خدا یوں فرماتا ہے کہ چونکہ تم اپنے آس پاس کی اقوام سے بڑھکر فتنہ انگیز ہوئے اور میرے آئین کی پیروی نہیں کی اور میرے احکام پر عمل نہیں کیا اور اپنے آس پاس کی اقوام کے آئین و احکام پر بھی کاربند نہیں ہوئے۔ ۸ اسلئے خداوند خدا یوں فرماتا ہے کہ دیکھ میں ہاں میں ہی تیرا مخالف ہوں اور تیرے درمیان سب قوموں کی آنکھوں کے سامنے تجھے سزا دونگا۔ ۹ اور میں تیرے سب نفرتی کاموں کے سبب سے تجھ میں وہی کرونگا جو میں نے اب تک نہیں کیا اور کبھی نہ کرونگا۔ ۱۰ پس تجھ میں باپ بیٹے کو اور بیٹا باپ کو کھا جائیگا اور میں تجھے سزا دونگا اور تیرے باقی ماندہ کو ہر طرف پراگندہ کرونگا۔ ۱۱ پس خداوند خدا فرماتا ہے کہ مجھے اپنی حیات

حزقی ایل نبی کی شان میں گستاخی

اور تو اپنے لئے گیہوں اور جو اور باقلا اور مسور اور چنا اور باجرا لے اور ان کو ایک ہی برتن میں رکھ اور ان کی اتنی روٹیاں پکا جتنے دنوں تک تو پہلی کروٹ پر لیٹا رہے گا تو تین سو نوے دن تک ان کو کھانا اور تیرا کھانا وزن کر کے بیس مثقال روانہ ہوگا جو تو کھائے گا تو گاہے گاہے کھانا، تو پانی بھی ناپ کر ایک ہین کا چھٹا حصہ پیئے گا، تو گاہے گاہے پینا اور تو جو کے پھلکے کھانا اور تو ان کی آنکھوں کے سامنے انسان کی نجاست سے ان کو پکانا اور خداوند نے فرمایا کہ اسی طرح سے بنی اسرائیل اپنی ناپاک روٹیوں کو ان اقوام کے درمیان جن میں، میں ان کو آوارہ کروں گا، کھایا کریں گے۔ تب میں نے کہا کہ ہائے خداوند خدا۔ دیکھو میری جان کبھی ناپاک نہیں ہوئی اور اپنی جوانی سے اب تک کوئی مردار چیز جو آپ ہی مر جائے یا کسی جانور سے پھاڑی جائے، میں نے ہرگز نہیں کھائی اور حرام گوشت میرے منہ میں کبھی نہیں گیا۔ تب اس نے مجھے فرمایا۔ دیکھ میں انسان کی نجاست کے عوض تجھے گوبر دیتا ہوں۔ سو تو اپنی روٹی اس سے پکانا (حزقی ایل باب ۴۔۹ تا ۱۵)

تبصرہ

اس عبارت میں پہلے حضرت حزقی ایل علیہ السلام کو انسانی نجاست کے ساتھ جو کے پھلکے پکا کر کھانے کا حکم دیا گیا اور جب انہوں نے نجس اور ناپاک چیز کھانے سے معذرت کی اور اپنے زندگی بھر کے تقدس اور تقویٰ کا واسطہ دے کر اس حکم کو بدلنے کی اپیل کی تو اس کے عوض گوبر کے ساتھ پکا کر کھانے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ اب آپ خود ہی اندازہ کریں کہ خداوند تعالیٰ بھی کبھی نجاست اور غلاظت کھانے کا حکم دے سکتا ہے؟ اور کیا پیغمبر خداوند تعالیٰ سے زیادہ نزاہت پسند اور طہارت کا پابند کوئی ہو سکتا ہے؟ پھر لوگوں کے سامنے انسانی نجاست کے ساتھ پھلکے پکانے کا حکم کون سی پیغمبرانہ عظمت کا غماز ہے۔ اگر لوگوں کو پیغمبر خدا انسانی غلاظت اکٹھی کرتا ہی نظر آئے تو وہ اس سے میل جول اور نشست و برخاست بند کر دیں چہ جائیکہ پھلکے اس کے ساتھ پکا کر کھانا دکھائی دے تو ان کا ردعمل کیا ہوگا؟

یقین جانئے جن کو اللہ تعالیٰ نے تعمیر انسانیت و تربیت خلق کے لئے مبعوث فرمایا ہو، ان سے ذرا بھر خسیس امر کا ارتکاب بھی ناقابل تصور ہوتا ہے اور پھر خدا کے مقرب تو طہارت و نزاہت کے مجسمہ ہوا کرتے ہیں۔ ہمارے رسول معظم ﷺ تو پیاز اور لہسن کھانا بھی پسند نہیں فرماتے تھے کیونکہ ان میں بدبو ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فرشتے میرے ساتھ ہمنشین اور ہمکلام ہوتے ہیں۔ لہذا ان کو ایذا اور تکلیف پہنچے گی اور ایسی چیزیں کھا کر مسجد میں آنے پر بھی پابندی عائد

فرمادی مگر تعجب ہے کہ کتاب مقدس ایک نبی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ایک ایسا حکم نقل کر رہی ہے، نیز اسلام کے سرچشمہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا رسل کرام کے متعلق یہ حکم مذکور ہے:

یاایها الرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحاً

اے میرے رسولو! پاکیزہ اشیاء میں سے کھاؤ اور نیک اعمال کرو اور قرآن مجید کا ہی اعلان ہے:

لمسجد اسس علی التقویٰ من اول یوم احق ان تقوم فیه فیه رجال یحبون ان یتطهروا واللّٰه یحب المتطهرین

البتہ وہ مسجد جس کی بنیاد روز اول سے ہی تقویٰ پر رکھی گئی ہے آپ کے قیام اور عبادت کرنے کے لئے زیادہ لائق اور مناسب ہے۔ اس میں ایسے لوگ ہیں جو طہارت کو پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اچھی طرح طہارت کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے۔ وہ حضرات صحابہ ڈھیلوں کے ساتھ استنجا کرنے کے بعد پھر پانی استعمال کرتے تھے، لہذا اس مسجد کی عظمت ایسے نمازیوں سے ظاہر فرمائی اور اس پاکیزہ خصلت کی وجہ سے ان کا محبوب خدا ہونا بیان فرمایا لہذا اسلامی نقطہ نظر اور اسرائیلی کتاب مقدس کے احکام والہام کو دیکھ کر خود ہی فیصلہ کریں کون سا مذہب تقدس اور پاکیزگی پر مشتمل ہے اور کون سا اس کے برعکس اور کون سا نظریہ حیات عظمت انبیاء کا پاسبان ہے اور کون سا عظمت انبیاء کو ختم کرنے کا موجب۔

بائبل میں اعمال حسنہ کی تاکید کا بیان

عقیدہ کفارہ موجودہ عیسائیت کی عمارت کا بنیادی پتھر ہے۔اس کے لفظی معنی ڈھانکنے اور چھپانے کے ہیں۔اصطلاح میں اس کا مفہوم یہ ہے کہ یسوع مسیح نے صلیب پر جان دے کر تمام بنی آدم کے گناہوں کو چھپالیا اور ان کے لئے نجات کا موجب بن گئے ہیں۔یہ عقیدہ موجودہ عیسائیت کی جان ہے۔

مسیحی اعتقاد رکھتے ہیں کہ نجات اعمال حسنہ پر موقوف نہیں بلکہ مسیح کے کفارہ ہونے پر یقین کرنے سے ہے۔اس لئے پہلے توراۃ وانجیل کے چند مقامات نقل کئے جاتے ہیں،جن سے اعمال کی تاکید ثابت ہے(موجودہ بائبل کے ٹائٹل اور اصل عکس کے ثبوت کے ساتھ ملاحظہ فرمائیں)

بائبل سوسائٹی

انارکلی۔ لاہور

کتاب خروج (Exodus) میں بنی اسرائیل کے بارے میں لکھا ہے کہ خدا تعالٰی نے فرمایا

۱۱ معبودوں میں اے خداوند۔ تیری مانند کون ہے؟
کون ہے جو تیری مانند اپنے تقدس کے باعث جلالی
اور اپنی مدح کے سبب سے رُعب والا اور صاحب کرامات ہے؟
۱۲ تُو نے اپنا دہنا ہاتھ بڑھایا
تو زمین اُنکو نگل گئی۔
۱۳ اپنی رحمت سے تُو نے اُن لوگوں کی جنکو تُو نے خلاصی بخشی
راہنمائی کی۔
اور اپنے زور سے تُو اُنکو اپنے مُقدس مکان کو لے چلا ہے۔
۱۴ قومیں سُنکر تھرا گئی ہیں
اور فلستین کے باشندوں کی جان پر آ بنی ہے۔
۱۵ ادوم کے رئیس حیران ہیں۔
موآب کے پہلوانوں کو کپکپی لگ گئی ہے۔
کنعان کے سب باشندوں کے دل پگھلے جاتے ہیں۔
۱۶ خوف و ہراس اُن پر طاری ہے۔
تیرے بازو کی عظمت کے سبب سے وہ پتھر کی طرح بے حس و حرکت ہیں
جب تک اے خداوند تیرے لوگ نکل نہ جائیں
جب تک تیرے لوگ جنکو تُو نے خریدا ہے پار نہ ہو جائیں۔
۱۷ تُو اُنکو وہاں لے جا کر اپنی میراث کے پہاڑ پر درخت کی طرح لگائیگا۔
تُو اُنکو اُسی جگہ لے جائیگا جسے تُو نے اپنی سکونت کے لئے بنایا ہے۔
اے خداوند! وہ تیری جایِ مُقدس ہے جسے تیرے ہاتھوں نے قائم کیا ہے۔
۱۸ خداوند ابدُالآباد سلطنت کریگا۔
۱۹ اس گیت کا سبب یہ تھا کہ فرعون کے سوار گھوڑوں اور رتھوں سمیت سمندر میں گئے اور خداوند سمندر کے پانی کو اُن پر لوٹا لایا۔ لیکن بنی اسرائیل سمندر کے بیچ میں سے خشک زمین پر چلکر نکل گئے۔
۲۰ تب ہارون کی بہن مریم نبیہ نے دف ہاتھ میں لیا اور سب عورتیں دف لئے ناچتی ہوئی اُسکے پیچھے چلیں۔
۲۱ اور مریم اُنکے گانے کے جواب میں یہ گاتی تھی:-
خداوند کی حمد و ثنا گاؤ
کیونکہ وہ جلال کے ساتھ فتحمند ہوا ہے۔

اُس نے گھوڑے کو اُسکے سوار سمیت سمندر میں ڈالدیا ہے۔
۲۲ پھر مُوسیٰ بنی اسرائیل کو بحرِ قلزم سے آگے لے گیا اور وہ شور کے بیابان میں آئے اور بیابان میں چلتے ہوئے تین دن تک اُنکو کوئی پانی کا چشمہ نہ ملا۔ ۲۳ اور جب وہ مارہ میں آئے تو مارہ کا پانی پی نہ سکے کیونکہ وہ کڑوا تھا۔ اِسی لئے اُس جگہ کا نام مارہ پڑ گیا۔ ۲۴ تب وہ لوگ مُوسیٰ پر بڑبڑا کر کہنے لگے کہ ہم کیا پئیں؟ ۲۵ اُس نے خداوند سے فریاد کی۔ خداوند نے اُسے ایک پیڑ دکھایا جسے جب اُس نے پانی میں ڈالا تو پانی میٹھا ہو گیا۔ وہیں خداوند نے اُنکے لئے ایک آئین اور شریعت بنائی اور وہیں یہ کہکر اُنکی آزمایش کی۔ ۲۶ کہ اگر تُو دل لگا کر خداوند اپنے خدا کی بات سُنے اور وُہی کام کرے جو اُسکی نظر میں بھلا ہے اور اُسکے حکموں کو مانے اور اُسکے آئین پر عمل کرے تو مَیں اُن بیماریوں میں سے جو مَیں نے مصریوں پر بھیجیں تجھ پر کوئی نہ بھیجونگا کیونکہ مَیں خداوند تیرا شافی ہوں۔
۲۷ پھر وہ ایلیم میں آئے جہاں پانی کے بارہ چشمے اور کھجور کے ستر درخت تھے اور وہیں پانی کے قریب اُنہوں نے اپنے ڈیرے لگائے۔

باب ۱۶

۱ پھر وہ ایلیم سے روانہ ہوئے اور بنی اسرائیل کی ساری جماعت مُلکِ مصر سے نکلنے کے بعد دُوسرے مہینے کی پندرھویں تاریخ کو سین کے بیابان میں جو ایلیم اور سینا کے درمیان ہے پہنچی۔ ۲ اور اُس بیابان میں بنی اسرائیل کی ساری جماعت مُوسیٰ اور ہارون پر بڑبڑانے لگی۔ ۳ اور بنی اسرائیل کہنے لگے کاش کہ ہم خداوند کے ہاتھ سے مُلکِ مصر میں جب ہی مار دیئے جاتے جب ہم گوشت کی ہانڈیوں کے پاس بیٹھ کر دل بھر کر روٹی کھاتے تھے کیونکہ تُم تو ہم کو اِس بیابان میں اِسی لئے لے آئے ہو کہ سارے مجمع کو بھوکا مارو۔ ۴ تب خداوند نے مُوسیٰ سے کہا مَیں آسمان سے تُم لوگوں کے لئے روٹیاں برساؤنگا۔ سو یہ لوگ نکل نکل کر فقط ایک ایک دن کا حصہ ہر روز بٹور لیا کریں کہ اِس سے مَیں اِنکی آزمایش کرونگا کہ وہ میری شریعت پر چلینگے یا نہیں۔ ۵ اور چھٹے دن ایسا ہوگا کہ جتنا وہ لاکر پکائینگے وہ اُس سے جتنا روز جمع کرتے ہیں دُونا ہوگا۔ ۶ تب مُوسیٰ اور ہارون نے سب بنی اسرائیل سے کہا کہ شام کو تُم جان لوگے کہ جو تمکو مُلکِ مصر سے نکالکر لایا ہے وہ خداوند ہے۔ ۷ اور صبح کو تُم خداوند کا جلال دیکھوگے کیونکہ تُم جو خداوند پر بڑبڑانے لگتے ہو اُسے وہ سُنتا ہے

بائبل کی اصل عبارت: ☆ کہ اگر تُو دل لگا کر خداوند اپنے خدا کی بات سنے اور وہی کام کرے جو اس کی نظر میں بھلا ہے اور اس کے حکموں کو مانے اور اس کے آئین پر عمل کرے تو میں ان بیماریوں میں سے جو میں نے مصریوں پر بھیجیں تجھ پر کوئی نہ بھیجوں گا، کیونکہ میں خداوند تیرا شافی ہوں (خروج ۲۶:۱۵)

کتاب احبار (Leviticus) میں ہے

گناہوں کا کفارہ دو اور اُس نے جیسا خُداوند نے مُوسیٰ کو حکم دیا تھا ویسا ہی کیا ۔

باب ۱۷ ۱ پھر خُداوند نے مُوسیٰ سے کہا ۔ ۲ ہارُون اور اُسکے بیٹوں سے اور سب بنی اسرائیل سے کہہ کہ خُداوند نے یہ حکم دیا ہے کہ ۔ ۳ اِسرائیل کے گھرانے کا جو کوئی شخص بَیل یا برّہ یا بکرے کو خواہ ۴ لشکرگاہ میں یا لشکرگاہ کے باہر ذبح کر کے ۔ اُسے خیمۂ اجتماع کے دروازہ پر خُداوند کے مسکن کے آگے خُداوند کے حضور چڑھانے کو نہ لے جائے اُس شخص پر خُون کا اِلزام ہوگا کہ اُس نے خُون کیا ہے اور وہ شخص اپنے لوگوں میں سے کاٹ ڈالا جائے ۔ ۵ اِس سے مقصود یہ ہے کہ بنی اسرائیل اپنی قربانیاں جنکو وہ کُھلے مَیدان میں ذبح کرتے ہیں اُنہیں خُداوند کے حضور خیمۂ اجتماع کے دروازہ پر کاہن کے پاس لائیں اور اُنکو خُداوند کے حضور سلامتی کے ذبیحوں کے طور پر گُذرانیں ۔ ۶ اور کاہن اُس خُون کو خیمۂ اجتماع کے دروازہ پر خُداوند کے مذبح کے اُوپر چھڑکے اور چربی کو جلائے ۷ تاکہ خُداوند کے لئے راحت انگیز خُوشبُو ہو ۔ اور آیندہ کبھی وہ اُن بکروں کے لئے جنکے پیرو ہو کر وہ زِنا کار ٹھہرے ہیں اپنی قربانیاں نہ گُذرانیں ۔ اُنکے لئے نسل در نسل یہ دائمی قانُون ہوگا ۔

۸ سو تُو اُن سے کہہ دے کہ اِسرائیل کے گھرانے کا یا اُن پردیسیوں میں سے جو اُن میں بُود و باش کرتے ہیں جو کوئی سوختنی قربانی یا ۹ کوئی ذبیحہ گُذرانے ۔ اور اُسے خیمۂ اجتماع کے دروازہ پر خُداوند کے حضور چڑھانے کو نہ لائے وہ اپنے لوگوں میں سے کاٹ ڈالا جائیگا ۔

۱۰ اور اِسرائیل کے گھرانے کا یا اُن پردیسیوں میں سے جو اُن میں بُود و باش کرتے ہیں جو کوئی کِسی طرح کا خُون کھائے مَیں اُس خُون کھانے والے کے خِلاف ہُونگا اور اُسے اُسکے لوگوں میں سے کاٹ ڈالونگا ۔ ۱۱ کیونکہ جسم کی جان خُون میں ہے اور مَیں نے مذبح پر تُمہاری جانوں کے کفارہ کے لئے اُسے تُم کو دیا ہے کہ اُس سے تُمہاری جانوں کے لئے کفارہ ہو کیونکہ جان رکھنے ہی کے سبب سے خُون کفارہ دیتا ہے ۔ ۱۲ اِسی لئے مَیں نے بنی اسرائیل سے کہا ہے کہ تُم میں سے کوئی شخص خُون کبھی نہ کھائے اور نہ کوئی پردیسی جو تُم میں بُود و باش کرتا ہو کبھی خُون کو کھائے ۔

۱۳ اور بنی اسرائیل میں سے یا اُن پردیسیوں میں سے جو اُن میں بُود و باش کرتے ہیں جو کوئی شکار میں اَیسے جانور یا پرندہ کو پکڑے جسکو کھانا ٹھیک ہے تو وہ اُسکے خُون کو نکال کر اُسے مٹی سے ڈھانک دے ۔ ۱۴ کیونکہ جسم کی جان جو ہے وہ اُسکا خُون ہے جو اُسکی جان کے ساتھ ایک ہے ۔ اِسی لئے مَیں نے بنی اسرائیل کو حکم کیا ہے کہ تُم کِسی قسم کے جانور کا خُون نہ کھانا کیونکہ ہر جانور کی جان اُسکا خُون ہی ہے ۔ جو کوئی اُسے کھائے وہ کاٹ ڈالا جائیگا ۔ ۱۵ اور جو شخص مُردار کو یا درندہ کے پھاڑے ہُوئے جانور کو کھائے وہ خواہ دیسی ہو یا پردیسی اپنے کپڑے دھوئے اور پانی سے غُسل کرے اور شام تک ناپاک رہے تب وہ پاک ہوگا ۔ ۱۶ لیکن اگر وہ اُنکو نہ دھوئے اور نہ غُسل کرے تو اُسکا گُناہ اُسی کے سر لگیگا ۔

باب ۱۸ ۱ پھر خُداوند نے مُوسیٰ سے کہا ۔ ۲ بنی اسرائیل سے کہہ کہ مَیں خُداوند تُمہارا خُدا ہُوں ۔ ۳ تُم مُلکِ مِصر کے سے کام جِس میں تُم رہتے تھے نہ کرنا اور مُلکِ کنعان کے سے کام بھی جہاں مَیں تُمہیں لئے جاتا ہُوں نہ کرنا اور نہ اُنکی رسموں پر چلنا ۔ ۴ تُم میرے حکموں پر عمل کرنا اور میرے آئین کو ماننا اور اُن پر چلنا ۔ مَیں خُداوند تُمہارا خُدا ہُوں ۔ ۵ سو تُم میرے آئین اور احکام ماننا جن پر اگر کوئی عمل کرے تو وہ اُن ہی کی بدولت جیتا رہیگا ۔ مَیں خُداوند ہُوں ۔

۶ تُم میں سے کوئی اپنی کِسی قریبی رِشتہ دار کے پاس اُسکے بدن کو بےپردہ کرنے کے لئے نہ جائے ۔ مَیں خُداوند ہُوں ۔ ۷ تُو اپنی ماں کے بدن کو جو تیرے باپ کا بدن ہے بےپردہ نہ کرنا کیونکہ وہ تیری ماں ہے ۔ تُو اُسکے بدن کو بےپردہ نہ کرنا ۔ ۸ تُو اپنے باپ کی بیوی کے بدن کو بےپردہ نہ کرنا کیونکہ وہ تیرے باپ کا بدن ہے ۔ ۹ تُو اپنی بہن کے بدن کو چاہے وہ تیرے باپ کی بیٹی ہو چاہے تیری ماں کی اور خواہ وہ گھر میں پَیدا ہُوئی ہو خواہ اَور کہیں بےپردہ نہ کرنا ۔ ۱۰ تُو اپنی پوتی یا نواسی کے بدن کو بےپردہ نہ کرنا کیونکہ اُنکا بدن تو تیرا ہی بدن ہے ۔ ۱۱ تیرے باپ کی بیوی کی بیٹی جو تیرے باپ سے پَیدا ہُوئی ہے تیری بہن ہے ۔ تُو اُسکے بدن کو بےپردہ نہ کرنا ۔ ۱۲ تُو اپنی پھوپھی کے بدن کو بےپردہ نہ کرنا کیونکہ وہ تیرے باپ کی قریبی رِشتہ دار ہے ۔ ۱۳ تُو اپنی خالہ کے بدن کو بےپردہ نہ کرنا کیونکہ وہ تیری ماں کی قریبی رِشتہ دار ہے ۔ ۱۴ تُو اپنے باپ کے بھائی کے بدن کو بےپردہ نہ کرنا یعنی اُسکی بیوی کے پاس نہ جانا ۔ وہ تیری چچی ہے ۔ ۱۵ تُو اپنی بہو کے بدن کو بےپردہ نہ کرنا کیونکہ وہ تیرے بیٹے کی بیوی ہے ۔ سو تُو اُسکے بدن کو بےپردہ نہ کرنا ۔ ۱۶ تُو اپنی بھاوج کے

کتاب احبار میں مزید ہے کہ

بال بچوں سمیت تیرے پاس سے چلا جائے اور اپنے گھرانے کے پاس اور اپنے باپ دادا کی ملکیت کی جگہ کو لوٹ جائے ۝

۴۲ اسلئے کہ وہ میرے خادم ہیں جنکو میں ملک مصر سے نکالکر لایا ہوں۔ وہ غلاموں کی طرح بیچے نہ جائیں ۝

۴۳ تو اُن پر سختی سے حکمرانی نہ کرنا بلکہ اپنے خدا سے ڈرتے رہنا ۝

۴۴ اور تیرے جو غلام اور تیری جو لونڈیاں ہوں وہ اُن قوموں میں سے ہوں جو تمہارے چوگرد رہتی ہیں۔ اُن ہی میں سے تم غلام اور لونڈیاں خریدا کرنا ۝

۴۵ ماسوا اسکے اُن پردیسیوں کے لڑکے بالوں میں سے بھی جو تم میں بودوباش کرتے ہیں اور انکے گھرانوں میں سے جو تمہارے ملک میں پیدا ہوئے اور تمہارے ساتھ ہیں تم خریدا کرنا اور وہ تمہاری ہی ملکیت ہونگے ۝

۴۶ اور تم اُنکو میراث کے طور پر اپنی اولاد کے نام کر دینا کہ وہ اُنکی موروثی ملکیت ہوں۔ ان میں سے تم ہمیشہ اپنے لئے غلام لیا کرنا لیکن بنی اسرائیل جو تمہارے بھائی ہیں اُن میں سے کسی پر تم سختی سے حکمرانی نہ کرنا ۝

۴۷ اور اگر کوئی پردیسی یا مسافر جو تیرے ساتھ ہو دولتمند ہو جائے اور تیرا بھائی اُسکے سامنے مفلس ہو کر اپنے آپ کو اُس پردیسی یا مسافر یا پردیسی کے خاندان کے کسی آدمی کے ہاتھ بیچ ڈالے ۝

۴۸ تو بک جانے کے بعد وہ چھڑایا جا سکتا ہے۔ اُسکے بھائیوں میں سے کوئی اُسے چھڑا سکتا ہے ۝

۴۹ یا اُسکا چچا یا تاؤ یا اُسکے چچا یا تاؤ کا بیٹا یا اُسکے خاندان کا کوئی اور آدمی جو اُسکا قریبی رشتہ دار ہو وہ اُسکو چھڑا سکتا ہے یا اگر وہ مالدار ہو جائے تو وہ اپنا فدیہ دیکر چھوٹ سکتا ہے ۝

۵۰ وہ اپنے خریدار کے ساتھ اپنے کو فروخت کر دینے کے سال سے لیکر سالِ یوبلی تک حساب کرے اور اُسکے بکنے کی قیمت برسوں کی تعداد کے مطابق ہو

۵۱ یعنی اُسکا حساب مزدور کے ایام کی طرح اُسکے ساتھ ہوگا ۝ اگر یوبلی کے ابھی بہت سے برس باقی ہوں تو جتنے روپوں میں وہ خریدا گیا تھا اُن میں سے اپنے چھوٹنے کی قیمت اُتنے ہی

۵۲ برسوں کے حساب کے مطابق پھیر دے ۝ اور اگر سالِ یوبلی کے تھوڑے سے برس رہ گئے ہوں تو وہ اُسکے ساتھ حساب کرے اور اپنے چھوٹنے کی قیمت اُتنے ہی برسوں کے مطابق

۵۳ اُسے پھیر دے ۝ اور وہ اُس مزدور کی طرح اپنے آقا کے ساتھ رہے جسکی اُجرت سال بسال ٹھہرائی جاتی ہو اور اُسکا آقا اُس پر تمہارے سامنے سختی سے حکومت نہ کرنے پائے ۝

۵۴ اور اگر وہ اِن طریقوں سے چھڑایا نہ جائے تو سالِ یوبلی میں بال بچوں سمیت چھوٹ جائے ۝

۵۵ کیونکہ بنی اسرائیل میرے لئے خادم ہیں۔ وہ میرے خادم ہیں جنکو میں ملک مصر سے نکالکر لایا ہوں میں خداوند تمہارا خدا ہوں ۝

باب ۲۶

۱ تم اپنے لئے بُت نہ بنانا اور نہ کوئی تراشی ہوئی مورت یا لاٹ اپنے لئے کھڑی کرنا اور نہ اپنے ملک میں کوئی شبیہ دار پتھر رکھنا کہ اُسے سجدہ کرو اسلئے کہ میں خداوند تمہارا خدا ہوں ۝

۲ تم میرے سبتوں کو ماننا اور میرے مقدس کی تعظیم کرنا میں خداوند ہوں ۝

۳ اگر تم میری شریعت پر چلو اور میرے حکموں کو مانو اور اُن پر عمل کرو ۝

۴ تو میں تمہارے لئے بروقت مینہ برساؤنگا اور زمین سے اناج پیدا ہوگا اور میدان کے درخت پھلینگے ۝

۵ یہاں تک کہ انگور جمع کرنے کے وقت تک تم داوتے رہوگے اور جوتنے بونے کے وقت تک انگور جمع کروگے اور پیٹ بھر اپنی روٹی کھایا کروگے

۶ اور چین سے اپنے ملک میں بسے رہوگے ۝ اور میں ملک میں امن بخشونگا اور تم سوؤگے اور تمکو کوئی نہیں ڈرائیگا اور میں بُرے درندوں کو ملک سے نیست کر دونگا اور تلوار تمہارے ملک میں نہیں چلیگی ۝

۷ اور تم اپنے دشمنوں کا پیچھا کروگے اور وہ تمہارے آگے آگے تلوار سے مارے جائینگے ۝

۸ اور تمہارے پانچ آدمی سو کو رگیدینگے اور تمہارے سو آدمی دس ہزار کو کھدیڑ دینگے اور تمہارے دشمن تلوار سے تمہارے آگے آگے مارے جائینگے ۝

۹ اور میں تم پر نظرِ عنایت رکھونگا اور تمکو برومند کرونگا اور بڑھاؤنگا اور جو میرا عہد تمہارے ساتھ ہے اُسے پورا کرونگا ۝

۱۰ اور تم عرصہ کا ذخیرہ کیا ہوا پرانا اناج کھاؤگے اور نئے کے سبب سے پرانے کو نکال باہر کروگے ۝

۱۱ اور میں اپنا مسکن تمہارے درمیان قائم رکھونگا اور میری روح تم سے نفرت نہ کریگی ۝

۱۲ اور میں تمہارے درمیان چلا پھرا کرونگا اور تمہارا خدا ہونگا اور تم میری قوم ہوگے ۝

۱۳ میں خداوند تمہارا خدا ہوں جو تمکو ملک مصر سے اسی لئے نکالکر لے آیا کہ تم اُنکے غلام نہ بنے رہو اور میں نے تمہارے جوئے کی چوبیں توڑ ڈالی ہیں اور تمکو سیدھا کھڑا کر کے چلایا ۝

۱۴ لیکن اگر تم میری نہ سنو اور ان سب حکموں پر عمل نہ کرو ۝

۱۵ اور میری شریعت کو ترک کرو اور تمہاری روحوں کو میرے فیصلوں سے نفرت ہو اور تم میرے سب حکموں پر عمل نہ کرو بلکہ میرے عہد

کتاب استثناء (Deuteronomy) میں ہے

۲۱ ہمارے خُدا نے تمکو دیا ہے اُنکا مطلب کیا ہے؟ ۰ تو تُو اپنے بیٹوں کو یہ جواب دینا کہ جب ہم مصر میں فرعون کے غلام تھے تو خُداوند اپنے زورآور ہاتھ سے ہمکو مصر سے نکال لایا ۰ ۲۲ اور خُداوند نے بڑے بڑے اور ہولناک عجائب و نشان ہمارے سامنے اہلِ مصر اور فرعون اور اُسکے سب گھرانے پر کرکے دکھائے ۰ ۲۳ اور ہمکو وہاں سے نکال لایا تاکہ ہمکو اِس مُلک میں جسے ہمکو دینے کی قسم اُس نے ہمارے باپ دادا سے کھائی پہنچائے ۰ ۲۴ سو خُداوند نے ہمکو اِن سب احکام پر عمل کرنے اور ہمیشہ اپنی بھلائی کے لیئے خُداوند اپنے خُدا کا خوف ماننے کا حکم دیا ہے تاکہ وہ ہمکو زندہ رکھے جیسا آج کے دن ظاہر ہے ۰ ۲۵ اور اگر ہم احتیاط رکھیں کہ خُداوند اپنے خُدا کے حضور اِن سب حکموں کو مانیں جیسا اُس نے ہم سے کہا ہے تو اِسی میں ہماری صداقت ہوگی ۰

باب ۷ ۱ جب خُداوند تیرا خُدا تجھکو اُس مُلک میں جس پر قبضہ کرنے کے لیئے تُو جا رہا ہے پہنچا دے اور تیرے آگے سے اُن بہت سی قوموں کو یعنی حِتّیوں اور جرجاسیوں اور اموریوں اور کنعانیوں اور فرزّیوں اور حِوّیوں اور یبوسیوں کو جو ساتوں قومیں تجھ سے بڑی اور زورآور ہیں نکال دے ۰ ۲ اور جب خُداوند تیرا خُدا اُنکو تیرے آگے شکست دِلائے اور تُو اُنکو مار لے تو تُو اُنکو بالکُل نابود کر ڈالنا۔ تو اُن سے کوئی عہد نہ باندھنا اور نہ اُن پر رحم کرنا ۰ ۳ تو اُن سے بیاہ شادی بھی نہ کرنا۔ نہ اُنکے بیٹوں کو اپنی بیٹیاں دینا اور نہ اپنے بیٹوں کے لیئے اُنکی بیٹیاں لینا ۰ ۴ کیونکہ وہ تیرے بیٹوں کو میری پیروی سے برگشتہ کر دینگے تاکہ وہ اَور معبودوں کی عبادت کریں۔ یُوں خُداوند کا غضب تُم پر بھڑکیگا اور وہ تجھکو جلد ہلاک کر دیگا ۰ ۵ بلکہ تُم اُن سے یہ سلوک کرنا کہ اُنکے مذبحوں کو ڈھا دینا۔ اُنکے ستونوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دینا اور اُنکی یسیرتوں کو کاٹ ڈالنا اور اُنکی تراشی ہوئی مورتیں آگ میں جلا دینا ۰ ۶ کیونکہ تُو خُداوند اپنے خُدا کے لیئے ایک مُقدّس قوم ہے۔ خُداوند تیرے خُدا نے تجھکو رُوی زمین کی اَور سب قوموں میں سے چُن لیا ہے تاکہ اُسکی خاص اُمّت ٹھہرے ۰ ۷ خُداوند نے جو تُم سے محبت کی اور تمکو چُن لیا تو اِسکا سبب یہ نہ تھا کہ تُم شمار میں اَور قوموں سے زیادہ تھے کیونکہ تُم سب قوموں سے شمار میں کم تھے ۰ ۸ بلکہ چونکہ خُداوند کو تُم سے محبت ہے اور وہ اُس قسم کو جو اُس نے تمہارے باپ دادا سے کھائی پُورا کرنا چاہتا تھا اِسلیئے خُداوند تمکو اپنے زورآور ہاتھ سے نکال لایا اور غلامی کے گھر یعنی مصر کے بادشاہ فرعون کے ہاتھ سے تمکو مخلصی بخشی ۰ ۹ سو جان لے کہ خُداوند تیرا خُدا وہی خُدا ہے۔ وہ وفادار خُدا ہے اور جو اُس سے محبت رکھتے اور اُسکے حکموں کو مانتے ہیں اُنکے ساتھ ہزار پُشت تک وہ اپنے عہد کو قائم رکھتا اور اُن پر رحم کرتا ہے ۰ ۱۰ اور جو اُس سے عداوت رکھتے ہیں اُنکو اُنکے دیکھتے ہی دیکھتے بدلہ دے کر ہلاک کر ڈالتا ہے۔ وہ اُسکے بارے میں جو اُس سے عداوت رکھتا ہے دیر نہ کریگا بلکہ اُسی کے دیکھتے دیکھتے اُسے بدلہ دیگا ۰ ۱۱ اِسلیئے جو فرمان اور آئین اور احکام میں آج کے دن تجھکو بتاتا ہُوں تُو اُنکو ماننا اور اُن پر عمل کرنا ۰ ۱۲ اور تمہارے اِن حکموں کو سُننے اور ماننے اور اُن پر عمل کرنے کے سبب سے خُداوند تیرا خُدا بھی تیرے ساتھ اُس عہد اور رحمت کو قائم رکھیگا جسکی قسم اُس نے تیرے باپ دادا سے کھائی ۰ ۱۳ اور تجھ سے محبت رکھیگا اور تجھکو برکت دیگا اور بڑھائیگا اور اُس مُلک میں جسے تجھکو دینے کی قسم اُس نے تیرے باپ دادا سے کھائی وہ تیری اَولاد پر اور تیری زمین کی پیداوار یعنی تیرے غلّہ اور مَے اور تیل پر اور تیرے گائے بیل کے اور بھیڑ بکریوں کے بچّوں پر برکت نازل کریگا ۰ ۱۴ تجھکو سب قوموں سے زیادہ برکت دی جائیگی اور تُم میں یا تمہارے چوپایوں میں نہ تو کوئی عقیم ہوگا نہ بانجھ ۰ ۱۵ اور خُداوند ہر قسم کی بیماری تجھ سے دُور کریگا اور مصر کے اُن بُرے روگوں کو جن سے تُو واقف ہے تجھکو لگنے نہ دیگا بلکہ اُنکو اُن پر جو تجھ سے عداوت رکھتے ہیں نازل کریگا ۰ ۱۶ اور تُو اُن سب قوموں کو جنکو خُداوند تیرا خُدا تیرے قابو میں کر دیگا نابود کر ڈالنا۔ تُو اُن پر ترس نہ کھانا اور نہ اُنکے دیوتاؤں کی عبادت کرنا ورنہ یہ تیرے لیئے ایک جال ہوگا ۰ ۱۷ اور اگر تُو اپنے دل میں کہے کہ یہ قومیں تو مجھ سے زیادہ ہیں۔ میں اُنکو کیونکر نکالُوں؟ ۰ ۱۸ تو بھی تُو اُن سے نہ ڈرنا بلکہ جو کچھ خُداوند تیرے خُدا نے فرعون اور سارے مصر سے کیا اُسے خُوب یاد رکھنا ۰ ۱۹ یعنی اُن بڑے بڑے تجربوں کو جنکو تیری آنکھوں نے دیکھا اور اُن نشانوں اور معجزوں اور زورآور ہاتھ اور بلند بازُو کو جن سے خُداوند تیرا خُدا تجھکو نکال لایا کیونکہ خُداوند

کتاب استثناء (Deuteronomy) میں ہے

ملک پر جو میں نے تمکو دیا ہے قبضہ کرو تو اُس وقت بھی تم نے خداوند اپنے خدا کے حکم کو عدول کیا اور اُس پر ایمان نہ لائے اور اُسکی بات نہ مانی۔ ۲۴ جس دن سے میری تم سے واقفیت ہوئی ہے تم برابر خداوند سے سرکشی کرتے رہے ہو۔

۲۵ سو وہ چالیس دن اور چالیس رات جو میں خداوند کے آگے اوندھا پڑا رہا اِسی لئے پڑا رہا کیونکہ خداوند نے کہدیا تھا کہ وہ تمکو ہلاک کریگا۔ ۲۶ اور میں نے خداوند سے یہ دعا کی کہ اَے خداوند خدا! تو اپنی قوم اور اپنی میراث کے لوگوں کو جنکو تو نے اپنی قدرت سے نجات بخشی اور جنکو تو زور آور ہاتھ سے مصر سے نکال لایا ہلاک نہ کر۔ ۲۷ اپنے خادموں ابرہام اور اضحاق اور یعقوب کو یاد فرما اور اِس قوم کی خود سری اور شرارت اور گناہ پر نظر نہ کر! ۲۸ تا نہ ہو کہ جس ملک سے تو ہمکو نکال لایا ہے وہاں کے لوگ کہنے لگیں کہ چونکہ خداوند اُس ملک میں جسکا وعدہ اُس نے اُن سے کیا تھا پہنچا نہ سکا اور چونکہ اُسے اُن سے نفرت بھی تھی اِسلئے وہ اُنکو نکال لے گیا تاکہ اُنکو بیابان میں ہلاک کر دے۔ ۲۹ آخر یہ لوگ تیری قوم اور تیری میراث ہیں جنکو تو اپنے بڑے زور اور بلند بازو سے نکال لایا ہے۔

باب ۱۰

۱ اُس وقت خداوند نے مجھ سے کہا کہ پہلی لوحوں کی مانند پتھر کی دو اور لوحیں تراش لے اور میرے پاس پہاڑ پر آجا اور ایک چوبی صندوق بھی بنا لے۔ ۲ اور جو باتیں پہلی لوحوں پر جنکو تو نے توڑ ڈالا لکھی تھیں وہی میں ان لوحوں پر بھی لکھ دونگا۔ پھر تو اُنکو اُس صندوق میں دھر دینا۔ ۳ سو میں نے کیکر کی لکڑی کا ایک صندوق بنایا اور پہلی لوحوں کی مانند پتھر کی دو لوحیں تراش لیں اور اُن دونوں لوحوں کو اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے پہاڑ پر چڑھ گیا۔ ۴ اور جو دس حکم خداوند نے مجمع کے دن پہاڑ پر آگ کے بیچ میں سے تمکو دئے تھے اُن ہی کو پہلی تحریر کے مطابق اُس نے اِن لوحوں پر لکھ دیا۔ پھر اُنکو خداوند نے میرے سپرد کیا۔ ۵ تب میں پہاڑ سے لوٹ کر نیچے آیا اور اِن لوحوں کو اُس صندوق میں جو میں نے بنایا تھا دھر دیا اور خداوند کے حکم کے مطابق جو اُس نے مجھے دیا تھا وہ وہیں رکھی ہوئی ہیں۔ ۶ اور بنی اسرائیل بیروت بنی یعقان سے روانہ ہو کر موسیرہ میں آئے۔ وہیں ہارون نے رحلت کی اور دفن بھی ہوا اور اُسکا بیٹا الیعزر کہانت کے منصب پر مقرر ہو کر اُسکی جگہ خدمت کرنے لگا۔ ۷ وہاں سے وہ جدجودہ کو اور جدجودہ سے یُطبات کو چلے۔ اِس ملک میں پانی کی ندیاں ہیں۔

۸ اُسی موقع پر خداوند نے لاوی کے قبیلہ کو اِس غرض سے الگ کیا کہ وہ خداوند کے عہد کے صندوق کو اُٹھایا کرے اور خداوند کے حضور کھڑا ہو کر اُسکی خدمت کو انجام دے اور اُسکے نام سے برکت دیا کرے جیسا آج تک ہوتا ہے۔ ۹ اِسی لئے لاوی کو کوئی حصہ یا میراث اُسکے بھائیوں کے ساتھ نہیں ملی کیونکہ خداوند اُسکی میراث ہے جیسا خود خداوند تیرے خدا نے اُس سے کہا ہے۔ ۱۰ اور میں پہلے کی طرح چالیس دن اور چالیس رات پہاڑ پر ٹھہرا رہا اور اِس دفعہ بھی خداوند نے میری سنی اور نہ چاہا کہ تجھ کو ہلاک کرے۔ ۱۱ پھر خداوند نے مجھ سے کہا اُٹھ اور اِن لوگوں کے آگے روانہ ہو تاکہ یہ اُس ملک پر جا کر قبضہ کریں جسے اُنکو دینے کی قسم میں نے اُنکے باپ دادا سے کھائی تھی۔

۱۲ پس اَے اِسرائیل! خداوند تیرا خدا تجھ سے اِسکے سوا اور کیا چاہتا ہے کہ تو خداوند اپنے خدا کا خوف مانے اور اُسکی سب راہوں پر چلے اور اُس سے محبت رکھے اور اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان سے خداوند اپنے خدا کی بندگی کرے۔ ۱۳ اور خداوند کے جو احکام اور آئین میں تجھ کو آج بتاتا ہوں اُن پر عمل کرے تاکہ تیری خیر ہو؟ ۱۴ دیکھ آسمان اور آسمانوں کا آسمان اور زمین اور جو کچھ زمین میں ہے یہ سب خداوند تیرے خدا ہی کا ہے۔ ۱۵ تو بھی خداوند نے تیرے باپ دادا سے خوش ہو کر اُن سے محبت کی اور اُنکے بعد اُنکی اولاد کو یعنی تمکو سب قوموں میں سے برگزیدہ کیا جیسا آج کے دن ظاہر ہے۔ ۱۶ اِسلئے اپنے دلوں کا ختنہ کرو اور آگے کو گردن کش نہ رہو۔ ۱۷ کیونکہ خداوند تمہارا خدا الہوں کا اِلٰہ خداوندوں کا خداوند ہے۔ وہ بزرگوار اور قادِر اور مہیب خدا ہے جو نہ رعایت نہیں کرتا اور نہ رشوت لیتا ہے۔ ۱۸ وہ یتیموں اور بیواؤں کا اِنصاف کرتا ہے اور پردیسی سے ایسی محبت رکھتا ہے کہ اُسے کھانا اور کپڑا دیتا ہے۔ ۱۹ سو تم پردیسیوں سے محبت رکھنا کیونکہ تم بھی ملک مصر میں پردیسی تھے۔ ۲۰ تو خداوند

کتاب استثناء میں ہے

ہو اُن چیزوں کو خداوند اپنے خُدا کے حضور اُس جگہ کھانا جسے خُداوند تیرا خُدا چُن لے اور تُو خُداوند اپنے خُدا کے حضور اپنے ہاتھ کی کمائی کی خُوشی منانا ○ ۱۹ اور خبردار جب تک تُو اپنے مُلک میں جیتا رہے لاویوں کو چھوڑ نہ دینا ○

۲۰ جب خُداوند تیرا خُدا اُس وعدہ کے مُطابق جو اُس نے تجھ سے کیا ہے تیری سرحد کو بڑھائے اور تیرا جی گوشت کھانے کو کرے اور تُو کہنے لگے کہ میں تو گوشت کھاؤنگا تو تُو جیسا تیرا جی چاہے گوشت کھا سکتا ہے ○ ۲۱ اور اگر وہ جگہ جسے خُداوند تیرے خُدا نے اپنے نام کو وہاں قائم کرنے کے لئے چُنا ہو تیرے مکان سے بہت دُور ہو تو تُو اپنے گائے بیل اور بھیڑ بکری میں سے جنکو خُداوند نے تجھ کو دیا ہے کسی کو ذبح کر لینا اور جیسا میں نے تجھ کو حکم دیا ہے تُو اُسکے گوشت کو اپنے دِل کی رغبت کے مُطابق اپنے پھاٹکوں کے اندر کھانا ○ ۲۲ جیسے چکارے اور ہرن کو کھاتے ہیں ویسے ہی تُو اُسے کھانا۔ پاک اور ناپاک دونوں طرح کے آدمی اُسے یکساں کھا سکینگے ○ ۲۳ فقط اِتنی احتیاط ضرُور رکھنا کہ تُو خُون کو نہ کھانا کیونکہ خُون ہی تو جان ہے۔ سو تُو گوشت کے ساتھ جان کو ہرگز نہ کھانا ○ ۲۴ تُو اُسکو کھانا مت ۲۵ بلکہ اُسے پانی کی طرح زمین پر اُنڈیل دینا ○ تُو اُسے نہ کھانا تاکہ تیرے اُس کام کے کرنے سے جو خُداوند کی نظر میں ٹھیک ہے تیرا اور تیرے ساتھ تیری اولاد کا بھی بھلا ہو ○ ۲۶ پر اپنی مُقدس اشیا کو جو تیرے پاس ہوں اور اپنی مَنّتوں کی چیزوں کو اُسی جگہ لے جانا جسے خُداوند چُن لے ○ ۲۷ اور وہیں اپنی سوختنی قربانیوں کا گوشت اور خُون دونوں خُداوند اپنے خُدا کے مذبح پر چڑھانا اور خُداوند تیرے خُدا ہی کے مذبح پر تیرے ذبیحوں کا خُون اُنڈیلا جائے مگر اُنکا گوشت تُو کھانا ○ ۲۸ اِن سب باتوں کو جنکا میں تجھ کو حکم دیتا ہُوں غور سے سُن لے تاکہ تیرے اُس کام کے کرنے سے جو خُداوند تیرے خُدا کی نظر میں اچھا اور ٹھیک ہے تیرا اور تیرے بعد تیری اولاد کا بھلا ہو ○

۲۹ جب خُداوند تیرا خُدا تیرے سامنے سے اُن قوموں کو اُس جگہ جہاں تُو اُنکا وارث ہونے کو جا رہا ہے کاٹ ڈالے ۳۰ اور تُو اُنکا وارث ہو کر اُنکے مُلک میں بس جائے ○ تو تُو خبردار رہنا تا ایسا نہ ہو کہ جب وہ تیرے آگے سے نابود ہو جائیں تو تُو اِس پھندے میں پھنس جائے کہ اُنکی پیروی کرے اور اُنکے دیوتاؤں کے بارے میں یہ دریافت کرے کہ یہ قومیں کس طرح سے اپنے دیوتاؤں کی پُوجا کرتی ہیں؟ میں بھی ویسا ہی کرُونگا ○ ۳۱ تُو خُداوند اپنے خُدا کے لئے ایسا نہ کرنا کیونکہ جن جن کاموں سے خُداوند کو نفرت اور عداوت ہے وہ سب اُنہوں نے اپنے دیوتاؤں کے لئے کئے ہیں بلکہ اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کو بھی وہ اپنے دیوتاؤں کے نام پر آگ میں ڈالکر جلا دیتے ہیں ○

۳۲ جس جس بات کا میں حکم کرتا ہُوں تم احتیاط کر کے اُس پر عمل کرنا اور تُو اُس میں نہ تو کچھ بڑھانا اور نہ اُس میں سے کچھ گھٹانا ○

باب ۱۳

(اگر تیرے درمیان کوئی نبی یا خواب دیکھنے والا ظاہر ہو ۲ اور تجھ کو کسی نشان یا عجیب بات کی خبر دے ○ اور وہ نشان یا عجیب بات جسکی اُس نے تجھ کو خبر دی وقوع میں آئے اور وہ تجھ سے کہے کہ آ ہم اور معبُودوں کی جن سے تُو واقف نہیں پیروی کر کے اُنکی پُوجا کریں ○ ۳ تو تُو ہرگز اُس نبی یا خواب دیکھنے والے کی بات کو نہ سُننا کیونکہ خُداوند تُمہارا خُدا تُمکو آزمائیگا تاکہ جان لے کہ تُم خُداوند اپنے خُدا سے اپنے سارے دِل اور اپنی ساری جان سے محبت رکھتے ہو یا نہیں ○ ۴ تُم خُداوند اپنے خُدا کی پیروی کرنا اور اُسکا خوف ماننا اور اُسکے حکموں پر چلنا اور اُسکی بات سُننا۔ تُم اُسی کی بندگی کرنا اور اُسی سے لپٹے رہنا ○ ۵ وہ نبی یا خواب دیکھنے والا قتل کیا جائے کیونکہ اُس نے تُم کو خُداوند تُمہارے خُدا سے (جس نے تُم کو مُلک مصر سے نکالا اور تجھ کو غلامی کے گھر سے رہائی بخشی) بغاوت کرنے کی ترغیب دی تاکہ تجھ کو اُس راہ سے جس پر خُداوند تیرے خُدا نے تجھ کو چلنے کا حکم دیا ہے بہکائے۔ یُوں تُو اپنے بیچ میں سے ایسی بدی کو دُور کر دینا ○)

۶ اگر تیرا بھائی یا تیری ماں کا بیٹا یا تیرا بیٹا یا بیٹی یا تیری ہم آغوش بیوی یا تیرا دوست جسکو تُو اپنی جان کے برابر عزیز رکھتا ہے تجھ کو چُپکے چُپکے پھُسلا کر کہے کہ چلو ہم اور دیوتاؤں کی پُوجا کریں جن سے تُو اور تیرے باپ دادا واقف بھی نہیں ○ ۷ یعنی اُن لوگوں کے دیوتا جو تُمہارے گرداگرد و تیرے نزدیک رہتے ہیں یا تجھ سے دُور زمین کے ۸ اِس سرے سے اُس سرے تک بسے ہوئے ہیں ○ تو تُو اُس پر

کتاب استثناء میں ہے

وہاں رہا اور اُسکے لوگ تھوڑے سے تھے اور وہیں وہ ایک ۶ بڑی اور زورآور اور کثیرُ التعداد قوم بن گیا ۞ پھر مصریوں نے ہم سے بُرا سلوک کیا اور ہم کو دُکھ دیا اور ہم سے سخت ۷ خدمت لی ۞ اور ہم نے خُداوند اپنے باپ دادا کے خُدا کے حضور فریاد کی تو خُداوند نے ہماری فریاد سُنی اور ہماری ۸ مُصیبت اور محنت اور مظلومی دیکھی ۞ اور خُداوند قوی ہاتھ اور بلند بازُو سے بڑی ہیبت اور نشانوں اور مُعجزوں کے ۹ ساتھ ہمکو مصر سے نکال لایا ۞ اور ہمکو اِس جگہ لاکر اُس نے ۱۰ یہ مُلک جس میں دُودھ اور شہد بہتا ہے ہمکو دیا ہے ۞ سو اب اَے خُداوند! دیکھ جو زمین تُو نے مجھ کو دی ہے اُسکا پہلا پھل میں تیرے پاس لے آیا ہُوں۔ پھر تُو اُسے خُداوند اپنے ۱۱ خُدا کے آگے رکھ دینا اور خُداوند اپنے خُدا کو سجدہ کرنا ۞ اور تُو اور لاوی اور جو مُسافر تیرے درمیان رہتے ہوں سب کے سب مِل کر اُن سب نعمتوں کے لیئے جنکو خُداوند تیرے خُدا نے تجھ کو اور تیرے گھرانے کو بخشا ہو خُوشی کرنا ۞

۱۲ اور جب تُو تیسرے سال جو دہیکی کا سال ہے اپنے سارے مال کی دہیکی نکال چُکے تو اُسے لاوی اور مُسافر اور یتیم اور بیوہ کو دینا تاکہ وہ اُسے تیری بستیوں میں کھائیں ۱۳ اور سیر ہوں ۞ پھر تُو خُداوند اپنے خُدا کے آگے یُوں کہنا کہ میں نے تیرے احکام کے مُطابِق جو تُو نے مجھے دِئے مُقدس چیزوں کو اپنے گھر سے نکالا اور اُنکو لاویوں اور مُسافروں اور یتیموں اور بیواؤں کو دے بھی دیا اور میں نے تیرے کِسی حُکم کو نہیں ٹالا اور نہ اُنکو بھُولا ۞ ۱۴ اور میں نے اپنے ماتم کے وقت اُن چیزوں میں سے کچھ نہیں کھایا اور ناپاک حالت میں اُنکو الگ نہیں کیا اور نہ اُن میں سے کچھ مُردوں کے لیئے دیا۔ میں نے خُداوند اپنے خُدا کی بات مانی ہے اور جو کچھ تُو نے حکم دیا اُسی کے ۱۵ مُطابِق عمل کیا ۞ آسمان پر سے جو تیرا مُقدس مسکن ہے نظر کر اور اپنی قوم اِسرائیل کو اور اُس مُلک کو برکت دے جس مُلک میں دُودھ اور شہد بہتا ہے اور جسکو تُو نے اُس قسم کے مُطابِق جو تُو نے ہمارے باپ دادا سے کھائی ہمکو عطا کیا ہے ۞

۱۶ خُداوند تیرا خُدا آج تجھ کو اِن آئین اور احکام کے ماننے کا حُکم دیتا ہے۔ سو تُو اپنے سارے دِل اور ساری جان سے اِنکو ماننا اور اِن پر عمل کرنا ۞ ۱۷ تُو نے آج کے دِن اِقرار کیا ہے کہ خُداوند تیرا خُدا ہے اور تُو اُسکی راہوں پر چلیگا اور اُسکے آئین اور فرمان اور احکام کو مانیگا اور اُسکی بات سُنیگا ۞ ۱۸ اور خُداوند نے بھی آج کے دِن تجھ کو جیسا اُس نے وعدہ کیا تھا اپنی خاص قوم قرار دیا ہے تاکہ تُو اُسکے سب حُکموں کو مانے ۞ ۱۹ اور وہ سب قوموں سے جنکو اُس نے پَیدا کیا ہے تعریف اور نام اور عِزّت میں تجھ کو مُمتاز کرے اور تُو اُسکے کہنے کے مُطابِق خُداوند اپنے خُدا کی مُقدس قوم بن جائے ۞

باب ۲۷

پھر مُوسیٰ نے بنی اِسرائیل کے بزرگوں کے ساتھ ہوکر لوگوں سے کہا کہ جتنے حُکم آج کے دِن میں تُم کو دیتا ہُوں ۲ اُن سب کو ماننا ۞ اور جس دِن تُم یردن پار ہوکر اُس مُلک میں جسے خُداوند تیرا خُدا تجھ کو دیتا ہے پہنچو تو تُو بڑے بڑے ۳ پتھر کھڑے کرکے اُن پر چُونے کی استرکاری کرنا ۞ اور پار ہو جانے کے بعد اِس شریعت کی سب باتیں اُن پر لکھنا تاکہ اُس وعدہ کے مُطابِق جو خُداوند تیرے باپ دادا کے خُدا نے تجھ سے کیا اُس مُلک میں جسے خُداوند تیرا خُدا تجھ کو دیتا ہے یعنی اُس مُلک میں جہاں دُودھ اور شہد ۴ بہتا ہے تُو پہنچ جائے ۞ سو تُم یردن کے پار ہوکر اُن پتھروں کو جنکی بابت میں تُم کو آج کے دِن حُکم دیتا ہُوں کوہِ عیبال پر نصب کرکے اُن پر چُونے کی استرکاری ۵ کرنا ۞ اور وہیں تُو خُداوند اپنے خُدا کے لیئے پتھروں کا ایک مذبح بنانا اور لوہے کا کوئی اَوزار اُن پر نہ لگانا ۞ ۶ اور تُو خُداوند اپنے خُدا کا مذبح بے تراشے پتھروں سے بنانا اور اُس پر خُداوند اپنے خُدا کے لیئے سوختنی قُربانیاں ۷ گُذراننا ۞ اور وہیں سلامتی کی قُربانیاں چڑھانا اور اُنکو ۸ کھانا اور خُداوند اپنے خُدا کے حضور خُوشی منانا ۞ اور اُن پتھروں پر اِس شریعت کی سب باتیں صاف صاف لکھنا ۞ ۹ پھر مُوسیٰ اور لاوی کاہنوں نے سب بنی اِسرائیل سے کہا اَے اِسرائیل! خاموش ہو جا اور سُن۔ تُو آج کے ۱۰ دِن خُداوند اپنے خُدا کی قوم بن گیا ہے ۞ سو تُو خُداوند اپنے خُدا کی بات سُننا اور اُسکے سب آئین اور احکام پر

بائبل کی اصل عبارت

کتاب یشوع میں ہے

اپنے ہاتھ اُس پر رکھے تھے اور بنی اسرائیل اُسکی بات مانتے رہے اور جیسا خُداوند نے مُوسیٰ کو حکم دیا تھا اُنہوں نے ویسا ہی کیا۔ ۱۰ اور اُس وقت سے اب تک بنی اسرائیل میں کوئی نبی مُوسیٰ کی مانند جس سے خُداوند نے رُوبرُو باتیں ۱۱ کیں نہیں اُٹھا۔ اور اُسکو خُداوند نے مُلکِ مصر میں فرعون اور اُسکے سب خادموں اور اُسکے سارے مُلک کے سامنے سب نشانوں اور عجیب کاموں کے دکھانے کو بھیجا تھا۔ ۱۲ یُوں مُوسیٰ نے سب اسرائیلیوں کے سامنے زور آور ہاتھ اور بڑی ہیبت کے کام کر دکھائے ٭

یشُوع

باب ۱ اور خُداوند کے بندہ مُوسیٰ کی وفات کے بعد ایسا ہُوا کہ خُداوند نے اُسکے خادِم نُون کے بیٹے یشوع سے کہا۔ ۲ میرا بندہ مُوسیٰ مرگیا ہے سو اب تُو اُٹھ اور اِن سب لوگوں کو ساتھ لیکر اِس یردن کے پار اُس مُلک میں جا جسے ۳ مَیں اُنکو یعنی بنی اسرائیل کو دیتا ہوں۔ جس جس جگہ تمہارے پاؤں کا تلوا ٹکے اُسکو جیسا مَیں نے مُوسیٰ سے ۴ کہا مَیں نے تمکو دیا ہے۔ بیابان اور اُس لُبنان سے لے کر بڑے دریا یعنی دریایِ فرات تک حِتّیوں کا سارا مُلک اور مغرب کی طرف بڑے سمندر تک تمہاری حد ۵ ہوگی۔ تیری زِندگی بھر کوئی شخص تیرے سامنے کھڑا نہ رہ سکیگا۔ جیسے مَیں مُوسیٰ کے ساتھ تھا ویسے ہی تیرے ساتھ رہونگا۔ مَیں نہ تجھ سے دست بردار ہونگا اور نہ تجھے ۶ چھوڑونگا۔ سو مضبُوط ہو جا اور حوصلہ رکھ کیونکہ تُو اِس قوم کو اُس مُلک کا وارِث کرائیگا جسے مَیں نے اُنکو دینے ۷ کی قسم اُنکے باپ دادا سے کھائی۔ تُو فقط مضبُوط اور نہایت دلیر ہو جا کہ احتیاط رکھ کر اُس ساری شریعت پر عمل کرے جسکا حکم میرے بندہ مُوسیٰ نے تجھ کو دیا۔ اُس سے نہ دہنے ہاتھ مُڑنا اور نہ بائیں تاکہ جہاں کہیں تُو جائے ۸ تجھے خُوب کامیابی حاصل ہو۔ (شریعت کی یہ کتاب تیرے منہ سے نہ ہٹے بلکہ تجھے دِن اور رات اِسی کا دھیان ہو تاکہ جو کچھ اِس میں لکھا ہے اُس سب پر تُو احتیاط کرکے عمل کر سکے کیونکہ تب ہی تجھے اِقبالمندی کی راہ نصیب ہوگی ۹ اور تُو خُوب کامیاب ہوگا۔ کیا مَیں نے تجھ کو حکم نہیں دیا؟ سو مضبُوط ہو جا اور حوصلہ رکھ۔ خوف نہ کھا اور بیدل نہ ہو کیونکہ خُداوند تیرا خُدا جہاں جہاں تو جائے تیرے ساتھ رہیگا۔)

۱۰ تب یشوع نے لوگوں کے منصبداروں کو حکم دیا کہ ۱۱ تم لشکر کے بیچ سے ہو کر گذرو اور لوگوں کو یہ حکم دو کہ تم اپنے اپنے لِئے زادِ راہ تیار کر لو کیونکہ تین دِن کے اندر تم کو اِس یردن کے پار ہو کر اُس مُلک پر قبضہ کرنے کو جانا ہے جسے خُداوند تمہارا خُدا تمکو دیتا ہے تاکہ تم اُسکے مالِک ہو جاؤ۔

۱۲ اور بنی رُوبن اور بنی جد اور منسّی کے نصف قبیلہ ۱۳ سے یشوع نے یہ کہا کہ۔ اُس بات کو جسکا حکم خُداوند کے بندہ مُوسیٰ نے تمکو دیا یاد رکھنا کہ خُداوند تمہارا خُدا تمکو آرام ۱۴ بخشتا ہے اور وہ یہ مُلک تمکو دیگا۔ تمہاری بیویاں اور تمہارے بال بچے اور چوپائے اِسی مُلک میں جسے مُوسیٰ نے یردن کے اِس پار تمکو دیا ہے رہیں پر تم سب جتنے بہادُر اور سُورما ہو مسلّح ہو کر اپنے بھائیوں کے آگے آگے ۱۵ پار جاؤ اور اُنکی مدد کرو۔ جب تک خُداوند تمہارے بھائیوں کو تمہاری طرح آرام نہ بخشے اور وہ اُس مُلک پر جسے خُداوند تمہارا خُدا اُنکو دیتا ہے قبضہ نہ کر لیں۔ بعد میں تم اپنی مِلکیت کے مُلک میں لَوٹنا جسے خُداوند کے بندہ مُوسیٰ نے یردن کے اِس پار مشرق کی طرف تم کو دیا ہے اور اُسکے مالِک ۱۶ ہونا۔ اور اُنہوں نے یشوع کو جواب دیا کہ جس جس بات کا تُو نے ہم کو حکم دیا ہے ہم وہ سب کرینگے اور جہاں

یعقوب کا خط

۱۳ ہوگا۔ کیونکہ جس نے رحم نہیں کیا اُسکا اِنصاف بغیر رحم کے ہوگا۔ رحم اِنصاف پر غالب آتا ہے ؀

۱۴ اَے میرے بھائیو! اگر کوئی کہے کہ مَیں ایماندار ہُوں مگر عمل نہ کرتا ہو تو کیا فائدہ؟ کیا ایسا ایمان اُسے نجات دے سکتا ہے؟ ؀ ۱۵ اگر کوئی بھائی یا بہن ننگی ہو اور اُنکو روزانہ روٹی کی کمی ہو ؀ ۱۶ اور تُم میں سے کوئی اُن سے کہے کہ سلامتی کے ساتھ جاؤ۔ گرم اور سیر رہو مگر جو چیزیں تن کے لئے درکار ہیں وہ اُنہیں نہ دے تو کیا فائدہ؟ ؀ ۱۷ اِسی طرح اِیمان بھی اگر اُسکے ساتھ اعمال نہ ہوں تو اپنی ذات سے مُردہ ہے ؀ ۱۸ بلکہ کوئی کہہ سکتا ہے کہ تُو تو ایماندار ہے اور مَیں عمل کرنے والا ہُوں۔ تُو اپنا ایمان بغیر اعمال کے تو مجھے دکھا اور مَیں اپنا ایمان اعمال سے تجھے دکھاؤنگا ؀ ۱۹ تُو اِس بات پر ایمان رکھتا ہے کہ خُدا ایک ہی ہے خیر اچھا کرتا ہے۔ شیاطین بھی ایمان رکھتے اور تھرتھراتے ہیں ؀ ۲۰ مگر اَے نکمّے آدمی! کیا تُو یہ بھی نہیں جانتا کہ ایمان بغیر اعمال کے بیکار ہے؟ ؀ ۲۱ جب ہمارے باپ ابرہام نے اپنے بیٹے اِضحاق کو قربانگاہ پر قُربان کیا تو کیا وہ اعمال سے راستباز نہ ٹھہرا؟ ۲۲ پس تُو نے دیکھ لیا کہ ایمان نے اُسکے اعمال کے ساتھ مل کر اثر کیا اور اعمال سے اِیمان کامل ہُؤا ؀ ۲۳ اور یہ نوشتہ پُورا ہُؤا کہ ابرہام خُدا پر ایمان لایا اور یہ اُسکے لئے راستبازی گِنا گیا اور وہ خُدا کا دوست کہلایا ؀ ۲۴ پس تُم نے دیکھ لیا کہ اِنسان صرف ایمان ہی سے نہیں بلکہ اعمال سے راستباز ٹھہرتا ہے ؀ ۲۵ اِسی طرح راحب فاحشہ بھی جب اُس نے قاصدوں کو اپنے گھر میں اُتارا اور دُوسری راہ سے رُخصت کیا تو کیا اعمال سے راستباز نہ ٹھہری؟ ؀ ۲۶ غرض جیسے بدن بغیر رُوح کے مُردہ ہے ویسے ہی ایمان بھی بغیر اعمال کے مُردہ ہے ؀

باب ۳

اَے میرے بھائیو! تُم میں سے بہت سے اُستاد نہ بنیں کیونکہ جانتے ہو کہ ہم جو اُستاد ہیں زیادہ سزا پائینگے ؀ ۲ اِسلئے کہ ہم سب کے سب اکثر خطا کرتے ہیں۔ کامل شخص وہ ہے جو باتوں میں خطا نہ کرے۔ وہ سارے بدن کو بھی قابُو میں رکھ سکتا ہے ؀ ۳ جب ہم اپنے قابُو میں کرنے کے لئے گھوڑوں کے مُنہ میں لگام دے دیتے ہیں تو اُنکے سارے بدن کو بھی گھما سکتے ہیں ؀ ۴ دیکھو۔ جہاز بھی اگرچہ بڑے بڑے ہوتے ہیں اور تیز ہواؤں سے چلائے جاتے ہیں تو بھی ایک نہایت چھوٹی سی پتوار کے ذریعہ سے مانجھی کی مرضی کے مُوافق گھمائے جاتے ہیں ؀ ۵ اِسی طرح زبان بھی ایک چھوٹا سا عضو ہے اور بڑی شیخی مارتی ہے۔ دیکھو۔ تھوڑی سی آگ سے کتنے بڑے جنگل میں آگ لگ جاتی ہے ؀ ۶ زبان بھی ایک آگ ہے۔ زبان ہمارے اعضا میں شرارت کا ایک عالم ہے اور سارے جسم کو داغ لگاتی ہے اور دائرہ دُنیا کو آگ لگا دیتی ہے اور جہنم کی آگ سے جلتی رہتی ہے ؀ ۷ کیونکہ ہر قسم کے چوپائے اور پرندے اور کیڑے مکوڑے اور دریائی جانور تو اِنسان کے قابُو میں آ سکتے ہیں اور آئے بھی ہیں ؀ ۸ مگر زبان کو کوئی آدمی قابُو میں نہیں کر سکتا۔ وہ ایک بلا ہے جو کبھی رُکتی ہی نہیں۔ زہرِ قاتل سے بھری ہُوئی ہے ؀ ۹ اِسی سے ہم خُداوند اور باپ کی حمد کرتے ہیں اور اِسی سے آدمیوں کو جو خُدا کی صُورت پر پیدا ہُوئے ہیں بد دُعا دیتے ہیں ؀ ۱۰ ایک ہی مُنہ سے مُبارکباد اور بد دُعا نکلتی ہے۔ اَے میرے بھائیو! ایسا نہ ہونا چاہئے ؀ ۱۱ کیا چشمہ کے ایک ہی مُنہ سے میٹھا اور کھاری پانی نکلتا ہے؟ ؀ ۱۲ اَے میرے بھائیو! کیا انجیر کے درخت میں زیتُون اور انگور میں انجیر پیدا ہو سکتے ہیں؟ اِسی طرح کھاری چشمہ سے میٹھا پانی نہیں نکل سکتا ؀

۱۳ تُم میں دانا اور فہیم کون ہے؟ جو ایسا ہو وہ اپنے کاموں کو نیک چال چلن کے وسیلہ سے اُس حلم کے ساتھ ظاہر کرے جو حکمت سے پیدا ہوتا ہے ؀ ۱۴ لیکن اگر تُم اپنے دِل میں سخت حسد اور تفرقے رکھتے ہو تو حق کے خلاف نہ شیخی مارو نہ جھُوٹ بولو ؀ ۱۵ یہ حکمت وہ نہیں جو اُوپر سے اُترتی ہے بلکہ دُنیوی اور نفسانی اور شیطانی ہے ؀ ۱۶ اِسلئے کہ جہاں حسد اور تفرقہ ہوتا ہے وہاں

کتاب تواریخ میں ہے کہ:

کیونکہ سب چیزیں تیری طرف سے ملتی ہیں اور تیری ہی چیزوں میں سے ہم نے تجھے دیا ہے ۞ ۱۵ کیونکہ ہم تیرے آگے پردیسی اور مسافر ہیں جیسے ہمارے سب باپ دادا تھے۔ ہمارے دن رُوئے زمین پر سایہ کی طرح ہیں اور قیام نصیب نہیں ۞ ۱۶ اَے خداوند ہمارے خدا یہ سارا ذخیرہ جو ہم نے تیار کیا ہے کہ تیرے پاک نام کے لئے ایک گھر بنائیں تیرے ہی ہاتھ سے ملا ہے اور سب تیرا ہی ہے ۞ ۱۷ اَے میرے خدا میں یہ بھی جانتا ہوں کہ تو دل کو جانچتا ہے اور راستی میں تیری خوشنودی ہے۔ میں نے تو اپنے دل کی راستی سے یہ سب کچھ رضامندی سے دیا اور مجھے تیرے لوگوں کو جو یہاں حاضر ہیں تیرے حضور خوشی خوشی دیتے دیکھکر مسرت حاصل ہوئی ۞ ۱۸ اَے خداوند ہمارے باپ دادا ابرہام اضحاق اور اسرائیل کے خدا اپنے لوگوں کے دل کے خیال اور تصور میں یہ بات سدا جائے رکھ اور اُنکے دل کو اپنی جانب مستعد کر ۞ ۱۹ اور میرے بیٹے سلیمان کو ایسا کامل دل عطا کر کہ وہ تیرے حکموں اور شہادتوں اور آئین کو مانے اور ان سب باتوں پر عمل کرے اور اس ہیکل کو بنائے جسکے لئے میں نے تیاری کی ہے ۞ ۲۰ پھر داؤد نے ساری جماعت سے کہا اب اپنے خداوند خدا کو مبارک کہو۔ تب ساری جماعت نے خداوند اپنے باپ دادا کے خدا کو مبارک کہا اور سر جھکا کر اُنہوں نے خداوند اور بادشاہ کے آگے سجدہ کیا ۞ ۲۱ اور دوسرے دن خداوند کے لئے ذبیحوں کو ذبح کیا اور خداوند کے لئے سوختنی قربانیاں چڑھائیں یعنی ایک ہزار بیل اور ایک ہزار مینڈھے اور ایک ہزار برے مع اُنکے تپاونوں کے چڑھائے اور بکثرت قربانیاں کیں جو سارے اسرائیل کے لئے تھیں ۞ ۲۲ اور اُنہوں نے اُس دن نہایت شادمانی کے ساتھ خداوند کے آگے کھایا پیا اور اُنہوں نے دُوسری بار داؤد کے بیٹے سلیمان کو بادشاہ بنا کر اسکو خداوند کی طرف سے پیشوا ہونے اور صدوق کو کاہن ہونے کے لئے مسح کیا ۞ ۲۳ تب سلیمان خداوند کے تخت پر اپنے باپ داؤد کی جگہ بادشاہ ہو کر بیٹھا اور اقبالمند ہوا اور سارا اسرائیل اُس کا مطیع ہوا ۞ ۲۴ اور سب اُمرا اور بہادر اور داؤد بادشاہ کے سب بیٹے بھی سلیمان بادشاہ کے مطیع ہوئے ۞ ۲۵ اور خداوند نے سارے اسرائیل کی نظر میں سلیمان کو نہایت سرفراز کیا اور اُسے ایسا شاہانہ دبدبہ عنایت کیا جو اُس سے پہلے اسرائیل میں کسی بادشاہ کو نصیب نہ ہوا تھا ۞

۲۶ اور داؤد بن یسّی نے سارے اسرائیل پر سلطنت کی ۞ ۲۷ اور وہ عرصہ جس میں اُس نے اسرائیل پر سلطنت کی چالیس برس کا تھا۔ اُس نے حبرون میں سات برس اور یروشلیم میں تینتیس برس سلطنت کی ۞ ۲۸ اور اُس نے نہایت بڑھاپے میں خوب عمر رسیدہ اور دولت و عزت سے آسودہ ہو کر وفات پائی اور اسکا بیٹا سلیمان اسکی جگہ بادشاہ ہوا ۞ ۲۹ اور داؤد بادشاہ کے کام شروع سے آخر تک سب کے سب سموئیل غیب بین کی تواریخ میں اور ناتن نبی کی تواریخ میں اور جاد غیب بین کی تواریخ میں ۞ ۳۰ یعنی اُس کی ساری حکومت اور زور اور جو زمانے اُس پر اور اسرائیل پر اور زمین کی سب مملکتوں پر گذرے سب اُن میں لکھے ہیں ✦

کتاب حزقی ایل میں لکھا ھے کہ

ٹھہرتے تھے تو یہ بھی ٹھہرتے تھے اور جب وہ بلند ہوتے
تھے تو یہ بھی اُنکے ساتھ بلند ہو جاتے تھے کیونکہ جاندار
۱۸ کی رُوح اُن میں تھی ۔ اور خُداوند کا جلال گھر کے
آستانہ پر سے روانہ ہو کر کرُوبیوں کے اُوپر ٹھہر گیا ۔
۱۹ تب کرُوبیوں نے اپنے بازُو پھیلائے اور میری آنکھوں
کے سامنے زمین سے بلند ہُوئے اور چلے گئے اور
پہئے اُنکے ساتھ ساتھ تھے اور وہ خُداوند کے گھر کے
مشرقی پھاٹک کے آستانہ پر ٹھہرے اور اِسرائیل
۲۰ کے خُدا کا جلال اُنکے اُوپر جلوہ گر تھا ۔ یہ وہ جاندار
ہے جو مَیں نے اِسرائیل کے خُدا کے نیچے نہرِ کبار
کے کنارے پر دیکھا تھا اور مجھے معلُوم تھا کہ یہ کرُوبی ہیں ۔
۲۱ ہر ایک کے چار چہرے تھے اور چار بازُو اور اُنکے بازُوؤں
۲۲ کے نیچے اِنسان کا سا ہاتھ تھا ۔ رہی اُنکے چہروں کی
صُورت ۔ یہ وُہی چہرے تھے جو مَیں نے نہرِ کبار کے
کنارے پر دیکھے تھے یعنی اُنکی صُورت اور وہ خُود ۔ وہ
سب کے سب سیدھے آگے ہی کو چلے جاتے تھے ۔

باب ۱۱

۱ اور رُوح مجھ کو اُٹھا کر خُداوند کے گھر کے مشرقی
پھاٹک پر جسکا رُخ مشرق کی طرف ہے لے گئی
اور کیا دیکھتا ہُوں کہ اُس پھاٹک کے آستانہ پر
پچیس شخص ہیں اور مَیں نے اُنکے درمیان یازنیاہ بن
عزُور اور فلطیاہ بن بِنایاہ لوگوں کے اُمرا کو دیکھا ۔
۲ اور اُس نے مجھے فرمایا کہ اَے آدمزاد یہ وہ لوگ
ہیں جو اِس شہر میں بدکرداری کی تدبیر اور بُری
۳ مشورت کرتے ہیں ۔ جو کہتے ہیں کہ گھر بنانا نزدیک
نہیں ہے ۔ یہ شہر تو دیگ ہے اور ہم گوشت ہیں ۔
۴ اِسلئے تُو اُنکے خِلاف نبُوّت کر ۔ اَے آدمزاد نبُوّت
۵ کر ۔ اور خُداوند کی رُوح مجھ پر نازِل ہُوئی اور اُس نے
مجھے کہا کہ خُداوند یُوں فرماتا ہے کہ اَے بنی اِسرائیل
تُم نے یُوں کہا ہے ۔ مَیں تُمہارے دِل کے خیالات
۶ کو جانتا ہُوں ۔ تُم نے اِس شہر میں بُہتوں کو قتل
کیا بلکہ اُسکی سڑکوں کو مقتُولوں سے بھر دیا ہے ۔
۷ اِسلئے خُداوند خُدا یُوں فرماتا ہے کہ تُمہارے مقتُول جنکی
لاشیں تُم نے شہر میں رکھ چھوڑی ہیں یہ وُہی گوشت

ہے اور یہ شہر وُہی دیگ ہے لیکن تُم اِس سے باہر
۸ نِکالے جاؤ گے ۔ تُم تلوار سے ڈرتے ہو اور خُداوند خُدا
۹ فرماتا ہے کہ مَیں تلوار تُم پر لاؤنگا ۔ اور مَیں تُمکو اُس سے
باہر نِکالُونگا اور تُمکو پردیسیوں کے حوالہ کرُونگا اور تُمکو
۱۰ سزا دُونگا ۔ تُم تلوار سے قتل ہو گے ۔ اِسرائیل کی حُدُود
کے اندر مَیں تُمہاری عدالت کرُونگا اور تُم جانو گے کہ
۱۱ مَیں خُداوند ہُوں ۔ یہ شہر تُمہارے لئے دیگ نہ ہوگا نہ
تُم اِس میں کا گوشت ہو گے بلکہ مَیں بنی اِسرائیل
۱۲ کی حُدُود کے اندر تُمہارا فیصلہ کرُونگا ۔ اور تُم جانو گے
کہ مَیں خُداوند ہُوں جِسکے آئین پر تُم نہیں چلے اور
جِسکے احکام پر تُم نے عمل نہیں کیا بلکہ تُم اُن قوموں
کے احکام پر جو تُمہارے آس پاس ہیں کاربند ہُوئے ۔
۱۳ اور جب مَیں نبُوّت کر رہا تھا تو یُوں ہُوا کہ فلطیاہ بن بِنایاہ
مر گیا ۔ تب مَیں مُنہ کے بل گرا اور بلند آواز سے چلّا کر
کہا آہ خُداوند خُدا ! کیا تُو بنی اِسرائیل کے بقیہ کو بالکل
نیست و نابُود کر ڈالیگا ؟ ۔
۱۴ ۱۵ تب خُداوند کا کلام مجھ پر نازِل ہُوا ۔ کہ اَے آدمزاد
تیرے بھائیوں ہاں تیرے بھائیوں یعنی تیرے
قرابتیوں بلکہ سب بنی اِسرائیل سے ہاں اُن سب
سے یروشلیم کے باشندوں نے کہا ہے خُداوند سے
۱۶ دُور رہو ۔ یہ مُلک ہم کو مِیراث میں دِیا گیا ہے ۔ اِسلئے تُو
کہہ خُداوند خُدا یُوں فرماتا ہے کہ ہرچند مَیں نے اُنکو
قوموں کے درمیان ہانک دِیا ہے اور غیر مُلکوں میں
پراگندہ کیا لیکن مَیں اُنکے لئے تھوڑی دیر تک اُن
مُلکوں میں جہاں جہاں وہ گئے ہیں ایک مقدِس
۱۷ ہُونگا ۔ اِسلئے تُو کہہ خُداوند خُدا یُوں فرماتا ہے کہ مَیں
تُمکو اُمتوں میں سے جمع کرُونگا اور اُن مُلکوں میں سے
جن میں تُم پراگندہ ہُوئے تُم کو فراہم کرُونگا اور اِسرائیل
۱۸ کا مُلک تُم کو دُونگا ۔ اور وہ وہاں آئینگے اور اُسکی تمام
۱۹ نفرتی اور مکرُوہ چیزیں اُس سے دُور کر دینگے ۔ اور مَیں
اُنکو نیا دِل دُونگا اور نئی رُوح تُمہارے باطن میں ڈالُونگا
اور سنگین دِل اُنکے جسم سے خارِج کرُونگا اور اُنکو
۲۰ گوشتین دِل عنایت کرُونگا ۔ تاکہ وہ میرے آئین پر

انجیل متی ۱۶:۲۷ پڑھیے

اصل عبارت:

کیونکہ ابن آدم اپنے باپ کے جلال میں اپنے فرشتوں کے ساتھ آئے گا اس وقت ہر ایک کو اس کے کاموں کے مطابق بدلہ دے گا (متی ۱۶:۲۷)

ساتھ ہیں اور اُنکے پاس کھانے کو کچھ نہیں اور مَیں اُنکو بُھوکا رُخصت کرنا نہیں چاہتا۔ کہیں اَیسا نہ ہو کہ راہ میں

۳۳ تھک کر رہ جائیں۔ شاگردوں نے اُس سے کہا بیابان میں ہم اِتنی روٹیاں کہاں سے لائیں کہ اَیسی بڑی بِھیڑ کو

۳۴ سیر کریں؟ یِسُوع نے اُن سے کہا تمہارے پاس کِتنی روٹیاں ہیں؟ اُنہوں نے کہا سات اور تھوڑی سی چھوٹی

۳۵ مچھلیاں ہیں۔ اُس نے لوگوں کو حکم دیا کہ زمین پر بیٹھ

۳۶ جائیں۔ اور اُن سات روٹیوں اور مچھلیوں کو لیکر شکر کیا اور اُنہیں توڑ کر شاگردوں کو دیتا گیا اور شاگرد لوگوں کو۔

۳۷ اور سب کھا کر سیر ہو گئے اور بچے ہُوئے ٹکڑوں سے بھرے

۳۸ ہُوئے سات ٹوکرے اُٹھائے۔ اور کھانے والے سِوا عورتوں

۳۹ اور بچوں کے چار ہزار مرد تھے۔ پھر وہ بِھیڑ کو رُخصت کر کے کشتی میں سوار ہُؤا اور مگدن کی سرحدوں میں آگیا۔

باب ۱۶

۱ پھر فریسیوں اور صدوقیوں نے پاس آکر آزمانے کے لِئے اُس سے درخواست کی کہ ہمیں کوئی آسمانی نِشان دِکھا۔

۲ اُس نے جواب میں اُن سے کہا شام کو تم کہتے ہو کہ کُھلا رہیگا

۳ کیونکہ آسمان لال ہے۔ اور صُبح کو یہ کہ آج آندھی چلیگی کیونکہ آسمان لال اور دُھندلا ہے۔ تم آسمان کی صُورت میں تو تمیز کرنا جانتے ہو مگر زمانوں کی علامتوں میں تمیز

۴ نہیں کر سکتے۔ اِس زمانہ کے بُرے اور زناکار لوگ نِشان طلب کرتے ہیں مگر یُوناہ کے نِشان کے سِوا کوئی اَور نِشان اُنکو نہ دیا جائیگا اور وہ اُنکو چھوڑ کر چلا گیا۔

۵ اور شاگرد پار جاتے وقت روٹی ساتھ لینا بُھول گئے

۶ تھے۔ یِسُوع نے اُن سے کہا خبردار فریسیوں اور صدوقیوں

۷ کے خمیر سے ہوشیار رہنا۔ وہ آپس میں چرچا کرنے لگے کہ ہم

۸ روٹی نہیں لائے۔ یِسُوع نے یہ معلُوم کر کے کہا اَے کم اِعتقادو تم آپس میں کیوں چرچا کرتے ہو کہ ہمارے پاس روٹی نہیں؟

۹ کیا اب تک نہیں سمجھتے اور اُن پانچ ہزار آدمیوں کی پانچ روٹیاں تمکو یاد نہیں اور نہ یہ کہ کِتنی ٹوکریاں اُٹھائیں؟

۱۰ اور نہ اُن چار ہزار آدمیوں کی سات روٹیاں اور نہ یہ کہ کِتنے

۱۱ ٹوکرے اُٹھائے؟ کیا وجہ ہے کہ تم یہ نہیں سمجھتے کہ مَیں نے تم سے روٹی کی بابت نہیں کہا؟ فریسیوں اور صدوقیوں

۱۲ کے خمیر سے خبردار رہو۔ تب اُنکی سمجھ میں آیا کہ اُس نے روٹی کے خمیر سے نہیں بلکہ فریسیوں اور صدوقیوں کی تعلیم سے خبردار رہنے کو کہا تھا۔

۱۳ جب یِسُوع قیصریہ فِلپی کے علاقہ میں آیا تو اُس نے اپنے

۱۴ شاگردوں سے یہ پُوچھا کہ لوگ ابنِ آدم کو کیا کہتے ہیں؟ اُنہوں نے کہا بعض یُوحنّا بپتسمہ دینے والا کہتے ہیں بعض ایلیاہ

۱۵ بعض یرمیاہ یا نبیوں میں سے کوئی۔ اُس نے اُن سے کہا مگر

۱۶ تم مجھے کیا کہتے ہو؟ شمعُون پطرس نے جواب میں کہا تُو زندہ

۱۷ خُدا کا بیٹا مسیح ہے۔ یِسُوع نے جواب میں اُس سے کہا مُبارک ہے تُو شمعُون بر یُوناہ کیونکہ یہ بات گوشت اور خُون نے نہیں

۱۸ بلکہ میرے باپ نے جو آسمان پر ہے تجھ پر ظاہر کی ہے۔ اور مَیں بھی تجھ سے کہتا ہُوں کہ تُو پطرس ہے اور مَیں اِس پتھر پر اپنی کلیسیا بناؤنگا اور عالمِ ارواح کے دروازے اُس پر غالب نہ

۱۹ آئینگے۔ مَیں آسمان کی بادشاہی کی کُنجیاں تجھے دُونگا اور جو کچھ تُو زمین پر باندھیگا وہ آسمان پر بندھیگا اور جو کچھ تُو زمین پر کھولیگا

۲۰ وہ آسمان پر کُھلیگا۔ اُس وقت اُس نے شاگردوں کو حکم دیا کہ کِسی کو نہ بتانا کہ مَیں مسیح ہُوں۔

۲۱ (اُس وقت سے یِسُوع اپنے شاگردوں پر ظاہر کرنے لگا کہ اُسے ضرُور ہے کہ یروشلیم کو جائے اور بزرگوں اور سردار کاہنوں اور فقیہوں کی طرف سے بہت دُکھ اُٹھائے اور قتل کیا جائے

۲۲ اور تیسرے دِن جی اُٹھے۔ اِس پر پطرس اُسکو الگ لے جا کر ملامت کرنے لگا کہ اَے خُداوند خُدا نہ کرے۔ یہ تجھ پر ہرگز نہیں

۲۳ آنے کا۔ اُس نے پِھر کر پطرس سے کہا اَے شیطان میرے سامنے سے دُور ہو۔ تُو میرے لِئے ٹھوکر کا باعث ہے کیونکہ تُو خُدا کی باتوں کا نہیں بلکہ آدمیوں کی باتوں کا خیال رکھتا ہے۔

۲۴ اُس وقت یِسُوع نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ اگر کوئی میرے پیچھے آنا چاہے تو اپنی خُودی کا اِنکار کرے اور اپنی صلیب اُٹھائے

۲۵ اور میرے پیچھے ہو لے۔ کیونکہ جو کوئی اپنی جان بچانا چاہے اُسے

۲۶ کھوئیگا اور جو کوئی میری خاطِر اپنی جان کھوئیگا اُسے پائیگا۔ اور اگر آدمی ساری دُنیا حاصِل کرے اور اپنی جان کا نُقصان اُٹھائے تو اُسے کیا فائدہ ہوگا؟ یا آدمی اپنی جان کے بدلے کیا دیگا؟

۲۷ کیونکہ ابنِ آدم اپنے باپ کے جلال میں اپنے فرشتوں کے ساتھ آئیگا۔ اُس وقت ہر ایک کو اُسکے کاموں کے مُطابق بدلہ دیگا)

۲۸ مَیں تم سے سچ کہتا ہُوں کہ جو یہاں کھڑے ہیں اُن میں

انجیل متی ۱۹:۱۷ پڑھیے

۴ کیا ہر ایک سبب سے اپنی بیوی کو چھوڑ دینا روا ہے؟ اُس نے جواب میں کہا کیا تُم نے نہیں پڑھا کہ جس نے اُنہیں بنایا اُس نے اِبتدا ہی سے اُنہیں مرد اور عورت بنا کر کہا کہ

۵ اِس سبب سے مرد باپ سے اور ماں سے جُدا ہو کر اپنی بیوی کے ساتھ رہیگا اور وہ دونوں ایک جسم ہونگے؟

۶ پس وہ دو نہیں بلکہ ایک جسم ہیں۔ اِسلئے جسے خُدا نے جوڑا ہے اُسے آدمی جُدا نہ کرے۔

۷ اُنہوں نے اُس سے کہا پھر مُوسیٰ نے کیوں حکم دیا ہے کہ طلاقنامہ دیکر چھوڑ دی جائے؟

۸ اُس نے اُن سے کہا کہ مُوسیٰ نے تُمہاری سخت دِلی کے سبب سے تمکو اپنی بیویوں کو چھوڑ دینے کی اجازت دی مگر اِبتدا سے ایسا نہ تھا۔

۹ اور میں تُم سے کہتا ہُوں کہ جو کوئی اپنی بیوی کو حرامکاری کے سوا کسی اور سبب سے چھوڑ دے اور دُوسری سے بیاہ کرے وہ زِنا کرتا ہے اور جو کوئی چھوڑی ہوئی سے بیاہ کرے وہ بھی زِنا کرتا ہے۔

۱۰ شاگردوں نے اُس سے کہا کہ اگر مرد کا بیوی کے ساتھ ایسا ہی حال ہے تو بیاہ کرنا ہی اچھا نہیں۔

۱۱ اُس نے اُن سے کہا کہ سب اِس بات کو قبول نہیں کر سکتے مگر وہی جنکو یہ قُدرت دی گئی ہے۔

۱۲ کیونکہ بعض خوجے ایسے ہیں جو ماں کے پیٹ ہی سے ایسے پیدا ہوئے اور بعض خوجے ایسے ہیں جنکو آدمیوں نے خوجہ بنایا اور بعض خوجے ایسے ہیں جنہوں نے آسمان کی بادشاہی کے لئے اپنے آپ کو خوجہ بنایا۔ جو قبول کر سکتا ہے وہ قبول کرے۔

۱۳ اُس وقت لوگ بچوں کو اُسکے پاس لائے تاکہ وہ اُن پر ہاتھ رکھے اور دُعا دے مگر شاگردوں نے اُنہیں جھڑکا۔

۱۴ لیکن یسوع نے کہا بچوں کو میرے پاس آنے دو اور اُنہیں منع نہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہی ایسوں ہی کی ہے۔

۱۵ اور وہ اُن پر ہاتھ رکھ کر وہاں سے چلا گیا۔

۱۶ اور دیکھو ایک شخص نے پاس آ کر اُس سے کہا اَے اُستاد میں کونسی نیکی کروں تاکہ ہمیشہ کی زندگی پاؤں؟

۱۷ اُس نے اُس سے کہا کہ تُو مجھ سے نیکی کی بابت کیوں پُوچھتا ہے؟ نیک تو ایک ہی ہے لیکن اگر تُو زندگی میں داخل ہونا چاہتا ہے تو حکموں پر عمل کر۔

۱۸ اُس نے اُس سے کہا کون سے حکموں پر؟ یسوع نے کہا یہ کہ خُون نہ کر۔ زِنا نہ کر۔ چوری نہ کر۔ جھوٹی گواہی نہ دے۔

۱۹ اپنے باپ کی اور ماں کی عزت کر اور اپنے پڑوسی سے اپنی مانند محبت رکھ۔

۲۰ اُس جوان نے اُس سے کہا کہ میں نے اِن سب پر عمل کیا ہے۔ اب مجھ میں کس بات کی کمی ہے؟

۲۱ یسوع نے اُس سے کہا اگر تُو کامل ہونا چاہتا ہے تو جا اپنا مال و اسباب بیچ کر غریبوں کو دے۔ تجھے آسمان پر خزانہ ملیگا اور آ کر میرے پیچھے ہو لے۔

۲۲ مگر وہ جوان یہ بات سُن کر غمگین ہو کر چلا گیا کیونکہ بڑا مالدار تھا۔

۲۳ اور یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا میں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ دولتمند کا آسمان کی بادشاہی میں داخل ہونا مُشکل ہے۔

۲۴ اور پھر تُم سے کہتا ہُوں کہ اُونٹ کا سُوئی کے ناکے میں سے نکل جانا اِس سے آسان ہے کہ دولتمند خُدا کی بادشاہی میں داخل ہو۔

۲۵ شاگرد یہ سُن کر بہت ہی حیران ہوئے اور کہنے لگے کہ پھر کون نجات پا سکتا ہے؟

۲۶ یسوع نے اُنکی طرف دیکھ کر کہا کہ یہ آدمیوں سے تو نہیں ہو سکتا لیکن خُدا سے سب کچھ ہو سکتا ہے۔

۲۷ اِس پر پطرس نے جواب میں اُس سے کہا دیکھ ہم تو سب کچھ چھوڑ کر تیرے پیچھے ہو لئے ہیں۔ پس ہم کو کیا ملیگا؟

۲۸ یسوع نے اُن سے کہا میں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ جب ابنِ آدم نئی پیدائش میں اپنے جلال کے تخت پر بیٹھیگا تو تُم بھی جو میرے پیچھے ہو لئے ہو بارہ تختوں پر بیٹھ کر اِسرائیل کے بارہ قبیلوں کا اِنصاف کرو گے۔

۲۹ اور جس کسی نے گھروں یا بھائیوں یا بہنوں یا باپ یا ماں یا بچوں یا کھیتوں کو میرے نام کی خاطر چھوڑ دیا ہے اُسکو سو گُنا ملیگا اور ہمیشہ کی زندگی کا وارث ہوگا۔

۳۰ لیکن بہت سے اوّل آخر ہو جائینگے اور آخر اوّل۔

باب ۲۰

۱ کیونکہ آسمان کی بادشاہی اُس گھر کے مالک کی مانند ہے جو سویرے نکلا تاکہ اپنے تاکستان میں مزدور لگائے۔

۲ اور اُس نے مزدوروں سے ایک دینار روز ٹھہرا کر اُنہیں اپنے تاکستان میں بھیج دیا۔

۳ پھر پہر دن چڑھے کے قریب نکل کر اُس نے اوروں کو بازار میں بیکار کھڑے دیکھا۔

۴ اور اُن سے کہا تُم بھی تاکستان میں چلے جاؤ۔ جو واجب ہے تمکو دُونگا۔ پس وہ چلے گئے۔

۵ پھر اُس نے دوپہر اور تیسرے پہر کے قریب نکل کر ویسا ہی کیا۔

۶ اور کوئی ایک گھنٹہ دن رہے پھر نکل کر اوروں کو کھڑے پایا اور اُن سے کہا تُم کیوں یہاں تمام دن بیکار کھڑے رہے؟

۷ اُنہوں نے اُس سے کہا اِسلئے کہ کسی نے ہمکو مزدوری پر نہیں لگایا۔ اُس نے اُن سے کہا تُم بھی تاکستان میں چلے جاؤ۔

۸ جب شام ہوئی تو تاکستان کے مالک نے اپنے کارندہ سے کہا کہ مزدوروں کو بُلا اور پچھلوں سے لیکر پہلوں تک اُنکی مزدوری دیدے۔

۹ جب وہ آئے جو گھنٹہ بھر دن رہے لگائے گئے تھے تو

انجیل لوقا میں ہے

تمثیلوں میں سنایا جاتا ہے تاکہ دیکھتے ہوئے نہ دیکھیں اور سنتے ہوئے نہ سمجھیں ۔ ۱۱ وہ تمثیل یہ ہے کہ بیج خدا کا کلام ہے ۔ ۱۲ راہ کے کنارے کے وہ ہیں جنہوں نے سنا پھر ابلیس آکر کلام کو اُنکے دل سے چھین لے جاتا ہے ۔ ایسا نہ ہو کہ ایمان لا کر نجات پائیں ۔ ۱۳ اور چٹان پر کے وہ ہیں جو سنکر کلام کو خوشی سے قبول کر لیتے ہیں لیکن جڑ نہیں رکھتے مگر کچھ عرصہ تک ایمان رکھ کر آزمائش کے وقت پھر جاتے ہیں ۔ ۱۴ اور جو جھاڑیوں میں پڑا اُس سے وہ لوگ مراد ہیں جنہوں نے سنا لیکن ہوتے ہوتے اس زندگی کی فکروں اور دولت اور عیش و عشرت میں پھنس جاتے ہیں اور اُنکا پھل پکتا نہیں ۔ ۱۵ مگر اچھی زمین کے وہ ہیں جو کلام کو سنکر عمدہ اور نیک دل میں سنبھالے رہتے اور صبر سے پھل لاتے ہیں ۔

۱۶ کوئی شخص چراغ جلا کر برتن سے نہیں چھپاتا نہ پلنگ کے نیچے رکھتا ہے بلکہ چراغدان پر رکھتا ہے تاکہ اندر آنے والوں کو روشنی دکھائی دے ۔ ۱۷ کیونکہ کوئی چیز چھپی نہیں جو ظاہر نہ ہو جائیگی اور نہ کوئی ایسی پوشیدہ بات ہے جو معلوم نہ ہوگی اور ظہور میں نہ آئے ۔ ۱۸ پس خبردار رہو کہ تم کس طرح سنتے ہو کیونکہ جسکے پاس ہے اُسے دیا جائیگا اور جسکے پاس نہیں ہے اُس سے وہ بھی لے لیا جائیگا جو اپنا سمجھتا ہے ۔

۱۹ (پھر اُسکی ماں اور اُسکے بھائی اُسکے پاس آئے مگر بھیڑ کے سبب سے اُس تک پہنچ نہ سکے ۔ ۲۰ اور اُسے خبر دی گئی کہ تیری ماں اور تیرے بھائی باہر کھڑے ہیں اور تجھ سے ملنا چاہتے ہیں ۔ ۲۱ اُس نے جواب میں اُن سے کہا کہ میری ماں اور میرے بھائی تو یہی ہیں جو خدا کا کلام سنتے اور اُس پر عمل کرتے ہیں ۔)

۲۲ پھر ایک دن ایسا ہوا کہ وہ اور اُسکے شاگرد کشتی میں سوار ہوئے اور اُس نے اُن سے کہا کہ آؤ جھیل کے پار چلیں پس وہ روانہ ہوئے ۔ ۲۳ مگر جب کشتی چلی جاتی تھی تو وہ سو گیا اور جھیل پر بڑی آندھی آئی اور کشتی پانی سے بھری جاتی تھی اور وہ خطرہ میں تھے ۔ ۲۴ انہوں نے پاس آکر اُسے جگایا اور کہا کہ صاحب صاحب ہم ہلاک ہوئے جاتے ہیں ! اُس نے اُٹھکر ہوا کو اور پانی کے زور شور کو جھڑکا اور دونوں تھم گئے اور امن ہو گیا ۔ ۲۵ اُس نے اُن سے کہا تمہارا ایمان کہاں گیا ؟ وہ ڈر گئے اور تعجب کر کے آپس میں کہنے لگے کہ یہ کون ہے ؟ یہ تو ہوا اور پانی کو حکم دیتا ہے اور وہ اسکی مانتے ہیں ۔

۲۶ پھر وہ گراسینیوں کے علاقہ میں جا پہنچے جو اس پار گلیل کے سامنے ہے ۔ ۲۷ جب وہ کنارے پر اُترا تو اُس شہر کا ایک مرد اُسے ملا جس میں بدروحیں تھیں اور اُس نے بڑی مدت سے کپڑے نہ پہنے تھے اور وہ گھر میں نہیں بلکہ قبروں میں رہا کرتا تھا ۔ ۲۸ وہ یسوع کو دیکھکر چلایا اور اُسکے آگے گر کر بلند آواز سے کہنے لگا اے یسوع ! خدا تعالےٰ کے بیٹے مجھے تجھ سے کیا کام ؟ تیری منت کرتا ہوں کہ مجھے عذاب میں نہ ڈال ۔ ۲۹ کیونکہ وہ اُس ناپاک روح کو حکم دیتا تھا کہ اِس آدمی میں سے نکل جا ۔ اسلئے کہ اُس نے اُسکو اکثر پکڑا تھا اور ہر چند لوگ اُسے زنجیروں اور بیڑیوں سے جکڑ کر قابو میں رکھتے تھے تو بھی وہ زنجیروں کو توڑ ڈالتا تھا اور بدروح اُسکو بیابانوں میں بھگائے پھرتی تھی ۔ ۳۰ یسوع نے اُس سے پوچھا تیرا کیا نام ہے ؟ اُس نے کہا لشکر کیونکہ اُس میں بہت سی بدروحیں تھیں ۔ ۳۱ اور وہ اُسکی منت کرنے لگیں کہ ہمیں اتھاہ گڑھے میں جانے کا حکم نہ دے ۔ ۳۲ وہاں پہاڑ پر سوروں کا ایک بڑا غول چر رہا تھا ۔ انہوں نے اُسکی منت کی کہ ہمیں انکے اندر جانے دے ۔ اُس نے انہیں جانے دیا ۔ ۳۳ اور بدروحیں اُس آدمی میں سے نکلکر سوروں کے اندر گئیں اور غول کڑاڑے پر سے جھپٹ کر جھیل میں جا پڑا اور ڈوب مرا ۔ ۳۴ یہ ماجرا دیکھکر چرانے والے بھاگے اور جا کر شہر اور دیہات میں خبر دی ۔ ۳۵ لوگ اس ماجرے کے دیکھنے کو نکلے اور یسوع کے پاس آکر اُس آدمی کو جس میں سے بدروحیں نکلی تھیں کپڑے پہنے اور ہوش میں یسوع کے پاؤں کے پاس بیٹھے پایا اور ڈر گئے ۔ ۳۶ اور دیکھنے والوں نے اُنکو خبر دی کہ جس میں بدروحیں تھیں وہ کس طرح اچھا ہوا ۔ ۳۷ اور گراسینیوں کے گرد و نواح کے سب لوگوں نے اُس سے درخواست کی کہ ہمارے پاس سے چلا جا کیونکہ اُن پر بڑی دہشت چھا گئی تھی ۔ پس وہ کشتی میں بیٹھکر واپس گیا ۔ ۳۸ لیکن جس شخص میں سے بدروحیں نکل گئی تھیں وہ اُسکی منت کر کے کہنے لگا کہ مجھے اپنے ساتھ رہنے دے مگر یسوع نے اُسے رخصت کر کے کہا ۔ ۳۹ اپنے گھر کو لوٹ کر لوگوں سے بیان کر کہ خدا نے تیرے لئے کیسے بڑے کام کئے ۔ وہ روانہ ہو کر تمام شہر میں چرچا کرنے لگا کہ یسوع نے میرے لئے کیسے بڑے کام کئے ۔

۴۰ جب یسوع واپس آرہا تھا تو لوگ اُس سے خوشی کے ساتھ ملے کیونکہ سب اُسکی راہ تکتے تھے ۔ ۴۱ اور دیکھو یائیر نام ایک شخص جو عبادت خانہ کا سردار تھا آیا اور یسوع کے قدموں پر گر کر اُس سے منت کی کہ میرے گھر چل ۔ ۴۲ کیونکہ اُسکی اکلوتی بیٹی جو قریباً بارہ برس کی تھی مرنے کو تھی ۔ اور جب وہ جا رہا تھا تو لوگ اُس پر گرے پڑتے تھے ۔

۴۳ اور ایک عورت نے جسکے بارہ برس سے خون جاری تھا اور اپنا سارا

اصل عبارت: پھر اس کی ماں اور اس کے بھائی اس کے پاس آئے [illegible]
اور اسے خبر دی گئی کہ تیری ماں اور تیرے بھائی باہر کھڑے ہیں اور تجھ سے ملنا چاہتے [illegible]
میری ماں اور میرے بھائی تو یہ ہیں جو خدا کا کلام سنتے اور اس پر عمل کرتے [illegible]

اب معتقد مذکور کو چاہئے کہ ایسے جعلی اعتقاد سے دستبردار ہو کر سیدھی راہ تلاش کرے۔ ایسے فریب سے بچے اور اپنے خداوند کو واحد جانے اور یہ بھی سمجھے کہ خداوند تعالیٰ برے کام کو پسند نہیں کرتا۔ نیک کام سے راضی ہوتا ہے۔ اپنے احکام پر عمل کرنے والوں کو نجات ابدی کی خوشخبری دیتا ہے

بائبل میں جہاد کا تصور

موجودہ دور میں وقتاً فوقتاً مسلمانوں کو عیسائی دنیا کی جانب سے دلی رنج پہنچایا جارہا ہے۔ دنیا بھر کے مسلمانوں کے جذبات کو ابھارا جارہا ہے، کبھی اسلام کے خلاف نازیبا کلمات بولے جاتے ہیں، کبھی سرور کائنات ﷺ کی شان میں مختلف طریقوں سے، کبھی توہین آمیز فلم بنا کر تو کبھی توہین آمیز خاکے بنا کر گستاخی کی جاتی ہے۔ کبھی قرآن مجید جلایا جاتا ہے تو کبھی شعائر اسلام کا کھل کر مذاق اڑایا جاتا ہے۔ الغرض کہ کسی نہ کسی طرح دنیائے عیسائیت کی جانب سے مسلمانوں کے جذبات برانگیختہ کئے جاتے ہیں۔

سب سے بڑا الزام عیسائیوں کی جانب سے یہ لگایا جاتا ہے کہ اسلام تلوار کے زور پر پھیلا اور مسلمانوں پر فرض عبادت جہاد کا مذاق اڑایا جارہا ہے۔ وقفہ وقفہ سے عیسائی مشنری کی جانب سے یہ سلسلہ جاری ہے۔ لہذا ہم نے مناسب سمجھا کہ جہاد کا تصور بائبل سے ثابت کیا جائے چنانچہ موجودہ بائبل کے ٹائٹل اور اصل عکس کے ثبوت کے ساتھ آپ کی خدمت میں بائبل سے جہاد کا تصور پیش کرتے ہیں ان شواہد کے ذریعے ہمارا عیسائی مشنری کو چیلنج ہے کہ وہ موجودہ بائبل کی آیتوں کو غلط قرار دے کر پابندی لگائیں یا قرآنی آیات میں موجود جہادی آیات پر پابندی کی بات کرنا اور اس پر بے بنیاد طعنہ زنی کرنا چھوڑ دیں۔

بائبل سوسائٹی

انارکلی۔ لاہور

THE HOLY BIBLE IN URDU
REVISED VERSION

93

PAKISTAN BIBLE SOCIETY
LAHORE

1985 - 16.5M

SBN 564 00266 6

بائبل میں جہاد کا تصور (بائبل کا اصل عکس ملاحظہ فرمائیں)

ہوئی بات جو اُس نے اپنے اُوپر فرض ٹھہرائی ہو جب تک پُوری نہ ہوئی ہو ۔ ۷ اور اُسکا آدمی یہ حال سُنکر اُس دن اُس سے کچھ نہ کہے تو اُسکی منتیں قائم رہینگی اور جو باتیں اُس نے اپنے اُوپر فرض ٹھہرائی ہیں وہ بھی قائم رہینگی ۔ ۸ لیکن اگر اُسکا آدمی جس دن یہ سب سُنے اُسی دن اُسے منع کرے تو اُس نے گویا اُس عورت کی منت کو اور اُسکے مُنہ کی نکلی ہوئی بات کو جو اُس نے اپنے اُوپر فرض ٹھہرائی تھی توڑ دیا اور خداوند اُس عورت کو معذور رکھیگا ۔ ۹ پر بیوہ اور مُطلقہ کی منتیں اور فرض ٹھہرائی ہوئی باتیں قائم رہینگی ۔ ۱۰ اور اگر اُس نے اپنے شوہر کے گھر ہوتے ہوئے کچھ منت مانی یا قسم کھا کر اپنے اُوپر کوئی فرض ٹھہرایا ہو ۔ ۱۱ اور اُسکا شوہر یہ حال سُنکر خاموش رہا ہو اور اُسے منع نہ کیا ہو تو اُسکی منتیں اور سب فرض جو اُس نے اپنے اُوپر ٹھہرائے قائم رہینگے ۔ ۱۲ پر اگر اُسکے شوہر نے جس دن یہ سب سُنا اُسی دن اُسے باطل ٹھہرایا ہو تو جو کچھ اُس عورت کے مُنہ سے اُسکی منتوں اور ٹھہرائے ہوئے فرض کے بارے میں نکلا ہے وہ قائم نہیں رہیگا۔ اُسکے شوہر نے اُنکو توڑ ڈالا ہے اور خداوند اُس عورت کو معذور رکھیگا ۔ ۱۳ اُسکی ہر منت کو اور اپنی جان کو دُکھ دینے کی ہر قسم کو اُسکا شوہر چاہے تو قائم رکھے یا اگر چاہے تو باطل ٹھہرائے ۔ ۱۴ پر اگر اُسکا شوہر روز بروز خاموش ہی رہے تو وہ گویا اُسکی سب منتوں اور ٹھہرائے ہوئے فرضوں کو قائم کر دیتا ہے۔ اُس نے اُنکو قائم یوں کیا کہ جس دن سے سب سُنا وہ خاموش ہی رہا ۔ ۱۵ پر اگر وہ اُنکو سُنکر بعد میں اُنکو باطل ٹھہرائے تو وہ اُس عورت کا گناہ اُٹھائیگا ۔ ۱۶ شوہر اور بیوی کے درمیان اور باپ بیٹی کے درمیان جب بیٹی نوجوانی کے ایام میں باپ کے گھر ہو اِن ہی آئین کا حکم خداوند نے موسیٰ کو دیا ۔

باب ۳۱

۱ پھر خداوند نے موسیٰ سے کہا ۔ ۲ مدیانیوں سے بنی اسرائیل کا انتقام لے۔ اسکے بعد تو اپنے لوگوں میں جا ملیگا ۔ ۳ تب موسیٰ نے لوگوں سے کہا اپنے میں سے جنگ کے لئے آدمیوں کو مسلح کرو تاکہ وہ مدیانیوں پر حملہ کریں اور مدیانیوں سے خداوند کا انتقام لیں ۔ ۴ اور اسرائیل کے سب قبیلوں میں سے فی قبیلہ ایک ہزار کو لیکر جنگ کے لئے بھیجنا ۔ ۵ سو ہزاروں ہزار بنی اسرائیل میں سے فی قبیلہ ایک ہزار کے حساب سے بارہ ہزار مسلح آدمی جنگ کے لئے چنے گئے ۔ ۶ یوں موسیٰ نے ہر قبیلہ سے ایک ہزار آدمیوں کو جنگ کے لئے بھیجا اور الیعزر کاہن کے بیٹے فینحاس کو بھی جنگ پر روانہ کیا اور مقدس کے ظروف اور بلند آواز کے نرسنگے اُسکے ساتھ کر دئے ۔ ۷ اور جیسا خداوند نے موسیٰ کو حکم دیا تھا اُسکے مطابق اُنہوں نے مدیانیوں سے جنگ کی اور سب مردوں کو قتل کیا ۔ ۸ اور اُنہوں نے اُن مقتولوں کے سوا عوی اور رقم اور صور اور حور اور ربع کو بھی جو مدیان کے پانچ بادشاہ تھے جان سے مارا اور بعور کے بیٹے بلعام کو بھی تلوار سے قتل کیا ۔ ۹ اور بنی اسرائیل نے مدیان کی عورتوں اور اُنکے بچوں کو اسیر کیا اور اُنکے چوپائے اور بھیڑ بکریاں اور مال و اسباب سب کچھ لُوٹ لیا ۔ ۱۰ اور اُنکی سکونت گاہوں کے سب شہروں کو جن میں وہ رہتے تھے اور اُنکی سب چھاؤنیوں کو آگ سے پھونک دیا ۔ ۱۱ اور اُنہوں نے سارا مالِ غنیمت اور سب اسیر کیا انسان اور کیا حیوان ساتھ لئے ۔ ۱۲ اور اُن اسیروں اور مالِ غنیمت کو موسیٰ اور الیعزر کاہن اور بنی اسرائیل کی ساری جماعت کے پاس اُس لشکرگاہ میں لے آئے جو یریحو کے مقابل یردن کے کنارے کنارے موآب کے میدانوں میں تھی ۔

۱۳ تب موسیٰ اور الیعزر کاہن اور جماعت کے سب سردار اُنکے استقبال کے لئے لشکرگاہ کے باہر گئے ۔ ۱۴ اور موسیٰ اُن فوجی سرداروں پر جو ہزاروں اور سیکڑوں کے سردار تھے اور جنگ سے لوٹے تھے جھلایا ۔ ۱۵ اور اُن سے کہنے لگا کیا تم نے سب عورتیں جیتی بچا رکھی ہیں؟ ۱۶ دیکھو اِن ہی نے بلعام کی صلاح سے فغور کے معاملہ میں بنی اسرائیل سے خداوند کی حکم عدولی کرائی اور یوں خداوند کی جماعت میں وبا پھیلی ۔ ۱۷ اِس لئے اِن بچوں میں جتنے لڑکے ہیں سب کو مار ڈالو اور جتنی عورتیں مرد کا مُنہ دیکھ چکی ہیں اُنکو قتل کر ڈالو ۔ ۱۸ لیکن اُن لڑکیوں کو جو مرد سے واقف نہیں اور اچھوتی ہیں اپنے لئے زندہ رکھو ۔ ۱۹ اور تم سات دن تک لشکرگاہ کے باہر ہی ڈیرے ڈالے پڑے رہو اور تم میں سے جتنوں نے کسی آدمی کو جان سے مارا ہو اور جتنوں نے کسی مقتول کو چھوا ہو وہ سب اپنے آپ کو اور اپنے قیدیوں کو تیسرے دن اور ساتویں

بائبل میں جہاد کا تصور (بائبل کا اصل عکس ملاحظہ فرمائیں)

۲ ہیں۔ تو اُنہوں نے جا کر مُوسیٰ اور اِلیعزر کاہن اور جماعت کے سرداروں سے کہا کہ ۳ عطارات اور دِیبون اور یعزیر اور نِمرہ اور حسبون اور اِلیعالی اور شبام اور نبو اور بعون ۴ یعنی وہ مُلک جس پر خداوند نے اِسرائیل کی جماعت کو فتح دِلائی ہے چوپایوں کے لئے نہایت اچھا ہے اور تیرے خادموں کے پاس چوپائے ہیں۔ ۵ سو اگر ہم پر تیرے کرم کی نظر ہے تو اِسی مُلک کو اپنے خادموں کی میراث کر دے اور ہم کو یردن پار نہ لے جا۔ ۶ مُوسیٰ نے بنی جد اور بنی رُوبن سے کہا کیا تمہارے بھائی لڑائی میں جائیں اور تم یہیں بیٹھے رہو؟ ۷ تم کیوں بنی اِسرائیل کو پار اُتر کر اُس مُلک میں جانے سے جو خداوند نے اُنکو دیا ہے بے دِل کرتے ہو؟ ۸ تمہارے باپ دادا نے بھی جب میں نے اُنکو قادس برنیع سے بھیجا کہ مُلک کا حال دریافت کریں تو ایسا ہی کیا تھا۔ ۹ کیونکہ جب وہ وادئ اسکال میں پہنچے اور اُس مُلک کو دیکھا تو اُنہوں نے بنی اِسرائیل کو بے دِل کر دیا تاکہ وہ اُس مُلک میں جو خداوند نے اُنکو عنایت کیا نہ جائیں۔ ۱۰ اور اُسی دِن خداوند کا غضب بھڑکا اور اُس نے قسم کھا کر کہا کہ ۱۱ اُن لوگوں میں سے جو مصر سے نکل کر آئے ہیں بیس برس اور اُس سے اُوپر اُوپر کی عمر کا کوئی شخص اُس مُلک کو نہیں دیکھنے پائیگا جسکے دینے کی قسم میں نے ابرہام اور اِضحاق اور یعقوب سے کھائی کیونکہ اُنہوں نے میری پُوری پیروی نہیں کی۔ ۱۲ مگر یفُنّہ قنزی کا بیٹا کالب اور نون کا بیٹا یشوع اُسے دیکھینگے کیونکہ اُنہوں نے خداوند کی پُوری پیروی کی ہے۔ ۱۳ سو خداوند کا قہر اِسرائیل پر بھڑکا اور اُس نے اُنکو بیابان میں چالیس برس تک آوارہ پھرایا جب تک کہ اُس پُشت کے سب لوگ جنہوں نے خداوند کے رُوبرُو گناہ کیا تھا نابود نہ ہو گئے۔ ۱۴ اور دیکھو تم جو گنہگاروں کی نسل ہو اب اپنے باپ دادا کی جگہ اُٹھے ہو تاکہ خداوند کے قہر شدید کو اِسرائیلیوں پر زیادہ کراؤ۔ ۱۵ کیونکہ اگر تم اُسکی پیروی سے پھر جاؤ تو وہ اُنکو پھر بیابان میں چھوڑ دیگا اور تم اِن سب لوگوں کو ہلاک کراؤ گے۔ ۱۶ تب وہ اُسکے نزدیک آکر کہنے لگے کہ ہم اپنے چوپایوں کے لئے یہاں بھیڑ سالے اور اپنے بال بچوں کے لئے شہر بنائینگے۔ ۱۷ پر ہم خود ہتھیار باندھے ہوئے تیار رہینگے کہ بنی اِسرائیل کے آگے آگے چلیں جب تک کہ اُنکو اُنکی جگہ تک نہ پہنچا دیں اور ہمارے بال بچے اِس مُلک کے باشندوں کے سبب سے فصیل دار شہروں میں رہینگے۔ ۱۸ اور ہم اپنے گھروں کو پھر واپس نہیں آئینگے جب تک بنی اِسرائیل کا ایک ایک آدمی اپنی میراث کا مالک نہ ہو جائے۔ ۱۹ اور ہم اُن میں شامل ہو کر یردن کے اُس پار یا اُس سے آگے میراث نہ لینگے کیونکہ ہماری میراث یردن کے اِس پار مشرق کی طرف ہم کو مل گئی۔ ۲۰ مُوسیٰ نے اُن سے کہا اگر تم یہ کام کرو اور خداوند کے حضور مسلح ہو کر لڑنے جاؤ۔ ۲۱ اور تمہارے ہتھیار بند جوان خداوند کے حضور یردن پار جائیں جب تک کہ خداوند اپنے دشمنوں کو اپنے سامنے سے دفع نہ کرے۔ ۲۲ اور وہ مُلک خداوند کے حضور قبضہ میں نہ آ جائے تو اُسکے بعد تم واپس آؤ۔ پھر تم خداوند کے حضور اور اِسرائیل کے آگے بے گناہ ٹھہرو گے اور یہ مُلک خداوند کے حضور تمہاری مِلکیت ہو جائیگا۔ ۲۳ لیکن اگر تم ایسا نہ کرو تو تم خداوند کے گنہگار ٹھہرو گے اور یہ جان لو کہ تمہارا گناہ تم کو پکڑیگا۔ ۲۴ سو تم اپنے بال بچوں کے لئے شہر اور اپنی بھیڑ بکریوں کے لئے بھیڑ سالے بناؤ۔ جو تمہارے مُنہ سے نکلا ہے وُہی کرو۔ ۲۵ تب بنی جد اور بنی رُوبن نے مُوسیٰ سے کہا کہ تیرے خادم جیسا ہمارے مالک کا حکم ہے ویسا ہی کرینگے۔ ۲۶ ہمارے بال بچے ہماری بیویاں ہماری بھیڑ بکریاں اور ہمارے سب چوپائے جلعاد کے شہروں میں رہینگے۔ ۲۷ پر ہم جو تیرے خادم ہیں سو ہمارا ایک ایک مسلح جوان خداوند کے حضور لڑنے کو پار جائیگا جیسا ہمارا مالک کہتا ہے۔ ۲۸ تب مُوسیٰ نے اُنکے بارے میں اِلیعزر کاہن اور نون کے بیٹے یشوع اور اِسرائیل قبائل کے آبائی خاندانوں کے سرداروں کو وصیت کی۔ ۲۹ اور اُن سے یہ کہا کہ اگر بنی جد اور بنی رُوبن کا ایک ایک مرد خداوند کے حضور تمہارے ساتھ یردن کے پار مسلح ہو کر لڑائی میں جائے اور اُس مُلک پر تمہارا قبضہ ہو جائے تو تم جلعاد کا مُلک اُنکی میراث کر دینا۔ ۳۰ پر اگر وہ ہتھیار باندھ کر تمہارے ساتھ پار نہ جائیں تو اُنکو بھی مُلک کنعان ہی میں تمہارے بیچ میراث ملے۔ ۳۱ تب بنی جد اور بنی رُوبن نے جواب دیا کہ جیسا خداوند نے تیرے خادموں کو حکم دیا ہے ہم ویسا ہی کرینگے۔ ۳۲ ہم ہتھیار باندھ کر

بائبل میں جہاد کا تصور (بائبل کا اصل عکس ملاحظہ فرمائیں)

۲۱ ہمارے خدا نے تمکو دیا ہے اُنکا مطلب کیا ہے؟ تو تُو اپنے بیٹوں کو یہ جواب دینا کہ جب ہم مصر میں فرعون کے غلام تھے تو خداوند اپنے زورآور ہاتھ سے ہمکو مصر سے نکال لایا۔

۲۲ اور خداوند نے بڑے بڑے اور ہولناک عجائب و نشان ہمکو سامنے اہلِ مصر اور فرعون اور اُسکے سب گھرانے پر کرکے دکھائے۔

۲۳ اور ہمکو وہاں سے نکال لایا تاکہ ہمکو اِس ملک میں جسے ہمکو دینے کی قسم اُس نے ہمارے باپ دادا سے کھائی پہنچائے۔

۲۴ سو خداوند نے ہمکو اِن سب احکام پر عمل کرنے اور ہمیشہ اپنی بھلائی کے لئے خداوند اپنے خدا کا خوف ماننے کا حکم دیا ہے تاکہ وہ ہمکو زندہ رکھے جیسا آج کے دن ظاہر ہے۔

۲۵ اور اگر ہم احتیاط رکھیں کہ خداوند اپنے خدا کے حضور اِن سب حکموں کو مانیں جیسا اُس نے ہم سے کہا ہے تو اِسی میں ہماری صداقت ہوگی۔

باب ۷

۱ جب خداوند تیرا خدا تجھکو اُس ملک میں جس پر قبضہ کرنے کے لئے تُو جا رہا ہے پہنچا دے اور تیرے آگے سے اُن بہت سی قوموں کو یعنی حتیوں اور جرجاسیوں اور اموریوں اور کنعانیوں اور فرزیوں اور حویوں اور یبوسیوں کو جو ساتوں قومیں تجھ سے بڑی اور زورآور ہیں نکال دے۔

۲ اور جب خداوند تیرا خدا اُنکو تیرے آگے شکست دلائے اور تُو اُنکو مار لے تو تُو اُنکو بالکل نابود کر ڈالنا۔ تُو اُن سے کوئی عہد نہ باندھنا اور نہ اُن پر رحم کرنا۔

۳ تُو اُن سے بیاہ شادی بھی نہ کرنا۔ نہ اُنکے بیٹوں کو اپنی بیٹیاں دینا اور نہ اپنے بیٹوں کے لئے اُنکی بیٹیاں لینا۔

۴ کیونکہ وہ تیرے بیٹوں کو میری پیروی سے برگشتہ کر دینگے تاکہ وہ اَور معبودوں کی عبادت کریں۔ یوں خداوند کا غضب تم پر بھڑکیگا اور وہ تجھکو جلد ہلاک کر دیگا۔

۵ بلکہ تم اُن سے یہ سلوک کرنا کہ اُنکے مذبحوں کو ڈھا دینا۔ اُنکے ستونوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دینا اور اُنکی یسیرتوں کو کاٹ ڈالنا اور اُنکی تراشی ہوئی مورتیں آگ میں جلا دینا۔

۶ کیونکہ تُو خداوند اپنے خدا کے لئے ایک مقدس قوم ہے۔ خداوند تیرے خدا نے تجھکو رویِ زمین کی اَور سب قوموں میں سے چن لیا ہے تاکہ اُسکی خاص اُمت ٹھہرے۔

۷ خداوند نے جو تمسے محبت کی اور تمکو چن لیا تو اِسکا سبب یہ نہ تھا کہ تم شمار میں اَور قوموں سے زیادہ تھے کیونکہ تم سب قوموں سے شمار میں کم تھے۔

۸ بلکہ چونکہ خداوند کو تم سے محبت ہے اور وہ اُس قسم کو جو اُس نے تمہارے باپ دادا سے کھائی پورا کرنا چاہتا تھا اِسلئے خداوند تمکو اپنے زورآور ہاتھ سے نکال لایا اور غلامی کے گھر یعنی مصر کے بادشاہ فرعون کے ہاتھ سے تمکو مخلصی بخشی۔

۹ سو جان لے کہ خداوند تیرا خدا وہی خدا ہے۔ وہ وفادار خدا ہے اور جو اُس سے محبت رکھتے اور اُسکے حکموں کو مانتے ہیں اُنکے ساتھ ہزار پشت تک وہ اپنے عہد کو قائم رکھتا اور اُن پر رحم کرتا ہے۔

۱۰ اور جو اُس سے عداوت رکھتے ہیں اُنکو اُنکے دیکھتے ہی دیکھتے بدلہ دیکر ہلاک کر ڈالتا ہے۔ وہ اُسکے بارے میں جو اُس سے عداوت رکھتا ہے دیر نہ کریگا بلکہ اُسی کے دیکھتے دیکھتے اُسے بدلہ دیگا۔

۱۱ اِسلئے جو فرمان اور آئین اور احکام میں آج کے دن تجھکو بتاتا ہوں تُو اُنکو ماننا اور اُن پر عمل کرنا۔

۱۲ اور تمہارے اِن حکموں کو سننے اور ماننے اور اُن پر عمل کرنے کے سبب سے خداوند تیرا خدا بھی تیرے ساتھ اُس عہد اور رحمت کو قائم رکھیگا جسکی قسم اُس نے تیرے باپ دادا سے کھائی۔

۱۳ اور تجھ سے محبت رکھیگا اور تجھکو برکت دیگا اور بڑھائیگا اور اُس ملک میں جسے تجھکو دینے کی قسم اُس نے تیرے باپ دادا سے کھائی وہ تیری اولاد پر اور تیری زمین کی پیداوار یعنی تیرے غلہ اور مے اور تیل پر اور تیرے گائے بیل کے اور بھیڑ بکریوں کے بچوں پر برکت نازل کریگا۔

۱۴ تجھکو سب قوموں سے زیادہ برکت دی جائیگی اور تم میں یا تمہارے چوپایوں میں نہ تو کوئی عقیم ہوگا نہ بانجھ۔

۱۵ اور خداوند ہر قسم کی بیماری تجھ سے دور کریگا اور مصر کے اُن بُرے روگوں کو جن سے تُو واقف ہے تجھکو لگنے نہ دیگا بلکہ اُنکو اُن پر جو تجھ سے عداوت رکھتے ہیں نازل کریگا۔

۱۶ اور تُو اُن سب قوموں کو جنکو خداوند تیرا خدا تیرے قابو میں کر دیگا نابود کر ڈالنا۔ تُو اُن پر ترس نہ کھانا اور نہ اُنکے دیوتاؤں کی عبادت کرنا ورنہ یہ تیرے لئے ایک جال ہوگا۔

۱۷ اور اگر تیرا دل بھی یہ کہے کہ یہ قومیں تو مجھ سے زیادہ ہیں۔ میں اُنکو کیونکر نکالوں؟

۱۸ تو بھی تُو اُن سے نہ ڈرنا بلکہ جو کچھ خداوند تیرے خدا نے فرعون اور سارے مصر سے کیا اُسے خوب یاد رکھنا۔

۱۹ یعنی اُن بڑے بڑے تجربوں کو جنکو تیری آنکھوں نے دیکھا اور اُن نشانوں اور معجزوں اور زورآور ہاتھ اور بلند بازو کو جن سے خداوند تیرا خدا تجھکو نکال لایا کیونکہ خداوند

بائبل میں جہاد کا تصور (بائبل کا اصل عکس ملاحظہ فرمائیں)

۱۰ دینا۔ تاکہ تیرے مُلک کے بیچ جسے خُداوند تیرا خُدا تجھ کو میراث میں دیتا ہے بے گُناہ کا خُون بہایا نہ جائے اور وہ خُون یُوں تیری گردن پر ہو۔

۱۱ لیکن اگر کوئی شخص اپنے ہمسایہ سے عداوت رکھتا ہُوا اُسکی گھات میں لگے اور اُس پر حملہ کرکے اُسے اَیسا مارے کہ وہ مر جائے اور وہ خُود اُن شہروں میں سے کسی میں بھاگ جائے۔

۱۲ تو اُسکے شہر کے بزرگ لوگوں کو بھیجکر اُسے وہاں سے پکڑوا منگوائیں اور اُسکو خُون کے اِنتقام لینے والے کے ہاتھ میں حوالہ کریں تاکہ وہ قتل ہو۔

۱۳ تجھ کو اُس پر ذرا ترس نہ آئے بلکہ تو اِس طرح بے گُناہ کے خُون کو اسرائیل سے دفع کرنا تاکہ تیرا بھلا ہو۔

۱۴ تو اُس مُلک میں جسے خُداوند تیرا خُدا تجھ کو قبضہ کرنے کو دیتا ہے اپنے ہمسایہ کی حد کا نشان جسکو اگلے لوگوں نے تیری میراث کے حصہ میں ٹھہرایا ہو مت ہٹانا۔

۱۵ کسی شخص کے خلاف اُسکی کسی بدکاری یا گُناہ کے بارے میں جو اُس سے سرزد ہو ایک ہی گواہ بس نہیں بلکہ دو گواہوں یا تین گواہوں کے کہنے سے بات پکی سمجھی جائے۔

۱۶ اگر کوئی جھوٹا گواہ اُٹھ کر کسی آدمی کی بدی کی نسبت گواہی دے۔

۱۷ تو وہ دونوں آدمی جنکے بیچ یہ جھگڑا ہو خُداوند کے حضور کاہنوں اور اُن دِنوں کے قاضیوں کے آگے کھڑے ہوں۔

۱۸ اور قاضی خُوب تحقیقات کریں اور اگر وہ گواہ جھوٹا نکلے اور

۱۹ اُس نے اپنے بھائی کے خلاف جھوٹی گواہی دی ہو۔ تو جو حال اُس نے اپنے بھائی کا کرنا چاہا تھا وہی تم اُسکا کرنا اور یُوں تو اَیسی بُرائی کو اپنے درمیان سے دفع کر دینا۔

۲۰ اور دوسرے لوگ سنکر ڈرینگے اور تیرے بیچ پھر اَیسی بُرائی نہیں کرینگے۔

۲۱ اور تجھ کو ذرا ترس نہ آئے۔ جان کا بدلہ جان آنکھ کا بدلہ آنکھ۔ دانت کا بدلہ دانت۔ ہاتھ کا بدلہ ہاتھ اور پاؤں کا بدلہ پاؤں ہو۔

باب ۲۰

۱ (جب تُو اپنے دُشمنوں سے جنگ کرنے کو جائے اور گھوڑوں اور رتھوں اور اپنے سے بڑی فوج کو دیکھے تو اُن سے ڈر نہ جانا کیونکہ خُداوند تیرا خُدا جو تجھ کو مُلک مصر سے نکال لایا تیرے ساتھ ہے۔

۲ اور جب معرکۂ جنگ میں تمہاری مُٹھ بھیڑ ہونے کو ہو تو کاہن فوج کے آدمیوں کے پاس جا کر اُن سے مخاطب ہو۔

۳ اور اُن سے کہے سُنو اَے اسرائیلیو! تم آج کے دن اپنے دُشمنوں کے مُقابلہ کے لئے معرکۂ جنگ میں آئے ہو سو تمہارا دل ہراسان نہ ہو۔ تم نہ خوف کرو نہ کانپو۔ نہ اُن سے دہشت کھاؤ۔

۴ کیونکہ خُداوند تمہارا خُدا تمہارے ساتھ ساتھ چلتا ہے تاکہ تم کو بچانے کو تمہاری طرف سے تمہارے دُشمنوں سے جنگ کرے۔

۵ پھر فوجی حُکام لوگوں سے یُوں کہیں کہ تم میں سے جس کسی نے نیا گھر بنایا ہو اور اُسے مخصوص نہ کیا ہو وہ اپنے گھر کو لوٹ جائے تا نہ ہو کہ وہ جنگ میں قتل ہو اور دُوسرا شخص اُسے مخصوص کرے۔

۶ اور جس کسی نے تاکستان لگایا ہو پر اب تک اُسکا پھل استعمال نہ کیا ہو وہ بھی اپنے گھر کو لوٹ جائے تا نہ ہو کہ وہ جنگ میں مارا جائے اور دُوسرا آدمی اُسکا پھل کھائے۔

۷ اور جس نے کسی عورت سے اپنی منگنی تو کر لی ہو پر اُسے بیاہ کر نہیں لایا ہے وہ بھی اپنے گھر کو لوٹ جائے تا نہ ہو کہ وہ لڑائی میں مارا جائے اور دُوسرا مرد اُس سے بیاہ کرے۔

۸ اور فوجی حُکام لوگوں کی طرف مخاطب ہو کر اُن سے یہ بھی کہیں کہ جو شخص ڈرپوک اور کچے دل کا ہو وہ بھی اپنے گھر کو لوٹ جائے تا نہ ہو کہ اُسکی طرح اُسکے بھائیوں کا حوصلہ بھی ٹوٹ جائے۔

۹ اور جب فوجی حُکام یہ سب کچھ لوگوں سے کہہ چکیں تو لشکر کے سرداروں کو اُن پر مُقرّر کر دیں۔

۱۰ جب تُو کسی شہر سے جنگ کرنے کو اُسکے نزدیک پہنچے تو پہلے اُسے صُلح کا پیغام دینا۔

۱۱ اور اگر وہ تجھ کو صُلح کا جواب دے اور اپنے پھاٹک تیرے لئے کھول دے تو وہاں کے سب باشندے تیرے باجگذار بنکر تیری خدمت کریں۔

۱۲ (اور اگر وہ تجھ سے صُلح نہ کرے بلکہ تجھ سے لڑنا چاہے تو تُو اُسکا محاصرہ کرنا۔

۱۳ اور جب خُداوند تیرا خُدا اُسے تیرے قبضہ میں کر دے تو

۱۴ وہاں کے ہر مرد کو تلوار سے قتل کر ڈالنا) لیکن عورتوں اور بال بچوں اور چوپایوں اور اُس شہر کے سب مال اور لُوٹ کو اپنے لئے رکھ لینا اور تُو اپنے دُشمنوں کی اُس لُوٹ کو جو خُداوند تیرے خُدا نے تجھ کو دی ہو کھانا۔

۱۵ اُن سب شہروں کا یہی حال کرنا جو تجھ سے بہت دُور ہیں اور اِن قوموں کے شہر نہیں ہیں۔

۱۶ پر اِن قوموں کے شہروں میں جنکو خُداوند تیرا خُدا میراث کے طور پر تجھ کو دیتا ہے کسی ذی نفس کو جیتا نہ بچا رکھنا۔

۱۷ بلکہ تُو اِنکو یعنی حِتّی اور اموری اور کنعانی اور فرزی اور حوّی اور یبوسی قوموں کو جیسا خُداوند تیرے خُدا نے تجھ کو

حکم دیا ہے بالکل نیست کر دینا۔ ۱۸ تاکہ وہ تم کو اپنے سے مکروہ کام کرنے نہ سکھائیں جو اُنہوں نے اپنے دیوتاؤں کے لئے کئے ہیں اور یُوں تُم خداوند اپنے خدا کے خلاف گُناہ کرنے لگو۔

۱۹ جب تُو کسی شہر کو فتح کرنے کے لئے اُس سے جنگ کرے اور مُدّت تک اُسکا مُحاصرہ کئے رہے تو اُسکے درختوں کو کُلہاڑی سے نہ کاٹ ڈالنا کیونکہ اُنکا پھل تیرے کھانے کے کام میں آئیگا سو تُو اُنکو مت کاٹنا کیونکہ کیا میدان کا درخت اِنسان ہے کہ تُو اُسکا مُحاصرہ کرے؟ ۲۰ سو فقط اُن ہی درختوں کو کاٹ کر اُڑا دینا جو تیری دانست میں کھانے کے مطلب کے نہ ہوں اور تُو اُس شہر کے مُقابل جو تجھ سے جنگ کرتا ہو بُرج بنا لینا جب تک وہ سر نہ ہو جائے۔

باب ۲۱

۱ اگر اُس مُلک میں جسے خداوند تیرا خدا تجھ کو قبضہ کرنے کو دیتا ہے کسی مقتُول کی لاش میدان میں پڑی ہُوئی ملے اور یہ معلُوم نہ ہو کہ اُسکا قاتل کون ہے۔ ۲ تو تیرے بُزرگ اور قاضی نکلکر اُس مقتُول کے گرد اگرد کے شہروں کے فاصلہ کو ناپیں۔ ۳ اور جو شہر اُس مقتُول کے سب سے نزدیک ہو اُس شہر کے بُزرگ ایک بچھیا لیں جس سے کبھی کوئی کام نہ لیا گیا ہو اور نہ وہ جُوئے میں جوتی گئی ہو۔ ۴ اور اُس شہر کے بُزرگ اُس بچھیا کو بہتے پانی کی وادی میں جس میں نہ ہل چلا ہو اور نہ اُس میں کچھ بویا گیا ہو لے جائیں اور وہاں اُس وادی میں اُس بچھیا کی گردن توڑ دیں۔ ۵ تب بنی لاوی جو کاہن ہیں نزدیک آئیں کیونکہ خداوند تیرے خدا نے اُنکو چُن لیا ہے کہ خداوند کی خدمت کریں اور اُسکے نام سے برکت دیا کریں اور اُن ہی کے کہنے کے مُطابق ہر جھگڑے اور مار پیٹ کے مُقدمہ کا فیصلہ ہُوا کرے۔ ۶ پھر اُس شہر کے سب بُزرگ جو اُس مقتُول کے سب سے نزدیک رہنے والے ہوں اُس بچھیا کے اُوپر جسکی گردن اُس وادی میں توڑی گئی اپنے اپنے ہاتھ دھوئیں۔ ۷ اور یُوں کہیں کہ ہمارے ہاتھ سے یہ خُون نہیں ہُوا اور نہ یہ ہماری آنکھوں کا دیکھا ہُوا ہے۔ ۸ سو اے خداوند اپنی قوم اسرائیل کو جسے تُو نے چُھڑایا ہے مُعاف کر اور بے گُناہ کے خُون کو اپنی قوم اسرائیل کے ذِمّہ نہ لگا۔ تب وہ خُون اُنکو مُعاف کر دیا جائیگا۔ ۹ یُوں تُو اُس کام کو کر کے جو خداوند کے نزدیک دُرست ہے بے گُناہ کے خُون کی جوابدہی کو اپنے اُوپر سے دُور و دفع کرنا۔

۱۰ جب تُو اپنے دُشمنوں سے جنگ کرنے کو نکلے اور خداوند تیرا خدا اُنکو تیرے ہاتھ میں کر دے اور تُو اُنکو اسیر کر لائے۔ ۱۱ اور اُن اسیروں میں کسی خُوبصُورت عورت کو دیکھکر تُو اُس پر فریفتہ ہو جائے اور اُسکو بیاہ لینا چاہے۔ ۱۲ تو تُو اُسے اپنے گھر لے آنا اور وہ اپنا سر مُنڈوائے اور اپنے ناخن ترشوائے۔ ۱۳ اور اپنی اسیری کا لباس اُتار کر تیرے گھر میں رہے اور ایک مہینہ تک اپنے ماں باپ کے لئے ماتم کرے۔ اِسکے بعد تُو اُسکے پاس جا کر اُسکا شوہر ہونا اور وہ تیری بیوی بنے۔ ۱۴ اور اگر وہ تجھ کو نہ بھائے تو جہاں وہ چاہے اُسکو جانے دینا لیکن روپے کی خاطر اُسکو ہرگز نہ بیچنا اور اُس سے لونڈی کا سا سلوک نہ کرنا اِسلئے کہ تُو نے اُسکی حُرمت لے لی ہے۔

۱۵ اگر کسی مرد کی دو بیویاں ہوں اور ایک محبُوبہ اور دُوسری غیر محبُوبہ ہو اور محبُوبہ اور غیر محبُوبہ دونوں سے لڑکے ہوں اور پہلوٹھا بیٹا غیر محبُوبہ سے ہو۔ ۱۶ تو جب وہ اپنے بیٹوں کو اپنے مال کا وارث کرے تو وہ محبُوبہ کے بیٹے کو غیر محبُوبہ کے بیٹے پر جو فی الحقیقت پہلوٹھا ہے فوقیت دیکر پہلوٹھا نہ ٹھہرائے۔ ۱۷ بلکہ وہ غیر محبُوبہ کے بیٹے کو اپنے سب مال کا دُونا حصّہ دیکر اُسے پہلوٹھا مانے کیونکہ وہ اُسکی قُوّت کی ابتدا ہے اور پہلوٹھے کا حق اُسی کا ہے۔

۱۸ اگر کسی آدمی کا ضِدّی اور گردن کش بیٹا ہو جو اپنے باپ یا ماں کی بات نہ مانتا ہو اور اُنکے تنبیہ کرنے پر بھی اُنکی نہ سُنتا ہو۔ ۱۹ تو اُسکے ماں باپ اُسے پکڑ کر اور نکالکر اُس شہر کے بُزرگوں کے پاس اُس جگہ کے پھاٹک پر لے جائیں۔ ۲۰ اور وہ اُسکے شہر کے بُزرگوں سے عرض کریں کہ یہ ہمارا بیٹا ضِدّی اور گردن کش ہے۔ یہ ہماری بات نہیں مانتا اور اُڑاؤ اور شرابی ہے۔ ۲۱ تب اُسکے شہر کے سب لوگ اُسے سنگسار کریں کہ وہ مر جائے۔ یُوں تُو ایسی بُرائی کو اپنے درمیان سے دُور کرنا۔ تب سب اسرائیل سُنکر ڈر جائینگے۔

۲۲ اور اگر کسی نے کوئی ایسا گُناہ کیا ہو جس سے اُسکا قتل واجب ہو اور تُو اُسے مار کر درخت سے ٹانگ دے۔ ۲۳ تو اُسکی لاش رات بھر درخت پر لٹکی نہ رہے بلکہ تُو اُسی دن اُسے دفن کر دینا کیونکہ جسے پھانسی ملتی ہے وہ خدا کی طرف سے ملعُون

بائبل میں جہاد کا تصور (بائبل کا اصل عکس ملاحظہ فرمائیں)

دھیان کر کے پورا کرنا اور جیسی منت تو نے خداوند اپنے خدا کے لئے مانی ہو اُسکے مطابق رضا کی قربانی جسکا وعدہ تیری زبان سے ہوا گذراننا ॰

۲۴ جب تو اپنے ہمسایہ کے تاکستان میں جائے تو جتنے انگور چاہے پیٹ بھر کر کھانا پر کچھ اپنے برتن میں نہ رکھ لینا ॰

۲۵ جب تو اپنے ہمسایہ کے کھڑے کھیت میں جائے تو اپنے ہاتھ سے بالیں توڑ سکتا ہے پر اپنے ہمسایہ کے کھڑے کھیت کو ہنسوا نہ لگانا ॰

باب ۲۴

اگر کوئی مرد کسی عورت سے بیاہ کرے اور پیچھے اُس میں کوئی ایسی بیہودہ بات پائے جس سے اُس عورت کی طرف اُسکی التفات نہ رہے تو وہ اُسکا طلاق نامہ لکھکر

۲ اُسکے حوالہ کرے اور اُسے اپنے گھر سے نکال دے ॰ اور جب وہ اُسکے گھر سے نکل جائے تو وہ دوسرے مرد کی ہو

۳ سکتی ہے ॰ پر اگر دوسرا شوہر بھی اُس سے ناخوش رہے اور اُسکا طلاقنامہ لکھکر اُسکے حوالہ کرے اور اُسے اپنے گھر سے نکال دے یا وہ دوسرا شوہر جس نے اُس سے بیاہ کیا

۴ ہو مر جائے ॰ تو اُسکا پہلا شوہر جس نے اُسے نکال دیا تھا اُس عورت کے ناپاک ہو جانے کے بعد پھر اُس سے بیاہ نہ کرنے پائے کیونکہ ایسا کام خداوند کے نزدیک مکروہ ہے۔ سو تو اُس ملک کو جسے خداوند تیرا خدا میراث کے طور پر تجھ کو دیتا ہے گنہگار نہ بنانا ॰

۵ جب کسی نے کوئی نئی عورت بیاہی ہو تو وہ جنگ کے لئے نہ جائے اور نہ کوئی کام اُسکے سپرد ہو۔ وہ سال بھر تک اپنے ہی گھر میں آزاد رہ کر اپنی بیاہی ہوئی بیوی کو خوش

۶ رکھے ॰ کوئی شخص چکی کو یا اُسکے اوپر کے پاٹ کو گرو نہ رکھے کیونکہ یہ تو گویا آدمی کی جان کو گرو رکھنا ہے ॰

۷ اگر کوئی شخص اپنے اسرائیلی بھائیوں میں سے کسی کو غلام بنانے یا بیچنے کی نیت سے چراتا ہوا پکڑا جائے تو وہ چور مار ڈالا جائے۔ یوں تو ایسی برائی اپنے درمیان سے دفع کرنا ॰

۸ تو کوڑھ کی بیماری کی طرف سے ہوشیار رہنا اور لاوی کاہنوں کی سب باتوں کو جو وہ تم کو بتائیں جانفشانی

سے ماننا اور اُنکے مطابق عمل کرنا جیسا میں نے اُنکو حکم کیا

۹ ہے ویسا ہی دھیان دیکر کرنا ॰ تو یاد رکھنا کہ خداوند تیرے خدا نے جب تم مصر سے نکلکر آ رہے تھے تو راستہ میں مریم سے کیا کیا ॰

۱۰ جب تو اپنے بھائی کو کچھ قرض دے تو گرو کی چیز لینے کو

۱۱ اُسکے گھر میں نہ گھسنا ॰ تو باہر ہی کھڑے رہنا اور وہ شخص جسے تو قرض دے خود گرو کی چیز باہر تیرے پاس لائے ॰

۱۲ اور اگر وہ شخص مسکین ہو تو اُسکی گرو کی چیز کو پاس رکھکر سو

۱۳ نہ جانا ॰ بلکہ جب آفتاب غروب ہونے لگے تو اُسکی چیز اُسے پھیر دینا تاکہ وہ اپنا اوڑھنا اوڑھکر سوئے اور تجھکو دعا دے اور یہ بات تیرے لئے خداوند تیرے خدا کے حضور راستبازی ٹھہریگی ॰

۱۴ تو اپنے غریب اور محتاج خادم پر ظلم نہ کرنا خواہ وہ تیرے بھائیوں میں سے ہو خواہ اُن پردیسیوں میں سے جو تیرے ملک کے اندر تیری بستیوں میں رہتے

۱۵ ہوں ॰ تو اُسی دن اِس سے پہلے کہ آفتاب غروب ہو اُسکی مزدوری اُسے دینا کیونکہ وہ غریب ہے اور اُسکا دل مزدوری میں لگا رہتا ہے تا نہ ہو کہ وہ خداوند سے تیرے خلاف فریاد کرے اور یہ تیرے حق میں گناہ ٹھہرے ॰

۱۶ (بیٹوں کے بدلے باپ مارے نہ جائیں نہ باپ کے بدلے بیٹے مارے جائیں۔ ہر ایک اپنے ہی گناہ کے سبب سے مارا جائے ॰)

۱۷ تو پردیسی یا یتیم کے مقدمہ کو نہ بگاڑنا اور نہ بیوہ

۱۸ کے کپڑے کو گرو رکھنا ॰ بلکہ یاد رکھنا کہ تو مصر میں غلام تھا اور خداوند تیرے خدا نے تجھکو وہاں سے چھڑایا اِسی لئے میں تجھکو اِس کام کے کرنے کا حکم دیتا ہوں ॰

۱۹ جب تو اپنے کھیت کی فصل کاٹے اور کوئی پولا کھیت میں بھول سے رہ جائے تو اُسکے لینے کو واپس نہ جانا۔ وہ پردیسی اور یتیم اور بیوہ کے لئے رہے تاکہ خداوند تیرا خدا تیرے سب کاموں میں جنکو تو ہاتھ لگائے تجھ کو برکت بخشے ॰

۲۰ جب تو اپنے زیتون کے درخت کو جھاڑے تو اُسکے بعد اُسکی شاخوں کو دوبارہ نہ جھاڑنا بلکہ وہ پردیسی اور

بائبل میں جہاد کا تصور (بائبل کا اصل عکس ملاحظہ فرمائیں)

درمیان ہیں دُور کر دو اور اپنے دلوں کو خُداوند اسرائیل کے خُدا کی طرف مائل کرو ؁ ۲۴ لوگوں نے یشوع سے کہا ہم خُداوند اپنے خُدا کی پرستش کرینگے اور اُسی کی بات مانینگے ؁ ۲۵ سو یشوع نے اُسی روز لوگوں کے ساتھ عہد باندھا اور اُنکے لئے سِکم میں آئین اور قانون ٹھہرایا ؁ ۲۶ اور یشوع نے یہ باتیں خُدا کی شریعت کی کتاب میں لکھدیں اور ایک بڑا پتھر لیکر اُسے وہیں اُس بلُوط کے درخت کے نیچے جو خُداوند کے مَقدِس کے پاس تھا نصب کیا ؁ ۲۷ اور یشوع نے سب لوگوں سے کہا کہ دیکھو یہ پتھر ہمارا گواہ رہے کیونکہ اُس نے خُداوند کی سب باتیں جو اُس نے ہم سے کہیں سُنی ہیں اِسلئے یہی تم پر گواہ رہے تا نہ ہو کہ تم اپنے خُدا کا اِنکار کر جاؤ ؁ ۲۸ پھر یشوع نے لوگوں کو اُنکی اپنی اپنی میراث کی طرف رُخصت کر دیا ؁

۲۹ اور اِن باتوں کے بعد یُوں ہُؤا کہ نُون کا بیٹا یشوع خُداوند کا بندہ ایک سَو دس برس کا ہو کر رحلت کر گیا ؁ ۳۰ اور اُنہوں نے اُسی کی میراث کی حد پر تِمنت سِرح میں جو افرائیم کے کوہستانی مُلک میں کوہ جعس کے شمال کی طرف ہے اُسے دفن کیا ؁ ۳۱ اور اسرائیلی خُداوند کی پرستش یشوع کے جیتے جی اور اُن بزرگوں کے جیتے جی کرتے رہے جو یشوع کے بعد زندہ رہے اور خُداوند کے سب کاموں سے جو اُس نے اسرائیلیوں کے لئے کئے واقف تھے ؁ ۳۲ اور اُنہوں نے یُوسف کی ہڈیوں کو جنکو بنی اسرائیل مصر سے لے آئے تھے سِکم میں اُس زمین کے قطعہ میں دفن کیا جسے یعقوب نے سِکم کے باپ حمور کے بیٹوں سے چاندی کے سَو سِکّوں میں خریدا تھا اور وہ زمین بنی یُوسف کی میراث ٹھہری ؁ ۳۳ اور ہارون کے بیٹے الیعزر نے رحلت کی اور اُنہوں نے اُسے اُسکے بیٹے فینحاس کی پہاڑی پر دفن کیا جو افرائیم کے کوہستانی مُلک میں اُسے دی گئی تھی ❖

قضاۃ

باب ۱

۱ اور یشوع کی مَوت کے بعد یُوں ہُؤا کہ بنی اسرائیل نے خُداوند سے پُوچھا کہ ہماری طرف سے کنعانیوں سے جنگ کرنے کو پہلے کَون چڑھائی کرے؟ ؁ ۲ خُداوند نے کہا کہ یہُوداہ چڑھائی کرے اور دیکھو مَیں نے یہ مُلک اُسکے ہاتھ میں کر دیا ہے ؁ ۳ تب یہُوداہ نے اپنے بھائی شمعُون سے کہا کہ تُو میرے ساتھ میرے قُرعہ کے حصّہ میں چل تاکہ ہم کنعانیوں سے لڑیں اور اِسی طرح مَیں بھی تیرے قُرعہ کے حصّہ میں تیرے ساتھ چلونگا۔ سو شمعُون اُسکے ساتھ گیا ؁ ۴ اور یہُوداہ نے چڑھائی کی اور خُداوند نے کنعانیوں اور فرزّیوں کو اُنکے ہاتھ میں کر دیا اور اُنہوں نے بزق میں اُن میں سے دس ہزار مرد قتل کئے ؁ ۵ اور ادونی بزق کو بزق میں پا کر وہ اُس سے لڑے اور کنعانیوں اور فرزّیوں کو مارا ؁ ۶ پر ادونی بزق بھاگا اور اُنہوں نے اُسکا پیچھا کر کے اُسے پکڑ لیا اور اُسکے ہاتھ اور پاؤں کے انگوٹھے کاٹ ڈالے ؁ ۷ تب ادونی بزق نے کہا کہ ہاتھ اور پاؤں کے انگوٹھے کٹے ہُوئے ستّر بادشاہ میری میز کے نیچے ریزہ چینی کرتے تھے سو جیسا مَیں نے کیا ویسا ہی خُدا نے مجھے بدلہ دیا۔ پھر وہ اُسے یروشلیم میں لائے اور وہ وہاں مر گیا ؁

۸ اور بنی یہُوداہ نے یروشلیم سے لڑ کر اُسے لے لیا اور اُسے تِہ تیغ کر کے شہر کو آگ سے پھُونک دیا ؁ ۹ اِسکے بعد بنی یہُوداہ اُن کنعانیوں سے جو کوہستانی مُلک اور جنُوبی حصّہ اور نشیب کی زمین میں رہتے تھے لڑنے کو گئے ؁ ۱۰ اور یہُوداہ نے اُن کنعانیوں پر جو حبرُون میں رہتے تھے چڑھائی کی اور حبرُون کا نام پہلے قریت اربع تھا۔ وہاں اُنہوں نے سِیسی اور اخیمان اور تلمی کو مارا ؁ ۱۱ وہاں سے وہ دبیر کے باشندوں پر چڑھائی کرنے کو گیا (دبیر کا نام پہلے قریت سِفر تھا) ؁ ۱۲ تب کالب نے کہا جو کوئی قریت سِفر

بائبل میں جہاد کا تصور (بائبل کا اصل عکس ملاحظہ فرمائیں)

بائبل کی اصل عبارت: اور جس کسی نے گھروں یا بھائیوں یا بہنوں یا باپ یا ماں یا بچوں یا کھیتوں کو میرے نام کی خاطر چھوڑ دیا ہے اُس کو سو گنا ملے گا اور ہمیشہ کی زندگی کا وارث ہوگا۔ (متی باب ۱۹ آیت ۲۹)

۱۹-۴ متی ۲۰-۹

کیا ہر ایک سبب سے اپنی بیوی کو چھوڑ دینا روا ہے؟ ۴ اُس نے
جواب میں کہا کیا تم نے نہیں پڑھا کہ جس نے اُنہیں بنایا
اُس نے ابتدا ہی سے اُنہیں مرد اور عورت بنا کر کہا کہ
۵ اِس سبب سے مرد باپ سے اور ماں سے جدا ہو کر اپنی بیوی
کے ساتھ رہیگا اور وہ دونوں ایک جسم ہونگے؟ ۶ پس وہ
دو نہیں بلکہ ایک جسم ہیں۔ اِسلئے جسے خدا نے جوڑا ہے
اُسے آدمی جدا نہ کرے۔ ۷ اُنہوں نے اُس سے کہا پھر موسیٰ
نے کیوں حکم دیا ہے کہ طلاق نامہ دیکر چھوڑ دی جائے؟ ۸ اُس
نے اُن سے کہا کہ موسیٰ نے تمہاری سخت دلی کے سبب سے
تمکو اپنی بیویوں کو چھوڑ دینے کی اجازت دی مگر ابتدا سے
ایسا نہ تھا۔ ۹ اور میں تم سے کہتا ہوں کہ جو کوئی اپنی بیوی کو
حرامکاری کے سوا کسی اور سبب سے چھوڑ دے اور دوسری
سے بیاہ کرے وہ زنا کرتا ہے اور جو کوئی چھوڑی ہوئی سے بیاہ
کرے وہ بھی زنا کرتا ہے۔ ۱۰ شاگردوں نے اُس سے کہا کہ اگر
مرد کا بیوی کے ساتھ ایسا ہی حال ہے تو بیاہ کرنا ہی اچھا
نہیں۔ ۱۱ اُس نے اُن سے کہا کہ سب اِس بات کو قبول نہیں کر سکتے
مگر وہی جنکو یہ قدرت دی گئی ہے۔ ۱۲ کیونکہ بعض خوجے ایسے
ہیں جو ماں کے پیٹ ہی سے ایسے پیدا ہوئے اور بعض خوجے
ایسے ہیں جنکو آدمیوں نے خوجہ بنایا اور بعض خوجے ایسے ہیں
جنہوں نے آسمان کی بادشاہی کے لئے اپنے آپ کو خوجہ بنایا۔
جو قبول کر سکتا ہے وہ قبول کرے۔
۱۳ اُس وقت لوگ بچوں کو اُسکے پاس لائے تاکہ وہ اُن پر
ہاتھ رکھے اور دعا دے مگر شاگردوں نے اُنہیں جھڑکا۔ ۱۴ لیکن یسوع
نے کہا بچوں کو میرے پاس آنے دو اور اُنہیں منع نہ کرو کیونکہ
آسمان کی بادشاہی ایسوں ہی کی ہے۔ ۱۵ اور وہ اُن پر ہاتھ رکھ کر
وہاں سے چلا گیا۔
۱۶ اور دیکھو ایک شخص نے پاس آکر اُس سے کہا اے اُستاد
میں کونسی نیکی کروں تاکہ ہمیشہ کی زندگی پاؤں؟ ۱۷ اُس نے
اُس سے کہا کہ تو مجھ سے نیکی کی بابت کیوں پوچھتا ہے؟ نیک
تو ایک ہی ہے لیکن اگر تو زندگی میں داخل ہونا چاہتا ہے تو
حکموں پر عمل کر۔ ۱۸ اُس نے اُس سے کہا کون سے حکموں پر؟ یسوع
نے کہا یہ کہ خون نہ کر۔ زنا نہ کر۔ چوری نہ کر۔ جھوٹی گواہی نہ دے۔
۱۹ اپنے باپ کی اور ماں کی عزت کر اور اپنے پڑوسی سے اپنی مانند

محبت رکھ۔ ۲۰ اُس جوان نے اُس سے کہا کہ میں نے اِن سب پر
عمل کیا ہے۔ اب مجھ میں کس بات کی کمی ہے؟ ۲۱ یسوع نے اُس
سے کہا اگر تو کامل ہونا چاہتا ہے تو جا اپنا مال و اسباب بیچ کر غریبوں
کو دے۔ تجھے آسمان پر خزانہ ملیگا اور آکر میرے پیچھے ہو لے۔ ۲۲ مگر
وہ جوان یہ بات سُن کر غمگین ہو کر چلا گیا کیونکہ بڑا مالدار تھا۔
۲۳ اور یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا میں تم سے سچ کہتا
ہوں کہ دولتمند کا آسمان کی بادشاہی میں داخل ہونا مشکل ہے۔
۲۴ اور پھر تم سے کہتا ہوں کہ اُونٹ کا سوئی کے ناکے میں سے نکل جانا
اِس سے آسان ہے کہ دولتمند خدا کی بادشاہی میں داخل ہو۔
۲۵ شاگرد یہ سُن کر بہت ہی حیران ہوئے اور کہنے لگے کہ پھر کون نجات
پا سکتا ہے؟ ۲۶ یسوع نے اُنکی طرف دیکھ کر کہا کہ یہ آدمیوں سے تو
نہیں ہو سکتا لیکن خدا سے سب کچھ ہو سکتا ہے۔ ۲۷ اِس پر پطرس
نے جواب میں اُس سے کہا دیکھ ہم تو سب کچھ چھوڑ کر تیرے پیچھے
ہو لئے ہیں۔ پس ہمکو کیا ملیگا؟ ۲۸ یسوع نے اُن سے کہا میں تم
سے سچ کہتا ہوں کہ جب ابن آدم نئی پیدایش میں اپنے جلال کے
تخت پر بیٹھیگا تو تم بھی جو میرے پیچھے ہو لئے ہو بارہ تختوں پر بیٹھکر
اسرائیل کے بارہ قبیلوں کا انصاف کرو گے۔ ۲۹ اور جس کسی نے
گھروں یا بھائیوں یا بہنوں یا باپ یا ماں یا بچوں یا کھیتوں کو
میرے نام کی خاطر چھوڑ دیا ہے اُسکو سو گنا ملیگا اور ہمیشہ کی زندگی
کا وارث ہوگا۔ ۳۰ لیکن بہت سے اول آخر ہو جائینگے اور آخر اول۔
باب ۲۰ ۱ کیونکہ آسمان کی بادشاہی اُس گھر کے مالک کی مانند ہے جو سویرے
نکلا تاکہ اپنے تاکستان میں مزدور لگائے۔ ۲ اور اُس نے مزدوروں
سے ایک دینار روز ٹھہرا کر اُنہیں اپنے تاکستان میں بھیج دیا۔ ۳ پھر
پہر دن چڑھے کے قریب نکل کر اُس نے اوروں کو بازار میں بیکار کھڑے
دیکھا۔ ۴ اور اُن سے کہا تم بھی تاکستان میں چلے جاؤ۔ جو واجب ہے
تمکو دونگا۔ پس وہ چلے گئے۔ ۵ پھر اُس نے دوپہر اور تیسرے پہر کے
قریب نکل کر ویسا ہی کیا۔ ۶ اور کوئی ایک گھنٹہ دن رہے پھر نکل کر
اوروں کو کھڑے پایا اور اُن سے کہا تم کیوں یہاں تمام دن بیکار
کھڑے رہتے ہو؟ ۷ اُنہوں نے اُس سے کہا اِسلئے کہ کسی نے ہمکو
مزدوری پر نہیں لگایا۔ اُس نے اُن سے کہا تم بھی تاکستان میں چلے
جاؤ۔ ۸ جب شام ہوئی تو تاکستان کے مالک نے اپنے کارندہ سے
کہا کہ مزدوروں کو بُلا اور پچھلوں سے لیکر پہلوں تک اُنکی مزدوری
دیدے۔ ۹ جب وہ آئے جو گھنٹہ بھر دن رہے لگائے گئے تھے تو

حرف آخر

تمام گفتگو کا ماحصل یہ ہے کہ بائبل کی پیش کردہ آیتوں کا مطالعہ کرتے ہوئے اس بات کی وضاحت کی جائے کہ:

☆ خدا کی فطرت کے نزدیک بائبل کی آیات میں موجود قتل و غارت گری کی کیا حیثیت ہے؟

☆ کیا بائبل میں جہاد کا تصور ہے یا نہیں؟

☆ بائبل میں لوقا کی انجیل کے باب نمبر ۶ (آیت ۲۷ تا ۳۲) میں ہے کہ...... جو تیرے ایک گال پر طمانچہ مارے تو اس کے سامنے دوسرا بھی پھیر دے۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ یہ بالکل ویسی ہی آیت ہے جس کا حوالہ پاپ بینڈ یکٹ نے اپنی تقریر میں ایک قرآنی آیت کا دیا ہے (یعنی دین میں جبر نہیں)

کیونکہ اگر آپ کی تشریح اس قرآنی آیت کے حوالے سے اگر صحیح ہے تو پھر مان لیا جائے کہ بائبل کی یہ آیت بھی۔ اس بات کو ظاہر کر رہی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب کمزور تھے تب انہوں نے یہ کہا اور جب طاقتور ہوئے تو انہوں نے آگے چل کر تلوار خریدنے کا حکم دیا...... اس پر کچھ تبصرہ کیجئے۔

ہمارا دعویٰ

آپ نے ابھی موجودہ بائبل کی آیات کا مطالعہ کیا اس میں کہیں مردوں کے قتل کا بیان ہے تو کہیں آگ لگانے کے عمل کا بیان بھی ہے اور کہیں انگوٹھے اور انگلیاں کاٹنے کا عمل نظر ہے۔ حد تو یہ ہے کہ عورتوں اور معصوم بچوں کا قتل تک کا بیان اس میں مذکور ہے۔

لیکن! پورے قرآن میں عورتوں اور بچوں کے قتل کا حکم نہیں ملے گا

ہم یہاں اپنی درج گزارشات کو یہی کہہ کر ختم کرنا چاہیں گے کہ ہمارے ربّ نے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ کافر کے جھوٹے خدا کو بھی برا نہ کہو، کہ وہ پلٹ کر تمہارے سچے خدا کو برا کہنے لگیں گے۔

آپ اندازہ لگائیں جن کی تعلیمات ایسی ہوں، کیا وہ تلوار سے اسلام قبول کرواتے ہوں گے؟

فرض کر لیجئے رائے کے آزادانہ اظہار کو بنیاد بنا کر اگر ہم پاپ بینڈ یکٹ کو جاہل اور احمق ترین انسان کہیں تو کیا کوئی عیسائی اسے برداشت کرے گا؟ جواب ہوگا ہرگز نہیں۔ تو ذرا سوچئے کہ آزادی اظہار رائے کے نام پر یورپین عدالتوں نے رسول پاک ﷺ کے توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے مقدمے کو خارج کر دینا اور اس معاملے کے ذمہ داران کو کوئی

وارننگ تک نہ دینا کیا ہے؟

آپ خود انصاف کریں کہ کیا یورپین عدالت کے یہ جج صاحبان اس حوالے سے دوہرا معیار نہیں رکھتے ؟

جب ۱۱/۹ کا واقعہ ہوا تو امریکہ کے عیسائیوں، برطانیہ کے عیسائیوں نے مسلمانوں کو مارا اور قتل کیا۔ مسجدیں جلائیں، یہی نہیں پوری قوت سے افغانستان پر حملہ کیا اور عراق کو ظلم و بربریت کا نشانہ بنایا اور اپنی اس جنگ کو انہوں نے War On Terror کا نام دیا لیکن یہ حقائق اب سامنے آ گئے کہ ۱۱/۹ ایک ڈرامائی واقعہ تھا اور اس کے پس پردہ ان کے کیا عزائم تھے؟ یہ بھی ظاہر ہو چکا ہے۔ عیسائیوں کی یہ جنگ War on Terror نہیں بلکہ Terror on Terror تھی۔ افغانستان میں مسلمانوں کی نسل کشی عیسائیوں کے لئے War On Terror ہے اور عیسائی پاپ کی گستاخانہ تقریر کے بعد نتیجتاً چند مسلمانوں کا فلسطین میں اپنا ردعمل کرنا دہشت گردی ہے؟

یہ فیصلہ میں انصاف پسند قارئین کے سپرد کرتا ہوں۔

موجودہ انجیل پر ایک نظر

ایک آئینہ......مجموعۂ تضادات

موجودہ بائبل پر عیسائیوں سے چند اہم سوال:

1......کیا اناجیل میں کسی مقام پر یہ دعویٰ آیا ہے کہ یہ خدا کی طرف سے آئی ہے؟

2......کیا حضرت یسوع مسیح علیہ السلام پر ایک انجیل نازل ہوئی یا اس سے زائد؟

3......اگر ایک ہوئی تو موجودہ انجیلیں متی، مرقس، لوقا، یوحنا اور دوسری، اناجیل برناس وغیرہ کس طرح وجود میں آئیں؟

4......کیا موجودہ تمام، اناجیل اسی طرح خدا کی طرف سے نازل ہوئیں؟

اگر ایسا ہے تو ان پر ان کے مصنفین کے نام کیوں درج ہوئے؟ اور کب درج ہوئے؟ اگر یہ اناجیل الہامی ہیں تو ان کے مضامین میں مندرجہ ذیل واقعات اور تعلیمات میں تضاد اور فرق کیوں ہے؟

(الف)......ان سب اناجیل میں حضرت یسوع مسیح علیہ السلام کی زندگی، ان کے شجرہ نسب، ان کے وعظ وکلام کو ہی درج کیا گیا ہے۔ کیا ایسے حالات خدا کی طرف سے بذریعہ وحی یا الہام نازل ہو سکتے ہیں؟

(ب) متی اور لوقا میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا سلسلہ نسب درج ہے۔ متی میں 28 اور لوقا میں 43 نسلوں کا ذکر ہے۔ دونوں میں ان کے مبینہ آباؤ اجداد کے نام مختلف ہیں۔ ان میں سے کون سا سلسلہ نسب صحیح ہے؟

(ج)...... ہرودیس کی کہانی صرف متی میں ہے باقی تین انجیلوں میں نہیں۔ اس کا کیا سبب ہے اور کہانی کے سچ ہونے کی کیا دلیل ہے؟

5......اصل انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر کس زبان میں اتری

کیا آپ کو معلوم ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبان آرمیائی تھی۔ کیا اس زبان میں کوئی انجیل موجود ہے؟ اگر ہے تو کہاں ہے؟ ثبوت بہ حوالہ پیش کیا جائے۔

6...... بشپ بائبل کون سی تھی؟ اس کو شاجیمز والئ انگلستان نے کیوں تبدیل کر دی۔ شاجیمز کا ترجمہ 259 سال تک مستند مانا گیا۔ شاجیمز کے ترجمہ میں 20 ہزار غلطیاں نکلیں۔ پھر 1884ء میں نظر ثانی کر کے ایک اور بائبل منظر عام پر لائی گئی۔

1901ء میں امریکہ والوں نے نئی بائبل کیوں بنائی؟ اور پھر 1952ء میں اسے کیوں بدل دیا گیا؟ مختلف ممالک کی ان بائبلوں میں سے کون سی مستند ہے؟

7......رومن کیتھولک کی بائبل میں 72 کتابیں ہیں جبکہ پروٹسٹنٹ کی بائبل میں 66 کتابیں ہیں۔ ان دونوں میں سے درست بائبل کون سی ہے؟

8......عہد نامہ عتیق میں 56 کتابیں تھیں۔لیکن موجودہ ایڈیشن میں 39 کتابیں ہیں۔ بقیہ 17 کتابیں کہاں گئیں۔

9......ذیل کی عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

"چونکہ بہتوں نے اس پر کمر باندھ رکھی ہے، کہ جو باتیں ہمارے درمیان ہوئیں ان کو ترتیب وار بیان کریں۔ جیسا کہ انہوں نے جو شروع سے خود دیکھنے والے اور کلام کے خادم تھے۔ ان کو ہم نے پہنچایا۔ اس لئے معزز تھیفلیس نے بھی یہ مناسب جانا کہ سب باتوں کا سلسلہ شروع سے ٹھیک ٹھیک دریافت کر کے از سر نو ان کو ترتیب سے لکھوں (انجیل لوقا: باب 1، آیت 1 تا 4)

ان آیات میں سے بہت سے مصنفین کا ذکر ہے۔ بتلایئے وہ کون تھے؟ اگر یہ خدا کا کلام تھا تو تھیفلیس کے نام پر معنون کرنا چہ معنی دارد؟

10......یہ عبارت بھی دیکھیں:

"بائبل کے عبرانی اور یونانی مخطوطات کے مطالعہ سے ان الہامی عقائد کی بنیادیں ہل گئیں۔ جن کی صداقت کا انحصار بائبل کے کلام الٰہی ہونے پر تھا۔ صحیفوں کے باہمی اختلاف اور فرق پر اب مزید پردہ نہیں ڈالا جا سکتا ہے (انسائیکلو پیڈیا برٹینکا: جلد 3، ص 501، پیرا 3-4)

11......بشپ آف کنٹربری نے 1930ء میں ایک کمیشن مقرر کیا جس نے مندرجہ بالا بیان کی تائید کرتے ہوئے لکھا۔

"انیسویں صدی کی ابتداء تک کلیسیا کا یہی نظریہ تھا کہ بائبل غلطیوں سے پاک ہے۔ لیکن موجودہ علم و تحقیق کی روشنی میں اسے برقرار نہیں رکھا جا سکتا"

12......آپ غور فرمائیں۔ اگر موجودہ انجیل عیسائیوں کی مذہبی آسمانی کتاب ہی مصدقہ نہیں ہے تو عیسائی مذہب کیسے برحق ہو سکتا ہے؟

اب آپ کے سامنے ممتاز عالم دین علامہ عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری علیہ الرحمہ کے قلم سے عیسائی پادری کے رسول اللہ ﷺ کی ذات اور قرآن پر اعتراضات کے جوابات پیش کئے جا رہے ہیں۔

اعتراض نمبر 1:

قرآن شریف سے ثابت ہے کہ عیسٰی علیہ السلام کا دوبارہ نزول ہوگا۔ جب تمام اہل قرآن ان پر ایمان لائیں گے۔ یہ تمام مندرجہ بالا حوالہ جات سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت محمد ﷺ سے مسیح علیہ السلام افضل ہیں؟

جواب: اصل میں یہ پادری صاحب کا گیارہوں اور آخری اعتراض تھا جسے ہم نے سب سے پہلے رکھا ہے، کیونکہ اس میں اعتراضات کرنے کا مقصد واضح کیا ہوا ہے۔ ان کے باقی دس سے ان شاء اللہ تعالٰی نمبروار دفع کئے جائیں گے۔

1۔ اولاً

پادری صاحب اپنا نزاع مسلمانوں سے صرف اتنا بتاتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ سے عیسٰی علیہ السلام افضل ہیں، جبکہ مسلمان نبی کریم ﷺ کی افضلیت کے قائل ہیں۔ گویا پادری صاحب کو سرور کون و مکاں ﷺ کی نبوت پر کوئی اعتراض ہی نہیں، صرف افضلیت سے انکار ہے۔

2۔ ثانیاً

یہ پادری صاحب کی چال بازی ہے۔ حقیقت میں انہیں حضور ﷺ کے نبی ہونے سے مطلقاً انکار ہے۔ ایسے جال وہ مسلمانوں کو پھنسانے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ ورنہ وہ خود مسلمان کیوں نہ ہوئے۔ مسلمانوں کو عیسائی کیوں بنانا چاہتے ہیں؟

3۔ ثالثاً

پادری صاحب نے کیسے عالم آشکار میں یہ سفید جھوٹ بولا ہے کہ "عیسٰی علیہ السلام کا دوبارہ نزول ہوگا، جب تمام اہل قرآن ان پر ایمان لائیں گے"

ان کے نزدیک گویا قرآن والے ایمان سے محروم ہیں اور عیسٰی علیہ السلام کے دوبارہ نازل ہونے پر انہیں گویا ایمان نصیب ہوگا۔ پھر کمال جسارت کی کہ اس کا ثبوت قرآن کریم کے سر تھوپ دیا۔ حالانکہ قرآن کریم کے الفاظ یہ ہیں۔

وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ (النساء:159)

اور کوئی اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) ایسا نہیں جو اس (حضرت عیسٰی) پر ایمان نہ لائے اس کی موت سے پہلے۔

اس سے ثابت ہوا کہ یہود و نصاریٰ دونوں فرقے آج ایمان سے محروم ہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام پر بھی دونوں فرقوں میں سے کسی کا ایمان نہیں۔ یہودی ان کی نبوت کے منکر ہیں۔ اور عیسائی انہیں خدا کا بیٹا، یا تیسرا خدا مانتے ہیں۔ ان کے اصلی منصب یعنی نبوت کو نہیں مانتے۔ جب عیسیٰ علیہ السلام کا دوبارہ نزول ہوگا، تب یہود و نصاریٰ ان کی نبوت کے قائل ہو کر افراط و تفریط سے باز آئیں گے۔ عیسیٰ علیہ السلام اور جملہ انبیاء کرام کی نبوت پر اگر ایمان ہے تو صرف مسلمانوں کا ہے۔ یہود و نصاریٰ کی جگہ مسلمانوں کو کھڑا کر دینا پادری صاحب کی چالبازی ہے۔

اعتراض نمبر 2:

حضرت مسیح علیہ السلام کی والدہ کو قرآن کریم نے صدیقہ کہا ہے اور ان کی شان میں:

واصطفک علیٰ نسآء العلٰمین o (ال عمران 42)

اور آج سارے جہاں کی عورتوں سے تجھے چن لیا۔

بیان کر کے ان کو تمام جہان کی عورتوں پر فضیلت دی ہے۔ اس کے برخلاف محمد رسول اللہ ﷺ کی والدہ کا قرآن کریم میں کوئی ذکر نہیں؟

جواب:

قرآن کریم میں یوں ہے:

ماالمسیح ابن مریم الا رسول، قد خلت من قبلہ الرسل وامہ صدیقة کان یاکلٰن الطعام

(المائدہ:75)

عیسیٰ ابن مریم نہیں تھے مگر اللہ کے رسول، ان سے پہلے بہت سے رسول ہو گزرے اور اس کی والدہ صدیقہ یعنی ولیہ تھی اور وہ دونوں کھانا کھاتے تھے۔

اس آیت کریمہ میں باری تعالیٰ نے عیسائیوں کا رد فرمایا ہے جیسا کہ ماسبق سے واضح ہے۔ نصاریٰ، عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ کی الوہیت کے قائل تھے۔ انہیں ان دونوں حضرات کا اصلی منصب بتایا جا رہا ہے۔ کہ اے عیسائیو! تم جھوٹے ہو، عیسیٰ اور مریم ہرگز خدا نہیں، بلکہ عیسیٰ رسول ہیں اور ان کی والدہ، ولیہ

2۔ ثانیاً

رسول تو خود ہی توحید کے سب سے بڑے علم بردار ہوتے ہیں۔ مریم علیہا السلام کی پوزیشن بھی قرآن کریم نے واضح

کردی کہ ''صدیقہ'' یعنی بہت سچی تھیں۔ کیونکہ ان کا توحید باری تعالیٰ پر ایمان تھا۔ مریم علیہا السلام کا صدیقہ ہونا، نصاریٰ کے ''بہت جھوٹے'' ہونے کی دلیل ہے، جو کہ توحید کا انکار کرتے ہیں، اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ نصاریٰ حضرت عیسٰی علیہ السلام اور مریم علیہا السلام کے پیروکار نہیں، بلکہ مخالف ہیں۔

3۔ ثالثاً

قدرت کا فیصلہ تھا کہ عیسٰی علیہ السلام کو بغیر باپ کے پیدا کیا جائے۔ اس امر کے لئے باری تعالیٰ نے تمام جہان کی عورتوں میں سے کنواری مریم علیہا السلام کا انتخاب کیا، جس بات کا قرآن کریم نے بایں الفاظ ذکر فرمایا ہے۔

واصطفٰک علیٰ نساء العلٰمین (ال عمران:42)

اور سارے جہاں کی عورتوں سے تجھے چن لیا۔

اس سے یہ کیونکر اخذ کیا جاسکتا ہے کہ وہ تمام جہاں کی عورتوں سے افضل ہیں۔

4۔ رابعاً

قرآن کریم میں تو یہ بھی ہے۔

لقد اصطفینٰہ فی الدنیا وانہ فی الاخرۃ لمن الصٰلحین (البقرۃ:130)

اور بے شک ضرور ہم نے اسے (حضرت ابراہیم کو) دنیا میں چن لیا اور آخرت میں وہ ہمارے مقربین میں ہوگا۔

دوسری جگہ اور واضح بیان دیکھئے۔

وان اللہ اصطفٰے ادم ونوحاً وال ابراھیم و ال عمران علی العلمین (آل عمران:33)

بے شک اللہ نے چن لیا آدم اور نوح اور ابراہیم کی آل اور عمران کی آل کو سارے جہانوں سے

تو کیا ابراہیم علیہ السلام کی اور عمران کی اولاد انبیاء کرام سے بھی افضل ہے؟ جس طرح یہاں افضلیت مراد نہیں، بلکہ ایک خاص انتخاب مراد ہے۔ اسی طرح مریم علیہا السلام کے ایک خاص انتخاب کا ذکر ہے، نہ کہ ان کی افضلیت کا۔ مذکورہ حوالہ پادری صاحب کے مدعا کی دلیل نہیں ہوسکتا۔

5۔ خامساً

اگر یہ فرض کرلیا جائے کہ مریم علیہا السلام تمام جہان کی عورتوں سے افضل ہیں تو اس بات سے عیسٰی علیہ السلام کی افضلیت کیسے ثابت ہوجائے گی۔ کیا ماں باپ کے افضل ہونے سے اولاد کا افضل ہونا لازمی ہوجاتا ہے؟ اگر پادری صاحب

کے نزدیک یہی کلیہ ہے تو پھر ساری کائنات میں آدم علیہ السلام سب سے افضل ہونے چاہئیں، نہ کہ عیسیٰ علیہ السلام

6۔سادساً

باری تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وتقلبک فی الساجدین (الشعراء:219)

اے محبوب! اور سجدہ کرنے والوں میں تمہارے دورے کو

یعنی آپ کے آباؤ اجداد کو عبادت گزار بنایا کہ پروردگار عالم کو سجدہ کرتے تھے یعنی جن جن حضرات کو باری تعالیٰ نے نور محمدی کی امانت سپرد کی، وہ کافر نہیں بلکہ ساجد تھے۔ نبی کریم ﷺ کی والدہ ماجدہ بھی اس زمرے میں خاص طور پر آ گئیں اور ان کا ساجدہ ہونا بھی ثابت ہو گیا۔اس کے برعکس مریم علیہا السلام کو باری تعالیٰ نے یوں حکم دیا:

یامریم اقنتی لربک واسجدی وارکعی مع الراکعین (آل عمران43)

اے مریم! اپنے رب کے حضور ادب سے کھڑی ہو اور سجدہ کر اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کر۔

مریم علیہا السلام کو حکم دیا جاتا ہے کہ سجدہ کر۔ اور نبی کریم ﷺ کی والدہ ماجدہ کی تعریف کی جاتی ہے کہ وہ ساجدہ ہیں۔ کیا یہ ہر صاحب عقل و دانش کے لئے غور و فکر کا مقام نہیں؟

7۔سابعاً

مریم علیہا السلام کی شان میں یہودی گستاخ تھے اور نصاریٰ ان کے حقیقی منصب سے بہت آگے بڑھانے لگے تھے۔ دونوں فرقوں کے جملہ مزعومہ دلائل کو نقل کر کے باری تعالیٰ نے قرآن کریم میں کا پوری طرح رد فرمایا ہے،اسی وجہ سے مریم علیہا السلام کا قرآن کریم میں تفصیلی ذکر آیا۔اس کے برخلاف نبی کریم ﷺ کی والدہ ماجدہ کی شان میں کوئی ایسا دھبہ ہی نہیں لگایا گیا جس کی صفائی کی جاتی۔

8۔ثامناً

مریم علیہا السلام پر قرآن کریم کا کتنا بڑا احسان ہے کہ ان کی حقیقی شان اور منصب کو واضح کیا اور ان کے مخالفین یہود و نصاریٰ کے بہتانات کا دندان شکن جواب دیا۔عیسائی حضرات، قرآن کریم کے ان بیانات کی روشنی میں اپنی پوزیشن تو دیکھیں کہ انہیں عیسیٰ علیہ السلام اور مریم علیہا السلام سے واسطہ کیا ہے؟

اعتراض نمبر3:

حضرت مسیح علیہ السلام کی گود میں کتاب دی گئی جیسا کہ قرآن کریم میں لکھا ہے۔

انی عبد اللہ اتانی الکتاب (مریم:30)

بے شک میں (حضرت عیسٰی) اللہ کا بندہ ہوں۔اس نے مجھے کتاب دی ہے۔

لیکن رسول مقبول ﷺ کو 40 سال کے بعد خداوند کریم نے کتاب دی۔

جواب:

پادری صاحب نے اس سوال میں یہ واضح نہیں کیا کہ یہاں افضلیت کی کیا وجہ نکالی ہے؟ وہ وجہ ظاہر کرتے، تو ادھر سے جواب ملتا۔ ہاں! چالیس کے لفظ سے اپنا ذہن اس طرف جارہا ہے کہ شاید ان کی مراد یہ ہو کہ عیسٰی علیہ السلام کو چھوٹی عمر میں کتاب ملی اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو چالیس سال کی عمر میں۔ اگر ان کا منشاء یہی ہے تو اس میں افضلیت کی کون سی بات آ گئی؟ یہ قدرت کا اپنا انتظام ہے۔ علاوہ ازیں نبی کریم ﷺ کو چالیس سال قوم کے اندر بغیر دعویٰ نبوت کرائے رکھا گیا تا کہ قوم ان کی عادات محمودہ اور خصائل حمیدہ کی گرویدہ ہو جائے۔ یہی ہوا، وہ لوگ آپ کو "صادق" اور "امین" کے لقب سے پکارتے تھے۔ چالیس سال کے بعد قرآن کریم کا نزول شروع ہوا اور نبوت کے دعوے کی اجازت ملی، تا کہ ماننے والوں کے لئے کوئی شک وشبہ نہ رہے اور منکرین اپنے منہ آپ جھوٹے ثابت ہوں کہ کل تک تو صادق (سچا) کہتے تھے اور آج نبوت کا اعلان کیا تو جھوٹا کہنے لگے۔

2۔ ثانیا

عیسٰی علیہ السلام کو قوم پر اس طرح پیش کر کے حجت قائم نہیں کی گئی۔ کیونکہ مکمل نمونہ صرف نبی کریم ﷺ ہیں۔

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ (الاحزاب:21)

بے شک تمہارے لئے رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے۔

اسی لئے انہیں قوم کی کسوٹی پر رکھا گیا جس نادر صنعت پر کاریگر کو ناز ہوتا ہے، پرکھنے کے لئے وہی پیش کی جاتی ہے۔ قدرت کی بے نظیر صنعت، نبی کریم ﷺ کی ذات عالی صفات ہے۔

3: ثالثاً

فرمان رسالت ہے

کنت نبیاً وّ ادم بین الروح والجسد (مدارج النبوۃ)

میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم روح اور جسم کے درمیان تھے۔

اور دوسری جگہ ہے جبکہ:

بین الماء والطین (پانی اور مٹی کے درمیان)

نبی کریم ﷺ تو تمام انسانوں کے باپ آدم علیہ السلام کی تخلیق سے بھی پہلے نبی تھے۔ اگر اوّلیت وجہ افضلیت ہے تو آدم علیہ السلام کے بھی تقریباً چھ ہزار سال بعد پیدا ہونے والے کس طرح سرور کونین و مکاں ﷺ سے افضل ہو جائیں گے۔

اعتراض نمبر 4:

قرآن کریم میں لکھا ہے کہ عیسٰی علیہ السلام مردوں کو زندہ کرتے تھے، لیکن رسول مقبول ﷺ کے متعلق نہ قرآن میں، نہ کوئی حدیث میں مردہ زندہ کرنے کا ذکر آیا ہے؟

جواب:

یہ پادری صاحب نے جھوٹ بولا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مردہ زندہ کرنے کا ذکر نہیں آیا۔ آپ نے تو وہ اعجاز دکھائے ہیں کہ جن پر ہزارہا مسیحائی قربان ہیں:

1: سرکار ﷺ نے مردوں کو زندہ فرمایا (حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر پر دعوت کے موقع پر ان کے بیٹوں کا زندہ فرمانا)......(نفحات الانس)

2: زندہ نما مردوں کو حیات جاوداں بخشی (عرب وعجم جاہلیت کا منہ بولتا ثبوت تھے) گویا زندگی ہوتے ہوئے بھی مردہ تھے، شعور ہوتے ہوئے لاشعور تھے۔ آپ کی آمد نے گویا ان میں نئی روح پھونک دی)

3۔ جانوروں نے آپ سے کلام کیا۔ فریادیں کیں۔

4 خشک لکڑی آپ کے فراق میں روئی۔

5۔ پتھروں کنکروں تک نے آپ کی گواہی دی۔

6۔ درخت طلب کرنے پر فوراً حاضر ہوئے۔

7۔ چاند، سورج اور بادلوں نے حکم کی تعمیل کی۔

ان تمام امور کے سینکڑوں ثبوت ہیں۔ جن کے لئے دفتر بھی ناکافی ہیں۔ پادری صاحب کا انکار کتنی بڑی جسارت ہے۔

2۔ ثانیاً

پادری صاحب اس سرکار ﷺ کے مردہ زندہ کرنے کا انکار کرتے ہیں، جن کے متعدد غلاموں نے بھی مردہ زندہ کر

دکھائے ہیں، جن کے غلام یہ کام کر دکھائیں تو اس آقا ﷺ کی معجزہ نمائی کا کون اندازہ کر سکتا ہے؟

چنانچہ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی کرامات زبان زد ہیں۔ مثلاً بڑھیا کے بیٹے کی بارات کا ڈوبا بیڑا کئی سال بعد ترا دیا۔ تصور کیجئے پانی میں اور وہ بھی دریا کا پانی جہاں پانی کی تاثیر عام پانی سے قطعی مختلف ہوتی ہے۔

3۔ ثالثاً

موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں جادوگری کا زور تھا جس سے مقابلہ کرنے کے لئے انہیں عصاء اور ید بیضا کے معجزے ملے۔ عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں بنی اسرائیل کو علم طب میں ید طولیٰ حاصل تھا۔ لہٰذا انہیں مردہ زندہ کرنے اور اندھوں، کوڑھیوں کو ٹھیک کرنے کے معجزے ملے، علیٰ ہذا القیاس۔ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں اہل عرب کو اپنی فصاحت و بلاغت پر بڑا ناز تھا۔ اور وہ غیر عرب کو عجمی یعنی گونگے کہا کرتے تھے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسی لئے خاص طور پر قرآن کریم کا معجزہ ملا۔ جس کی فصاحت و بلاغت کے سامنے عرب کے مایہ ناز فصحاء نے بھی گھٹنے ٹیک دیئے۔

ماھذا کلام البشر (یہ بشر کا کلام نہیں ہے) کے سوا کچھ نہ کہہ سکے۔ قرآن کریم نے پوری دنیا کو چیلنج کیا کہ

ان کنتم فی ریب مما نزلنا علیٰ عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ وادعوا شھدآء کم من دون اللہ ان کنتم صادقین (البقرہ:23)

اور اگر تم اس کتاب (قرآن کریم) کے متعلق شک میں ہو، جو ہم نے اپنے خاص بندے پر نازل کی ہے، تو اس جیسی ایک ایک سورۃ بنا کر لے آؤ، اور اللہ کے سوا اپنے سارے حمایت کرنے والوں کو بلا لو اگر تم سچے ہو۔

پوری دنیا شاہد ہے کہ آج تک کسی سے قرآن جیسی ایک چھوٹی سے چھوٹی سورۃ بھی نہ بن سکی۔ قرآن کریم نے دوسرا چیلنج کیا۔

قل لئن اجتمعت الانس والجن علیٰ ان یاتوا بمثل ھذا القرآن لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظھیراً (بنی اسرائیل:88)

اے محبوب فرما دو! اگر تمام جنات اور انسان اس بات پر تل جائیں کہ قرآن جیسی کتاب بنانی ہے تو ہرگز نہ لا سکیں گے، خواہ ایک دوسرے کی خوب مدد کر لیں۔

عیسیٰ علیہ السلام نے صرف چار مردے زندہ کئے جو فوراً مر گئے، لیکن قرآن کریم کا نرالا اعجاز دیکھئے کہ 14 صدیوں سے پوری دنیا کو یہ حیات جاوداں بخشا اور اخلاقی، تمدنی، معاشی، اقتصادی اور ہر قسم کی جسمانی و روحانی بیماریوں کا شافی و کافی علاج کر رہا ہے۔ یہ صرف نبی کریم ﷺ کے ایک معجزہ کا ذکر کیا ہے۔ پادری صاحب ان جملہ معجزات کا صرف اسی ایک سے موازنہ

کر کے دیکھ لیں اور شرمائیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات پر چھٹے اعتراض کے تحت بحث کی جائے گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

اعتراض نمبر 5:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام دو ہزار سال سے زندہ آسمان پر بیٹھے ہیں اور قرب قیامت مسلمانوں کی رہنمائی کے لئے نازل ہوں گے اور خلاف اس کے نبی کریم ﷺ فوت ہو کر زمین میں دفن ہیں؟

جواب:

نبی کریم ﷺ نے اپنی قوم کو ہدایت کی طرف بلالیا۔ تبلیغ دین کے سلسلہ میں عمر بھر قسم قسم کی تکالیف اٹھائیں۔ دشمنوں سے انفرادی اور اجتماعی مقابلے کیے۔ حتیٰ کہ لاکھوں کو نہ صرف ہدایت نصیب ہوئی بلکہ ہادئ خلق بنادیا۔ ہر قسم کی تکالیف کا عمر بھر مقابلہ کر کے، کامیاب ہو کر، اپنی قوم کے اندر آرام فرمانے والا افضل ہے یا اپنی بدبخت قوم سے منہ موڑ کر، دور چلے جانے والا؟

2۔ ثانیاً

نبی کریم ﷺ کو اُمت سے غایت درجہ محبت ہے۔ اسی لئے آپ نے اپنی اُمت کے اندر رہنا پسند فرمایا۔ قرآن کریم شاہد ہے۔

لقد جآء کم رسول من انفسکم عزیز علیه ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم

(التوبہ:128)

بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول، جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے۔ تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے۔ ایمان والوں پر بڑے شفیق اور مہربان۔

جو آقا اپنی اُمت سے اس درجہ محبت رکھے، اس کی نرالی شان آقائی اور وصف ذرہ نوازی کا کون مقابلہ کرسکتا ہے؟

3۔ ثالثاً

بنی اسرائیل نے عیسیٰ علیہ السلام کی آواز پر کان نہ دھرے ہمیشہ مخالفت سے پیش آئے، یہاں تک کہ وہ قوم مسیح علیہ السلام کی نگاہوں سے گر گئی۔ جب آپ ان لوگوں سے بیزار ہو گئے تو باری تعالیٰ نے ایسی بدبخت قوم سے عرصہ دراز تک کے لئے جدا کر دیئے۔ قرآن کریم میں یہ بھی ہے۔

لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علیٰ لسان داؤد وعیسیٰ ابن مریم (78:5)

لعنت کیے گئے کافر بنی اسرائیل میں سے، داؤد اور عیسٰی بن مریم کی زبان سے

جائے غور ہے کہ اپنی نافرمان اور بدبخت قوم پر لعنت کرنے والا افضل ہے، یا جو لاکھوں تکالیف اٹھائے، پتھر کھائے، وطن چھوڑے، لہولہان بھی ہو، دندان مبارک شہید کرائے، مگر لعنت یا بددعا کی بجائے باری تعالیٰ کی جناب میں یوں دشمنوں کی سفارش کرے۔

اللھم اھد قومی فانھم لایعلمون (الحدیث)

یااللہ! میری قوم کو ہدایت فرما کر کیونکہ یہ جانتے نہیں ہیں۔

یہی نہیں بلکہ دشمنوں کو عذاب الٰہی سے بچانے کے لئے یوں دعائیں دینے والا۔

الٰہی رحم فرما اہل طائف کے کینوں پر
الٰہی پھول برسا پتھروں والی زمینوں پر

4۔رابعاً

وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم (الانفال:33)

اور اللہ کا کام نہیں کہ انہیں عذاب دے، جب تک اے محبوب اتم ان میں تشریف فرما ہو۔

اس وعدہ خداوندی کی وجہ سے ہمارے مہربان آقا ﷺ نے اپنی اُمّت کے درمیان ہی رہنا پسند فرمایا، تا کہ غلام تا قیامت عذاب سے محفوظ و مامون رہیں۔اس شان رحمۃ للعالمینی کی نظیر کیا کسی دوسری جگہ بھی پوری کائنات میں ملتی ہے؟

5۔خامساً

عیسٰی علیہ السلام قوم بنی اسرائیل کی طرف نبی بنا کر بھیجے گئے۔

قرآن کریم میں ہے۔

ورسولاً الیٰ بنی اسرائیل (آل عمران:49)

اور رسول ہوگا بنی اسرائیل کی طرف

اور موجودہ انجیل میں عیسٰی علیہ السلام کا فرمان یوں ہے۔

"غیر قوموں کی طرف نہ جانا اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل نہ ہونا، بلکہ اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں

کے پاس جانا" (انجیل متی 7,6:10)

لیکن نبی کریم ﷺ پوری کائنات کے نبی ہیں۔ قرآن کریم میں ہے۔

تبارک الذی نزل الفرقان علیٰ عبدہ لیکون للعٰلمین نذیراً (الفرقان)

بڑی برکت والا ہے وہ جس نے قرآن اتارا اپنے بندے پر تا کہ وہ سارے جہان کو ڈر سنانے والا ہو۔

اسی لئے نبی کریم ﷺ نے مناسب سمجھا کہ آخری قیام گاہ ایسی جگہ رکھی جائے، جہاں سے پوری کائنات فیض یاب ہوتی رہے۔ چونکہ آسمانی مخلوق زمین پر آسکتی ہے، لیکن انسانوں کا بغیر معجزہ کے آسمانوں پر جانا ناممکن ہے۔ اس لئے نبی کریم ﷺ نے زمین پر آخری قیام گاہ پسند فرمائی کہ ارضی مخلوق یہاں فیض یاب ہوتی رہے گی، اور سماوی مخلوق آ کر حاضری دے جایا کرے گی۔ یہی وجہ ہے کہ ہر روز ستر ہزار فرشتے شام کو روضہ انور کی زیارت کے لئے آتے ہیں اور صبح تک صلوٰۃ وسلام کے نذرانے پیش کرتے رہتے ہیں۔ پھر صبح کو 70 ہزار دوسرے فرشتے آتے ہیں، جو شام تک صلوٰۃ وسلام میں مصروف رہتے ہیں۔ یہ دور تا قیامت اسی طرح چلتا رہے گا اور جس فرشتے کی ایک دفعہ باری آجاتی ہے، پھر قیامت تک دوبارہ اس کی باری نہیں آئے گی۔

6۔ سادساً

اگر پادری صاحب کا مقصد آسمانوں کی بلندی سے عیسیٰ علیہ السلام کی افضلیت ہے تو یہ غلط نظریہ ہے، کیونکہ انبیاء کرام کی تو اتنی بلند اور بالا شان ہوتی ہے کہ کائنات کی ہر چیز کو ان سے نسبت ہو جائے تو وہ عظیم الشان ہو جاتی ہے۔ یہ نہیں کہ زمین و آسمان یا کسی دوسری چیز کی وجہ سے ان حضرات کی شان میں اضافہ ہوتا ہے۔

ہر اک مکان کو ہے مکین سے شرف اسدؔ
مجنوں جو مر گیا ہے تو جنگل اداس ہے

7۔ سابعاً

اگر پادری صاحب اب بھی یہی کہیں کہ ایک کو اونچی جگہ بٹھایا جائے، دوسرے کو نیچی جگہ، اس سے ان کے مراتب کا فرق نظر آتا ہے، تو پادری صاحب بتائیں کہ لاتعداد نوری مخلوق (فرشتے) آسمانوں پر ہیں، ان کے متعلق کیا خیال ہے؟ نیز ادریس علیہ السلام زندہ آسمانوں پر موجود ہیں، وہ ان کی افضلیت کیوں ثابت نہیں کرتے؟

8۔ ثامناً

انسان کا اصلی وطن زمین ہے۔ نبی کریم ﷺ اپنے وطن زمین میں تشریف فرما ہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر یعنی

پردیس میں ہیں۔ وطن میں رکھنا خداوند کریم جل مجدہ کا انعام ہے۔

9۔ تاسعاً

پھر آسمانوں کی رفعت کا مول تو دیکھئے۔

1...... موتی ہمیشہ سمندر کی تہہ میں پائے جاتے ہیں، اوپر سطح پر نہیں ہوتے۔ پوری کائنات میں نبی کریم ﷺ گوہر یکتا ہیں۔

2...... ترازو کا بھاری پلڑا ہمیشہ نیچے کو جھکتا ہے، اونچا اٹھنے والا پلڑا بھاری نہیں ہوتا۔

3...... جو پھل زمین میں یا اس کے نزدیک لگیں، وہ بھاری ہوتے ہیں، جو اونچائی پر لگتے ہیں وہ نسبتاً وزن میں بہت کم ہوتے ہیں۔

4...... شمع کا شعلہ ہمیشہ اوپر کو اٹھتا ہے، لیکن جس کے بل بوتے پر وہ اٹھتا ہے، وہ تیل ہمیشہ نیچے ہوتا ہے۔ اگر تیل نہ ہو، تو اوپر اٹھنا کیسا، بلکہ شعلہ کا وجود ہی نہیں رہتا۔ یہ رفعتیں اور کارخانۂ ہستی کی چہل پہل اسی مدنی تاجدار ﷺ کے دم قدم سے ہے۔

لولاک لما خلقت الا فلاک (الحدیث)

اگر تم نہ ہوتے تو آسمانوں کو بھی نہ بنایا جاتا

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا، وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو

جان ہیں وہ جہان کی، جان ہے تو جہان ہے

10۔ عاشراً

"مسلمانوں کی رہنمائی کے لئے نازل ہوں گے" پادری صاحب نے نرالا ہی جھوٹ بولا ہے۔ گویا بنی اسرائیل تو ہدایت یافتہ ہوگئے تھے اور مسلمان ہدایت سے محروم ہیں۔ حالانکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو دجال کو قتل کرنے اور یہود و نصاریٰ کو دوبارہ ہدایت کرنے کے لئے نازل ہوں گے، اور انہیں مسلمان بنا کر "شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر عمل کرنے کا حکم دیں گے اور خود بھی اس پر عمل کریں گے۔

ان من اھل الکتٰب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ (النساء:159)

اور اہل کتاب سے کوئی ایسا نہیں جو اس (حضرت عیسیٰ) کی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لے آئے۔

سے صاف ظاہر ہے کہ اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ ایمان سے محروم ہیں، نہ کہ اہل قرآن

اعتراض نمبر 6:

قرآن کریم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور بعض دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کے معجزات بیان فرمائے ہیں لیکن پادری صاحب نے یہ سفید جھوٹ بولا ہے کہ نبی کریم ﷺ کا قرآن کریم نے کوئی معجزہ بیان نہیں کیا۔

قرآن پاک میں مذکور نبی پاک ﷺ کے معجزات

1......(الف) سب سے بڑا معجزہ تو خود قرآن کریم ہے، جو اپنی فصاحت و بلاغت کے لحاظ سے معجزہ

(ب) جس کی سینکڑوں پیش گوئیاں اپنی اپنی جگہ پر معجزہ

(ج) اس کا بغیر معمولی سے بھی ردوبدل کے تاقیامت محفوظ رہنا

(د) اور ہر علم و فن کا منبع ہونے کے لحاظ سے معجزہ

غرض کہ ہزاروں معجزوں سے بڑھ کر یہی اکیلا معجزہ ہے۔

2......معراج و اسریٰ

یہ وہ معجزہ ہے جو جملہ انبیاء کرام میں سے کسی کو بھی نصیب نہ ہوا کہ رات کے وقت نبی کریم ﷺ کو خانہ کعبہ سے بیت المقدس اور وہاں سے عالم بالا کی ایک تھوڑے سے وقت میں سیر کرائی گئی، قرآن کریم میں ہے۔

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ (بنی اسرائیل:1)

پاک ہے وہ، جو لے گیا اپنے بندے کو راتوں رات مسجد حرام (خانہ کعبہ) سے مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) تک

دوسری جگہ ہے:

لقد رایٰ من ایات ربہ الکبریٰ (النجم:18)

بے شک اس نے اپنے رب کی بہت بڑی نشانیاں دیکھیں۔

3۔ دیدار الٰہی

جو آپ کے سوا کسی نبی کو نصیب نہ ہوا، جس کی کیفیت:

ما زاغ البصر وما طغیٰ (النجم:17)

آنکھ نہ کسی طرف پھری نہ حد سے بڑھی

4۔شق القمر

قرآن کریم میں ہے۔

اقتربت الساعة وانشق القمر (القمر:1)

قیامت نزدیک آ گئی اور چاند شق ہو گیا۔

یہ وہ معجزہ ہے جس کی تصدیق دنیا کی تمام تاریخیں کرتی ہیں کہ قریش مکہ کے مطالبہ پر نبی کریم ﷺ نے چاند کے دو ٹکڑے فرمائے تھے۔

5۔تحفہ کوثر

انآ اعطینک الکوثر (الکوثر:1)

اے محبوب! بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں۔

نبی کریم ﷺ کو باری تعالیٰ نے کوثر، اُمت کثیرہ، خیر کثیر عطاء فرمائی۔ یہ اکرام بھی صرف آپ ﷺ پر ہوا۔

6۔انشراح صدر

یعنی باری تعالیٰ نے اپنے اسرار و رموز سے لبریز کرنے کے لئے اپنے محبوب کا سینہ وسیع فرمایا۔ قرآن کریم میں ہے۔

الم نشرح لک صدرک (الم نشرح:1)

کیا ہم نے تمہارے لئے تمہارا سینہ کشادہ نہیں کر دیا؟

7۔رفعت ذکر

ورفعنا لک ذکرک (الم نشرح:4)

اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔

یعنی نبی کریم ﷺ کے ذکر پاک کو باری تعالیٰ نے بلند کر دیا کہ آسمان پر ان کا چرچا اور زمین پر بھی، دوستوں میں ان کا چرچا اور دشمنوں میں بھی، جنت اور عالم ارواح میں ان کا تذکرہ عین عبادت یعنی نماز، اذان اور اقامت وغیرہ میں ان کا ذکر اپنے ذکر کے ساتھ شامل فرمایا۔ نیز آپ کا اسم گرامی "محمد" اور "احمد" رکھا کہ سب دوست اور دشمن آپ کو "تعریف کیا گیا" اور "باری تعالیٰ کی سب سے زیادہ حمد کرنے والا" کہتے ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وبارک وسلم۔

8۔امداد ملائکہ

باری تعالیٰ نے غزوہ بدر اور حنین کے مواقع پر ملائکہ کی جماعتوں کے ذریعے مسلمانوں کی امداد فرمائی، قرآن کریم میں ہے۔

یمدد کم ربکم بخمسة الاف من الملئکة مسومین (آل عمران:125)

مدد کرے گا تمہارا رب تمہاری پانچ ہزار نشان والے فرشتوں کے ساتھ

غرض کہ قرآن کریم میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کتنے ہی معجزات کا ذکر موجود ہے۔

2۔ثانیاً

علاوہ بریں، جائے غور ہے کہ دیگر انبیاء کرام کو باری تعالیٰ نے معجزات عنایت فرمائے، لیکن سرور کون و مکان ﷺ کو سراپا معجزہ بنادیا تھا۔ قرآن کریم میں ہے۔

یاایھا الناس قد جآء کم برھان من ربکم وانزلنا الیکم نوراً مبینا (النساء:174)

اے لوگو! بے شک تمہارے پاس واضح دلیل آ گئی تمہارے رب کی طرف سے اور ہم نے تمہاری طرف روشن نور اتارا۔

اس اعلان کی موجودگی میں اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات کا ذکر بھی نہ ہوتا، تب بھی آپ کی شان سب میں بالا رہتی کہ دوسروں کو گنتی کے معجزات ملے اور آپ کو معجزہ نما بنادیا گیا۔

3۔ثالثاً

جب قرآن کریم نے یہ اعلان کر دیا کہ نبی کریم ﷺ سراپا معجزہ ہیں تو پھر حضور ﷺ کے معجزات کی قرآن کریم سے تفصیل طلب کرنا کیا معنی؟ آپ کے معجزات کی تفصیل تو ان حضرات سے معلوم کرنی چاہیے، جنہوں نے حضور ﷺ کے معجزات کا مشاہدہ فرمایا تھا۔ حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ نے 6 لاکھ تک گنائے ہیں اور یہ بھی حد نہیں، بلکہ یہ وہ معجزات ہیں جو ان کے علم و شمار میں آئے۔ سرکا ﷺ کے معجزات تو حد و شمار سے باہر ہیں، کیونکہ آپ کا ہر فعل معجزہ تھا۔

4۔رابعاً

نبی کریم ﷺ نے نہ صرف زمین پر، بلکہ آسمان پر بھی معجزات دکھائے مثلاً......

1......چاند کے دو ٹکڑے کرنا

2......سورج کو واپس لوٹانا

3......بادلوں کو برسنے کا اشارہ کرنا

4......بادلوں کو برسنے سے روک دینا

5......ابر کا دھوپ کے وقت آپ پر سایہ کرنا

6......ایک پل میں مکان ولا مکاں کی سیر کرنا

7......جنت میں سیر کرتے ہوئے بلال رضی اللہ عنہ کی جوتیوں کی آواز سن لینا

8......جبریل کو سدرۃ المنتہٰی سے آتے اور وہاں جاتے دیکھنا

9......لوح محفوظ کا پیش نظر رہنا

10......بلکہ والدہ ماجدہ کے شکم انور میں ہوتے ہوئے لوح محفوظ پر قلم کے چلنے کی آواز کو سننا وغیرہ

5۔خامساً

جن معجزات کا عام مشاہدہ کیا گیا وہ حدو شمار سے باہر ہیں۔مثلاً

1......انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری فرمانا

2......پتھروں اور کنکریوں سے کلمہ پڑھوانا

3......درختوں کا بلانے پر حاضر ہونا

4......جانوروں کا اس سرکار میں آکر فریادی ہونا اور سجدے کرنا

5......جنات کا آپ پر ایمان لانا اور قرآن کریم کی تعلیم حاصل کرنا

6......اندھیرے اجالے میں آپ کا یکساں دیکھنا

7......آگے پیچھے اور دور و نزدیک سے یکساں دیکھنا

8......آپ کے پسینے کا عطر سے زیادہ خوشبودار ہونا

9......جسم اطہر پر مکھی کا نہ بیٹھنا

10......پرندوں کا اوپر سے نہ گزرنا

11......جس راستہ سے آپ گزرتے، تین دن تک اس راہ کا خوشبودار رہنا

12......جسم اطہر کا سایہ نہ ہونا

13......زمین پر بیٹھ کر مشرق (مغرب، عرش و فرش اور ماضی و مستقبل کی ہزاروں خبریں دینا)

14......استن حنانہ کا آپ کے فراق (جدائی) میں رونا

15......کھاری پانی کو میٹھا بنا دینا

16......ٹوٹی ہڈیاں جوڑنا

17......اندھوں کوڑھیوں اور بیماریوں کو ٹھیک کر دینا

18......تنکوں کا تیر اور تلوار بنا دینا

19......حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دونوں بچوں اور ان کی بکری کا زندہ کر دینا

20......تین سیر آٹے کی روٹیوں اور ایک بکرے کے گوشت سے پورے لشکر کو سیر کر دینا

21......ایک دودھ کے پیالے سے 70 اصحاب کو سیر کر دینا

غرض کہ بے شمار معجزے مشاہدہ میں آئے ہیں (بخاری شریف، مسلم شریف، دیگر کتب صحاح اور مشکوٰۃ شریف)

6۔سادساً

نبی کریم ﷺ نے مردے بھی زندہ کئے اور اندھوں اور کوڑھیوں کو بھی تندرست کیا، ایسے ایک دو نہیں متعدد واقعات موجود ہیں جن کا یہ مضمون متحمل نہیں (دیکھئے: شفاء، طبرانی، مواہب لدنیہ، بیہقی، خصائص کبریٰ وغیرہ)

7۔سابعاً

نبی کریم ﷺ سے جب بھی کسی نے کوئی معجزہ طلب کیا، آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ میں تو صرف فلاں معجزہ لے کر آیا ہوں، بلکہ سائل کو کھلی اجازت دیتے کہ بتا کیا معجزہ دیکھنا چاہتا ہے؟ جو کچھ وہ چاہتا، آپ وہی کر دکھاتے۔ سائل کو کھلی اجازت وہی دے سکتا ہے جو سراپا معجزنما ہو اور ہر قسم کے معجزے دکھا سکتا ہو۔ سوچئے تو سہی! کہ کہاں دو چار معجزوں والے انبیاء کی شان اور کہاں معجزنما پیغمبر کا مرتبہ......!!!

اعتراض نمبر 7

قرآن سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پرندے بنائے برخلاف اس کے محمد رسول اللہ ﷺ نے کوئی پرندہ نہیں بنایا۔

جواب:

نبی کریم ﷺ کی بعثت کے وقت اہل عرب اخلاقی اور تمدنی لحاظ سے جانوروں سے بھی بدتر تھے۔ آپ نے وہ اعجاز

دکھائے کہ ان انسان نما حیوانوں کو جو تہذیب وتمدن کے نام سے بھی نا آشنا تھے، تہذیب وتمدن کا علم بردار بنادیا۔ مردہ دلوں کو حیات جاوداں بخش دی۔ انہیں نہ صرف انسان، بلکہ انسان گر بنادیا۔ انسان بھی اس درجہ کے بنائے جن کا نام سن کر قیصرو کسریٰ پرلرزہ طاری ہوجایا کرتا تھا۔ انہوں نے انسانیت کی دشمن سلطنتوں کو تہ وبالا کر کے رکھ دیا۔ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کا دور خلافت اور صلیبی جنگوں کے حالات پادری صاحب کو خوب یاد ہوں گے۔ یہ بڑا کمال ہے یا پرندہ بنا کر اڑا دینا؟

2۔ ثانیاً

نبی کریم ﷺ نے بدوؤں تک کو انسان اور معلم انسانیت بنادیا۔ جس کا یہ اثر ہوا کہ آج دنیا میں کروڑوں کی تعداد میں مسلمان موجود ہیں، کوئی ملک ایسا نہیں جس میں مسلمان نہ ہو......لیکن بتایئے تو سہی! آج پرندے بنانے کا اثر موجود ہے؟ عیسائی خواہ کروڑوں ہیں، مگر ان میں عیسیٰ علیہ السلام کا پیروکار تو ایک بھی نہیں......

اعتراض نمبر 8

مسیح علیہ السلام کو کلمۃ اللہ کہا گیا ہے۔ جبکہ رسول کریم ﷺ کو ایسا نہیں کہا گیا۔

جواب:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش دوسرے انسانوں کے طریقہ کے مطابق نہیں ہوئی۔ بلکہ انہیں باری تعالیٰ نے بغیر باپ کے پیدا فرمایا۔ چونکہ ان کی پیدائش ایک کلمہ کے ذریعے ہوئی تھی۔ جسے جبرئیل علیہ السلام نے آ کر ادا فرمایا تھا۔ اسی وجہ سے قرآن کریم میں انہیں "کلمۃ اللہ" کہا گیا ہے۔ یہ ایک جزوی فضیلت ہے اور جزوی فضیلت سے کلی فضیلت تو ثابت نہیں ہوسکتی۔ نیز جبرئیل علیہ السلام کے کلمہ ادا کرنے سے جس کی پیدائش ہو، وہ افضل ہے یا جن چیزوں کی پیدائش، باری تعالیٰ کے "کن" فرمانے سے ہو، وہ افضل ہوں گی؟ کیا پادری صاحب اس کلیہ کے تحت چاند، سورج اور زمین وآسمان کو ساری کائنات سے افضل مان لیں گے؟

2۔ ثانیاً

اگر عیسیٰ علیہ السلام کو اس لئے افضل کہا جائے کہ ان کی پیدائش بغیر باپ کے ہوئی، تو یوں بھی بات نہیں بنے گی، پھر تو آدم علیہ السلام سب میں افضل قرار پائیں گے۔ جو دونوں یعنی بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے۔ جب ایسی تخلیق کی بناء پر آدم علیہ السلام کو افضلیت حاصل نہیں تو عیسیٰ علیہ السلام کو بھی نہیں۔

3۔ ثالثاً

عیسیٰ علیہ السلام کے لئے "کلمہ" کا لفظ استعمال کیا ہے تو ملاحظہ ہو کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کن کن خطابات سے نوازا

گیا۔

1......لااقسم بھذا البلد o وانت حل بھذا البلد o ووالد وما ولد o

مجھے اس شہر کی قسم کہ اے محبوب! تم اس شہر میں تشریف فرما ہو اور تمہارے باپ ابراہیم کی قسم اور اس کی اولاد کی کہ تم ہو۔

پادری صاحب کو غور کرنا چاہئے کہ جس سرکار کی خاک پاء (شہر) کی باری تعالیٰ قسم یاد فرمائے اس سے وہ عیسیٰ علیہ السلام کو کس طرح افضل ثابت کر سکتے ہیں۔ جن کی جان کی بھی باری تعالیٰ نے کسی آسمانی کتاب میں قسم یاد نہیں فرمائی۔

2......والعصر o ان الانسان لفی خسر o (العصر 2:1)

اس زمانہ محبوب کی قسم! بے شک انسان ضرور نقصان میں ہے۔

3......والضحیٰ o واللیل اذا سجیٰ o (الضحیٰ:2,1)

چاشت کی قسم اور رات کی، جب وہ پردہ ڈالے

4......لعمرک انھم لفی سکرتھم یعمھون (الحجر:72)

اے محبوب! تمہاری جان کی قسم! بے شک وہ اپنے نشہ میں بھٹک رہے ہیں۔

5......وقیلہ یارب ان ھؤلآء قوم لا یؤمنون o

مجھے رسول کے اس کہنے کی قسم کہ اے رب! بے شک یہ لوگ ایمان نہیں لاتے۔

جس رسول ﷺ کی جگہ جگہ قسم یاد فرمائی جارہی ہو، کیا اس تاجدار کائنات ﷺ سے بڑھ کر کوئی باری تعالیٰ کا پیارا ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں!

4۔رابعاً

مزید جلوے دیکھئے! باری تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو یوں مخاطب کیا:

1......یاعیسیٰ ابن مریم ءَ انت قلت للناس اتخذونی وامی الٰھین من دون اللہ (المائدہ:116)

اور جب اللہ فرمائے گا کہ اے مریم کے بیٹے عیسیٰ! کیا تو نے لوگوں سے کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو دو خدا بنالو اللہ کے سوا۔

2......واذ قال اللہ یاعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی ومطھرک من الذین کفروا (آل عمران:55)

اور یاد کرو کہ جب اللہ نے فرمایا کہ اے عیسیٰ! میں تجھے وفات دوں گا اور تجھے اپنی طرف اٹھاؤں گا اور کافروں سے تجھے پاک کروں گا۔

یعنی دونوں دفعہ عیسیٰ علیہ السلام کو باری تعالیٰ نے ان کا نام لے کر مخاطب کیا۔ یوں ہی دوسرے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو۔ مثلاً

3......یاادم اسکن انت زوجک الجنۃ (البقرہ:35)

اے آدم! تو اور تیری بیوی اس جنت میں رہو۔

4......یانوح اھبط بسلام منا (ہود:48)

اے نوح! کشتی سے اُتر ہماری طرف سے سلام کے ساتھ

5......یاابراھیم قدصدقت الرؤیا (والصّٰفّٰت)

اے ابراہیم! بے شک تو نے خواب سچا کر دکھایا۔

6......یایحییٰ خذ الکتٰب بقوۃ (مریم:12)

اے یحییٰ! کتاب کو مضبوطی سے تھام

7......وما تلک بیمینک یٰموسیٰ (طٰہٰ:17)

اور یہ تیرے داہنے ہاتھ میں کیا ہے، اے موسیٰ!

لیکن جب نبی کریم ﷺ کو مخاطب کرنے کی باری آئی تو باری تعالیٰ نے انداز ہی بدل دیا، مخاطبہ کا زاویہ ہی تبدیل کر دیا۔ مثلاً

8......یاایھا الرسول بلغ ما انزل الیک (المائدہ:67)

اے رسول! پہنچا دو جو کچھ اتارا تمہیں تمہارے رب کی طرف سے۔

9......یاایھا النبی جاھد الکفار والمنٰفقین واغلظ علیھم (التوبہ:73)

اے نبی! جہاد فرماؤ کافروں اور منافقوں پر اور ان پر سختی کرو

10......یاایھا المزمل o قم اللیل الا قلیلاً o (المزمل:2,1)

اے کملی اوڑھنے والے محبوب، رات کو قیام کرو سوائے تھوڑی رات کے

11......یاایھا المدثر o قم فانذر o (المدثر:2,1)

اے چادر اوڑھنے والے محبوب! کھڑے ہو جاؤ اور لوگوں کو ڈر سناؤ۔

12......یٰس o والقرآن الحکیم o انک لمن المرسلین (یٰس:1 تا3)

یٰس! قسم ہے حکمت والے قرآن کی، تم ضرور رسولوں میں سے ہو

پورا قرآن کریم پڑھتے جایئے، لیکن ایک آیت بھی ایسی نہیں ملے گی جہاں باری تعالیٰ نے سرور کون ومکان ﷺ کو نام لے کر مخاطب کیا ہو۔ حالانکہ باقی جملہ انبیاء کرام کو نام لے کر مخاطب کیا گیا ہے۔ جس کا خود باری تعالیٰ اتنا لحاظ فرمائے، اس تاجدار سے افضل کون ہو سکتا ہے؟

5۔خامساً

حواریوں کا عیسٰی علیہ السلام سے ایک مخاطبہ قرآن کریم نے یوں نقل فرمایا ہے۔

واذ قال الحواریون یاعیسٰی ابن مریم ھل یستطیع ربک ان ینزل علینا مآئدۃ من السمآء (المائدہ:112)

اور جب کہا حواریوں نے، اے عیسٰی ابن مریم، کیا آپ کا رب ہم پر آسمان سے کھانے نازل کر سکتا ہے؟

یعنی انہوں نے اپنے نبی کو نام لے کر مخاطب کیا۔ یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ باری تعالیٰ کی طرف سے اس بات کی ممانعت نہ ہو گی۔ اسی طرح دوسری امتوں نے بھی اپنے نبیوں کو نام لے کر مخاطب کیا۔ مثلاً

2......واذ قلتم یاموسیٰ لن نصبر علیٰ طعام واحد (البقرہ:61)

جب تم نے کہا کہ اے موسیٰ! ہم ایک کھانے پر صبر نہیں کر سکتے۔

3......واذ قلتم یا موسیٰ لن نؤمن لک حتی نری اللہ جھرۃ (البقرہ:55)

اور جب تم نے کہا کہ اے موسیٰ ہم آپ کا ہرگز یقین نہیں کریں گے۔ جب تک خدا کو اعلانیہ نہ دیکھ لیں۔

اس کے برعکس نبی کریم ﷺ کو نام لے کر مخاطب کرنے اور آپ کے لئے عام اور ہلکے الفاظ استعمال کرنے سے باری تعالیٰ نے روک دیا۔

4......لاتجعلوا دعآء الرسول بینکم کدعآء بعضکم بعضا (النور:63)

رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسے تم ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔

5......موجودہ انجیل کے اندر ہے "اس (عیسٰی علیہ السلام) نے ان (حواریوں) سے پوچھا، لیکن تم مجھے کیا کہتے ہو؟ پطرس نے جواب میں کہا "تو مسیح ہے" (انجیل مرقس 29:8)

صاف ظاہر ہوا کہ جس رسول اللہ ﷺ کی باری تعالیٰ تعظیم کا حکم دے رہا ہے، وہی ساری کائنات سے افضل ہے۔

والحمد للہ علی ذلک

اعتراض نمبر 9

اللہ تعالیٰ تمام نبیوں کو استغفار کا حکم دیتا ہے سوائے مسیح علیہ السلام کے؟

جواب

تمام انبیاء کرام علیہم السلام معصوم ہیں۔ باری تعالیٰ نے انہیں گناہوں سے پاک رکھا۔ کیونکہ انہیں گناہ گاروں کی ہدایت کے لئے بھیجا جاتا تھا، جو خود گناہ گار ہو، وہ دوسروں کی کبھی بھی پوری طرح اصلاح نہیں کر سکتا۔ جب انبیاء کرام نے کوئی گناہ ہی نہیں کیا، تو پھر ان کا استغفار کرنا کیسا؟

2۔ثانیاً

اللہ تبارک وتعالیٰ انبیاء کرام کو جس استغفار کا حکم دیتا ہے، اس سے مراد اُمّت کے گناہ گاروں کی سفارش ہے اور اس سفارش کے لئے جتنی جس نبی کو زیادہ اجازت ملے، اتنا ہی انعام خداوندی ہے، جس نبی کو استغفار کرنے کی اجازت نہ ملی تو یہ اس نبی کی اُمّت کے شدید بدبخت ہونے کی دلیل ہے۔ پادری صاحب اگر عیسیٰ علیہ السلام کو استغفار کی اجازت نہیں ملی تو ہم کیا کریں؟ تختہ دار پر بھی تو آپ حضرات نے ہی عیسیٰ علیہ السلام کو چڑھایا تھا۔ پھر رونا کیسا؟

3۔ثالثاً

عیسیٰ علیہ السلام کو واقعی اپنی اُمّت کے لئے استغفار کرنے کی اجازت نہ ملی۔ کیونکہ بنی اسرائیل نے جو کچھ عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کیا اور انجیل مقدس کی گت بنائی، وہ ساری دنیا پر روشن ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو سفارش کرنے کی بجائے بنی اسرائیل کے کفار پر لعنت کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ قرآن کریم میں ہے۔

لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علیٰ لسان داؤد و عیسیٰ ابن مریم (المائدہ:78)

لعنت کیے گئے ہیں وہ جنھوں نے کفر کیا نبی اسرائیل میں سے داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبان سے

اس کے باوجود پادری صاحب اپنی بدبختی کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی افضلیت کا ثبوت ٹھہراتے ہیں۔

4۔رابعاً

عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم میں سے 12 آدمیوں کو اپنا ساتھی بنالیا۔ جنہیں قرآنی اصطلاح میں "حواری" کہتے ہیں۔

پطرس اور یہودا اسکریوتی بھی انہی 12 میں سے تھے۔ اب موجودہ انجیل کی سنیئے:

1...... "پطرس نے جواب میں ان سے کہا، گو سب تیری بابت ٹھوکر کھائیں، لیکن میں کبھی ٹھوکر نہ کھاؤں گا، یسوع نے اس سے کہا میں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ اسی وقت مرغ کے بانگ دینے سے پہلے تو تین بار میرا انکار کرے گا"
(انجیل متی 34,33:26، انجیل مرقس 338، ایل لوقا 34:22)

2...... مگر اس (عیسٰی علیہ السلام) نے مڑ کر اپنے شاگردوں پر نگاہ کر کے پطرس کو ملامت کی اور کہا، اے شیطان! میرے سامنے سے دور ہو، کیونکہ تو خدا کی باتوں کا نہیں بلکہ آدمیوں کی باتوں کا خیال رکھتا ہے (انجیل مرقس 33:9)

3...... اس وقت ان بارہ میں سے ایک نے، جس کا نام یہوداہ اسکریوتی تھا، سردار کاہنوں کے پاس جا کر کہا کہ اگر میں اسے (عیسٰی علیہ السلام کو) تمہارے حوالے کردوں تو مجھے کیا دو گے؟ انہوں نے اسے 30 روپے تول کر دے دیئے اور اس وقت سے اسے پکڑوانے کا موقع ڈھونڈنے لگا۔
(انجیل متی 14:26 تا 16، انجیل مرقس 11,10:14)

4...... پھر وہ گیارہ کو بھی جب وہ کھانا کھانے، بیٹھے تھے، دکھائی دیا اور اس (عیسٰی علیہ السلام) نے ان (حواریوں) کی بے اعتقادی اور سخت دلی پر ان کو ملامت کی، کیونکہ جنہوں نے اس کے جی اٹھنے کے بعد اسے دیکھا تھا، انہوں نے اس کا یقین نہ کیا تھا (مرقس، انجیل 14:16)

قارئین کرام! غور تو فرمائیں کہ بنی اسرائیل نے ان کی ہدایت کو قبول نہ کیا، بلکہ سولی پر چڑھانے گئے، بلکہ بقول موجودہ انجیل سولی پر چڑھا دیا۔ رہے 12 شاگرد، یہوداہ اسکریوتی خود آپ کو گرفتار کرانے والا، اور راشی ہوا۔ باقی 11 کو بقول انجیل، عیسٰی علیہ السلام نے شیطان، دنیادار، خدا کا نافرمان، بے اعتقاد، سخت دل، قابل ملامت اور منکر کہا۔ تو بتایئے عیسٰی علیہ السلام استغفار کس کے لئے کرتے؟ ان کی اُمت میں رہ کون گیا تھا؟

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو خود ہی اپنے جال میں صیاد آ گیا

اعتراض نمبر 10

قرآن کریم میں مسیح علیہ السلام کے متعلق لکھا ہے کہ علم غیب جانتے تھے، لیکن رسول کریم ﷺ کے متعلق علم غیب سے لاعلمی ہی قرآن کریم میں ذکر ہے، نیز لکھا ہے کہ سوائے خدا کے کوئی بھی غیب کے متعلق خبر نہیں رکھتا۔

جواب

دراصل پادری صاحب کا دین و مذہب ہی جھوٹ بولنا ہے۔ آیئے اس دعوے کو ہم بہ دلائل ثابت کریں۔ قرآن کریم میں ہے

1......انما اللہ الہ واحد (النساء:71) بے شک اللہ اکیلا معبود ہے

2......قل ھو اللہ احد (اخلاص) فرمادو کہ وہ اللہ ایک ہے

3......موجودہ انجیل میں بھی ہے "یسوع نے جواب دیا کہ اول یہ ہے کہ اے اسرائیل سن! خداوند ہمارا خدا ایک ہی خداوند ہے" (انجیل مرقس:30:12)

4......یہ وحدانیت کا تصور ذہن میں رکھئے اور کلام الٰہی کے جلوے دیکھئے:

وللہ غیب السمٰوات والارض (النحل:77) اور اللہ ہی کے لئے ہیں آسمانوں اور زمین کی چھپی ہوئی چیزیں

5......لایعلم من فی السمٰوٰت والارض الغیب الا اللہ (النحل:65)

غیب نہیں جانتے خواہ کوئی آسمانوں میں ہوں یا زمین میں، مگر صرف اللہ

قارئین کرام! غور فرمائیں کہ ان آیات میں اللہ وحدہ لاشریک نے اپنے سوا دوسروں کے غیب جاننے کی مطلقاً نفی فرمائی ہے۔ پھر پادری صاحب نے نفی کے زمرے سے عیسٰی علیہ السلام کو کس طرح باہر نکالا؟

2۔ ثانیاً

پادری صاحب کو اسلام پر اعتراض کرنے کا شوق ہے، جو انہیں آسان کام نظر آیا، حالانکہ علم کی انہیں ہوا تک بھی نہیں لگی۔ آیئے! ہم علم غیب کی ان جملہ آیتوں میں جو نفی اور اثبات کرتی ہیں، مطابقت دکھائیں۔

علم غیب کی اقسام

معلوم ہونا چاہئے کہ علم غیب کی دو قسمیں ہیں۔

1......علم غیب ذاتی

وہ جو اپنی ذات سے حاصل ہو، کسی کا عطا کیا ہوا نہ ہو۔ یہ علم صرف پروردگار عالم کی ذات کے ساتھ خاص ہے۔ اس طرح کا علم غیب مخلوق میں سے کسی کے لئے ثابت کرنا، خواہ ایک چیز کا ہی علم کوئی ثابت کرے تو وہ کافر، مشرک اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

2......علم غیب عطائی

وہ علم ہے جو اپنے آپ حاصل نہ ہو، بلکہ باری تعالیٰ کا عطا فرمایا ہوا ہو۔

علم غیب عطائی کی اقسام

اس کی بھی دو قسمیں ہیں۔

1......کل علم غیب عطائی

یعنی کسی کے لئے جمیع معلومات الٰہیہ کا علم بالعطا ماننا۔ ایسا عقیدہ رکھنا بھی غلط اور خلاف اسلام ہے۔

2......بعض علم غیب عطائی

یعنی کچھ معلومات الٰہیہ کا علم، پروردگار عالم کی عطا سے ماننا۔ یہ انبیاء کرام کے لئے اعلیٰ قدر مراتب قرآن کریم سے ثابت ہے۔ اس میں صرف عیسٰی علیہ السلام ہی کیا تخصیص ہے۔

1......ما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب و لکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشآء (آل عمران:179)

اللہ کی یہ شان نہیں کہ اے عام لوگو! تمہیں غیب پر مطلع کر دے بلکہ اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہے۔

2......عالم الغیب فلا یظھر علیٰ غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول (الجن:26-27)

غیب کا جاننے والا، تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا، سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔

ہمارے اس دعوے پر دو آیتیں شاہد عادل اور حکم فصل ہیں۔

3۔ ثالثاً

پادری صاحب تو قرآن کریم میں یہ لکھا ہوا بتاتے ہیں۔

(الف)......"خدا کے سوا کوئی بھی غیب کی خبر نہیں رکھتا"

اور ساتھ ہی یہ بھی کہتے ہیں۔

(ب)......"مسیح علیہ السلام کے متعلق لکھا ہے کہ وہ غیب جانتے تھے"۔

ان کی یہ دونوں باتیں متضاد ہیں اور دونوں بیک وقت صحیح نہیں ہو سکتیں۔ اب پادری صاحب اتنا بتا دیں کہ وہ اپنے کون سے دعوے میں سچے ہیں اور کون سے میں جھوٹے؟ یا قرآن کریم میں یہ لکھا ہوا دکھا دیں کہ اللہ اور عیسٰی کے سوا کوئی بھی غیب کے متعلق خبر نہیں رکھتا۔

ھاتو برھانکم ان کنتم صادقین (البقرہ:111) لاؤ اپنی دلیل اگر تم سچے ہو

4۔رابعاً

عیسٰی علیہ السلام کا علم بیان کرنے والی ایک آیت تو پادری صاحب کو نظر آ گئی، لیکن نبی کریم ﷺ کے علوم غیبیہ کو بیان کرنے والی سینکڑوں آیات انہیں کیوں نظر نہ آئیں؟ تعصب کی پٹی کو آنکھوں سے ہٹا دینا چاہئے۔

5۔خامساً

جن آیات میں مخلوق کے علم غیب کی نفی کی گئی ہے، وہاں ذاتی علم اور جمیع معلومات الٰہیہ کے جاننے کی نفی ہے۔ایسا علم نہ عیسٰی علیہ السلام کو حاصل ہے، نہ نبی کریم ﷺ یا کسی اور کو...... ہاں! باری تعالٰی کی عطاء سے جو عیسٰی علیہ السلام کو علم غیب حاصل ہے۔اس سے ہمیں قطعاً انکار نہیں، لیکن نبی کریم ﷺ کو ایسا علم غیب ان سے سینکڑوں گنا زیادہ حاصل ہے جس پر قرآن کریم شاہد ہے۔

6۔سادساً

عیسٰی علیہ السلام قوم بنی اسرائیل کو جن کی طرف وہ نبی بنا کر بھیجے گئے تھے، مخاطب کر کے فرماتے ہیں۔

وانبئکم بما تاکلون وما تدخرون فی بیوتکم (آل عمران:49)

اور میں تمہیں بتا دیتا ہوں جو تم کھاتے ہو اور جو اپنے گھروں میں جمع کر کے رکھتے ہو۔

یہ عیسٰی علیہ السلام کی معجزانہ نظر کا قرآن کریم نے ذکر کیا ہے۔اس کے ساتھ ہی بنی اسرائیل کی تعداد اور ملک شام کا رقبہ بھی قارئین کے پیش نظر رہے۔

7۔سابعاً

قرآن کریم میں ہے۔

وکذالک نری ابراھیم ملکوت السمٰوٰت والارض (الانعام:75)

اور اسی طرح ہم ابراہیم کو دکھاتے ہیں ساری بادشاہی آسمانوں اور زمین کی

پادری صاحب! عیسٰی علیہ السلام کی نظر پورے بنی اسرائیل کو دیکھ لیتی تھی، اور ابراہیم علیہ السلام آسمانوں اور زمین کی ساری کائنات کو...... بتائیے کون افضل ہے؟ ذرا جلدی بتائیے!

قرآن کریم میں ہے۔

تبارک الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعلمین نذیراً (الفرقان:1)

بڑی برکت والا ہے، وہ جس نے اتارا قرآن اپنے بندے پر تا کہ تمام جہانوں کے لئے ڈر سنانے والا ہو۔

یعنی حضور ﷺ ساری کائنات کے نبی ہیں اور اس "عالمین" کے زمرے میں انبیاء کرام بھی آ گئے۔ جب ابراہیم علیہ السلام کے علوم اس درجہ ہیں، تو نبی الانبیاء جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے علوم کا کون اندازہ کر سکتا ہے؟

1......انا ارسلنا الیکم رسولاً شاھداً علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولاً (المزمل:15)

اے دنیاوالو! ہم نے تمہاری طرف ایسا رسول بھیجا ہے جو تم پر حاضر و ناظر ہے، جیسے فرعون کی طرف رسول بھیجا تھا۔

2......فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشھید و جئنا بک علیٰ ھؤلآء شھیدا (النساء:41)

اس وقت کیا ہوگا جب ہم ہر امّت سے ایک گواہ لائیں گے، اور اے محبوب! تمہیں ان سب پر گواہ بنا کر لایا جائے گا۔

شاہد کو گواہ اس لئے کہتے ہیں کہ وہ موقع پر حاضر ہوتا ہے۔

معلوم ہوا کہ عیسٰی علیہ السلام کی نظر بنی اسرائیل پر تھی لیکن حضور علیہ السلام کی نگاہیں ساری کائنات، تمام امتوں اور ان کے افعال پر ہیں۔

3......یاایھا النبی انا ارسلنک شاھداً و مبشراً و نذیراً و داعیاً الیٰ اللہ باذنہ و سراجاً منیرا (الاحزاب:45-46)

اے نبی! بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور چمکا دینے والا سورج۔

بہ حیثیت رسول یہاں نبی کریم ﷺ کی پانچ صفات بیان کی گئی ہیں۔ جن میں پہلی صفت شاہد یعنی گواہ ہے۔

8۔ ثامناً

باری تعالٰی نے فرمایا

الرحمٰن o علم القرآن o خلق الانسان علمہ البیان o (الرحمٰن:1-3)

رحمٰن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا۔ انسان کامل کو پیدا کیا اور اسے بیان سکھایا۔

آیئے دیکھیں قرآن میں کیا کچھ ہے۔

ما فرطنا فی الکتٰب من شیء (الانعام:38) ہم نے اس کتاب میں کوئی چیز اٹھا نہیں رکھی

وکل شیءٍ احصینٰہ فی امام مبین (یٰس:12)اور ہر چیز ہم نے گن رکھی ہے،ایک روشن کتاب میں

وکل صغیر و کبیر مستطر (القمر:53)اور ہر چھوٹی بڑی چیز لکھی ہوئی ہے

ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین (الانعام:59)

اور نہیں ہے کوئی تر چیز اور نہ خشک چیز مگر وہ ایک روشن کتاب میں لکھی ہوئی ہے۔

ماکان حدیثا یفتریٰ ولکن تصدیق الذی بین یدیہ وتفصیل کل شیءٍ (یوسف:11)

یہ (قرآن) کوئی گھڑی ہوئی بات نہیں بلکہ یہ اپنے سے پہلے کلاموں کی تصدیق کرتا ہے اور ہر چیز کی تفصیل ہے۔

ثابت ہوا کہ قرآن میں ہر چھوٹی بڑی اور خشک وتر چیز کا ذکر اور اس کا تفصیلی بیان ہے، پس ثابت ہوا کہ نبی کریم ﷺ کو دنیا کی ہر چیز کا تفصیلی علم ہے۔

9۔تاسعاً

وما ھو علی الغیب بضنین (التکویر:24)اور یہ (نبی کریم) غیب بتانے میں بخیل نہیں

بخیل وہ ہوتا ہے جس کے پاس مال ہو اور اس میں سے خرچ نہ کرے۔معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کے پاس اللہ تعالیٰ کی عطاء سے غیب کے خزانے ہیں۔اور آپ بخل نہیں کرتے بلکہ بعض باتیں دوسروں کو بتا بھی دیتے ہیں۔اگر آپ کے پاس غیب کا عطائی علم نہ ہوتا تو پھر بخل کرنے کا کیا مطلب؟

ذلک من انباء الغیب نوحیہ الیک (آل عمران)

اے محبوب! یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم تمہیں بطور وحی (خفیہ طور پر) بتا رہے ہیں۔

معلوم ہوا کہ آپ کو بذریعہ وحی بھی غیبی علوم سے آگاہ فرمایا جاتا تھا۔

الم تر کیف فعل ربک باصحٰب الفیل (الفیل:1)

اے محبوب! کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہارے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کچھ کیا؟

الم تر کیف فعل ربک بعاد

اے محبوب! کیا تم نے نہ دیکھا کہ تمہارے رب نے عاد قوم کے ساتھ کیا کیا؟

جس سرکار ﷺ کی نگاہیں قوم عاد اور ثمود کے حالات دیکھتی تھیں۔ابرہہ ہاتھیوں والے کا حشر دیکھا،تمام امتوں کے تفصیلی حالات دیکھے،اس سرکار ﷺ کے علم الیقین،عین الیقین اور حق الیقین کا کون مقابلہ کرسکتا ہے؟

5......وعلمک مالم تکن تعلم ، وکان فضل اللہ علیک عظیماً (النساء:113)

اور اے محبوب! ہم نے تمہیں سکھا دیا جو تم نہیں جانتے اور تم پر اللہ کا بڑا فضل ہے۔

جائے غور ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فخر دو عالم ﷺ پر جو فضل و کرم ہے وہ عظیم ہے اور یہ ساری دنیا باوجود اتنی وسعت کے اپنی تمام متاع سمیت قلیل ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے۔

قل متاع الدنیا قلیل (النساء) تم فرما دو کہ دنیا کا فائدہ تھوڑا ہے۔

اس قلیل دنیا کے افراد، فضل عظیم کا اندازہ کس طرح کر سکتے ہیں؟

10۔عاشراً

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہزاروں میں سے چند احادیث بھی سردست بطور نمونہ پیش کر دوں۔

1......ان اللہ قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیھاد والیٰ ماھو کائن فیھا الیٰ یوم القیٰمۃ کانما انظر الیٰ کفی ھذا (طبرانی، مواہب لدنیہ، بیہقی، دارمی)

بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لئے دنیا کے پردے اٹھا دیئے، پس میں دنیا کو، اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے، اسے اس طرح دیکھ رہا ہوں۔ جیسے اپنی اس ہتھیلی کو

2......ان اللہ زویٰ لی الارض فرایت مشارقھا ومغاربھا (مشکوٰۃ شریف)

اللہ تعالیٰ نے میرے لئے زمین سمیٹ دی ہے، پس میں نے اس کے مشرقوں اور مغربوں کو دیکھ لیا ہے۔

3......فتجلی لی کل شیٔ وعرفت (ترمذی شریف) پس مجھ پر ہر چیز روشن ہوگئی اور میں نے سب کو جان لیا

4......رأیت ربی عزوجل فی احسن صورۃ فوضع کفہ بین کتفی فوجدت بردھا بین ثدی فعلمت ما فی السمٰوٰت والارض (ترمذی شریف)

شب معراج میں نے اپنے رب عزوجل کو احسن صورت میں دیکھا۔ باری تعالیٰ نے اپنا دست قدرت میرے کندھوں کے درمیان رکھا۔ جس کی ٹھنڈک میں نے سینے میں محسوس کی۔ پس میں نے آسمانوں اور زمین کی ہر چیز کو جان لیا۔

5......ماترک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من قائد فتنۃ الی ان تنقضی الدنیا یبلغ من ثلث مائۃ فصاعداً قد سماہ لنا باسمہ واسم ابیہ واسم قبیلتہ (ابوداؤد شریف)

دنیا کے ختم ہونے تک کوئی سرگروہ فتنہ پردازان ایسا نہیں ہوگا جس کا نبی کریم ﷺ نے ہمیں نام نہ بتا دیا ہو، مع اس کے باپ اور قبیلہ کے نام کے۔ ان فتنہ سامانوں کی تعداد 300 سے کچھ زائد بنتی ہے۔

اعتراض نمبر 11

قرآن کریم میں حضرت عیسیٰ کی امت کے متعلق دیگر اقوام پر قیامت تک رہنے کا وعدہ ہے۔ مسلمانوں پر بھی اس کا غلبہ ثابت ہے۔

جواب:

پہلے تو پادری صاحب موجودہ عیسائیوں کو امت عیسیٰ ثابت کر کے دکھائیں۔ جن لوگوں نے عیسیٰ علیہ السلام کی پیروی کرنے کی بجائے انہیں سولی پر چڑھایا۔ انجیل کو بدل دیا۔ عیسیٰ علیہ السلام کی زبانی جن پر لعنت ہوئی وہ اس کے امتی کیسے بن گئے؟

2......ثانیاً: موجودہ عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کہتے ہیں۔ خدا کی امت نہیں ہوتی لہٰذا عیسائی کسی کے بھی امتی نہیں۔

3......ثالثاً......دنیا کا نظام ہے۔

تلک الایام نداولها بین الناس (آل عمران:140)

یہ دن ہیں جن میں ہم نے لوگوں کے لئے باریاں رکھی ہیں۔

اور اس قانون کے مطابق نظام چلتا ہے۔ آج نصاریٰ کو اپنا غلبہ حقانیت کی دلیل نظر آنے لگا ہے۔ لیکن حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت سے صلیبی جنگوں کے آخر تک، جب کہ عیسائیت پر نزع کا عالم طاری تھا، عیسائی حضرات مسلمانوں کے غلبہ کو ان کی حقانیت کی دلیل ماننے سے انکار کر دیا کرتے تھے۔

4......رابعاً: غلبہ سے مراد یہاں بہ لحاظ دلائل غلبہ ہے۔ یعنی باطل کبھی بھی دلائل کے میدان میں حق کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ عیسیٰ علیہ السلام کی پیش گوئی کے مطابق (جیسا کہ قرآن کریم، اور موجودہ انجیل میں ہے) کہ میرے بعد ایک عظیم الشان رسول آرہے ہیں۔ ان پر ایمان لانا، مسلمانوں نے ان کا حکم مانا، اور نبی آخر الزماں ﷺ پر ایمان لے آئے۔ عیسائیوں نے آپ کی بات نہ مانی اور نبی آخر الزماں ﷺ پر ایمان نہ لائے۔ اس سے ثابت ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام کی پیروی کرنے والے مسلمان ہیں، نہ کہ عیسائی۔ قرآن کریم میں بھی:

الذین اتبعوک (وہ جو تیری پیروی کریں گے)

یہی وجہ ہے کہ یہود و نصاریٰ، اور جملہ مذاہب عالم والوں نے بارہا مسلمانوں سے دلائل کے میدان میں مقابلہ کر کے دیکھ لیا۔ مگر ہمیشہ منہ کی کھائی۔

5......خامساً: موجودہ عیسائیوں کی بلحاظ دولت وحکومت برتری اس بات کی روشن اور واضح دلیل ہے کہ یہ لوگ عیسٰی علیہ السلام کے اُمتی اور پیروکار ہی نہیں بلکہ مخالف اور "ذیاب فی ثیاب" ہیں غلبہ کی کہانی انجیل کی زبانی سن لیجئے:

1......"لیکن میں (عیسٰی علیہ السلام) تم سے کہتا ہوں کہ شریر کا مقابلہ نہ کرنا، بلکہ جو تیرے داہنے گال پر طمانچہ مارے، دوسرا بھی اسکی طرف پھیر دے۔ اور اگر کوئی تجھ پر نالش کر کے تیرا کرتہ لینا چاہے تو تو چولہ بھی لے لینے دے (انجیل متی 5:39، 40، انجیل لوقا 6:30)

2......"اونٹ کا سوئی کے ناکے میں سے گزر جانا اس سے آسان ہے کہ دولت مند خدا کی بادشاہی میں داخل ہو" (انجیل مرقس 10:25، انجیل متی 19:24)

3......"اپنے واسطے زمین پر مال جمع نہ کرو، جہاں کیڑا اور زنگ خراب کرتا ہے اور جہاں چور نقب لگاتے اور چراتے ہیں، کیونکہ جہاں تیرا مال ہے وہیں تیرا دل بھی لگا رہے گا (انجیل متی 6:19،21)

پادری صاحب! عیسائیت کا غلبہ عیسٰی علیہ السلام سے منہ موڑنے اور ان کی تعلیمات کو پس پشت پھینکنے کے باوجود بھی حقانیت ہے؟ موجودہ عیسائیوں کا صاحب ثروت وحکومت ہونا بھی ثابت کرتا ہے کہ یہ عیسٰی علیہ السلام کے مخالف ہیں۔

6......سادساً: آیئے انجیل سے پیش گوئی سنئے:

"لیکن مددگار یعنی روح القدس جسے میرے نام سے بھیجے گا، وہی تمہیں سب باتیں سکھائے گا اور جو کچھ میں نے تم سے کہا ہے، وہ سب تمہیں یاد دلائے گا اور اب میں نے تم سے اس کے ہونے سے پہلے کہہ دیا ہے جب وہ ہو جائے تو تم یقین کرو اس کے بعد میں تم سے بہت سی باتیں نہ کروں گا، کیونکہ دنیا کا سردار آتا ہے اور مجھ میں اس کا کچھ نہیں (انجیل یوحنا 15:25،29،30)

پادری صاحب! ان صفات کا حامل عیسٰی علیہ السلام کے بعد سوائے نبی کریم ﷺ کے اور کون ہوا ہے؟ آپ جبرئیل علیہ السلام یا جس کا بھی نام بتائیں اس میں یہ صفات (جو عیسٰی علیہ السلام نے بتائیں) ہرگز نہیں ہوں گی۔

مزید سنئے!

"اور جو کوئی ابن آدم (عیسٰی علیہ السلام) کے خلاف کوئی بات کہے اس کو معاف کیا جائے گا، لیکن جو روح القدس کے حق میں کفر بکے، اس کو معاف نہ کیا جائے گا (انجیل لوقا 12:9)

اب انجیل کی مذکورہ پیش گوئیوں کو قرآن کریم کی اس بشارت سے ملایئے جو حضرت عیسٰی علیہ السلام نے سنائی۔

ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد (الصف:6)

اور میں تمہیں ایک رسول کی خوشخبری سناتا ہوں جو میرے بعد تشریف لائیں گے، ان کا اسم گرامی احمد ہوگا۔

کیوں صاحب! انجیل اور قرآن کریم کے حوالوں سے ثابت ہوا یا نہیں کہ نبی کریم ﷺ برحق نبی، سارے رسولوں سے افضل اور باری تعالیٰ کے سب سے لاڈلے رسول ہیں...... کہو ہیں اور ضرور ہیں۔

وہ رضا کے نیزہ کی مار ہے کہ عدو کے سینہ میں غار ہے
کسے چارہ جوئی کا وار ہے، یہ وار، وار سے پار ہے

6......سابعاً: یہ تو انجیل سے ثابت کیا، اب قرآن سے بھی غلبہ اور حقانیت کی ایک حجت قائم کردوں۔

واذ اخذ اللہ میثاق النبین لما اٰتیتکم من کتاب و حکمۃ، ثم جآء کم رسول مصدق لما معکم لتومنن بہ ولتنصرنہ، قال ء اقررتم واخذتم علیٰ ذلکم اصری، قالو اقررنا قال فاشھدوا وانا معکم من الشٰھدین، فمن تولیٰ بعد ذلک فاولٰئک ھم الفٰسقون (آل عمران: 81-82)

اے محبوب! یاد کرو جب اللہ نے تمام نبیوں سے عہد لیا تھا کہ جب میں تمہیں کتاب اور حکمت دوں، پھر تمہارے وہ رسول تشریف لائیں جو تمہاری شریعتوں کی تصدیق کرتا ہو تو تم ضرور ہی اس پر ایمان لانا اور ضرور ہی اس کی مدد کرنا۔ فرمایا کیا تمہیں اس بات کا اقرار ہے اور یہ بھاری ذمہ داری منظور کرتے ہو؟ سب نے عرض کیا کہ ہم اقرار کرتے ہیں۔ فرمایا کہ ایک دوسرے پر گواہ بن جاؤ اور میں تم سب پر گواہ ہوں۔ اس کے بعد بھی جو روگردانی کرے گا۔ وہ نافرمان ہے۔

اللہ اللہ! انبیاء کرام کے معصوم گروہ سے باری تعالیٰ نے اپنے محبوب کی رسالت پر ایمان لانے اور ان کی مدد کرنے کا کتنی تاکیدوں کے ساتھ عہد لیا۔ اس نبیوں کے نبی اور رسولوں کے رسول سے کون افضل ہو سکتا ہے؟

سیرت حضرت عیسیٰ علیہ السلام

قرآن اور بائبل کی روشنی میں

نام اور القاب

عیسیٰ:

آپ کا نام یشوع، عبرانی میں یسوع اور عربی میں عیسیٰ تھا جو انگریزی میں CHRIST بن گیا۔ یسوع کے معنی سید اور مبارک کے ہیں۔ نیز اس کا معنی ہے "نجات دلانے والا"

مسیح:

آپ علیہ السلام کا دوسرا نام مسیح ہے جو مسح سے مشتق ہے۔ مسح کے معنی کسی چیز پر ہاتھ پھیرنا اور اس سے برا اثر دور کرنا ہے یعنی بیماری دور کرنا (مفردات القرآن، از امام راغب)

سیر اور چلنے کو بھی مسح کہتے ہیں۔

"قیل مسمی عیسا مسیحا فی الارض ای ذاھبا فیھا"

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام مسیح اس لئے رکھا گیا کہ وہ زمین پر چلنے والے یا سیاحت کرنے والے تھے"

یسوع ناصری:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو "یسوع ناصری" ناصرہ قصبہ کی نسبت سے کہا جاتا ہے۔

الغرض آپ کا ذاتی نام یشوع یا یسوع عیسیٰ تھا۔ مسیح آپ کا وضعی نام تھا اور ناصری آپ کا لقب تھا۔ نیز ابن مریم کنیت تھی۔

قرآن اور مقدس کتب

مستند شواہد:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے بارے میں مستند تاریخی شواہد صرف قرآن حکیم میں موجود ہیں لیکن قرآن حکیم کا مقصود ان کی زندگی کا بیان اور تذکرہ نہیں تھا۔ اس لئے تفصیلات یہاں موجود نہیں۔ صرف اور صرف بنیادی مباحث کو جو ضروری تھیں، بیان کیا گیا ہے۔ تفصیلات کے لئے لامحالہ عیسائیت کے ماخذوں کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے جن میں اناجیل اربعہ اور اپوکریفہ (Apocrypha) لٹریچر شامل ہے۔

انا جیل اربعہ اور اپوکریفہ:

انا جیل اربعہ میں سے انجیل مرقس، انجیل متی اور انجیل لوقا بیانیہ اور تفصیلی ہیں۔ ان تینوں کو Synoptic Gospels بھی کہا جاتا ہے۔ ان میں رنگ آمیزی شامل یا موجود نہیں ہے، لیکن انجیل یوحنا میں رنگ آمیزی موجود ہے اور خدا کا بیٹا بنانے کی تاویل سب سے پہلے اسی انجیل میں ظاہر ہوئی۔ ان اناجیل میں جتنی معلومات ہیں وہ بہت مختصر ہیں جبکہ ان سے کئی گنا تفصیلی لٹریچر اپوکریفہ (Apocrypha) میں شامل ہے۔

یہودیوں کی طرح عیسائیوں میں بھی وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ کچھ بناوٹی لٹریچر تیار ہوتا رہا۔ اگرچہ اس عقیدے کو اہمت حاصل نہ ہو سکی تاہم مذہبی لٹریچر میں اسے شامل سمجھا گیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام قرآن کی روشنی میں

نذر حنا اور مریم کی کفالت ذکریا میں:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کے بارے میں جہاں تک قرآن حکیم کا تعلق ہے تو یہ پتہ چلتا ہے کہ حضرت مریم رضی اللہ عنہا کو ان کی والدہ نے خدا کی نذر کیا ہوا تھا۔ پیدائش کے بعد حضرت ذکریا علیہ السلام نے ان کی کفالت کی ذمہ داریوں کو اٹھایا ہوا تھا۔ حضرت مریم ہیکل کی محرابوں میں سے ایک میں رہتی تھی۔

چنانچہ سورۂ آل عمران میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وکفلھا زکریا کلما دخل علیھا زکریا المحراب وجد عندھا رزقاً قال یٰمریم انیٰ لک ھذا قالت ھو من عنداللہ ان اللہ یرزق من یشآء بغیر حساب ٥ (سورۂ آل عمران، آیت 37 پارہ 3)

اور اسے زکریا کی نگہبانی میں دیا جب زکریا اس کے پاس اس کی نماز پڑھنے کی جگہ جاتے اس کے پاس نیا رزق پاتے کہا اے مریم یہ تیرے پاس کہاں سے آیا۔ بولیں وہ اللہ کے پاس سے ہے بے شک اللہ جسے چاہے بے گنتی دے۔

باعظمت مقام سے آگاہی:

بے شک یہ آیت اس حقیقت کو بیان کرتی ہے کہ حضرت مریم باعظمت مقام کی حامل اور برگزیدہ خاتون تھیں۔ اس مقام فضیلت کے بارے میں انہیں غیب سے اطلاع حاصل ہو چکی تھی۔ سورۂ آل عمران میں ہے۔

واذ قالت الملٰئکۃ یٰمریم ان اللہ اصطفٰک وطھرک واصطفٰک علیٰ نسآء العٰلمین ٥ یٰمریم اقنتی لربک واسجدی وارکعی مع الراکعین ٥ (آل عمران، آیت 43-42، پارہ 3)

اور جب فرشتوں نے کہا اے مریم بے شک اللہ نے تجھے چن لیا اور خوب ستھرا کیا اور آج سارے جہاں کی عورتوں سے تجھے پسند کیا۔ اے مریم اپنے رب کے حضور کھڑی ہو اور اس کے لئے سجدہ اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کر۔

بچے کی پیدائش کی خوشخبری:

اسی دوران حضرت مریم رضی اللہ عنہا کو ولادت مسیح کی بشارت دی گئی۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اذ قالت الملئكة يٰمريم ان الله يبشرك بكلمة منه اسمه المسيح عيسى ابن مريم وجيها في الدنيا والاخرة ومن المقربين ٥ ويكلم الناس في المهد و كهلاً ومن الصّٰلحين ٥ قالت ربي انىٰ يكون لي ولد ولم يمسسني بشر قال كذٰلك الله يخلق ما يشآء اذا قضىٰ امراً فانما يقول له كن فيكون ٥ ويعلمه الكتٰب والحكمة والتورٰة والانجيل ٥ ورسولاً الىٰ بني اسرائيل

اور یاد کرو جب فرشتوں نے مریم سے کہا اے مریم اللہ تجھے بشارت دیتا ہے اپنے پاس سے ایک کلمہ کی جس کا نام ہے مسیح عیسیٰ مریم کا بیٹا رودار ہوگا دنیا اور آخرت میں اور قرب والا اور لوگوں سے بات کرے گا پالنے میں اور پکی عمر میں اور خاصوں میں ہوگا۔ بولی اے میرے رب میرے بچہ کہاں سے ہوگا۔ مجھے تو کسی شخص نے ہاتھ نہ لگایا۔ فرمایا اللہ یوں ہی پیدا کرتا ہے جو چاہے جب کسی کام کا حکم فرمائے تو اس سے یہی کہتا ہے کہ ہو جا وہ فوراً ہو جاتا ہے اور اللہ سکھائے گا کتاب و حکمت اور توریت اور انجیل اور رسول ہوگا بنی اسرائیل کی طرف (سورۂ آل عمران، آیت 45 تا 49، پارہ 3)

لوگوں سے الگ تھلگ:

سورۃ المریم میں ہے:

فحملته فانتبذت به مكاناً قصيا

اب مریم نے اسے پیٹ میں لیا پھر اسے لئے ہوئے ایک دور جگہ چلی گئی (سورۃ المریم، آیت 22)

غم ہونا، صبر کی تلقین اور انعامات:

ارشاد باری تعالیٰ:

فاجآءها المخاض الىٰ جذع النخلة قالت يٰليتني مت قبل هذا وكنت نسياً منسياً ٥ فناداها من تحتهآ الا تحزني قد جعل ربك تحتك سرياً ٥ وهزي اليك بجذع النخلة تسقط عليك رطباً جنياً ٥ فكلي واشربي وقري عيناً

پھر اسے جننے کا درد ایک کھجور کی جڑ سے آیا۔ بولی ہائے کسی طرح میں اس سے پہلے مرگئی ہوتی اور بھولی بسری ہو جاتی تو اسے اس کے تلے سے پکارا کہ غم نہ کھا بے شک تیرے رب نے نیچے ایک نہر بہادی ہے اور کھجور کی جڑ پکڑ کر اپنی طرف ہلا تجھ پر تازی پکی کھجوریں گریں گی تو کھا اور پی اور آنکھ ٹھنڈی رکھ (سورۂ مریم آیت 23 تا 26، پارہ 16)

لوگوں کو جواب دینے کا طریقہ:

ارشاد باری تعالیٰ ہے

فاما ترین من البشر احداً فقولی انی نذرت للرحمن صوماً فلن اکلم الیوم انسیاً o

پھر اگر تو کسی آدمی کو دیکھے تو کہہ دینا میں نے آج رحمٰن کا روزہ مانا ہے تو آج ہرگز کسی آدمی سے بات نہ کروں گی (سورۂ مریم، آیت 26، پارہ 16)

قوم کے سوالات وطعن اور بچے کا خود جواب دینا:

سورۃ المریم میں ہے

فاتت به قومها تحمله قالوا یٰمریم لقد جئت شیاً فریاً o یاخت هٰرون ماکان ابوک امرا سوء وما کانت امک بغیاً o فاشارت الیه قالوا کیف نکلم من کان فی المهد صبیا o قال انی عبدالله اتٰنی الکتٰب وجعلنی نبیاً o وجعلنی مبٰرکاً این ما کنت و اوصٰنی بالصلوٰة والزکوٰة ما دمت حیاً o وبراً بوالدتی ولم یجعلنی جباراً شقیاً o والسلٰم علی یوم ولدت ویوم اموت ویوم ابعث حیاً o (سورۂ مریم، آیت 27 تا 33، پارہ 16)

تو اسے گود میں لئے اپنی قوم کے پاس آئی بولے اے مریم! بے شک تو نے بہت بری بات کی۔ اے ہارون کی بہن، تیرا باپ برا آدمی تھا، نہ تیری ماں بدکار اس پر مریم نے بچے کی طرف اشارہ کیا۔ وہ بولے ہم کیسے بات کریں۔ اس سے جو پالنے میں بچہ ہے۔ بچہ نے فرمایا میں ہوں اللہ کا بندہ۔ اس نے مجھے کتاب دی اور مجھے غیب کی خبریں بتانے والا (نبی) کیا اور اس نے مجھے مبارک کیا۔ میں کہیں ہوں اور مجھے نماز وزکوٰۃ کی تاکید فرمائی جب تک جیوں اور اپنی ماں سے اچھا سلوک کرنے والا اور مجھے زبردست بدبخت نہ کیا اور وہی سلامتی مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن مروں اور جس دن زندہ اٹھایا جاؤں۔

بچپن میں کلام بطور معجزہ:

درحقیقت یہ وہ مقدس نشانی تھی جس کا مقصد یہ تھا کہ منصب نبوت پر فائز ہونے کے بعد جب وہ لوگوں کے سامنے

آئیں گے تو لوگ خود ہی گواہی دیں گے کہ یہ بچہ گھوارے میں کلام کی وجہ سے ابتداء میں ہی غیر معمولی حیثیت کا مالک تھا۔ اس طرح لوگوں کے لئے ان کے پیغام کی قبولیت سے انکار کی کوئی گنجائش باقی نہ رہے گی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش اور حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش میں مماثلت:

ارشاد باری تعالیٰ ہے

ان مثل عیسٰی عند اللہ کمثل ادم خلقه من تراب ثم قال له کن فیکون ٥

عیسٰی کی کہاوت اللہ کے نزدیک آدم کی طرح ہے اسے مٹی سے بنایا پھر فرمایا ہو جا، وہ فوراً ہو جاتا ہے (سورۂ آل عمران، آیت 59)

یہ ہے عیسٰی مریم کا بیٹا سچی بات جس میں شک کرتے ہیں اللہ کو لائق نہیں کہ کسی کو اپنا بچہ ٹھہرائے، پاکی ہے اس کو جب کسی کام کا حکم فرماتا ہے تو یونہی کہ اس سے فرماتا ہے ہو جاؤ وہ فوراً ہو جاتا ہے اور عیسٰی نے کہا بے شک اللہ رب میرا اور تمہارا تو اس کی بندگی کرو۔ یہ سیدھی راہ ہے (سورۂ مریم، آیت 34 تا 36، پارہ 16)

رہائش گاہ:

ارشاد باری تعالیٰ ہے

وجعلنا ابن مریم وامه ایة واوینھمآ الیٰ ربوۃ ذات قرار و معین

اور ہم نے مریم اور اس کے بیٹے کو نشانی کیا اور انہیں ٹھکانا دیا اور بلند زمین جہاں بسنے کا مقام اور نگاہ کے سامنے بہتا پانی (سورۃ المومنون، آیت 50)

حضرت مریم کا زہد و تقویٰ:

حضرت مریم کی پاکیزگی، ان کے زہد و تقویٰ اور پرہیزگاری کی گواہی قرآن حکیم میں موجود ہے۔ حالات کی نوعیت کا تقاضا تھا کہ یہ واقعہ اس انداز سے وقوع پذیر ہو، تاکہ لوگ اپنے خالق اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں۔

حضرت یحییٰ و عیسیٰ علیہم السلام:

قرآن حکیم میں جہاں حضرت عیسٰی علیہ السلام کا تذکرہ ہے وہاں حضرت یحییٰ علیہ السلام کا بھی تفصیلی ذکر موجود ہے جو حضرت ذکریا علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ ان کی ولادت حضرت یحییٰ علیہ السلام کی ولادت ایک نشانی اور غیر معمولی کیفیت کا نشان

تھی۔ یہ یروشلم کے قریب ناصرہ (Nazareth) نامی جگہ پر رہتے تھے۔ انہوں نے بڑے ہو کر اصلاح قوم کا کام کیا اور قوم کو اخلاقی بے راہ روی اور رزائل سے بچنے کی تلقین کی۔ اس کے ساتھ ساتھ توبہ واستغفار کو اہمیت دی اور اس وقت کی رائج شدہ فحاشی اور بدعنوانیوں سے بچنے کی ہدایت کرتے تھے۔

[illegible]

"اگر تم نے ان باتوں کو نہ چھوڑا تو پھر وہ آنے والا آئے گا"

قرآن مجید میں ہے۔

"یحییٰ کلمۃ اللہ (حضرت عیسیٰ) کی خوشخبری دیا کرتے تھے"

حضرت یحییٰ علیہ السلام توبہ استغفار کی نشانی کے طور پر بپتسمہ دیتے تھے۔ انہوں نے اصلاحی سرگرمیوں میں جامعیت پیدا کرنے اور ان کو منظم کرنے کے لئے بیت ابارہ یا عبارہ کے مقام کو منتخب کیا جو دریائے اردن کے کنارے واقع تھا۔ ہر زمانے میں بدی کے مقابلہ میں نیکی بھی موجود ہوتی ہے۔ اگرچہ وہ دبی ہوئی کیوں نہ ہو۔ اس لئے جب حضرت یحییٰ علیہ السلام نے توبہ کی ترغیب دی تو نیک فطرت اور دین پسند لوگوں نے ان کی طرف رجوع کرنا شروع کیا۔ فحاشی کے اس زمانے میں ان کی سادہ اور بڑی حد تک متصوفانہ زندگی میں لوگوں کے لئے ایک خاص کشش تھی۔ ان کی اصلاحی کوششوں میں وسعت کے ساتھ ساتھ دشمن قومیں بھی مقابلہ پر آئیں۔ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی بپتسمہ دیا تھا اور فرمایا:

"میں نے تو تمہیں پانی سے بپتسمہ دیا ہے۔ لیکن تم لوگوں کو روح مقدس سے بپتسمہ دیا کرو"

بعد میں حضرت یحییٰ علیہ السلام کو بادشاہ نے قتل کروا دیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سعی توحید اور شریعت ربانی پہنچانا:

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ حضرت عیسیٰ عرض کریں گے

ما قلت لهم الا مآ امرتني به ان اعبدوا الله ربي وربكم و كنت عليهم شهيداً ما دمت فيهم فلما توفيتني كنت انت الرقيب عليهم وانت علىٰ كل شيء شهيد (سورۃ المائدہ، آیت 117-116، پارہ 7)

میں نے تو ان سے نہ کہا مگر وہی جو تو نے مجھے حکم دیا تھا کہ اللہ کو پوجو جو میرا بھی رب اور تمہارا بھی رب اور میں ان پر مطلع تھا جب تک میں ان میں رہا پھر جب تو نے مجھے اٹھا لیا تو تو ہی ان پر نگاہ رکھتا تھا اور ہر چیز تیرے سامنے حاضر ہے۔

عقیدہ صلیب کا رد:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اذ قال اللہ یٰعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی ومطھرک من الذین کفروا

(سورۂ آل عمران، آیت 55)

یاد کرو جب اللہ نے فرمایا اے عیسیٰ میں تجھے پوری عمر تک پہنچاؤں گا اور تجھے اپنی طرف اٹھالوں گا اور تجھے کافروں سے پاک کروں گا۔

سورۃ النساء میں ہے:

وقولھم انا قتلنا المسیح عیسیٰ ابن مریم رسول اللہ وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم وان الذین اختلفوا فیہ لفی شک منہ ما لھم بہ علم الا اتباع الظن وما قتلوہ یقینا o

(سورۂ نساء، آیت 157، پارہ 6)

اور ان کے اس کہنے پر کہ ہم نے مسیح عیسیٰ بن مریم اللہ کے رسول کو شہید کیا اور ہے یہ کہ انہوں نے نہ اسے قتل کیا اور نہ اسے سولی دی بلکہ ان کے لئے ان کی شبیہ کا ایک بنا دیا گیا اور وہ جو اس کے بارے میں اختلاف کر رہے ہیں ضرور اس کی طرف سے شبہ میں پڑے ہوئے ہیں۔ انہیں اس کی کچھ خبر نہیں مگر یہی گمان کی پیروی اور بے شک انہوں نے اس کو قتل نہیں کیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان کی جانب اٹھایا جانا اور قرب قیامت میں واپس آنا

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

بل رفعہ اللہ الیہ وکان اللہ عزیزاً حکیماً o وان من اھل الکتٰب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ ویوم القیٰمۃ یکون علیھم شھیداً o (سورۂ نساء، آیت 159-158، پارہ 6)

ترجمہ: بلکہ اللہ نے اسے اپنی طرف اٹھالیا اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔ کوئی کتابی ایسا نہیں جو اس کی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لائے اور قیامت کے دن وہ ان پر گواہ ہوگا۔

عقیدہ الوہیت کا رَد:

اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے:

واذ قال اللہ یٰعیسیٰ ابن مریم ء انت قلت للناس اتخذونی وامی الٰھین من دون اللہ قال سبحٰنک ما یکون لی ان اقول ما لیس لی بحق ان کنت قلتہ فقد علمتہ تعلم ما فی نفسی ولا اعلم ما فی نفسک انک انت علام الغیوب (سورۃ المائدہ، آیت 116)

اور جب اللہ فرمائے گا اے مریم کے بیٹے عیسیٰ کیا تو نے لوگوں سے کہہ دیا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو دو خدا بنالو اللہ کے

سوا، عرض کرے گا پاکی ہے تجھے مجھے روا نہیں کہ وہ بات کہوں جو مجھے نہیں پہونچتی اگر میں نے ایسا کہا ہو تو ضرور تجھے معلوم ہوگا تو جانتا ہے جو میرے جی میں ہے اور میں نہیں جانتا جو تیرے علم میں ہے بے شک تو ہی ہے سب غیبوں کا خوب جاننے والا۔

عقیدہ تثلیث کا رد:

ارشاد باری تعالیٰ ہے

یااھل الکتٰب لا تغلوا فی دینکم ولا تقولوا علی اللہ الا الحق انما المسیح عیسٰی ابن مریم رسول اللہ وکلمتہ القٰھا الیٰ مریم و روح منہ فاٰمنوا باللہ ورسلہ ولا تقولوا ثلثۃ انتھوا خیراً لکم انما اللہ الہ واحد سبحٰنہ ان یکون لہ ولد لہ ما فی السمٰوٰت وما فی الارض وکفیٰ باللہ وکیلاً o لن یستنکف المسیح ان یکون عبداً للہ ولا الملئکۃ المقربون ومن یستنکف عن عبادتہ ویستکبر فسیحشرھم الیہ جمیعاً (سورۃ النسآء، آیت 172-171)

اے کتاب والو اپنے دین میں زیادتی نہ کرو اور اللہ پر نہ کہو مگر سچ مسیح عیسٰی مریم کا بیٹا اللہ کا رسول ہی ہے اور اس کا ایک کلمہ کہ مریم کی طرف بھیجا اور اس کے یہاں کی ایک روح تو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور تین نہ کہو باز رہو اپنے بھلے کو اللہ تو ایک ہی خدا ہے۔ پاکی اسے اس سے کہ اس کے کوئی بچہ ہو۔ اسی کا مال ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور اللہ کافی کارساز ہے۔ مسیح اللہ کا بندہ بننے سے کچھ نفرت نہیں کرتا اور نہ مقرب فرشتے اور جو اللہ کی بندگی سے نفرت اور تکبر کرے تو کوئی دم جاتا ہے کہ وہ ان سب کو اپنی طرف ہانکے گا۔

حیات عیسٰی بائبل اور عیسائی روایات کی روشنی میں

حضرت مریم کی منگنی:

حضرت عیسٰی علیہ السلام کے بچپن اور جوانی کے حالات پر تاریکی کا پردہ پڑا ہوا ہے۔ تاہم جو کچھ حالات ہمیں اناجیل اور عیسائی روایات سے دستیاب ہیں، ان کا خلاصہ حاضر خدمت ہے۔ عیسائی روایت کے مطابق حضرت عیسٰی کی ولادت کے بارے میں یہ بتایا جاتا ہے کہ حضرت مریم کی منگنی یوسف نامی ایک شخص سے ہو چکی تھی۔ جس فرشتے نے حضرت ذکریا علیہ السلام کو حضرت یحیٰی کی خوشخبری دی تھی اسی فرشتے نے حضرت مریم کو نوید ولادت سنائی تھی۔ جب یوسف نے یہ بات سنی تو منگنی توڑنے کا ارادہ کیا لیکن ان کو بھی فرشتہ دکھائی دیا اور وہ اپنے ارادے سے باز رہا۔

"یسوع مسیح کی پیدائش اس طرح ہوئی کہ جب آپ کی ماں مریم کی منگنی یوسف کے ساتھ ہو گئی تو ان کے اکھٹے ہونے

سے قبل وہ روح القدس کی قدرت سے حاملہ ہوئی"(انجیل متی، باب نمبر1، آیت نمبر18)

حضرت مریم کا کنوارہ پن اور رخصتی:

عیسائی روایات کے مطابق جہاں تک کنوارہ پن میں مسیح کی پیدائش کا تعلق ہے تو اس چیز پر وہ متفق ہیں، لیکن انہوں نے اس پر رخصتی کا اضافہ کرنے کی کوشش کی۔ چنانچہ ان کی روایات کے مطابق مریم کی رخصتی یوسف کے ساتھ ہو چکی تھی۔ حضرت مسیح کی پیدائش سے پہلے رومی حاکم نے تمام یہودیوں کو یروشلم لے جا کر اپنے نام درج کرانے کی ہدایت کی تا کہ مردم شماری ہو سکے۔

حضرت مریم اور یوسف کو بھی وہاں جانا پڑا۔ راستے میں جب وہ بیت اللحم (Batlahem) کے قریب پہنچے جو یروشلم اور ناصرہ سے اسی میل کے فاصلے پر ہے تو مریم پر آثار ولادت نمایاں ہوئے۔ چنانچہ وہ ایک علیحدہ اور بے آباد جگہ پر چلی گئیں جو اصطبل نما تھی۔ یہیں حضرت عیسٰی کی ولادت ہوئی۔

یہودیوں کے بادشاہ کا ستارہ:

اس سلسلے میں ان کے ہاں یہ روایت بھی ملتی ہے کہ کچھ مجوسی جو فارس کے علاقے کے رہنے والے تھے وہ اس جگہ پہنچے اور کہا:

"ہم نے ایک ستارہ آسمان پر طلوع ہوتے دیکھا ہے جو لامحالہ اس بچے کا ہے جو یہودیوں کا بادشاہ ہوگا۔

جب انہوں نے مسیح کو دیکھا تو اس کی تصدیق کی۔

حضرت مسیح کا سن ولادت:

جدید تحقیق کے مطابق حضرت عیسٰی علیہ السلام کا سن ولادت 3 یا 4 قبل مسیح ہے، نہ کہ ایک قبل مسیح۔ نیز آپ علیہ السلام کی ولادت دسمبر کے مہینے میں نہیں ہوئی جیسا کہ عیسائیوں میں معروف ہے۔

ختنہ اور نام:

کتاب مقدس میں لکھا ہے:

"جب آٹھ دن کے ہوئے تو ان کا ختنہ ہوا اور نام یسوع رکھا گیا"

یہودی بچوں کا قتل:

حکمرانوں نے جب مسیح کی ولادت اور معجزاتی کیفیات کے بارے میں سنا تو ہیراڈ (Harod) نے یہودی بچوں کو قتل کا

حکم دیا۔اس حکم کو سننے کے بعد یوسف مریم اور بچے کو لے کر مصر کے علاقے کی طرف چلے گئے۔انہوں نے پانچ چھ ماہ کا عرصہ وہیں گزارا۔ یہاں تک کہ موجودہ حاکم مرگیا۔اس کی وفات کے بعد یہ پھر ناصرہ آ کر مقیم ہو گئے۔

تعلیم وتربیت:

مسیح چونکہ یہودی خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔اس لئے ان کی تعلیم وتربیت ایک اچھے یہودی کی طرح کی گئی کیونکہ ان کا گھرانہ مذہبی تعلیمات پر کاربند تھا۔اس لئے باقاعدہ حصول تعلیم کا بندوبست کیا گیا اور انہیں نیک شعار بنانے کی تلقین کی گئی۔ان کی زندگی کے اس دور کے واقعات کا بہت کم علم ہے۔

یہودیت کی ابتدائی تعلیمات اور تعلم میں بحث ومباحثہ:

یسوع کے گاؤں کا نام ناصرہ تھا جو صوبہ گلیلی میں تھا۔ یسوع کی پیدائش بیت اللحم میں ہوئی تھی کیونکہ یوسف اور مریم شاہی فرمان کے بموجب اپنا نام درج کرانے کے لئے ناصرہ سے بیت اللحم گئے ہوئے تھے۔ حضرت عیسٰی نے معمولی تعلیم گھر پر ہی حاصل کی تھی۔ یوسف نے انہیں متبرک اصول سکھائے اور صبح وشام کی عبادت کے طریقے انہوں نے اپنی والدہ سے سیکھے۔ البتہ وہ مجالس میں نہایت پابندی کے ساتھ شریک ہوتے رہے۔ مسیح کے بچپن کے بے شمار معجزات انجیلوں میں بیان ہوئے ہیں۔ جیسا کہ احمد شبلی لکھتے ہیں:

"امکان غالب یہ ہے کہ حضرت عیسٰی کی پرورش اور تعلیم وتربیت اسی طرح ہوئی کہ جس طرح اس زمانے کے بچوں کی ہوتی تھی۔ وہ اپنی والدہ کے ساتھ ناصرہ اور بیت المقدس کے درمیان آتے جاتے تھے۔ وہ ذکاوت اور عمیق نگاہ کی وجہ سے ممتاز تھے۔ وہ اشیاء کے ظاہر کی بجائے ان کی حقیقت اور گہرائی کا مطالعہ کرتے۔ وہ استادوں اور حکماء سے جو کچھ سنتے محض اس کو ہی تسلیم نہ کر لیتے بلکہ بحث وتمحیص سے ان کے کلام کا مکمل مفہوم سمجھتے تھے" (مکارنۃ الادیان، از احمد شبلی، جلد 2)

عید فصح:

مسیحی روایات کے مطابق بارہ سال کی عمر میں پاسور (Passover) یا عید فصح کے مذہبی تہوار کا ایک واقعہ کا تذکرہ موجود ہے کہ انہوں نے اپنی والدہ مریم اور ان کے شوہر یوسف کے ساتھ یروشلم کا سفر کیا۔

عید فصح وہ موقع ہوتا تھا جب تمام یہود یروشلم کے مرکزی عبادت خانے میں جمع ہوتے تھے۔ مذہبی رسوم اور قربانیاں ادا کی جاتی تھیں۔ یہاں حضرت یسوع مسیح نے علماء سے ایسی باتیں کیں جن سے ان کی ذہانت کا اندازہ ہوتا ہے۔

باپ کے گھر پر رہنا:

سینٹ لوقا (Luke) اپنی انجیل میں یہ واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"جب مسیح یروشلم گئے تو تقریبات کے ختم ہونے کے بعد یروشلم میں ہی ٹھہرے رہے۔ والدہ اور ان کا شوہر لاعلمی میں جب ایک دن کا سفر کر چکے تو تلاش کرنے لگے اور مسیح قافلہ والوں میں نہ ملے۔ اس پر وہ واپس یروشلم آئے اور تین دنوں کی تلاش کے بعد انہوں نے مسیح کو ہیکل میں ڈھونڈ لیا جہاں وہ یہودی عالموں کی باتیں سن رہے تھے اور ان سے سوال کر رہے تھے۔ وجہ دریافت کرنے پر انہوں نے بڑا معنی خیز جواب دیا

"آپ مجھے کیوں ڈھونڈ رہے تھے کیونکہ میرے لئے اپنے باپ کے گھر رہنا لازمی ہے"

لوقا میں ارتقائی منازل کا ذکر:

اس کے بعد لوقا تحریر کرتے ہیں کہ اس واقعہ کے بعد مسیح علم اور جہالت نیز خدا اور بندے کے درمیان تعلق کے بارے میں ارتقائی منازل طے کرتے رہے۔

اگلے باب میں 18 سال بعد یعنی 30 سال کی عمر میں بپتسمہ لینے کا تذکرہ موجود ہے۔

بارہ سال سے لے کر تیس سال تک:

موشیم "تاریخ کلیسا" میں لکھتا ہے:

"آپ کی بقایا زندگی بالکل نجی حیثیت سے گوشہ ظلمت میں گزری حتیٰ کہ آپ کی عمر 30 سال کی ہوگئی"

E-R-E کے مقالہ نگار لکھتے ہیں:

"اوائل نوجوانی میں وہ کس قسم کے تجربات اور سلسلہ خیالات سے گزرے ہم اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔ Gospels میں وہ ہمارے روبرو اس حیثیت سے آتے ہیں کہ وہ بالغ نظر ہیں اور ان کی خود آگہی مکمل طور پر ارتقاء یافتہ ہے" (E-R-E، جلد 7، ص 508)

اٹھارہ سال کا دور:

13 سال کی عمر میں اس واقعہ کے تذکرے کے بعد 18 سال کا دور حیات "Hidden Years" کہلاتا ہے"

مسیح کا گھر سے بھاگنا:

ان 18 سالوں کے متعلق کسی مستند روایت کی خاموشی کے باوجود اپوکریفہ (Apocrypha) لٹریچر میں مختلف اور متضاد روایات موجود ہیں۔ ایک روایت تو یہ بیان کی جاتی ہے کہ کوہستان ہمالیہ میں تبت میں Convent of Himis کے مقام پر جہاں لاماؤں کا خانقاہ ہے۔ پالی زبان میں ایک الگ نوشتہ ملا کہ جب عیسیٰ 13 برس کے ہوئے تو ان کے گھر بہت

سے لوگ آئے جو اپنی بیٹیوں کی شادی ان سے کرنا چاہتے تھے، لیکن مسیح گھر سے بھاگ کر سندھ کے علاقے کی طرف نکل پڑے اور ہندوستان آئے تا کہ روحانی علم کو مکمل کریں اور بدھوں کے مذہب کا مطالعہ کریں۔

طب و معالجے کی مہارت:

دوسری روایت میں یہ بیان کی جاتی ہے کہ ایک فرانسیسی شخص Bardn von rabenan کو مصر سے ایک تحریری پیپری (Papryri) پر لکھی ہوئی ملی۔ اس نوشتے کو عام طور پر Letter of Benan کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ اس تحریر کے مطابق مسیح نے یہ اٹھارہ سال کا عرصہ مصر میں گزارا تھا۔ وہاں طب اور علاج معالجے کا فن اپنے عروج پر تھا۔ انہوں نے ایک طبیہ کالج میں داخلہ لیا تو مسیح نے اپی Memphis کے بیٹے Benan (جو وہاں میڈیکل کالج کا طالب علم تھا) کے گہرے دوست بن گئے اور اس فن میں اتنے ماہر ہوئے کہ اپنے استادوں کو بھی حیرت میں ڈال دیا۔

علم طلسم:

تیسری روایت یہ بیان کی جاتی ہے کہ مسیح کے زمانے میں مصر میں جادو اور طلسم کا بہت چرچا تھا۔ شعبدہ بازی عام تھی اور انہوں نے یہ علم اسی علاقے سے سیکھا۔ احیائے موتی اور دیگر معجزات (نعوذ باللہ) اسی علم کا نتیجہ تھے۔

صوفیانہ فرقے میں رہنا:

چوتھی روایت یہ بیان کی جاتی ہے۔

Dead Sea Scrolls جو 1949ء یا 1950ء میں دریافت ہوئے۔ ان سے ایک فرقے Essenses کا پتہ چلا جو اپنے زہد و قناعت اور صوفیانہ حیثیت کے مالک تھے۔ روایت کے مطابق آپ نے کچھ عرصہ اس علاقے میں گزارا۔

بعض کا خیال ہے کہ مسیح نے یہاں تبلیغ کی اور ان کے عقائد کی اصلاح کی تھی جبکہ بعض کا کہنا یہ ہے کہ حضرت عیسٰی نے ان کے درمیان رہ کر ان کے عقائد اور خیالات کا گہرا اثر قبول کیا کیونکہ اس فرقے کی تعلیمات کے ساتھ آپ کی تعلیمات کی بہت مشابہت پائی جاتی ہے۔

بڑھئی کا کام:

کتاب مقدس سے صرف یہ پتہ چلتا ہے کہ آپ نے والدین اور بہن بھائیوں کا پیٹ پالنے کے لئے بڑھئی کا کام شروع کر دیا تھا۔ انجیل مرقس میں لکھا ہے:

"جب سبت کا دن آیا تو یسوع عبادت خانہ میں تعلیم دینے لگا اور بہت لوگ حیران ہوئے اور کہنے لگے: یہ باتیں اس میں کہاں سے آ گئیں اور یہ کیا حکمت ہے جو اسے بخشی گئی اور کیسے معجزے اس کے ہاتھ سے ظاہر ہوئے ہیں؟ کیا یہ وہی بڑھئی نہیں جو مریم کا بیٹا اور یعقوب اور شمعون کا بھائی ہے؟" پس انہوں نے اس کے سبب سے ٹھوکر کھائی۔ یسوع نے ان سے کہا "نبی اپنے وطن اور رشتہ داروں اور اپنے گھر کے سوا کہیں بے عزت نہیں ہوتا" (انجیل مرقس: 6:2 تا 3)

دور نبوت:

تیس سال کی عمر میں ان کی نبوت شروع ہو جاتی ہے۔ غالب خیال یہی ہے کہ اس عرصے میں وہ اپنے خاندان کے ہمراہ اپنے علاقے ہی میں رہے۔ یہودیوں کی بے عملی اور فحاشی کے خلاف ان کے دل میں مذہبی جوش اور ولولہ تازہ رہا۔ روایات کے مطابق وہ تیس سال کی عمر میں صاحب نبوت کی حیثیت سے منظر عام پر آئے۔

حضرت یحییٰ سے بپتسمہ لینا:

30 سال کی عمر میں روایات کے مطابق آپ ناصرہ سے بیت عبارہ کے علاقے کی طرف گئے جو یروشلم سے 80 میل کے فاصلے پر تھا۔ حضرت یحییٰ اس دوران ایک نیک انسان کی حیثیت سے بہت شہرت حاصل کر چکے تھے۔ جب یہ یحییٰ کے پاس پہنچے تو انہوں نے حضرت عیسیٰ کو بپتسمہ دیا اور فرمایا:

"میں تو پانی سے جسمانی تزکیہ کرتا ہوں مگر تو ان کی ارواح کو تزکیہ دے گا"

چالیس دن کا مجاہدہ:

یہ بیعت یا خلافت حاصل کرنے کے بعد حضرت مسیح جنگل کی طرف چلے گئے اور بحیرہ مردار کے نزدیک جو بنجر اور سنسان علاقہ ہے وہاں گھومتے رہے۔ چلہ کشی، ریاضت اور رہبانیت ہمیں مسیح کی زندگی کے اسی دور سے ملتی ہے جو بعد میں عیسائیت کا شعار بن گئی۔

عیسائی روایت کے مطابق انہوں نے چالیس دن خواہشات نفس کے خلاف مجاہدہ کیا جبکہ ان کی روایات میں یہ الفاظ بھی استعمال کیے جاتے ہیں کہ وہ بدی کے ساتھ چالیس دن تک زور آزمائی کرتے رہے۔

تبلیغ اور دو افراد کا ایمان لانا:

حضرت عیسیٰ اس 40 روزہ چلہ کشی کے بعد بیت عبارہ واپس آئے اور تبلیغ کا سلسلہ شروع کیا۔ سب سے پہلے دو آدمی جو ان کے ساتھ ہو گئے وہ سائمن پیٹر (Simon Peter) اور اینڈریو (Andrew) نامی دو بھائی تھے جو پرہیزگار

یہودیوں کی طرح زندگی گزار رہے تھے۔

مسیح کے زمانے میں لوگ ان دونوں بھائیوں کو پرہیزگار اور بزرگ مقام کے حامل یہودی قرار دیتے تھے۔ یہ دونوں پہلے حضرت یحییٰ کے پیروکار بھی بن چکے تھے۔

پہلا معجزہ:

ان دونوں بھائیوں کے ساتھ حضرت مسیح اپنے علاقے ناصرہ کی طرف چلے۔ جب وہ کنا (Kana) نامی گاؤں میں پہنچے تو ان کے ساتھیوں کی تعداد پانچ ہو چکی تھی۔ یہاں انہوں نے پہلا معجزہ دکھایا۔ گاؤں میں بارات اتری ہوئی تھی، لوگ زیادہ تھے اور شراب کم تھی۔ ان کی پریشانی کو دیکھتے ہوئے آپ نے برتن پر ہاتھ مارا تو شراب تمام مہمانوں کے لئے کافی نکلی۔ اس واقعہ کے بعد لوگوں نے ان کو بابرکت انسان کی حیثیت سے تسلیم کر لیا۔ اس دعوت میں ان کی والدہ مریم بھی شامل تھی۔

کفرہنوم میں تبلیغ:

آپ اور آپ کے ساتھی یہاں سے آگے روانہ ہوئے اور بحیرہ طبریاس یا Sea of Galili کے شمالی علاقے کفرنحوم (Capernaum) یا کفرہنوم پہنچے۔ یہی شہر ان کی تبلیغی سرگرمیوں کا مرکز بنا۔

دوبارہ یروشلم جانا:

کچھ روز قیام کر کے آپ دوبارہ یروشلم کی طرف روانہ ہوئے۔

ہیکل میں تبلیغی زندگی کا اہم ترین واقعہ:

آپ اپنے پیروکاروں کے ساتھ جب وہاں پہنچے تو ان کی تبلیغی زندگی کا ایک اہم واقعہ ظہور پذیر ہوا۔ وہ یہ کہ جب عید فصح کا سالانہ میلہ لگتا تھا تو قربانیاں بھی دی جاتی تھیں۔ جن جانوروں کی قربانیاں ہوتی تھیں ان کو فروخت بھی ہیکل میں ہی کیا جاتا تھا۔ گویا ہیکل کے بیروں اور کمروں میں ایک مارکیٹ کا گمان گزرتا تھا۔

ہیکل کے پادری اعظم اور دوسرے پادریوں کو جو نذرانہ دیا جاتا تھا وہ ایک خاص کرنسی (Shekle) کی صورت میں دیا جاتا تھا اور رومی حکومت کے سکے کو ہیکل کے اندر تسلیم نہیں کیا جاتا تھا۔ انہوں نے ایک خاص مذہبی کرنسی بنائی ہوئی تھی۔ سکوں کا تبادلہ ہوتا تھا اور تبادلے کا کاروبار یہودی پادری بھی کرتے تھے۔ اس تبادلہ میں بدعنوانی اور زیادتی کا پہلو بھی موجود تھا۔

مذہبی عبادت خانے میں مارکیٹ کے شور، جانوروں کی دھکم پیل اور سکوں کے تبادلے کے کاروبار کو جب مسیح نے دیکھا تو وہ یہودی پادریوں کی اس دنیاداری پر بہت برہم ہوئے اور اس طرز عمل کو برا خیال کیا۔ مسیح نے ایک ڈنڈا لے کر تمام جانوروں

کو مار بھگایا۔ مذہبی بے حسی اور اخلاق انحطاط پر ان علماء کو سخت برا کہا۔ اس واقعہ سے اس امر کی صراحت ہوتی ہے کہ دینی شعار کی تذلیل کی بھی ایک حد ہوتی ہے۔ مسیح جنہوں نے صرف اخلاقی تعلیمات پر ہی زیادہ زور دیا، وہ بھی دین کی اور مرکزی عبادت خانے کی حد سے زیادہ بڑھی ہوئی تذلیل کو برداشت نہ کر سکے اور عملی طور پر اس کی اصلاح کی کوشش کی۔

حضرت یحییٰ علیہ السلام کی شہادت کی خبر اور دوبارہ کفرنحوم کی طرف ہجرت:

ابھی حضرت مسیح یروشلم میں ہی تھے کہ انہیں حضرت یحییٰ علیہ السلام کی شہادت کی اطلاع ملی۔ مشن چونکہ ایک ہی تھا اس لئے آپ نے یروشلم میں اپنی موجودگی کو محفوظ خیال نہ کیا اور دوبارہ کفرنحوم کے علاقے میں پہنچے۔ اس جگہ تک پہنچنے کے دوران انہوں نے کئی ایک معجزات دکھائے۔

سادگی اور تبلیغی سرگرمیاں:

آپ بحیرہ طبریاس کے اردگرد کے علاقے میں گھوم پھر کر تبلیغ کرتے رہے۔ آپ غریب لوگوں کے گھروں میں قیام کرتے تھے۔ اس زمانے میں یہودی علماء اپنے وقار کو بڑھانے کیلئے جن چیزوں کو ہاتھ لگانا بھی ناپسند کرتے تھے آپ نے ان کو استعمال کرنے میں کوئی جھجک محسوس نہ کی۔ دوران سفر آپ کیمپ لگاتے اور رات کو اشاعت دین میں مصروف رہتے۔ ان کے زہد، تقویٰ، قناعت پسندی، سادگی، نیکی اور اخلاقی برتری سے متاثر ہو کر لوگ ان کے حلقے میں داخل ہونے میں خوشی محسوس کرتے تھے۔

سفری زندگی:

تبلیغ کے ان سالوں میں آپ نے زیادہ سفر اختیار کیا ہے جن کی تفصیلات اناجیل اربعہ میں مذکور ہے۔

عید فصح میں شرکت، معجزات اور عوامی ہمدردیاں:

حضرت مسیح ہر سال عید فصح کے موقع پر یروشلم ضرور جاتے تھے۔ سفر کے دوران معجزات دکھانے سے ان کی شہرت دور دور تک پھیل چکی تھی۔ عامتہ الناس میں ان کے ساتھ ہمدردی اور نیکی کا جو جذبہ پیدا ہو چکا تھا، اس نے بھی لوگوں کے قلوب و اذہان پر اثرات چھوڑے۔ یہ جہاں کہیں جاتے لوگ پہلے ہی سے وہاں اکٹھے ہو جاتے تا کہ آپ کی باتوں سے مستفید ہو سکیں۔ اعلیٰ روحانی عظمت اور شہرت دیکھ کر لوگوں کے دلوں میں یہ خیال بھی پیدا ہوا کہ کہیں وہ مسیح موعود تو نہیں ہیں۔

مسیح موعود سے یہود کی امیدیں:

یہودیوں نے آپ سے یہ امیدیں وابستہ کرنی شروع کر دیں کہ اب یہ ہتھیار اٹھائیں گے اور رومیوں سے لڑائی کے بعد

یہودیوں کی عظمت رفتہ اور دینی ودنیاوی سیاست واپس لائیں گے

یہودی علماء کی برہمی:

مسیح چونکہ اخلاقی برائیوں کی مذمت کرتے تھے اس لئے یروشلم کے تمام یہودی علماء آپ کے خلاف تھے۔ان کو یہ خوف بھی لاحق تھا کہ کہیں لوگ خود یہودی علماء پر تنقید شروع نہ کر دیں۔

آپ کا دور نبوت، معجزات اور وعظ کی تاثیر:

مسیحی روایات کے مطابق نبوت کا قطعی دور تو معین نہیں کیا جا سکتا، لیکن اندازاً یہ تین سال سے زائد نہیں تھا۔اس عرصے میں وہ بیماریوں کو تندرست کرتے رہے اور لوگوں کے ساتھ مختلف جگہوں پر پھرتے رہے۔اس دور میں اگر چہ بہت سے واعظ اور مبلغین موجود تھے، لیکن جو کچھ مسیح کرتے تھے وہ ان سے کہیں بالاتر تھا۔وہ غریب اور حقیر لوگوں کے پاس جاتے۔غمزدوں کو تسلی دیتے، بوجھ تلے دبے ہوئے انسانوں کا بوجھ ہلکا کرتے، مایوس دلوں میں امید کی شمع جلانے کی کوشش کرتے تھے۔

آپ کے دو اقوال:

آپ فرماتے تھے:

”تندرست لوگوں کو معالج کی ضرورت نہیں ہوتی، بلکہ یہ ضرورت بیمار لوگوں کو ہوا کرتی ہے“

نیز فرماتے:

”میں صالح لوگوں کو بلانے نہیں بلکہ گنہ گاروں کو توبہ کی طرف مائل کرنے آیا ہوں“

یہودی علماء بطور مخالفین مسیح:

عید فصح کی تقریبات ایک ہفتہ تک جاری رہتیں اور اس دوران مختلف علماء دور دراز سے آتے اور اپنے اپنے کیمپ لگا کر عبادت کی رسومات ادا کرتے تھے۔مسیح بھی اپنا کیمپ لگاتے چونکہ عوام میں ان کی شہرت زیادہ تھی، اس لئے لوگ ان کی طرف زیادہ متوجہ ہوتے تھے۔چنانچہ یہودیت کے پرانے گدی نشینوں کو اپنے مقام کا خطرہ لاحق ہو چکا تھا۔انہیں اپنی عزت کی مسند ڈوبتی ہوئی نظر آتی تھی۔چنانچہ انہوں نے حضرت عیسٰی کے خلاف ایک مہم شروع کی اور اس مقصد کیلئے انہوں نے مسیح کے روزمرہ معمولات کے کچھ واقعات کو مخالفت کی وجہ بنا لیا۔

دو واقعات بطور دلیل مخالفت:

حضرت مسیح ایک دفعہ سائمن فریسی کے ہاں ٹھہرے ہوئے تھے۔وہاں ایک بدکار عورت میری میگڈالہ (Mary

(Macdalla) آئی۔اس نے مسیح کی خدمت کی۔آپ کے پاؤں دھوئے اور اپنے بالوں سے خشک کئے لیکن سائمن نے اس کو بہت برا خیال کیا، جبکہ مسیح نے فرمایا:

"یہ عورت چونکہ نیک بندوں سے محبت رکھتی ہے، اس لئے بخشی گئی"

ایک دوسرا واقعہ بیان کیا جاتا ہے کہ مسیح جب سفر کرتے تھے تو مردوں کے علاوہ عورتوں کی ایک تعداد بھی ان کے ساتھ ہوتی تھی۔دوران سفر مسیح نے کئی عورتوں کے ہاتھوں سے پانی لے کر پی لیا تو یہ لوگ ان کے خلاف ہو گئے کہ یہ تو ان سے پانی پیتا ہے جس سے تعلق بھی نہیں رکھنا چاہئے۔

یہودی علماء سے مباحثے اور مخالفت ہی مخالفت:

نبوت کے اس عرصے میں عیسٰی علیہ السلام بحیثیت ایک رسول اور مصلح کے متعارف ہو چکے تھے، ایک ایسی شخصیت کے طور پر بھی مشہور ہو چکے تھے کہ جس کے ہاتھوں میں اللہ تعالٰی نے شفاء رکھی تھی اور دکھی انسانیت کو سکون ملتا تھا۔دوسری طرف یہودی علماء کے ساتھ عید فصح کی تقریبات کے دوران ان کی مباحث اور جھگڑے بھی ہوتے رہتے تھے۔دین کو رسومات کا گورکھ دھندا بنانے پر بحثیں ہوتی تھیں۔جس نے عوام کو مذہب سے ہی دور کر دیا تھا۔اس وجہ سے آپ کی مخالفت بڑھتی جا رہی تھی اور مسیح کو یہ اندازہ تھا کہ ان کے حالات شاید یحیٰی سے بھی زیادہ دشوار ہوں گے۔

کفر نحوم کی طرف ہجرت اور ایک طویل وعظ:

آپ اپنے شاگردوں کو لے کر کفر نحوم کے مغربی حصے میں کانا (Kana) جگہ کے قریب ٹھہرے اور وہاں ایک پہاڑی پر وعظ کیا۔یہ وعظ مسیح کی طویل ترین تقاریر میں سے ہے۔اسے Sermon of the Mount کہا جاتا ہے۔اس میں گزشتہ شریعتوں کی تعلیمات کا تذکرہ کر کے پھر اپنے خیالات کا اظہار کیا گیا ہے۔جہاں ظاہرداری غائب آ چکی تھی، وہاں اصل حقیقت کو آپ نے روشناس کرا دیا۔یہ واقعہ آپ کے رفع آسمان سے کچھ ماہ پہلے کا ہے۔

خطبے کے چند پہلو:

خطبہ دیتے ہوئے حضرت عیسٰی علیہ السلام نے فرمایا:

"یہ نہ سمجھو کہ میں اگلے پیغمبروں یا ان کے بنائے ہوئے قوانین کو توڑنے آیا ہوں۔میں تو اس کے حقیقی مقصد و منشاء کو پورا کرنے آیا ہوں۔میں چاہتا ہوں کہ ان قوانین کے ایک ایک حرف اور ایک ایک شوشے پر عمل ہو۔خدا کی رحمت ہو ان پر جو تحمل و بردباری سے کام لیتے ہیں۔وہی خدا کے رحم کے مستحق ہیں۔خدا کی رحمت ہو ان پر جو امن و صلح کو قائم کرنے کی کوشش کرتے

ہیں۔ وہی خدا کے محبوب بندے ہیں۔ خدا کی رحمت ہو ان پر جو ظلم وستم سہتے ہیں۔ وہی خدائی حکومت کے اصلی حق دار ہیں۔ خدا کی رحمت ہو تجھ پر جب لوگ تجھے گالیاں دیں، تجھ پر ظلم ڈھائیں اور ہزاروں قسم کے بہتان تجھ پر تراشیں۔ تم اگلے لوگوں سے سن چکے ہو کہ قتل بہت بڑا گناہ ہے، لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ اگر تم اپنے بھائی کو گالی دیتے ہو، اسے دھتکارتے ہو یا بلاوجہ اس سے ناراض ہوتے ہو تب بھی تم خدا کے غضب سے نہیں بچ سکتے۔

تم اگلے لوگوں سے سن چکے ہو کہ زنا بہت بڑا پاپ ہے، لیکن میں کہتا ہوں کہ جو شخص پرائی عورت کی طرف بری نظر سے دیکھتا ہے وہ دل میں زنا کا مرتکب ہو چکا۔ اس لئے اگر تمہاری آنکھ یا ہاتھ ایسی حرکت کرے تو اسے کاٹ کر پھینک دو۔

تم یہ سن چکے ہو کہ آنکھ کا بدلہ آنکھ اور دانت کا بدلہ دانت ہے، لیکن میں کہتا ہوں کہ تم بدی کا مقابلہ نہ کرو۔ بلکہ اگر تمہارے دائیں گال پر کوئی تھپڑ مارے تو تم اپنا بایاں گال بھی اس کے سامنے کر دو۔

تمہیں یہ بتایا جا چکا ہے کہ اپنے پڑوسیوں سے محبت کرو، لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ اپنے دشمنوں سے بھی محبت کرو۔ جو تمہیں گالیاں دیں انہیں بھی دعائیں دو۔ جو تم سے نفرت کریں ان کے ساتھ بھی نیکی کرو۔ جو تمہیں ستائیں اور تم پر بہتان باندھیں، ان کے لئے بھی دعا مانگو''

عیسائیوں نے اس خطبے کی بڑی مخالفت کی ہے۔ عین ممکن ہے کہ اس کا زیادہ تر حصہ ٹھیک ہی ہو۔

نبوت کا تیسرا سال، عیدِ فصح اور یروشلم واپسی:

نبوت کے تیسرے سال بھی عیدِ فصح کے موقع پر آپ یروشلم ائے اور یہاں سے دو یا تین میل کے فاصلے پر باتھانائی (Bathany) نامی گاؤں میں اپنے ایک دوست نزاعرس (Nazaurs) کے ہاں قیام کیا۔

ہولی ویک:

اس ہفتے کے دوران جو کچھ آپ نے کہا اور جہاں جہاں گئے عیسائیوں نے اس کی جزوی تفصیلات کو محفوظ کرنے کی کوشش کی ہے۔ عیسائی اس ہفتے کو ہولی ویک (Holy Week) یا (Passion Week) کا نام دیتے ہیں۔ عیسائی روایات کے مطابق اسی دوران ان کی گرفتاری اور صلیب دیئے جانے کا واقعہ رونما ہوا۔

یہودی علماء کا فتویٰ کفر اور انجیل کے مطابق صلیب دیا جانا:

اس ہفتے کے دوران ایک روز بہت سے یہودی عالم ان کے پاس جمع ہوئے۔ آپ سے مختلف نوعیت کے سوالات کئے جن کا مقصد یہ تھا کہ وہ مسیح کو اپنے اسی منصوبے کے جال میں پھنسا سکیں جس کا مقصد ان پر تکفیر کا الزام لگانا تھا یا رومی حکومت

کے خلاف کوئی بات کہلوا کر انہیں ذلیل کیا جائے کیونکہ اس صورت میں یہودی علماء کو یہ اختیار دے رکھا تھا کہ شریعت موسوی کے مطابق فیصلے کرسکیں لیکن فیصلوں کا عملی نفاذ رومی عہدے دار ہی کرتے تھے۔ یہودیوں کی ایک جیوری ہوتی تھی جو تیس کے قریب علماء پر مشتمل تھی۔ یہودی جب ان کے پاس آئے تو رومی حکومت کو ادا کئے جانے والے ٹیکس کے بارے میں دریافت کیا۔اس کے علاوہ مختلف پہلوؤں سے ان پر تنقید کر کے ایک چارج شیٹ بنائی اور فتوئ کفر صادر کردیا۔

انہوں نے یہ تمام کارروائی بہت عجلت میں کی۔ روایات کے مطابق اس دوران مسیح زیتون کے باغ میں چلے گئے اور یہیں سے رومی حکومت کے کارندے ان کو پکڑ کر لے گئے۔ اگلے روز جیوری کے سامنے پیش کردیا اور جب سزائے موت کا فیصلہ ہوا تو اس فیصلہ کی اطلاع رومی حکام کو دے دی گئی۔ فیصلہ کرنے میں یہودیوں نے خود بھی جلد بازی کی اور حاکم کو بھی فیصلہ کے نفاذ میں جلدی کرنے پر مجبور کردیا کیونکہ یہ جمعہ کا دن تھا۔اناجیل کے مطابق مسیح کو صلیب دے دی گئی۔ عیسائی اس دن کو Good Friday کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

گویا عیسائی ماخذوں کے مطابق روایت یہی بنتی ہے کہ آپ یروشلم میں گرفتار ہوئے، مقدمہ یہودیوں کی مجلس اعلیٰ میں چلایا گیا اور سزائے موت کا فیصلہ جاری کیا گیا۔ جس کی تنفید کی ذمہ داری رومی حکام کے سپرد کی گئی۔ اگرچہ وہ متذبذب تھا لیکن یہودیوں نے اسے مجبور کیا کہ وہ انتہائی عجلت میں اس فیصلہ کو عملی شکل عطا کردے کیونکہ جمعہ کی شام سے یوم السبت کا آغاز ہو جاتا ہے اور اس کے بعد عید فصح کی تقریبات کا آغاز بھی ہوتا تھا جس کے نتیجے میں یہ تمام کارروائی تقریبات کے اختتام تک ملتوی کرنی پڑتی تھی۔ یہ تاخیر جلد باز یہودیوں کو قطعاً منظور نہ تھی۔

صلیب یہودیوں، عیسائیوں اور مسلمانوں کے عقیدے کے مطابق:

چنانچہ ان کی کوششوں کے نتیجے میں عیسائی روایات کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب دیئے گئے۔ یہودیوں کے نزدیک صلیب پانا اچھی موت کی نشانی نہ تھی بلکہ ملعون موت کی علامت تھی، اس لئے وہ مسیح کے بارے میں اچھی رائے نہیں رکھتے، جبکہ ان کے برعکس عیسائیوں نے یہ کہا کہ ان کا صلیب پانا بے مقصد نہ تھا۔ وہ بنی نوع انسان کے گناہوں کا کفارہ ادا کر گئے اور انسانیت کو سزا کے عذاب سے بچانے کے لئے خود قربان ہوگئے۔ عیسائی حضرت عیسیٰ کو مسیح موعود بھی خیال کرتے ہیں۔

عقیدہ کفارہ کی اصل:

اس طرح عیسائیوں کے خیال کے مطابق مسیح ساری انسانیت کے لئے کفارہ ادا کر گئے۔ ان کی روایات کے مطابق آپ تیسرے دن زندہ ہوئے اور اس دن کو ایسٹر (Easter) کہا جاتا ہے۔ کفارے کے اس عقیدے کو ڈاکٹرین آف

اٹونمنٹ(Doctorain of Atonment) کہتے ہیں جو یہودیوں کے اس اعتراض کے جواب میں وضع کیا گیا ہے جو مسیح کا صلیب پانا ملعون کی موت تھی۔ مسلمان صلیب کے واقعہ کو سرے سے مانتے ہی نہیں کیونکہ قرآن مجید نے اس کی سختی سے تردید کی ہے۔

شاگردوں اور بہت سے لوگوں کو ملنا اور واپسی کا وعدہ:

تیسرے دن سے لے کر چالیس دنوں تک وہ اپنے خاص شاگردوں سے ملتے رہے اور چالیسویں دن ان کو بہت سے لوگوں کو ایک گروہ نے دیکھا کہ وہ ان کے سامنے آسمانوں کی طرف چلے گئے اور دوبارہ آنے کا وعدہ کر گئے۔

دینِ مسیح رسومات کے تناظر میں

رسمِ بپتسمہ

پہلی رسم:

بپتسمہ عیسائیت کی پہلی رسم ہے۔ یہ ایک غسل ہے جو دائرہ عیسائیت میں داخل ہونے والے کو دیا جاتا ہے۔ اس کے بغیر عیسائیت قبول کرنے والا شخص عیسائی نہیں ہوسکتا۔ اس رسم کی پشت پر عقیدہ کفارہ کارفرما ہے۔

حیات ثانیہ:

عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ بپتسمہ لینے سے انسان یسوع مسیح کے واسطے سے ایک بار مر کر حیات ثانیہ پا جاتا ہے۔ موت کے ذریعے اسے "اصل گناہ" کی سزا ملتی ہے اور حیات نو سے اسے آزاد قوت ارادی حاصل ہوتی ہے۔

بپتسمہ لینے کا طریقہ:

یروشلم کے مشہور عالم سائرل نے اس رسم کو بجالانے کا طریقہ کچھ یوں لکھا ہے:

"بپتسمہ لینے کو بپتسمہ کے کمرے میں اس طرح لٹا دیا جاتا ہے کہ اس کا منہ مغرب کی طرف ہو۔ پھر بپتسمہ لینے والا اپنے ہاتھ مغرب کی طرف پھیلا کر کہے "اے شیطان! میں تجھ سے اور تیرے ہر عمل سے دست بردار ہوتا ہوں" پھر وہ مشرق کی طرف منہ کر کے زبان سے عیسائی عقائد کا اعلان کرے۔ اس کے بعد اسے ایک اندرونی کمرے میں لے جایا جاتا ہے کہ جہاں اس کے تمام کپڑے اتار دیئے جاتے ہیں اور سر سے پاؤں تک ایک دم کئے ہوئے تیل سے اس کی مالش کی جاتی ہے۔ اس کے اسے بپتسمہ کے حوض میں ڈال دیا جاتا ہے۔ پھر اسے سفید کپڑے پہنا دیئے جاتے ہیں۔ گویا وہ گناہوں سے پاک ہوگیا ہے"

عشاءِ ربانی

اہم ترین رسم:

دائرہ عیسائیت میں داخل ہونے کے بعد یہ اہم ترین رسم ہے اور یہ رسم حضرت مسیح کی قربانی کی یادگار کے طور پر منائی جاتی ہے۔

عشاء ربانی کا پس منظر:

حضرت مسیح نے گرفتاری سے ایک دن قبل حواریوں کے ساتھ رات کا کھانا کھایا تھا۔انجیل متی میں اس طرح کا ذکر کیا گیا ہے:

''جب وہ کھا رہے تھے تو یسوع مسیح نے روٹی لی اور برکت دے کر توڑی اور شاگردوں کو دے کر کہا''لو کھاؤ یہ میرا بدن ہے'' پھر پیالہ لے شکر کا ان کو دے کر کہا''تم سب اس میں سے پیو کیونکہ یہ میرے اس عہد کا خون ہے جو بہتیروں کے لئے گناہوں کی معافی کے واسطے بہایا جاتا ہے''(انجیل متی 26:26)

انجیل لوقا میں اس پر یہ اضافہ ہے کہ اس کے بعد حضرت مسیح نے حواریوں سے کہا:

''میری یادگار کے لئے یہی کیا کرو''(انجیل لوقا:22:19)

رسم کو بجالانے کا طریقہ:

مشہور عالم جسٹس مارٹر اس رسم کو بجالانے کا طریقہ بتاتے ہوئے لکھتے ہیں:

''ہر اتوار کو کلیسا میں ایک اجتماع ہوتا ہے۔شروع میں دعائیں اور نغمے پڑھے جاتے ہیں۔اس کے بعد حاضرین ایک دوسرے کو بوسہ لے کر مبارکباد دیتے ہیں۔پھر روٹی اور شراب لائی جاتی ہے اور صدر مجلس اس کو لے کر باپ، بیٹے اور روح القدس سے برکت کی دعا کرتا ہے جس پر تمام حاضرین آمین کہتے ہیں۔پھر کلیسا کے خدام روٹی اور شراب کو حاضرین میں تقسیم کرتے ہیں۔اس عمل سے فوراً روٹی مسیح کا بدن بن جاتی ہے اور شراب مسیح کا خون اور تمام حاضرین اسے کھا پی کر اپنے عقیدۂ کفارہ کو تازہ کرتے ہیں''

تیوہار

تیوہار کا معنی:

تیوہار کا معنی ہے''اتوار کا دن''

عیسائیوں کی عبادت کا دن:

عیسائی حضرات اتوار کو مقدس جانتے اور اس دن گرجاؤں میں عبادت کے لئے جمع ہوتے ہیں۔

یونانی مشرکوں اور ہندوؤں کا دن:

دراصل یہ دن یونانی مشرکوں کے ہاں سورج دیوتا کی پوجا کے لئے مقرر تھا۔جیسا کہ اس کے نام ''Sun Day''

(سورج کا دن) سے ظاہر ہے۔ ہندوؤں میں بھی "ایت وار" سورج دیوتا کا دن تھا۔ بہرصورت مشرکوں کو خوش کرنے کی خاطر یہ دن مقرر کیا گیا تا کہ وہ عیسائیت کو بیگانی چیز جان کر بدک نہ جائیں۔

کرسمس

میلادِ مسیح:

عیسائی 25 دسمبر کو یوم میلادِ مسیح مناتے ہیں

موسم گرما یا ماہ دسمبر:

25 دسمبر کا دن دراصل رومی مشرکوں کے ایک دیوتا کی یادگار تھا۔ انہیں خوش کرنے کی خاطر اس دن کو یوم میلادِ مسیح بنا لیا گیا۔ حالانکہ مسیح موسم گرما میں پیدا ہوئے تھے۔ انجیل میں لکھا ہے۔

"مریم نے بچہ کو جن کر چرنی میں ڈال دیا"

اگر یہ دسمبر کا مہینہ ہوتا تو نہ مریم باہر جا سکتی اور نہ ہی بچے کو چرنی میں ڈالا جا سکتا تھا۔

ایسٹر:

21 مارچ:

یہ دن مسیح کے دوبارہ زندہ ہونے کی یاد میں 21 مارچ کو مناتے ہیں۔

ایسٹر یا عید نوروز:

21 مارچ کا دن بھی ایرانیوں کی عید نوروز کا دن تھا۔

ایسٹر یا یوم دیوی آسٹر:

21 مارچ ہندوؤں اور آئرلینڈ والوں کے ہاں موسم بہار کی دیوی آسٹر کی پرستش کا دن تھا۔ نام بدل کر ایسٹر بنا لیا گیا اور اسے اپنا لیا گیا۔ دیوی آسٹر "بعل دیوتا" کی بیوی عسارات ہے جس کی یہودیوں نے بھی پوجا کی تھی اور انبیاء نے انہیں اس پر ملعون کیا تھا۔

ایسے امتحان اور کب تک؟

تحریر: خالد محمود (سابق یوئیل کندن)

توہین رسالت کی مجرمہ آسیہ کے حوالے سے ایک بار پھر قانون توہین رسالت 295-C مقامی اور عالمی سطح پر زیر بحث آیا ہوا ہے۔

''آپ ﷺ کی ذات مبارکہ اور اسوۂ حسنہ ایک نمونہ کامل کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس لئے اسلام کی اساسی تعلیمات میں آپ ﷺ کی محبت، آپ ﷺ کا ادب واحترام اور آپ ﷺ کی تعظیم لازمی حیثیت اختیار کر گئی ہے اور ہر اس بات اور عمل کو جس سے آپ ﷺ کی مبارک ذات پر حرف گیری کا شائبہ تک بھی ہو، سختی سے منع کیا گیا ہے۔

''امت کا مفاد بھی اس کا متقاضی ہے کہ اس عظیم ترین شخصیت کے حقوق اور مفادات کا دفاع کرے تاکہ معاشرے میں امن وامان برقرار رہے اور افراد کی اصلاح کے لئے بھی ضروری ہے کہ اس مثالی شخصیت کے ساتھ عقیدت ومحبت میں ذرہ بھر بھی کمی نہ ہو۔ عشق رسول جز ایمان ہے اور ہر مسلمان کے رگ وپے میں خون کی طرح جاری وساری ہے۔ حقیقی مسلمان کبھی بھی یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ کوئی دریدہ دہن شان رسالت مآب ﷺ میں کسی گستاخی کا مرتکب ہو۔ تاریخ شاہد ہے کہ ادنیٰ سے ادنیٰ مسلمان نے بھی اپنے خونی رشتے داروں کے ضمن میں چشم پوشی یا عفو ودرگزر سے تو کام لیا ہوگا مگر ختم المرتبت رسالت مآب ﷺ کی شان اقدس میں بھی وہ رو ورعایت کا روادار نہیں ہوا۔ اس لئے اس بات کی سخت ضرورت تھی کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے قانون میں جہاں حدود وقصاص اور تعزیرات کے ضمن میں جرائم کی مختلف اقسام کے لئے سزائیں موجود ہیں، ان میں گستاخ کے لئے قرار واقعی سزا موجود ہوتا کہ نہ امن وامان کا کوئی مسئلہ کھڑا ہوا اور نہ فدایان رسول کسی آزمائش سے دوچار ہوں (ناموس رسول ﷺ اور قانون توہین رسالت ص 24)

قانون توہین رسالت 295-C اس لئے بھی ضروری ہے کہ ''ایسے شرپسند عناصر جو توہین رسالت کے مجرم قرار پائیں، انتہائی سنگین سزا کے مستحق ہیں تاکہ ملک میں فتنہ وفساد کی پرورش نہ ہو سکے۔ اگر یہ قانون موجود نہ ہو تو پھر مجرموں اور ان کے خلاف مشتعل ہونے والے مدعیوں پر عدالت کے دروازے بند ہو جائیں گے جس کی وجہ سے ہر کوئی قانون اپنے ہاتھ میں لے کر مجرموں سے انتقام لے گا جس سے ملک میں انارکی پھیلے گی اور یہ چیز ملک اور اہل ملک کے امن وسلامتی کے لئے انتہائی خطرناک ہے۔ جن برگزیدہ ہستیوں کی بدولت یہ دنیا نیکی، سچائی، حق پرستی، عدل وانصاف جیسی اعلیٰ قدروں سے روشناس ہوئی، ان کی شان میں دشنام طرازی انتہائی گھناؤنا فعل ہے جسے کوئی مہذب معاشرہ برداشت نہیں کر سکتا اور خاص طور پر

مسلمان معاشرہ۔اس لئے ایسے دریدہ دہن گستاخان رسول کا منہ بند کرنے اور معاشرے کو مستحکم، شائستہ، صحت منداور صالح بنانے کے لئے ایسا قانون ناگزیر ہے" (ناموس رسول ﷺ اور قانون توہین رسالت ص 22)

اس وقت عالمی اور یورپی میڈیا اور پاکستان کی مسیحی اقلیت و مسیحی مشنریاں قانون توہین رسالت C-295 کے سلسلے میں جو خلاف حقیقت تحریر و تقریر کررہے ہیں کہ یہ قانون صرف مسیحی اقلیتوں کے لئے بنایا گیا ہے اور یہ کہ یہ قانون صرف آنحضرت ﷺ کی ذات مقدس تک محدود ہے، اس کا جواب دیتے ہوئے سینئر ایڈووکیٹ سپریم کورٹ محمد اسماعیل قریشی صاحب لکھتے ہیں "یہ سارے اندیشے، خدشات اور اعتراضات سراسر بے بنیاد ہیں۔اس کی سب سے بڑی وجہ اسلامی قوانین اور قانون توہین رسالت سے کم علمی ہے جو لاعلمی اور جہالت سے بھی زیادہ خطرناک چیز ہے۔یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ توہین رسالت کے جرم کی سزا صرف پیغمبر اسلام علیہ التحیۃ والسلام کی شان میں گستاخی کی حد تک محدود نہیں بلکہ قرآن وسنت کی روشنی میں وہ تمام پیغمبر اور رسول جن میں سارے انبیاء کرام اور جناب یسوع مسیح بھی شامل ہیں، ان سب کی توہین اور تنقیص کی بھی وہی سزا مقرر ہے جو شاتم رسول کی ہے۔اہل کتاب کو یقیناً اس بات کا علم ہوگا کہ بائبل میں صرف رسولوں کی شان میں گستاخی کی سزا سزائے موت ہے بلکہ نائبین رسول کے گستاخوں کو بھی واجب القتل قرار دیا گیا ہے۔مجھے نہیں معلوم کہ پیروان مسیح اس صریح حکم کا کس طرح انکار کرسکتے ہیں۔اگر اپنی کتاب مقدس پر ان کا اعتقاد ہے (کتاب استثناء باب 12:17)

اسلامی قانون تعزیر میں کسی جرم کی جتنی سنگین سزا مقرر ہے، اسی قدر کڑی شرائط بھی اس کے ثبوت کے لئے درکار ہیں۔ چنانچہ حد کی سزا میں شہادت کا معیار عام شہادت کے معیار سے بہت زیادہ سخت اور غیر معمولی ہے۔حدود کی سزا کے لئے ایسے گواہوں کی شہادت قابل قبول ہوتی ہے جو گناہ کبیرہ سے اجتناب کرتے ہوں۔صادق القول اور عادل ہوں اور مزید براں تزکیۃ الشھود کے معیار پر بھی پورا اترتے ہوں۔حد کی سزا کا ایک بنیادی رکن ملزم کی "نیت" "ارادہ" اور "قصد" ہے۔ایسی تحریر یا تقریر جو انبیائے کرام علیہم السلام یا نبی کریم ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کی نیت سے قصداً ہو تو اسے قابل مواخذہ جرم قرار دیا جائے گا۔"ارادہ" اور "نیت" کا بنیادی پتھر بھی حضرت نبی کریم ﷺ کی وہ مشہور حدیث ہے جس میں فرمایا گیا "انما الاعمال بالنیات" بلاشبہ تمام اعمال کا دارومدار نیت پر ہے" نیت کے بغیر اسلامی قانون میں کوئی جرم مستوجب سزا نہیں ہے۔ صاحبان علم ودانش سے یہ بات پوشیدہ نہیں کہ شریعت اسلام کی وجہ سے "نیت" اور "ارادے" کو دنیائے قانون میں سب سے پہلے اسلام ہی نے روشناس کرایا اور اسے موجودہ قانون جرم و سزا کے لئے بنیادی شرط قرار دیا گیا (ناموس رسول ﷺ اور قانون توہین رسالت ص 51،52)

نیز یہ کہ "مسیحی برادری کو تو قانون توہین رسالت کا خوش دلی سے خیر مقدم کرنا چاہئے۔کیونکہ اس قانون کی رو سے

جناب مسیح اور دیگر انبیائے کرام علیہم السلام جنہیں عیسائی اور مسلمان سب ہی اپنا پیغمبر برحق مانتے ہیں۔ان کی شان میں گستاخی اور اہانت قابل تعزیر جرم بن گیا ہے اور ان کی اہانت اور توہین کی وہی سزا مقرر ہے جو خاتم الانبیاء حضرت مصطفیٰ ﷺ کی جناب میں گستاخی کی سزا ہے۔مسلمان ان تمام پیغمبر کرام کا اسی طرح احترام کرتے ہیں جیسا کہ یہودی اور عیسائی اپنے پیغمبروں کا احترام کرتے ہیں۔اس لئے وہ ان کے بارے میں کسی قسم کی گستاخی کا تصور بھی نہیں کر سکتے"(ناموس رسول ﷺ اور قانون توہین رسالت ص 53)

اور یہ کہ"مسیحی اور اقلیتی فرقوں کے رہنماؤں اور ان کے پیروکاروں کی نیت پر ہمیں شبہ نہیں۔جب وہ ہمارے پیغمبر کی توہین اور گستاخی نہیں کریں گے تو پھر انہیں ڈر اور خوف کس بات کا ہے۔کیا قانون بلاوجہ ان کے خلاف حرکت میں آ جائے گا یا پھر پاکستان کی عدلیہ بے گناہ لوگوں کو جو توہین رسالت کے مجرم نہیں، پھانسی کی سزا سنائے گی یا وہ پاکستان میں پیغمبر اسلام علیہ السلام کے خلاف گستاخی اور توہین کے لئے کھلا لائسنس طلب کر رہے ہیں؟ جب ان میں سے کوئی بات بھی قرین قیاس نہیں تو پھر اس قانون کی منسوخی کے مطالبے کا آخر کیا جواز باقی رہ جاتا ہے؟"(ناموس رسول ﷺ اور قانون توہین رسالت ص 54)

مذکورہ بالا حوالہ جات سے یہ بات تو بہت وضاحت کے ساتھ سامنے آ گئی ہے کہ قانون توہین رسالت C-295 تمام انبیائے کرام علیہم السلام کی عزت و ناموس کا قانون ہے۔جس میں حضرت مسیح علیہ السلام کی ذات گرامی بھی شامل ہے۔لہذا اس سلسلے کی مزید تحقیق علامہ محی الدین صاحب علیہ الرحمہ کی تحریر سے بھی واضح ہے کہ جو شخص نبی کریم ﷺ یا انبیاء میں سے کسی کی شان میں گستاخی کرے اور انہیں برا بھلا کہے تو ایسے شخص کو بطور حد سزائے موت دی جائے گی اور کسی صورت میں بھی اس کی توبہ قابل قبول نہیں" خواہ وہ گرفتار کر کے عدالت میں لایا جائے یا خود توبہ کر کے عدالت میں پیش ہو جائے کیونکہ حد اس پر واجب ہو چکی ہے۔اس لئے توبہ سے وہ ساقط نہیں ہو گی (ناموس رسول ﷺ اور قانون توہین رسالت ص 114)

اب رہا مسیحی قائدین عوام کا یہ کہنا کہ یہ قانون خصوصاً مسیحی اقلیتوں کے لئے ہے، تو اس کا جواب حضرت امام محمد علیہ الرحمہ یہ کہتے ہوئے دیتے ہیں کہ"انہوں نے امام مالک علیہ الرحمہ کے شاگردوں سے سنا ہے کہ"جو شخص حضرت محمد ﷺ کی شان میں گستاخی کرے یا آپ ﷺ کے علاوہ اور کسی نبی کی شان میں چاہے وہ مسلمان ہو یا کافر، اسے قتل کیا جائے گا اور اس کی توبہ قبول نہیں جائے گی"(ناموس رسالت ﷺ اور قانون توہین رسالت ص 117)

یعنی جو بھی نبی کریم ﷺ یا کسی بھی اور نبی علیہ السلام کی اہانت کرے وہ کافر تو کیا اگر مسلمان بھی ہو تو واجب القتل ہے۔اس لئے مسیحی لوگوں کا یہ کہنا کہ قانون توہین رسالت C-295، صرف اقلیتوں کے لئے ہے، اسلامی قوانین کے منافی بات ہے۔پھر یہ کہ اہانت انبیاء کرام علیہم السلام پر سزاؤں کا نفاذ اور اس سلسلے کے قوانین تو خود یورپی ممالک میں موجود تھے اور آج

بھی ہیں۔

"قانون توہین انبیاء علیہم السلام کے تقریباً تمام ممالک میں تھوڑی بہت معمولی تبدیلیوں کے ساتھ نافذ رہا ہے۔ نیو انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا کے مطابق اکثر مشرقی اور یورپی ممالک میں بلااس فیصلے یا کسی نہ کسی صورت قابل مواخذہ جرم رہا ہے۔ آسمانی صحائف کو ماننے والی اقوام جہاں بھی حکمراں رہی ہیں وہاں توہین رسالت کی سزا سزائے موت پر عمل درآمد ہوتا رہا ہے" (ناموس رسول ﷺ اور قانون توہین رسالت ص 218)

اور یہ کہ "پاپائے روم یا چرچ کے اقتدار میں آنے سے قبل یورپ میں رومن لاء (Roman Law) کی عمل داری تھی۔ چونکہ انجیل میں کوئی قانونی احکام موجود نہ تھے لیکن کلیسیا نے اسٹیٹ (State) پر غلبہ واقتدار حاصل کرلیا تو پوپ کے منہ سے نکلے ہوئے حکم کو قانون پر بالادستی حاصل ہوگئی۔ توراۃ کے برعکس انجیل صرف پند ونصائح کا مجموعہ ہے اس لئے یورپ اور ایشیا میں جہاں جہاں عیسائی حکومتیں قائم ہوئیں، وہاں کاروبار حکومت چلانے کے لئے اہل کلیسا کو رومی قانون اور یہودیوں کو تالمودی قانون ہی پر انحصار کرنا پڑا۔ اس لئے چرچ نے توہین مسیح کے لئے اسی سزا کا حکم دیا جو بنی اسرائیل کے پیغمبر کے اہانت کے لئے مقرر تھی" (ناموس رسول ﷺ اور قانون توہین رسالت ص 218)

لہذا اہل اسلام یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ "توہین پیغمبر اسلام کا قانون پاکستان کی اسلامی ریاست میں نافذ ہوگیا ہے تو اس پر امریکہ اور یورپ کو اعتراض کا کیا حق ہے؟ جبکہ خود ان کے اپنے ملکوں میں یسوع مسیح کی توہین کی سزا عمر قید ہے۔ ان کا جواب یا اس کی منطقی توجیہ تو کوئی ہے نہیں۔ اس لئے اسے دوسروں کے مذہبی عقائد اور معاملات میں مداخلت بے جا اور دورخی پالیسی کے سوا اور کیا کہا جاسکتا ہے" (ناموس رسول ﷺ اور قانون توہین رسالت ص 220)

مجرمہ آسیہ کی سزا اور قانون توہین رسالت کی بحث کو لے کر آج بعض ٹی وی چینلو پر اینکر پرسن اپنے مہمانوں سے طنزیہ انداز میں یہ سوال کررہے ہیں کہ پاکستان کے علاوہ اور کن اسلامی ممالک میں قانون توہین رسالت موجود ہے۔ تو ایسے اینکر پرسنز کی خدمت میں عرض ہے کہ قانون توہین رسالت تو آقائے دوجہاں نبی کریم ﷺ کے زمانے سے موجود ہے۔ مگر پاکستان اور سعودی عرب کے علاوہ آج دیگر اسلامی ممالک میں اس قانون کا برائے نام ہونا یا سرے سے اس قانون کا نہ ہونا، وہاں کے مغرب زدہ حکمرانوں کی ایمانی کمزوری ہے۔ اس میں اس قانون کا کوئی قصور نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں میں طرح طرح کی نااتفاقیوں کی بناء پر توہین رسالت کرنے والوں کے حوصلے بڑھ رہے ہیں اور ایسے بدبخت امریکہ اور یورپ کی گود میں جاکر پناہ لیتے ہیں۔ آج بھی اینکر پرسن شہباز بھٹی اور جے سالک جیسے متعصب مسیحی قائدین کی آواز میں ہم آواز ہوکر یہ کہتے سنے جارہے ہیں کہ قانون توہین رسالت 295-C مسیحی اقلیت کو دبانے کے لئے ہے اور وہ مسیحی و مسلمان جو

آپس میں کوئی ذاتی تنازع و جھگڑا رکھتے ہیں اس جگہ بھی مسلمان قانون توہین رسالت 295-C کو سامنے لاکر مسیحیوں کے خلاف جھوٹے مقدمات بنواتے ہیں...... اس سلسلے میں چند گزارشات مسیحی قائدین اور ان کے ہم نوا ہنکر پرسنز سے کرنا چاہوں گا۔

اول یہ کہ قانون توہین رسالت انصاف پر مبنی اسلامی قوانین کے مجموعے کا نام ہے۔ دوم یہ کہ اس قانون کے تحت مجرم یا ملزم کو اپنی صفائی پیش کرنے کا پورا پورا اختیار حاصل ہے۔ سوم یہ کہ اس قانون میں کسی پر جھوٹا الزام لگانے والے کے لئے بھی سزا موجود ہے۔ جس کی بنیاد آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد گرامی ہے کہ:

جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں بہت بڑے گناہوں سے آگاہ نہ کروں؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ضرور فرمایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا "اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور ماں باپ کی نافرمانی بہت بڑے گناہ ہیں"

راوی کہتے ہیں کہ یہ فرماتے وقت آپ ٹیک لگائے بیٹھے تھے اتنا فرما کر سیدھے ہو بیٹھے پھر فرمایا "سنو اور جھوٹی گواہی بھی بہت بڑا گناہ ہے" اور اس کی آپ ﷺ نے اتنی مرتبہ تکرار فرمائی کہ ہم کہنے لگے کاش آپ سکوت فرمائیں (ریاض الصالحین، ص278)

مسیحی قائدین کا یہ کہنا کہ قانون توہین رسالت 295-C صرف غیر مسلموں یا صرف مسیحی اقلیت کے لئے ہے، دو وجہ سے غلط ہے۔

پہلی وجہ تو یہ کہ امام محمد علیہ الرحمہ، امام مالک علیہ الرحمہ کے تلامذہ سے یہ روایت نقل کر چکے ہیں، جو اس مضمون میں پہلے ذکر ہو چکی ہے۔ "انبیائے کرام علیہم السلام کی شان میں یا سردار انبیاء محمد مصطفی ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والا "مسلمان" ہو یا کافر قتل کیا جائے گا" اس لئے اس قانون میں صرف غیر مسلموں یا صرف مسیحی اقلیت کی تخصیص نہیں، کافر ہو یا "مسلمان" واجب القتل ہے۔

دوسری وجہ یہ کہ معروف کالم نگار حامد میر اپنے کالم "آسیہ بی بی اور قانون توہین رسالت" میں ایک جگہ لکھتے ہیں "پچھلے بیس برسوں کے دوران توہین رسالت اور توہین قرآن کے الزام میں 700 سے زائد مقدمات درج ہو چکے ہیں۔ جن میں سے نصف سے زیادہ مقدمات مسلمانوں نے مسلمانوں کے خلاف درج کرائے لہذا یہ دعویٰ بالکل غلط ہے کہ 295-C کا نشانہ صرف غیر مسلم بنتے ہیں۔

لہذا اس سارے معاملے اور صورت حال میں اور کوئی بات نہیں کہ مسیحی قیادت قانون توہین رسالت 295-C پر بے جا

اعتراضات کر کے سرے سے اس قانون کو ختم یا اس قانون میں ترمیم یا تبدیلی کرانا چاہتی ہے لہذا مسیحی عوام اور مسیحی قیادت اگر سنجیدگی سے اس بات پر غور وخوض کریں تو قانون توہین رسالت 295-C مسیحی عوام کو تحفظ فراہم کرتا ہے اور اگر معاذ اللہ اس قانون کو ختم کر دیا جائے تو کوئی بھی غیور مسلمان اس بات کو کبھی بھی برداشت نہیں کرے گا کہ اس کے سامنے کوئی بدبخت خاتم النبیین احمد مصطفیٰ محمد مجتبیٰ ﷺ کی شان اقدس میں بدزبانی کرے اور وہ خاموش رہے۔ ظاہر ہے کہ پھر ہر عاشق رسول غازی علم الدین شہید علیہ الرحمہ کی سنت پر عمل کرنے کی کوشش کرے گا۔

اور دوسری جانب مجرمہ آسیہ کے مقدمہ کی صورت حال یہ ہے کہ اس مقدمے کے تفتیشی افسر ایس پی انویسٹی گیشن شیخوپورہ محمد امین شاہ بخاری کہتے ہیں کہ دوران تفتیش آسیہ نے مسیحی برادری کے اہم افراد کی موجودگی میں اعتراف جرم کیا اور کہا کہ ”اس سے غلطی ہوگئی ہے لہذا اسے معاف کر دیا جائے“

یوں تو آسیہ نے اپنے خلاف مقدمے کے مدعی قاری سالم صاحب سے بھی معافی مانگی، جس پر قاری سالم صاحب کا موقف یہ تھا کہ توہین رسالت کے مجرم کو معافی نہیں دی جاسکتی۔

ظاہر ہے کہ قاری صاحب کا موقف اسلامی قوانین کے مضبوط دلائل پر قائم ہے جس کی ایک اور نظیر اس طرح سے ہے کہ ”محیط میں ہے کہ جو آپ ﷺ کی اہانت کرے، آپ ﷺ کے دینی معاملات یا آپ ﷺ کی شخصیت یا آپ ﷺ کے اوصاف میں سے کسی وصف کے بارے میں عیب جوئی کرے، چاہے وہ آپ ﷺ کی امت میں سے ہو اور خواہ اہل کتاب وغیرہ میں سے ہو، ذمی ہو یا حربی اور خواہ یہ اہانت اور عیب جان بوجھ کر ہو یا سہوا اور غفلت کی بناء پر نیز سنجیدگی کے ساتھ ہو یا مذاق سے، ہر صورت میں ہمیشہ کے لئے یہ شخص کافر ہوگا۔ اس طرح کہ اگر توبہ کرے گا تو بھی اس کی توبہ نہ عنداللہ مقبول ہے اور نہ عندالناس اور تمام متقدمین اور تمام متاخرین و مجتہدین کے نزدیک شریعت مطہرہ میں اس کی قطعی سزا قتل ہے۔ حاکم اور اس کے نائب پر لازم ہے کہ وہ ایسے کے قتل کے بارے میں ذرا سی نرمی سے بھی کام نہ لے“

(قانون توہین رسالت اور اس کی سزا، ص 47-48)

لہذا مسیحی قیادت مجرمہ آسیہ کو اس کے کیے کی سزا سے بچانے اور قانون توہین رسالت کے قوانین کی مخالفت اور منسوخی پر زور صرف کرنے کی بجائے اگر اس بات کی طرف سنجیدگی سے توجہ دے کہ وہ اپنے مسیحی عوام و ماحول میں اس طرح کی فضا اور تربیت قائم کریں کہ آئندہ ان کے یہاں سے مجرمہ آسیہ کی طرح کے لوگ پیدا نہ ہوں کہ جس سے مسیحی برادری اور اہل اسلام کے درمیان تحریری و تقریری مناقشوں کے علاوہ مالی و جانی خطرات کی فضا بن آئے اور کچھ نہیں تو کم از کم مسیحی برادری اپنی مقدس کتاب بائبل کی ان آیات کو ہی سامنے رکھ لے جن میں اہانت انبیائے کرام علیہم السلام سے منع کیا گیا ہے تو میں نہیں سمجھتا کہ

آئندہ کوئی مسیحی توہین رسالت کر کے اہل اسلام کے جذبات کو مجروح کرنے کا ارتکاب و جسارت کرے گا۔ بائبل کہتی ہے ''شریعت کی جو بات وہ تجھ کو سکھائیں اور جیسا فیصلہ تجھ کو بتائیں اسی کے مطابق کرنا اور جو کچھ فتویٰ وہ دیں اس سے داہنے یا بائیں نہ مڑنا اور اگر کوئی شخص گستاخی سے پیش آئے کہ اس کاہن کی بات جو خداوند تیرے خدا کے حضور خدمت کیلئے کھڑا رہتا ہے یا اس قاضی کا کہانہ سنے تو وہ شخص مارڈالا جائے اور تو اسرائیل میں سے ایسی برائی کو دور کر دینا اور سب لوگ سن کر ڈر جائیں گے اور پھر گستاخی سے پیش نہیں آئیں گے (عہد نامہ قدیم، استثناء باب 17، آیت 12-13)

یورپ میں پہلی بار عیسائی عقائد کی توہین پر کارروائی کا آغاز

از: علی ہلال

اسپین کے مشہور آرٹسٹ اور شاعر کے خلاف عیسائی عقائد کی توہین کے الزام میں مقدمے کی سماعت شروع ہوگئی ہے۔ یورپی تاریخ میں پہلی بار مسیحی افکار کی گستاخی کے الزام میں کسی شخص کو مقدمے کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ یاد رہے کہ صلیب کی گستاخی کی سزا ایک سال قید اور دو لاکھ امریکی ڈالر جرمانہ ہے۔ مصر سے شائع ہونے والے عربی جریدے الاہرام کی رپورٹ کے مطابق اسپین کے شہر میڈرڈ میں اسپین کے آرٹسٹ اور کلیسا کے لئے گیت لکھنے والے شاعر جاویئر کراہی (Javier Karahe) کے خلاف پیر سے مقدمے کی کارروائی شروع ہوگئی ہے۔ رپورٹ کے مطابق 2004ء میں جاویئر کراہی نے ایک ٹی وی پروگرام میں صلیب کو برتن میں ڈال کر کہا تھا کہ تین روز کے بعد یہ خود بخود باہر نکل آئے گی۔ ان کے اس جملے سے یورپ بھر کے کلیساؤں میں اشتعال پھیل گیا تھا اور ہسپانیہ کے کیتھولک کلیساؤں کی کرسچن ایسوسی ایشن نے اس کے خلاف میڈرڈ کی عدالت میں دینی اقدار کی گستاخی، توہین اور مذہبی احساسات کو مجروح کرنے کے الزام میں مقدمہ دائر کیا تھا جو ابھی تک زیر التوا تھا۔ کلیسا کا دعویٰ ہے کہ آرٹسٹ کا اشارہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جانب تھا کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر تین دن تک رہے تھے۔ اگرچہ یہ شخص تین دن کی بات نہ کرتا تو شاید وہ بچ جاتا لیکن تین دن مختص کرنے سے اس کا مقصد توہین آمیز مزاح کے سوا کچھ نہیں ہوسکتا۔ اس مذاق سے کیتھولک چرچ کے پیروکاروں کے جذبات مجروح ہوئے ہیں۔ کرسچن ایسوسی ایشن نے اسپین کے علاوہ پورے یورپ کی سطح پر اس پروگرام کی ویڈیو کلپس عام اور اس کے خلاف زبردست مہم چلائی گئی تھی۔ جاویئر کی یہ ویڈیو کلپ 54 سیکنڈ پر مبنی ہے جس کے ساتھ کرسچن ایسوسی ایشن کی جانب سے وضاحتی گفتگو نے اسے مزید متاثر کن بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ اس سے یورپ کے مسیحی حلقوں میں غم وغصہ پایا جاتا ہے۔ اسے دیکھنے سے ہسپانیہ کے کیتھولک چرچ کی مدد کے لئے یورپ کے تمام ممالک میں آواز اٹھی ہے۔ اس مقدمہ کی کارروائی پیر کے روز میڈرڈ میں شروع ہوئی ہے جس کی پیروی کرنے کے لئے ہسپانیہ کی کلیسا نے قانونی ماہرین کو بڑا فنڈ دے کر تیار کیا ہے تاکہ کلیسا کسی بھی طرح مقدمہ ہارنے نہ پائے، وگرنہ یورپ میں جس طرح اسلام کے خلاف گستاخانہ باتیں کی جاتی ہیں۔ اس طرح مسیحی مذہب کے خلاف لوگ بات کرنا نہ شروع کردیں۔ ذرائع ابلاغ کے مطابق یہ فیصلہ ہر صورت تاریخی ہوگا۔ یہ مقدمہ کیتھولک کلیسا کی جانب سے کیتھولک لیگل کے تحت دائر کیا گیا ہے۔ کلیسا کی کئی عیسائی ایسوسی ایشنز اس کی پیروی کررہی ہیں۔ یہ مقدمہ

1978ء کے قوانین کے تحت دائر کیا گیا ہے اور اس کی رو سے عوام کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنے کی سزا ایک سال قید اور دو لاکھ ڈالر کے برابر جرمانہ ہے۔ اگر جاویئر یہ مقدمہ ہار جاتا ہے تو اسے دو لاکھ امریکی ڈالر جرمانہ ادا کرنے کے ساتھ ایک سال قید بھی کاٹنی ہوگی۔ واضح رہے کہ پیر کے روز عدالت میں حاضری کے وقت ہسپانیہ کے فنکاروں اور آرٹسٹوں کی بڑی تعداد نے اظہار یکجہتی کے طور پر عدالت کے دروازے تک جاویئر کے ساتھ مارچ کیا اور اس کے حق میں عدالت کے باہر نعرے بازی کی۔ ٹی وی کا پروگرام دیکھنے والے اکثر لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ حرکت ایسی نہیں ہے جسے گستاخی کے زمرے میں شمار کیا جائے۔ کلیسا سے وابستہ ایک ایسا شخص جس کے لکھے ہوئے اشعار چرچ کی دعائیہ تقریبات کی جان ہیں، اسے ایک مشکوک سے فعل پر سزا دینا درست نہیں ہے۔ لیکن کیتھولک کلیساؤں کے سرکردہ افراد اسے ہر صورت سزا دلانا چاہتے ہیں۔ مقدمے کا سامنا کرتے وقت اپنا دفاع کرتے ہوئے آرٹسٹ کا کہنا تھا کہ اس کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی گئی ہے۔ اس کی بات کو غلط معنی میں سمجھا اور پیش کیا گیا ہے۔ اس نے صلیب کھانے پکانے کے برتن میں رکھی تھی اور کہا تھا کہ یہ تین دن کے بعد خود بخود یہاں سے نکلے گی جس سے اس کا مطلب ہرگز اس خاص عیسائی واقعہ کی طرف نہیں تھا جو کیتھولک مذہب میں مشہور ہے۔ کرانکا کہنا ہے کہ مقدمہ ہارنے کی صورت میں وہ اسپین کو ہمیشہ کے لئے چھوڑ کر فرانس میں جلاوطنی کی زندگی اختیار کرے گا اور وہاں باقی زندگی گزار کر بچوں کے لئے گیت لکھے گا۔ تاہم اس کا کہنا ہے کہ وہ کلیسا کے دعائیہ ترانے لکھنے سے انکار کرنے کا بھی ارادہ نہیں رکھتا۔ یہ بیان اس نے پیر کے روز اپنے خلاف کلیسا کے غم و غصے کو دیکھنے کے بعد دیا تھا۔ مقامی ذرائع ابلاغ کے مطابق اسے یقین ہونے لگا ہے کہ عدالت بھی شاید اس کے ساتھ انصاف کرنے میں کامیاب نہ ہو سکے کیونکہ کلیسا کی تاریخ میں کم ہی کسی کے خلاف مقدمہ دائر کیے جانے کے بعد وہ بچ کر نکلا ہے۔ کلیسا چھوٹی سی گستاخی کو بھی ناقابل برداشت تصور کرتا ہے اور ایسے شخص کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لئے کسی بھی حد تک جانے سے گریز نہیں کرتا۔ عربی جریدے الاہرام کی رپورٹ کے مطابق مذہبی جذبات کو مجروح کرنے کی پاداش میں سزا کا قانون 1978ء سے کیتھولک لیگل کے تحت قوانین کا حصہ تو ہے تاہم اس سے قبل اس کی زد میں کوئی بھی نہیں آیا ہے۔ آرٹسٹ کو سزا ہونے کی صورت میں اس قانون پر پہلی مرتبہ عمل ہوگا۔ واضح رہے کہ یورپ بھر کے مسلم حلقوں نے اس مقدمہ پر مختلف تاثرات کا اظہار کیا ہے۔ یورپی مسلمانوں کا کہنا ہے کہ کسی بھی دین کے خلاف بات کرنے کی ممانعت ہونی چاہئے اور کسی بھی مذہب کے خلاف بات کرنے والے کو قانون کے حوالے کر دینا چاہئے۔

ناموس رسالت قانون میں حضور ﷺ، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ، حضرت عزیر علیہم السلام سمیت تمام انبیاء کرام کی گستاخی کی سزا ''موت'' ہے

ناموس رسالت قانون کا اطلاق تمام انبیائے کرام پر ہوتا ہے

فیڈرل شریعت کورٹ نے 1991ء کے کیس میں اپنے فیصلے میں تمام باتیں واضح کردی تھیں

اسلام آباد (رپورٹ:...... انصار عباسی) اگرچہ یکے بعد دیگرے آنے والی کسی بھی حکومت نے اس قانون کی ترمیم نہیں کی لیکن تعزیرات پاکستان کے توہین رسالت کے متعلق سیکشن C-295 میں اسلام کے تمام پیغمبروں کی بات کی گئی ہے۔ میڈیا میں عمومی طور پر اس معاملے پر بات نہیں کی جاتی لیکن یہ وفاقی شریعت کورٹ ہے جس نے 1991ء میں یہ قرار دیا تھا کہ اس مخصوص سیکشن کا اطلاق تمام انبیائے کرام پر ہوگا اور توہین رسالت کے جرم کی سزا موت ہوگی۔ سپریم کورٹ کے سینئر وکیل، مذہبی اسکالر اور توہین رسالت کے مرتکب کو سزائے موت دلوانے کیلئے طویل جدوجہد کرنے والے اسمٰعیل قریشی نے دی نیوز سے بات چیت کرتے ہوئے بتایا کہ فیڈرل شریعت کورٹ کے فیصلے کو اس وقت حتمی شکل دی گئی تھی جب اس وقت کی حکومت سپریم کورٹ میں دائر کردہ اپنی اپیل سے دستبردار ہوگئی تھی۔ ٹاک شوز کے مباحثوں میں بھی چند وکلاء کو یہ کہتے ہوئے سنا گیا ہے کہ C-295 میں غلطی ہے اور اس کا اطلاق تمام انبیائے کرام پر نہیں ہوتا۔ اسمٰعیل قریشی نے واضح کیا کہ فیڈرل شریعت کورٹ کے فیصلے کے بعد سیکشن C-295 مذکورہ عدالت کے فیصلے کی روشنی میں ہی پڑھا جائے گا۔ سابق چیف جسٹس آف پاکستان جسٹس (ر) سعید الزماں صدیقی نے رابطہ کرنے پر اسمٰعیل قریشی کے بیان کی توثیق کی اور کہا کہ اگر اعلیٰ عدلیہ کا فیصلہ حتمی ہو تو اس کے بعد وہ قانون بن جاتا ہے اور اس سے کوئی [illegible] میں کوئی ترمیم کرلے۔ فیڈرل شریعت کورٹ کے فیصلے میں سیکشن C-295 میں دو اہم تبدیلیاں کی گئیں۔ پہلی تبدیلی عمر قید کی سزا ختم کرنا ہے جبکہ دوسری تبدیلی یہ تھی کہ اس کے دائرے میں تمام انبیائے کرام کو شامل کیا گیا۔ اسمٰعیل قریشی کے مطابق ابتدائی طور پر نواز شریف کی حکومت نے فیڈرل شریعت کورٹ کے فیصلے کے خلاف اپیل دائر کی تھی لیکن بعد میں عدالتی فیصلے کی نوعیت معلوم ہونے کے بعد حکومت اس سے دستبردار ہوگئی۔ تعزیرات پاکستان (پاکستان پینل کوڈ) کے مطابق سیکشن C-295 میں اب بھی وہی بات درج ہے جو 1980ء میں اس سیکشن میں شامل کی گئی تھی۔ اس سیکشن کے مطابق:...... آنحضرت ﷺ کی شان میں توہین آمیز الفاظ کا استعمال کرنا: جو کوئی آنحضرت ﷺ کے مقدس نام کی بذریعہ زبانی یا تحریری دکھائی دینے والی اشکال کے ذریعے یا بذریعہ تہمت یا طعن آمیز اشارے یا در پردہ الزام کے ذریعے، براہ راست یا بالواسطہ توہین کرے گا تو اسے سزائے موت یا عمر قید کی سزا دی جائے گی اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔ تاہم بعد میں 1991ء میں فیڈرل شریعت کورٹ نے محمد اسمٰعیل قریشی بنام پاکستان بذریعہ سیکریٹری قانون و پارلیمانی امور (پی ایل ڈی 1991ء فیڈرل شریعت کورٹ 10) میں بتایا گیا ہے کہ کسی بھی پیغمبر اسلام کی توہین کی سزا موت ہوگی اور جج صاحبان نے اس سلسلے میں مختلف انبیائے کرام کے حوالے سے قرآن کریم

پاکستان میں عیسائی اسٹیٹ

1۔ مسیحی اداروں کی 8 اسٹیٹ یعنی غیر منقولہ وسیع اراضیات ہیں اور بڑے بڑے شہروں میں ان کی جائیداد اور عمارات کی مالیت کروڑوں روپے ہے۔

2۔ عیسائی مشنری اپنی خصوصی توجہ غریب مسلمانوں اور غیر مسلم پست اقوام ہندو، بدھ مت وغیرہ پر دیتی ہے۔

3۔ ان مشنریوں کا رابطہ غیر مسلم سفارت خانوں سے بھی ہوتا ہے۔ جن کے ذریعے یہ پاکستانی حکومت سے مراعات حاصل کرتے ہیں اور اگر کوئی مخلص مسلمان اسلام کے خلاف ان کی دل سوز باتوں پر تنقید کرے تو اس کے خلاف بڑی سرعت سے قانونی کارروائی کے لئے حکومت پر دباؤ ڈالا جاتا ہے۔ اس کے باوجود پاکستان میں ہمارے علمائے کرام اور دین دوست حضرات عیسائیت کے بڑھتے ہوئے سیلاب کا سد باب کیوں نہیں کرتے؟ کیا عیسائی مشنریوں کے تخریبی حربوں کو نظر انداز کرنے میں اسلام کا کوئی مفاد ہے؟

پاکستان میں عیسائی آبادی

1۔ تقسیم ہند کے وقت 1947ء میں مشرقی اور مغربی پاکستان کی مجموعی عیسائی آبادی 80 ہزار تھی۔

2۔ 1951ء میں صرف مغربی پاکستان کی مردم شماری کے مطابق عیسائی آبادی بڑھ کر 432000 (چالیس لاکھ بتیس ہزار) ہوگئی۔

3۔ 1961ء میں مغربی پاکستان کی مردم شماری کے مطابق عیسائی آبادی 583884 (پانچ لاکھ تراسی ہزار آٹھ سو چوراسی) تک پہنچ گئی۔

4۔ 1972ء میں مغربی پاکستان کی مردم شماری کے مطابق عیسائی آبادی 907861 (نو لاکھ سات ہزار آٹھ سو اکسٹھ) ہوگئی۔

5۔ مارچ 1981ء میں عیسائی آبادی کے اعداد وشمار پاپولیشن سینسز آرگنائزیشن حکومت پاکستان اسلام آباد کے ریکارڈ کے مطابق 1310426 (تیرہ لاکھ دس ہزار چار سو چھبیس) ہوگئی۔ جن میں سے دیہاتی آبادی سات لاکھ اٹھارہ ہزار دوسو تینتالیس (718243) ہے اور شہری آبادی 592183 (پانچ لاکھ بانوے ہزار ایک سو تراسی) نفوس پر مشتمل ہے۔

گویا ہر دس سال بعد قریبا 4 لاکھ افراد کا عیسائی آبادی میں اضافہ ہوا ہے۔ عیسائیت کی بڑھتی ہوئی آبادی پاکستان کے لئے تشویش ناک ضرور ہے۔ جن اسلامی ممالک میں مسلمانوں کی اکثریت صرف چند فیصد ہے وہاں عیسائی آبادی میں اضافہ

اسلامی حکومت کے خاتمہ کا موجب بن سکتی ہے جو اور بھی خطرناک ہے۔

مقام افسوس

انگریز کے سوسالہ دور اقتدار میں سرکاری اثر ورسوخ اور مراعات کے باوجود مشرقی اور مغربی پاکستان کے عیسائی آبادی 80 ہزار سے زیادہ نہ بڑھ سکی اور پھر آزادی کے بعد تیس سال میں عیسائیوں کی تعداد ٹڈی دل کی طرح بڑھنے لگی۔ دور غلامی میں علمائے کرام اور بزرگان دین نے عیسائی مبلغوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا تھا مگر قیام پاکستان کے بعد تو ایک اسلامی مملکت میں گویا عیسائیوں کو عیسائیت کی تبلیغ کی کھلی چھٹی مل گئی اور علمائے کرام عیسائیت کے سدباب سے گویا فارغ ہو بیٹھے ہیں۔

مشنریوں کا تبلیغی طریقہ کار

مشنریوں کے طریقہ کار کے متعلق چند باتیں غور طلب ہیں:

1: اسکولوں کے ذریعہ لوگوں کے گھروں میں رابطہ قائم کیا جاتا ہے اور سلسلہ تبلیغ کی ابتدا ہوتی ہے۔ مسلمان بچوں کے ذہن میں عیسائی عقائد داخل کئے جاتے ہیں تاکہ وہ اسلام کے مسلمہ عقائد میں شک وشبہ کرنے لگیں۔

2۔ مشنری خواتین عام طور پر جب مرد گھروں میں نہیں ہوتے، عورتوں میں تبلیغ کرتی ہیں۔ گاؤں میں گیت بھی گاتی ہیں اور عیسائیت بھی پھیلاتی ہیں۔

3۔ مشنری خواتین غرباء کے بچوں کو پیار کرتی ہیں۔ صابن، خشک دودھ کے ڈبے، گرم کپڑے، کمبل وغیرہ تقسیم کرتی ہیں۔

4۔ دیہاتوں اور عیسائی کالونیوں میں فلموں کے ذریعے لوگوں کو اکٹھا کیا جاتا ہے۔ عیسائیت سے قبل خستہ معاشرہ اور عیسائیت کے بعد خوشحال زندگی دکھائی جاتی ہے۔

5۔ نوجوان لڑکیوں کے ذریعے رسالے فروخت کئے جاتے ہیں جو ظاہراً تو جغرافیہ اور دوسری معلومات کے متعلق ہوتے ہیں۔ مگر ان میں عیسائی پادریوں کے مضامین ہوتے ہیں۔

6۔ جاہلوں کو جعلی دوائی دی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ اللہ رسول کا نام لے کر پی جاؤ۔ ظاہر ہے کہ اس دوائی سے شفا نہیں ہوتی۔ پھر چند روز بعد اصل دوائی دے کر کہا جاتا ہے کہ خدا یسوع مسیح کا نام لے کر پی جاؤ۔ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) بھی آپ کے نبی ہیں۔ وہ مردوں کو زندہ کرتے تھے، بیمار کو شفا دیتے تھے۔ اس طرح جب اصل دوا سے افاقہ ہوتا ہے تو ان کو عیسائیت کا گرویدہ بنایا جاتا ہے۔ یہ لوگ پہلے مبلغ ہیں پھر ڈاکٹر ہیں۔ بعض اوقات اگر انجیل کی تبلیغ کو پسند نہ کیا جائے تو ترشی

سے کہا جاتا ہے۔اگر انجیل کی یہ تبلیغ پسند نہیں تو دوا بھی نہیں۔

7۔آپریشن سے قبل اسپتال کا عیسائی عملہ کہتا ہے کہ ہم خداوند یسوع مسیح سے اس آپریشن کی کامیابی کی دعا کرتے ہیں۔ اس آپریشن میں مریض کے ذہن میں یہ بات بٹھائی جاتی ہے کہ اس کی زندگی یسوع مسیح کے ہاتھ میں ہے۔وہی صحت دینے والا پیغمبر ہے۔اسی طرح اسپتال میں جانے والا جسمانی مریض،روحانی مریض بن کر نکلتا ہے۔

8۔عیسائی عورتیں بڑے گھروں کی بیگمات سے تعلقات پیدا کرتی ہیں اوراس طرح اثر ورسوخ بڑھتا ہے۔

9۔نوجوانوں کو جنسی روابط کے مواقع فراہم کئے جاتے ہیں۔جس کے برے اثرات ظاہر ہیں۔

10۔نوجوانوں میں منشیات کے استعمال سے اسلامی رجحانات کو ختم کیا جاتا ہے۔

عیسائی تبلیغ کی انتہا ملک گیری ہے

1۔یہ بات دھوکہ اور فریب ہے اور ہم خود فریبی میں مبتلا ہیں۔اگر یہ سمجھیں کہ عیسائی مشنریاں خدمت انسان کے لئے کام کررہی ہیں۔

2۔عیسائی مشنریوں کی منزل مقصود بہت بلند ہے۔وہ صرف خدمت خلق یا عیسائیوں میں محض عیسائیت کی تبلیغ کرنا نہیں ہے بلکہ لوگوں کا مذہب تبدیل کر کے عیسائی بنانا ہے۔

3۔اگرچہ اس کی ابتداء خدمت خلق سے ہوتی ہے۔مگر اس کی انتہا ملک گیری ہے۔خدمت انسانی کا لبادہ اوڑھ کر عیسائیت کی تبلیغ سے لاکھوں کو عیسائی بنایا جاتا ہے۔

4۔تخریبی حربوں اور سازشوں کے لئے بڑے عیسائی ممالک کو پلیٹ فارم اور مرکز مہیا کئے جاتے ہیں۔

5۔بڑے عیسائی ممالک کی وسیع پسندانہ پالیسی کو کامیاب بنایا جاتا ہے۔

6۔اندرون ملک استحکام کو کمزور سے کمزور تر کر کے اگر ممکن ہو تو ملک گیری کیلئے سازگار سیاسی ماحول پیدا کیا جاتا ہے۔

عیسائی تخریب کاری کا سد باب

پاکستان میں حالات وخطرات کے پیش نظر تبلیغ برائے تخریب کے سدباب کی اشد ضرورت ہے۔سوال یہ ہے کہ اسلامی حکومت،علماء اور عوام کو کیا کرنا چاہئے۔

1۔اسلام میں ارتداد کا قانون 14 سو سال سے مرتب ہو چکا ہے۔اب پاکستان میں اس کو بغیر کسی تردد کے نافذ کردینا چاہئے۔

1979ء میں بھارت نے خوف، جبر اور لالچ کے ذریعے مذہب تبدیل کرنے والے کو قید اور جرمانہ کی سزا کا حکم صادر کیا تھا۔ مذہب کی تبدیلی سے قبل ایسے شخص کا مجسٹریٹ کے سامنے پیش ہونا ضروری ہے۔ تاکہ تبدیلی مذہب کی وجہ کی تحقیق ہو سکے۔ پاکستان میں بھی اسی قسم کا قانون نافذ ہونا چاہئے۔

2۔ اس بین الاقوامی فتنہ مسیحیت کے خلاف اسلامی سربراہی کانفرنس میں جامع منصوبہ تشکیل دینا چاہئے۔

عیسائی لوگ اسلامی نظام اور اسلامی معاشرے کے خلاف پروپیگنڈا کرتے ہیں۔ انتخابات میں ان کا دین دار سیاسی پارٹیوں کے ساتھ الحاق کا کوئی امکان نہیں ہوتا۔ اس طرح لادین پارٹیوں کو خاصی مدد ملتی ہے۔

3۔ غیر ممالک کی مشنریوں کو پاکستان میں مراکز کھولنے کی اجازت نہ دی جائے۔ کیونکہ اسلام میں ارتداد کی اجازت ہی نہیں ہے۔ اس کے لئے حکومت کو کسی معذرت کی قطعی ضرورت نہیں ہے۔

پاکستان کے علاوہ متعدد ممالک نے عیسائی مشنریوں پر جزوی یا کلی پابندی لگا دی ہے۔ جیسے چین، ایران، ترکی، عراق، مصر، اردن، سیلون، تھائی لینڈ، ملائیشیا، سوڈان وغیرہ۔ اسرائیل نے بھی عیسائی مشنریوں پر پابندی لگائی ہوئی ہے جس کا وجود ہی عیسائی ممالک کی سیاسی، اقتصادی اور دفاعی الحاق اور اشتراک پر ہے۔ اس کے برعکس پاکستان میں حکومت نے مشنری کو رائے ونڈ نزد لاہور پر نارمل اسکول کے قیام کی اجازت دے کر اساتذہ کے ذہنوں سے اسلامی نظریہ کو مسمار کرنے کا موقع فراہم کیا ہوا ہے۔ خدا جانے پاکستان اس قدر ایمانی، اخلاقی اور سیاسی کمزوری کا حامل کیوں ہے؟

یہ واضح کر دینا اشد ضروری ہے کہ ان مشنریوں کی انتہائی سرگرمیوں کے نتیجہ میں ایتھوپیا، تنزانیہ، چاڈ، مرکزی افریقہ، ری پبلک آئیوری، کوسٹ، گھانا، سینی گال وغیرہ میں مسلمانوں کی اکثریت کے باوجود عیسائی اقلیت کی حکومت قائم ہے۔ یہ فتنہ مسیحیت براعظم افریقہ اور جنوبی ایشیا میں وباء کی طرح پھیل چکا ہے۔ اب یہ بین الاقوامی مسئلہ ہے۔ دنیائے اسلام کو اس پر بڑی سنجیدگی سے غور کرنا چاہئے۔

4۔ تمام اسلامی ممالک اور پاکستان میں توحید الٰہی کے خلاف عقیدہ کی تبلیغ، نشر و اشاعت، انبیاء کرام، خلفائے راشدین اور دیگر صحابہ کرام، اولیائے عظام کی توہین اور تنقیص و تنقید قانونا ممنوع ہونی چاہئے، تاکہ دوسرے مذاہب مسلمانوں کے جذبات کو مجروح نہ کریں اور فساد برپا نہ ہو۔

اعجاز قرآن اور غیر مسلم فضلاء

یہ چند اقوال ان لوگوں کے لئے ہیں جن کے نزدیک کوئی بات اس وقت تک معتبر نہیں ہوتی جب تک یورپ اور امریکہ کے فضلا اسے معتبر و مستند قرار نہ دے دیں۔

یہ سارے اقوال "ذکری معر" جلد اول، ص 327 تا 333 سے اخذ کئے گئے ہیں۔

چیمبرس انسائیکلو پیڈیا:

چیمبرس انسائیکلو پیڈیا کہتے ہیں:

"قرآن نے ظلم، جھوٹ، غرور، انتقام، غیبت، طمع، فضول خرچی، حرام کاری، خیانت اور بدگمانی کی بہت سخت برائی بیان کی ہے اور یہ اس کی بڑی خوبی ہے"

ڈاکٹر گستاولی بان فرانسیسی:

ڈاکٹر گستاولی بان فرانسیسی کہتے ہیں:

"قرآن دلوں میں ایسا زندہ اور پرزور ایمانی جوش پیدا کر دیتا ہے کہ پھر کسی شک کی گنجائش باقی نہیں رہتی"

سر ولیم میور:

سر ولیم میور کہتے ہیں:

"قرآن نے فطرت اور کائنات کی دلیلوں سے خدا کو سب سے اعلیٰ ہستی ثابت کیا ہے اور انسانوں کو خدا کی اطاعت اور شکر گزاری پر جھکا دیا"

پروفیسر اڈورڈ جی براؤن ایم اے:

پروفیسر اڈورڈ جی براؤن ایم اے کہتے ہیں:

"میں جوں جوں قرآن پر غور کرتا ہوں اور اس کے مفہوم و معانی کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہوں تو میرے دل میں اس کی قدر و منزلت زیادہ ہو جاتی ہے۔ لیکن وندادستا (جو کہ پروفیسر صاحب کی مذہبی کتاب ہے) کا مطالعہ بجز ایسی حالتوں کے کہ علم الازمان یا تحقیق لسانی یا اسی قسم دیگر غراض کے لئے پڑھا جائے تو طبیعت میں تکان پیدا کرتا اور بار خاطر ہو جاتا ہے"

مسٹر عمانوئیل ڈی انش:

مسٹر عمانوئیل ڈی انش کہتے ہیں:

"قرآن کی روشنی اس وقت یورپ میں نمودار ہوئی جب تاریکی محیط ہو رہی تھی اور اسی سے یونان کی مردہ عقل اور علم کو زندگی مل گئی"

ڈاکٹر جانسن:

ڈاکٹر جانسن کہتے ہیں:

"قرآن مجید کے مطالب ایسے مناسب اور عام فہم ہیں کہ دنیا ان کو آسانی سے قبول کر سکتی ہے۔ پر افسوس ہمارا تصور ہے کہ ہم کو دیکھ دیکھ کر دنیا اس سے نفرت کرتی ہے"

پروفیسر رینلڈ اے نکلسن:

پروفیسر رینلڈ اے نکلسن کہتے ہیں:

"قرآن کے اثر سے عربی زبان تمام اسلامی دنیا کی متبرک زبان بن گئی اور قرآن نے دختر کشی (بیٹیوں کو زندہ درگور کرنے) کا خاتمہ کر دیا"

مسٹر ایچ ایس لیڈر:

مسٹر ایچ ایس لیڈر کہتے ہیں:

"تعلیم قرآن سے فلسفہ و حکمت کا ظہور ہوا اور ایسی ترقی کی کہ اپنے عہد کی بڑی سے بڑی یورپین سلطنت کی تعلیم حکمت سے بڑھ گیا"

مسٹر ای ڈی ماریل:

مسٹر ای ڈی ماریل کہتے ہیں:

"اسلام کی قوت و طاقت قرآن میں ہے۔ قرآن اساسی قانون ہے اور حقوق کی دستاویز ہے"

جان جاک ریبک، جرمنی فلاسفر:

جان جان ریبک، جرمنی فلاسفر کہتے ہیں:

"جب پیغمبر ﷺ کی زبان سے منکر قرآن سنتے تو بے تاب ہو کر سجدے میں گر پڑتے تھے اور مسلمان ہو جاتے تھے"

تھیوڈور نولدیکی:

تھیوڈور نولدیکی کہتے ہیں:

"قرآن لوگوں کی ترغیب وتربیت کے ذریعہ معبودان باطل سے پھیر کر ایک خدا کی عبادت کی دعوت دیتا ہے۔ قرآن میں موجود دور اور آئندہ کے علوم وفنون کا ذکر موجود ہے۔

مسٹر سٹینلی لین پول:

مسٹر سٹینلی لین پول کہتے ہیں:

"قرآن میں وہ سب کچھ موجود ہے جو ایک بڑے مذہب میں ہونا چاہئے اور جو ایک بزرگ انسان (محمد) میں موجود تھا۔

مسٹر جے ٹی بٹانی:

مسٹر جے ٹی بٹانی کہتے ہیں:

"قرآن نے بے حد وبیشمار انسانوں کے اعتقاد اور چال چلن پر نمایاں اثر ڈالا اور سائنس کی دنیا نے قرآن کی ضرورت کو اور واضح کر دیا"

ایچ جی ویلز:

ایچ جی ویلز کہتے ہیں:

"قرآن نے مسلمانوں کو ایسی مواخات کے بندھن میں باندھ رکھا ہے جو نسل اور زبانوں کے فرق کی پابند نہیں ہے"

پادری والرشن ڈی ڈی:

پادری والرشن ڈی ڈی کہتے ہیں:

"قرآن کا مذہب امن اور سلامتی کا مذہب ہے"

مسٹر بوسورتھ اسمتھ:

مسٹر بوسورتھ اسمتھ کہتے ہیں:

"محمد ﷺ کا دعویٰ ہے کہ قرآن ان کا مستقل اور دائمی معجزہ ہے اور میں مانتا ہوں کہ واقعی یہ ایک معجزہ ہے۔

گاڈفری ہنگیس:

گاڈفری ہنگیس کہتے ہیں:

"قرآن غریب آدمی کا دوست وغم خوار ہے اور چھوٹے بڑے سب آدمیوں کی ناانصافی کی ہر جگہ مذمت کرتا ہے۔

مسٹر رچرڈسن:

مسٹر رچرڈسن کہتے ہیں:

"غلامی کی مکروہ رسم کے اٹھانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہندو شاستر (ہندوؤں کا لٹریچر) قرآن سے بدل دیا جائے (ہندوؤں کی مذہبی کتابوں مثلاً ویدوں کی جگہ قرآن مجید کی تعلیم دی جائے تو غلامی ختم کی جاسکتی ہے)"

ڈین سٹینلی:

ڈین سٹینلی کہتے ہیں:

"قرآن کا قانون بے شبہ بائبل کے قانون سے زیادہ موثر ثابت ہوا ہے"

میجر لیونارڈ:

میجر لیونارڈ کہتے ہیں:

"قرآن کی تعلیم بہترین اور انسانی دماغوں پر نقش ہو جاتی ہے"

اخبار نیرایسٹ:

اخبار نیرایسٹ میں لکھا ہے:

"اگر ہم قرآن کی عظمت وفضیلت اور حسن وخوبی سے انکار کریں تو ہم عقل ودانش سے بیگانہ ہو جائیں گے"

سرڈورڈ ڈینی سن راس سی آئی اے:

سراڈورڈ ڈینی سن راس سی آئی اے کہتے ہیں:

"قرآن شریف اس بات کا مستحق ہے کہ یورپ کے گوشہ گوشہ میں پڑھا جائے"

ڈاکٹر جارٹن:

"قرآن کا طرز تحریر دل آویز ہے، رواں ہے، مختصر اور جامع ہے۔ قرآن خدا کا ذکر شاندار طریقہ سے کرتا ہے"

مسٹرارنلڈ وہائٹ:

مسٹرارنلڈ وہائٹ کہتے ہیں:

''قرآن نے مسلمانوں کو جنگ آرائی بھی سکھائی اور ہمدردی وخیرات وفیاضی بھی۔قرآن نے وہ اصول فطرت پیش کیئے کہ سائنس کی بڑھتی ہوئی ترقیاں اس کوشکست نہیں دے سکتیں''

ڈاکٹرمورلیس فرانسیسی:

ڈاکٹرمورلیس فرانسیسی کہتے ہیں:

''قرآن کی سب سے بڑی تعریف اس کی فصاحت وبلاغت ہے۔مقاصد کی خوبی اور مطالب کی خوش اسلوبی کے اعتبار سے قرآن کو تمام آسمانی کتابوں پر فوقیت ہے''

مسٹرلڈلف کرمل:

''قرآن میں عقائد واخلاق کا مکمل ضابطہ وقانون موجود ہے،وسیع جمہوریت،رشد وہدایت،انصاف وعدالت،فوجی تنظیم،تربیت،مالیات اورغرباء کی حمایت وترقی کے اعلیٰ آئین موجود ہیں اوران سب باتوں کی بنیاد ذات باری تعالیٰ کے اعتقاد پر رکھی گئی ہے''

جارج سیل:

جارج سیل کہتے ہیں:

''قرآن کریم بےشبہ عربی زبان کی سب سے بہتر اورسب سے مستند کتاب ہے۔کسی انسان کا قلم ایسی معجزانہ کتاب نہیں لکھ سکتا اور یہ مردوں کو زندہ کرنے سے بڑا معجزہ ہے''

ریورنڈ جی ایم راڈویل:

ریورنڈ جی ایم راڈویل کہتے ہیں:

''قرآن کی تعلیم نے بت پرستی مٹائی،جنات اور مادیات کا شرک مٹایا،اللہ کی اور عبادت قائم کی،بچوں کے قتل کی رسم نیست ونابود کردی''

آر یورنڈ میکسوئل کنگ:

آریورنڈ میکسوئل کنگ کہتے ہیں:

"قرآن الہامات کا مجموعہ ہے۔اس میں اسلام کے اصول وقوانین اور اخلاق کی تعلیم اور روزمرہ کے کاروبار کی نسبت ہدایات موجود ہیں۔اس لحاظ سے اسلام کو عیسائیت پر فوقیت ہے کہ اس کے مذہبی تعلیم وقانون علیحدہ چیزیں نہیں ہیں۔

موسیو داجین کلافل فرانسیسی:

موسیو داجین کلافل فرانسیسی کہتے ہیں:

"قرآن مذہبی قواعد اور احکام ہی کا مجموعہ نہیں ہے بلکہ اس میں اجتماعی احکام بھی ہیں جو انسان کی زندگی کے لئے ہر حالت میں مفید ہیں"

ڈیون پورٹ:

ڈیون پورٹ کہتے ہیں:

"قرآن مسلمانوں کا مشترکہ قانون ہے۔معاشرتی، ملکی، تجارتی، فوجی، عدالتی اور تعزیری سب ہی معاملات اس میں ہیں۔باوجود اس کے کہ یہ ایک مذہبی کتاب ہے، اس نے ہر چیز کو باقاعدہ موضوع بنایا"

پروفیسر کارلائل:

پروفیسر کارلائل کہتے ہیں:

"میرے نزدیک قرآن میں خلوص اور سچائی کا وصف ہر پہلو سے موجود ہے اور سچ تو یہ ہے کہ اگر کوئی خوبی پیدا ہوسکتی ہے تو اسی سے پیدا ہوسکتی ہے"

کونٹ ہنری دی کاسٹری:

کونٹ ہنری دی کاسٹری کہتے ہیں:

"قرآن کو دیکھ کر عقل حیرت میں ہے کہ اس قسم کا کلام اس شخص کی زبان سے کیونکر ادا ہوا جو بالکل امی تھا"

ڈاکٹر گبن:

ڈاکٹر گبن کہتے ہیں:

"قرآن وحدانیت کا بڑا گواہ ہے۔ایک موحد فلسفی اگر کوئی مذہب قبول کر سکتا ہے تو وہ اسلام ہی ہے۔غرض سارے جہاں میں قرآن کی نظیر نہیں مل سکتی"

الکس لوُ ازوں فرانسیسی فلاسفر:

الکس لوُ ازوں فرانسیسی فلاسفر کہتے ہیں:

''قرآن روشن اور پر حکمت کتاب ہے، اس میں کچھ شک نہیں کہ وہ ایسے شخص پر نازل ہوا جو سچا نبی تھا اور خدا نے اس کو بھیجا تھا۔ جدید علمی انکشافات میں یا ان مسائل میں جن کو ہم نے علم کے زور سے حل کیا ہے، یا ہنوز زیر تحقیق و نظر ہیں، کوئی ایسی بات نہیں ہے جو تحقیقات قرآنی کے مخالف ہو۔ ہم نصرانیوں (عیسائیوں) نے نصرانیت کو علم و سائنس کے ہم آہنگ و ہم نشین بنانے میں اب تک جتنی کوششیں کی ہیں، اسلام و قرآن میں یہ سب کچھ پہلے ہی سے موجود ہے اور پوری طرح سے موجود ہے''

موسیو سیڈ فرانسیسی:

موسیو سیڈ فرانسیسی کہتے ہیں:

''اسلام کو جو لوگ وحشیانہ مذہب کہتے ہیں، انہوں نے قرآن کی تعلیم کو نہیں دیکھا جس کے اثر سے عربوں کی معیوب عادتوں کی کایا پلٹ گئی''

موسیو کاسٹن کار:

موسیو کاسٹن کار کہتے ہیں:

''روئے زمین سے اگر قرآن کی حکومت جاتی رہے تو دنیا کا امن و امان کبھی قائم نہیں رہ سکتا''

ایکم دی بولف جرمن:

ایکم دی بولف جرمن کہتے ہیں:

''قرآن نے صفائی، طہارت اور پاک بازی کی ایسی تعلیم دی کہ اگر ان پر عمل کیا جائے تو بیماروں کے کیڑے سب کے سب ہلاک ہو جائیں''

مسٹر روڈول:

مسٹر روڈول کہتے ہیں:

''جتنا بھی ہم اس کتاب (قرآن) کو الٹ پلٹ کر دیکھیں اسی قدر پہلے مطالعہ میں اس کی نامرغوبی نئے نئے پہلوؤں سے اپنا رنگ جماتی ہے، لیکن فوراً ہی ہمیں مسخر کر لیتی ہے، متحیر بنا دیتی ہے اور آخر میں ہم سے تعظیم کرا کے چھوڑتی ہے۔ اس کا طرز بیان باعتبار اس کے مضامین واغراض کے عفیف، عالی شان اور تہدید آمیز ہے اور جابجا اس کے مضامین سخن غایت

رفعت تک پہنچ جاتے ہیں۔الغرض یہ کتاب ہر زمانہ میں اپنا پرزور اثر دکھاتی رہے گی"

گوئٹے:

گوئٹے کہتے ہیں:

"جس قدر ہم اس کتاب (قرآن مجید) کے قریب پہنچتے ہیں یعنی اس پر زیادہ غور کرتے ہیں، وہ اسی قدر اس کی تعلیمات ہمیں کھینچتی جاتی ہے، یعنی زیادہ اعلیٰ معلوم ہوتی ہے۔وہ بتدریج فریفتہ کرتی ہے، پھر متعجب کرتی، فرحت آمیز تحریر دیتی اور آخرکار اپنا احترام کرا کے چھوڑتی ہے۔اس طرح یہ کتاب تمام نظروں میں ہمیشہ زبردست اثر ڈالتی ہے۔"

پاپولر انسائیکلو پیڈیا:

پاپولر انسائیکلو پیڈیا میں لکھا ہے:

"قرآن کی زبان بلحاظ لغت عرب نہایت فصیح ہے۔اس کی انشائی خوبیوں نے اسے اب تک بے مثل اور بے نظیر ثابت کیا ہے۔علاوہ ازیں اس کے احکام اس قدر بمطابق عقل وحکمت وفطرت ہیں کہ اگر انسان انہیں چشم بصیرت سے دیکھے تو وہ ایک پاکیزہ زندگی بسر کرنے پر مجبور ہو جائے گا"

اڈمنڈ برک:

اڈمنڈ برک کہتے ہیں:

"اسلامی قانون (قرآن مجید) ایک تاجدار سے لے کر ادنیٰ ترین افراد رعایا تک کو حاوی ہے۔یہ ایک ایسا قانون ہے جو ایک معقول ترین علم فقہ پر مشتمل ہے، جس کی نظیر اس سے پیشتر دنیا پیش نہیں کرسکتی"

بابا نانک:

بابا نانک کہتے ہیں:

"تورات، زبور، انجیل اور وید وغیرہ سب کو پڑھ کر دیکھ لیا، قرآن ہی قابل قبول اور اطمینان قلب کی کتاب نظر آئی۔اگر سچ پوچھو تو سچی اور ایمان کی کتاب جس کی تلاوت سے دل باغ باغ ہو جاتا ہے وہ قرآن شریف ہی ہے"

بابا بھوپندر ناتھ باسو:

بابا بھوپندر ناتھ باسو کہتے ہیں:

"تیرہ سو برس کے بعد (یہ بات بابا بھوپندر نے آج سے ڈیڑھ سو سال پہلے لکھی تھی) بھی قرآن کی تعلیم کا یہ اثر موجود

ہے کہ ایک خاکروب بھی مسلمان ہونے کے بعد بڑے بڑے خاندانی مسلمانوں کی برابری کا دعویٰ کر سکتا ہے۔"

بابو بپن چندر پال:

بابو بپن چندر پال کہتے ہیں:

"قرآن کی تعلیم میں ہندوؤں کی طرح ذات پات کا امتیاز موجود نہیں ہے۔ نہ کسی کو محض خاندانی اور مالی عظمت کی بناء پر بڑا سمجھا جاتا ہے۔"

مسز سروجنی نائیڈو:

مسٹر سروجنی نائیڈو کہتے ہیں:

"قرآن کریم غیر مسلموں سے بے تعصبی اور رواداری سکھاتا ہے۔ دنیا اس کی پیروی سے خوش حال ہو سکتی ہے"

ماتما گاندھی:

ماتما گاندھی کہتا ہے۔

"مجھے قرآن کو الہامی کتاب تسلیم کر لینے میں ذرہ برابر بھی تامل نہیں"

☆☆☆

۳۵۹ دعاؤں سے بیماریوں اور مشکلات کا حل

دکھ درد اور بیماریوں کا علاج

مؤلف
مولانا محمد شہزاد قادری ترابی

زاویہ پبلشرز
6- مرکز الاویس (سستا ہوٹل) دربار مارکیٹ۔ لاہور
فون 042-7248657 موبائل 0300-9467047
Email : zaviapublishers@yahoo.com

مختلف مکاتبِ فکر کے تراجمِ قرآن میں سنگین غلطیاں اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

انبیاءِ کرام علیہم السلام کی شان میں بے ادبی اور گستاخی پر مبنی الفاظ کا استعمال

ترجمہ کنزالایمان اور دیگر تراجم کا تقابلی جائزہ

اصل عکس پر مبنی انوکھی کتاب

میں کس کا ترجمہ قرآن پڑھوں؟

مؤلف:
مولانا محمد شہزاد قادری ترابی

Ph: 042-37248657- 37112954
Mob: 0300-9467047- 0321-9467047- 03004505466
Email:zaviapublishers@gmail.com